شریک حیات
از قلم بنت اسلم

شریکِ حیات

بنتِ اسلم

وہ بستر پرچِت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا چار افراد خانے کے باوجود حیدر کی زندگی ایک چاردیواری میں قیدی ہو کر رہ گئی تھی اسکی محبت تک اسے اس حالت میں چھوڑ گئی تھی وہ نہیں جان پایا تھا کہ جرگہ اس سے کیا کروانا چاہتا تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ اب جو بھی اسکی زندگی میں آئی گی وہ عورت نام کی شے سے صرف نفرت ہی کرے گا اسکا وجود میرے لیے محض سٹورم میں پڑے پرانے سامان کی طرح ہو گا جسکو آخر میں باہر پھینک دیا جائے گا۔" وہ انھیں سوچو میں تھا کہ اچانک دروازہ کُھلا " دیکھیں آپ لوگوں نے مجھے سزا دے دی ہے نہ بختو کو جیل مت بھیجیں میں ہاتھ جوڑتی ہوں!! مگر مخالف عورت نے اسکی کلائی مضبوطی سے تھام رکھی اور اسی انداز سے کھینچ کر اندر پھینک کر دروازہ بند کر دیا وہ فرش پر گری پڑی تھی اور حیدر بستر پر لیٹا ہی اس

لڑکی کارونا دیکھ رہا تھا جو فرش پر ہی سمٹ کر بیٹھ گئی تھی اور اب سر گھٹنوں میں دیے رو رہی تھی اسنے چند لمحے اسے دیکھا پھر بلینکٹ ٹھیک کرتا آنکھیں بند کر گیا مگر اب دھیان کہا کہیں اور لگنا تھا اسلیے پھر اسے دیکھنا لگا "کیا تم رونا بند کر سکتی ہو مجھے سونا ہے؟" روبا نے بھیگا چہرا اٹھا کر اسے دیکھا جو بستر پر لیٹا اسے حکم دے رہا تھا "کیسا بے حس انسان ہے اٹھنا بھی ضروری نہیں سمجھا!" اپنے کپڑے سنبھالتی وہ اٹھی اور اسکے قریب چل دی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی "میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں جرگے نے مجھے سزا دے دی ہے تو بختاور کو بخش دیں وہ بچہ تھا غلطی ہو گئی اس سے میں ساری زندگی آپکی غلامی کروں گی آپ جو کہیں گے میں کروں گی مگر پلیز بختاور کو بخش دیں اسے پولیس میں نہ دیں آپ ایک بار نیچے چل کر سب کو بتا دیں؟" حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا "چل کر تمہیں میرے بارے میں پتہ بھی ہے؟"

"جی آپ حیدر ہیں اور میں آپکی غلامی میں آئی ہوں میں ونی ہوں آپکے ساتھ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پر پلیز بختاور کو بچا لیں میں اپکے پیر پکڑتی ہوں!" اسنے اسکے کمبل میں چھپے پیر پکڑ لیے تھے جسے حیدر نے پیچھے کرنے کے لیے ہلایا بھی نہیں تھا جسے

دیکھ کر وہ اس سے اور بد گمان ہو گئی تھی اتنی اکڑ ہے کہ لڑکی پیر پکڑ کر کھڑی ہے اور وہ منع بھی نہیں کر رہا پیر ہی پیچھے کر لے "پلیز ایک بار چل کر اپنے چچا سے کہہ دیں کہ بختاور کو پولیس میں نہ دیں!" حیدر نے ناگوری سے اسے دیکھا "ہاتھ ہٹائیں! اسنے فوراً ہاتھ ہٹا دیے جب حیدر کو کمبل سیدھا کرتے دیکھا "پلیز بخش دیں پلیز ایک بار چل کر پولیس سے بات کر لیں پھر آپ جو کہیں گے میں کروں گی پلیز! اسکی آوازوں سے تنگ آکر حیدر نے بیزاری سے اسے دیکھا "نہیں چل سکتا میں اپاہج ہوں بیساکھی کے سہارے بھی نہیں چل سکتا۔" اسکی بات نے روبا کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی

-------------------- ✦ --------------------

چند دن پہلے

شام کا سرمئی اندھیرا بدین بارڈر کی جڑوں میں بیٹھتا جا رہا تھا تاروں بھرا آسمان اور نیچے خنک چلتی ہوا ہوا کی آواز کے ساتھ گولیوں کی دھڑ دھڑ آواز بھی آ رہی تھی

پورے گاؤں کو طالبان کے حملے سے بچایا جا رہا تھا انھیں نکالا جا رہا تھا فوجی جوان

گھروں سے بچوں عورتوں بوڑھوں کو نکال رہے تھے "میجر حیدر رضا کنڈیشن کیسی ہے اوور !"

سر یہاں کنڈیشن فلحال آؤٹ آف کنٹرول ہے ہم کوشش کر رہے ہیں لوگوں کو ریسکیو کرنے کا اوور !"

"!! میجر حیدر کیا آپکو اور بٹلین کی ضرورت ہے اوور "

نو سر میرے جوان بہت پھرتیلے ہیں ہم کافی تک حالات کنڑول کر لیں گے اوور !!"

اوکے بیسٹ آف لک میجر اوور آینڈ آؤٹ !!"کاڈلیس بند کرتے وہ دوبارہ سے ان پر اٹیک کرنے لگا تھا جس گھر کو انھوں نے یرغمال بنایا تھا وہاں اٹیک کیا جارہا تھا وہاں چھے سولین موجود تھے تین عورتیں ایک مرد ایک بوڑھا اور ایک چار سال کا بچہ حیدر کو انکی جان بھی بچانی تھی جوابی فائرنگ میں دو طالبان مارے گئے تھے جسکے نتیجے میں انھوں نے سولین ویمن کو مار دیا تھا اس گھر میں ایک لمحے کو چیخ وپکار شروع ہوئی تو حیدر نے جوانوں کو منع کر دیا وہ اور جانوں کا سودہ نہیں کر سکتا تھا ایک آخری دہشت

گرد بچا تھا جسکو اسے نکالنا تھا بغیر کوئی معصوم جان کھوئے کیونکہ کے گن کے نشانے پر اب چھے سال کا بچہ تھا اسنے بغور نظر اس گھر کو دیکھا تو ایک ٹوٹی کھڑکی نظر آئی اسنے ذیشان کے جانب دیکھ کر کھڑکی کی طرف اشارہ کیا اور خود نہتا اسکی جانب چلا گیا" دور رہو آفیسر میں مار دوں گا اس بچے کو !

میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اس بچے کو جانے دو اسکے بدلے میری جان لے لو!! "

ذیشان کھڑکی سے گھر میں داخل ہو گیا تھا وہ دہشت گرد حیدر سے الجھ رہا تھا اسلیے ذیشان کی جانب نہیں دیکھ پایا تھا جسنے اسے پیچھے سے دبوچ لیا وہ گن کی نالی بھی قابو میں کرنے کی کوشش کر رہا تھا حیدر نے سولینز کو نکالنا شروع کر دیا تھا وہ بچے کو اٹھائے باہر نکلا جب اس دہشت گر کی بندوق سے نکلی گولی سیدھی حیدر کی ریڑھ کی ہڈی میں جا لگی تھی اسکا ایبڈومنل ریجن ایک دم بے جان گیا تھا و گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا اس آدمی کا کام ذیشان کر چکا تھا حالات قابو میں کر لیے گئے تھے حیدر کو ہوسپیٹل لایا گیا اسکی ٹانگیں یونیفارم خون سے لے پت تھیں ایمرجنسی آپریشن سے ڈِسک میں پھنسی گولی نکال لی گئی تھی مگر حیدر بہت کچھ کھو چکا تھا ڈاکٹر افسوس سے

باہر ائے جہاں کرنل محمد اسکا انتظار کر رہے تھے "آپریشن سے انکی جان تو بچالی گئی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی ڈیمج ہونے کی وجہ سے وہ اب کبھی چل نہیں پائیں گے ائم سوری !" ذیشان کرسی پر گر سا گیا تھا اور کرنل افسردہ تھے انھوں نے حیدر جیسے میجر کو کھو دیا تھا جو ایک شاندار سپاہی تھا "انکی فیملی کو انفارم کرو!" کرنل حکم سنا کر چلے گئے تھے فیملی حیدر کی نام نہاد فیملی کو کیا انفارم کروں میں !مجھے دل کے ساتھ اسنے فون نکالا اور عاشر صاحب کو فون ملا دیا۔

گاؤں حویلی میں یہ خبر قیامت بن کر سکینہ پر اتری تھی حیدر جسکے ساتھ اسکا نکاح تھا چند دن میں جس سے وہ محبت کرتی تھی وہ ساری زندگی کے لیے اپاہج ہو گیا تھا۔

وہ گر گئی تھی۔ حیدد کے والدین تو ہے نہیں تھے اسکے چاچا نے پالا تھا اسکی چاچی اسکی دیکھ بھال کرتی تھی اور اسلیے انھوں نے سکینہ کا رشتہ بھی حیدر سے کیا تھا جسنے اسے یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اسکے پیار میں پاگل ہے اسلیے حیدر نے اسکے ساتھ نکاح کے لیے ہاں کی تھی لیکن اب تو حیدر پر قیامت گزر گئی تھی کیا اب بھی وہ اسکا ساتھ دیتی۔

روبا آج ہی شہر سے گریجویشن کر کے گاؤں واپس آئی تھی وہ اپنے گاؤں کی پہلی لڑکی تھی جو شہر سے تعلیم مکمل کر کے ائی تھی اور اس وقت اپنے چھوٹے بھائی کے کان کھینچ رہی تھی جو آج پھر سگریٹ پیتا پکڑا گیا تھا" بختو تو باز نہیں آتا نہ پہلے بھی منع کیا تھا؟" کان تقریباً اکھڑنے والا ہی تھا جب اسکی ماں اور چھوٹی بہن آ گئی۔ روبا اس عورت کی سگی بیٹی نہیں تھی بلکہ اسکے شوہر کی پہلی بیوی سے تھی مگر وہ اسے بہت چاہتی تھی ربیو تو روبا سے لپٹ گئی تھی " کھینچو کھینچو آپا اتار ہی دو اسکا کان یہ شراب بھی پیتا ہے "روبا کا منہ کھلا رہ گیا تھا" چل چھوڑ روبا اجا تجھے کھانا کھلاوں!" فرزانہ بیگم اسے اپنے ساتھ لے گئی تھیں اور بختو پھر آنکھ بچا کر وہاں سے نکل گیا تھا وہ سارے دوست مل کر گلی ڈنڈے کا کھیل کھیل رہے تھے جب بختو بڑی حویلی کے چھوٹے بیٹے یشمان سے جھگڑ پڑا" تو سمجھتا کیا ہے خود کو آیا بڑا نواب کی اولاد !!

"! ہاں تو جب تم دھوکا دھڑی کرے گا کھیل میں تو میں بولوں گا نہ "

کہانہ پیر پھسل گیا تھا گُلی چھوٹ گئی؟" ایک دوسرے کا گریبان پکڑے وہ گھور رہے تھے" جھوٹ مت بول تیر انشانہ ہی نہیں لگا تھا دے میری باری ہے" مگر بختو

ڈنڈا دے ہی نہیں رہا تھا یشمان نے بختو کے منہ پر تھپڑ مارا تھا بختو نے اس دیکھا نہ تاؤ سیدھا ڈنڈا اسکے دماغ پر دے مارا خون کی پھوار اسے ماتھے پر بہنے لگی تھی وہ تڑپتا زمین پر گر باقی لڑکے بھی ڈر گئے تھے اور دیکھتے دیکھتے ہی یشمان دم توڑ گیا ایک ہی دن میں بڑی حویلی پر دو قیامتیں ٹوٹی تھیں ایک تو حیدر کا اپاہج ہونا اور دوسرا حیدر کا چچا زاد بھائی کا قتل کہرام مچنے والا تھا۔

-----------------✦-----------------------

حیدر کی جب آنکھ کھلی تو کمرے کی سفید پر تین پروں والا پنکھا گھومتا نظر آیا پر طرف سفیدی ہی سفیدی تھی ایک دیوار پر لگا کیلنڈر ار گرد لگے بیماروں ڈھانچوں کی پوسٹر وہ ہوسپیٹل میں تھا کمرا بیابان کی طرح سنسان نہ ہوئی بندا نہ بشر ہوا سے ہلتے پردے اڑتے تو کھڑکی سے روشنی جھانک جاتی اسنے ساتھ پڑے ٹیبل کو گھورا جہاں پٹی روئی انجیکشن اور دوسری آلات جراحی رکھی گئیں تھیں ایک ڈھکا پانی کا گلاس بھی نظر آیا اپنی پوری ہمت مجمع کر کے اسے پکڑنا چاہا پر اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں پایا تھا اسکا نچلہ حصہ بلکل ساکن تھا انگلیاں تک ہلنے سے انکاری تھیں اسنے پوری ہمت لگا دی تھی مگر

وہ ایک انچ بھی ہل نہیں پارہی تھیں آخر اسنے چلانا شروع کر دیا"ڈاکٹر!!ڈاکٹر!!حیدر کی چیخ ذیشان کے کانوں میں بھی پڑ چکی تھی اسلیے وہ فورا اندر بھاگا جہاں وہ پھر اپنے پیر ہلانے کی کوشش کر رہا تھا" ذیشان یہ۔۔۔۔یہ ہل کیوں نہیں رہے دیکھ نہ!!" ذیشان نے ہمت مجمع کر کے اسکی جانب قدم بڑھائے "حیدر۔۔۔۔۔ تیری ریڑھ ہڈی ڈیمج ہو گئی ہے تم۔۔۔۔۔۔اب کبھی چل نہیں پاؤں گے!" حیدر پر مانوں ہوسپیٹل کی چھت گر گئی ہو"نن۔۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ایسے کیسے سپائنل کورڈ ڈیمج ہو گئی گولی تو کمر میں لگی تھی۔ذیشان نے نفی میں سر ہلایا" نہیں گولی سپائنل کارڈ کی ڈسک میں لگی اسکو بہت نقصان پہنچا ہے!" اسنے میڈیکل رپورٹس اسکے سامنے کی جسے پڑھ کر حیدر کی رہی سہی ہمت بھی ٹوٹ گئی تھی۔

بڑی حویلی میں چاندنی بچھ گئی تھی کسی کو اس بات تک کا ہوش نہیں تھا کہ کراچی ہسپتال میں حیدر کو لانے جانا تھا شہلا (چاچی) نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا اسکا پندرہ سال کا بیٹا اتنی جلدی اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا عاشر صاحب کو یہ بات معلوم

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

ہوچکی تھی کہ یشمان کو چھوٹی حویلی کے اکمل خان کے بیٹے نے مارا ہے ان دونوں قبیلوں کی تو ازل سے دشمنی تھی لیکن اب فیصلہ جرگے کے ہاتھ میں تھا جو ابھی بیٹھا نہیں تھا۔ حیدر کو لیجانے ہوسپیٹل کوئی نہیں گیا تھا اسلیے ذیشان اور کرنل محمد خود اسے چھوڑنے آئے تھے ویل چیئر نے جیسے ہی حویلی کی دہلیز لانگی حیدر کے ہوش اڑ گئے تھے چاندنی سفید لباس جنازہ اسنے طائرانہ نظر سے سب کو دیکھا چچا چاچی سکینہ ۔۔۔۔یشمان؟؟؟یشمان کہاں ہے؟"سکینہ بھی یشمان کے جنازے کے پیروں سے لپٹی رونے میں مصروف تھی جب حیدر پر نظر پڑی وہ حیدر جو کبھی کسی کا محتاج نہ رہا تھا آج اسے چلنے کے لیے بھی سہارے کی ضرورت تھی سکینہ نے بھاگ کر سر اسکی گود میں رکھ لیا" سکینہ کون ہے؟

یشمان کا قتل ہو گیا حیدر!!اسنے حیرت سے اس لمبے قدو قامت کی ساکن وجود کو" دیکھا جو اقالموت مرا تھا۔ سکینہ اسکی گود میں سر رکھے روئے جارہی تھی"

کک۔۔۔کس نے مارا اسے؟

چھوٹی حویلی کے بختو نے لڑتے لڑتے اسکے سر میں ڈنڈا مار دیا وہ نہیں بچ پایا۔" "

اسنے صدمے زدہ نظروں سے جنازے کو دیکھا سفید سوتی کپڑے میں موجود لمبا سا جسم جو کبھی اس گھر میں دوڑتا پھرتا تھا اور آج وہ یو بیجان پڑا تھا جیسے کہلاتی کھڑی فصل ہو ہوا کا تیز جھونکا زمین بوس کر گیا ہو ایسے جیسے اسکے حصے کے الفاظ ختم ہو گئے ہیں ایسے جیسے امید کی کرن نے دم توڑ دیا ہو۔

✦✧✦✧✦✧----------------------------

روبا کی ماں کب سے سر پکڑے بیٹھی تھی پورا گاؤں جانتا تھا کہ یشمان بختو کے ہاتھوں مرا ہے زیبو اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی اور روبا دروازہ پیٹنے روبا کے والد دو سال پہلے ہی انتقال کر گئے تھے شراب کی ہی لت کی وجہ سے اور آج بختو بھی اسی جذباتیت میں اپنی زندگی داؤ پر لگا بیٹھا تھا لیکن کیا سچ میں زندگی بختو کی خراب ہوئی تھی۔

بختاور باہر آؤ مجھے بتاؤ تو سہی ہوا کیا تھا تم نے یشمان کو کیوں مارا؟" مگر وہ سر گھٹنوں میں دیے بیڈ کے پیچھے چھپا تھا" میں نہیں آؤں گا میں نے کچھ نہیں کیا غلطی سے لگ گیا تھا ڈنڈا اسکے !"

اگر جرگے نے یہ کہہ دیا کہ قتل کے بدلے قتل تو میری تو لاٹھی ٹو۔۔۔ٹوٹ " جائے گی میں دو جوان بیٹیاں کیسے سنبھالوں گی اکیلے مرد مرد ہوتا چھوٹا ہو یا بڑا ہر کوئی سوچتا ہے گھر میں کوئی مرد ہے مگر بغیر مرد گھر چار دیواری میں بھی کھلا میدان ہی رہتا ہے۔"

دروازہ چھوڑ کر روبا اپنے ماں کے پاس آگئی تھی" ا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا اماں ہو سکتا وہ بچ گیا ہو."

نہیں آپا وہ مر گیا ہے شہزاد نے بتایا حویلی میں اسکا جنازہ تیار پڑا ہے مجھے ڈر لگ رہا " ہے آپا اگر انھوں نے جرگے کی بجائے پولیس کو بتا دیا تو یا۔۔۔یا جرگے نے ونی کا کہہ دیا تو کیا ہو گا." ان دونوں نے حیرت سے زیبو کی جانب دیکھا" کیا کر رہی ہو تم بڑی حویلی کے دو ہی بیٹے تھے ایک مر گیا اور دوسرا پہلے سے منگا ہوا ہے یہ نہیں کریں

گے وہ۔" اسکی ماں نے زیبو کو تو چپ کروا دیا تھا مگر روبا جانتی تھی کہ جرگے کا فیصلہ آخری فیصلہ ہو گا اور وہ کیا ہو گا ہر طرف سے قیامت ہی ہو گی۔

✦---------------------------------

جنازہ اٹھا لیا گیا تھا حیدر مجبور تھا جو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پا رہا تھا اسکی آنکھوں نے سامنے بڑا ہونے والا اسکا چھوٹا بھائی اپنے آخری سفر پر تھا اور وہ اسے کندھا میں نہیں دے پا رہا تھا پوری حویلی میں سکینہ اور چاچی کی چیخوں سے گونج رہی تھی وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا کسی کو دلاسہ تک دینے وہ جاں نہیں پا رہا تھا آخر اسنے ویل چیئر کے پہیوں پر ہاتھ رکھے اور انھیں آگے دھکیلنے لگا اور جنازے میں شامل ہو گیا حیدر کا حق ذیشان ادا کر رہا تھا یشمان کو اپنے کندھے پر اٹھائے اسکی آرام گاہ کی طرف لیجا رہے تھے مرد حضرات میں سے ایک نے حیدر کی ویل چیئر سنبھال لی تھی۔

جنازہ ادا کرنے کے بعد وہ تمام حویلی واپس آ گئے تھے۔ حیدر ڈرائنگ روم میں اکیلا بیٹھا تھا جب عاشر صاحب اسکے پاس آ کر بیٹھ گئے انھوں نے حیدر کے سر پر ہاتھ رکھا

۔تو وہ انکے گلے لگ کر رونے لگ گیا تھا" زندگی کس موڑ پر لے آئی چچا بجھنے پر آئے تھے تمام چراغ ایک ساتھ بجھ گئے کیوں ایسا کیا جرم کر دیا ہم نے. انھوں نے اسکی پیٹھ تھپتھائی" صبر !! چلو میں تمہیں اوپر چھوڑ دوں !!" اسنے نفی میں سر ہلا دیا" میں سکینہ سے ملنا چاہتا ہوں! انھوں نے اثبات میں سر ہلا اور اسکی ویل چیئر کا رُخ سکینہ کے کمرے کی جانب موڑ دیا دروازے تک چھوڑنے کے بعد وہ واپس مُڑ گئے تھے پہیوں کو آگے کی جانب دھکیلتا وہ اسکے روتے وجود کو دیکھ رہا تھا اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی وہ کانپ بھی رہی تھی بیڈ کے قریب ویل چیئر رُکتے اسنے اسکے سر پر ہاتھ رکھا" صبر کرو سکینہ خدا کی ہر کام کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے صبر کرو! اسنے لال آنسوں سے بھری نظروں سے اسے دیکھا" میرے بھائی موت میں کوئی حکمت تھی تمہارے اپاہج ہو جانے میں کوئی حکمت تھی نہیں وہ خدا اتنا پتھر نہیں ہو سکتا جو اس حد تک ظلم کر دے نہیں یہ ہم سے دشمنی نکالی گئی ہے دشمنی کی بھینٹ چڑھا ہے میرا بھائی میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی !!" تکیہ میں منہ دیے وہ پھر رونے لگ گئی تھی" مت رو سکینہ میں ہوں نہ تمہارے ساتھ میں سنبھالوں گا تم لوگوں کو!" سکینہ نے حیرت سے اسے دیکھا" تم حیدر تم کیسے سنبھالوں گے ہمیں تم تو خود کسی کے محتاج

ہو گئے ہو! اپنے غم میں وہ یہ بھول گئی تھی کہ اسنے حیدر کو کتنا بڑی بات کہہ دی تھی وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہ گیا تھا اسکے سر سے ہاتھ ہٹاتا وہ ویل چیئر پیچھے دھکیلتا وہاں سے جانا چاہتا تھا وہ ٹوٹتی سکینہ کو دلاسوں کا سہارا دینے آیا تھا لیکن اسنے تو اسکے ہاتھ سے حوصلے امید کی لاٹھی بھی چھین لی تھی بوجھ محتاج!!! وہ ٹی وی لاونج میں واپس آگیا تھا اندھیرا کھڑکیوں سے سرکتا ہر چیز میں لپیٹ میں لے گیا جس کی زد میں حیدر بھی آگیا تھا دو پہیوں پر منحصر ہو کر رہ گئی تھی حیدر رضا کی زندگی بستر سے لگ کر رہا گیا تھا اسکا مضبوط جسم اسنے ایک نظر سانپ سی بل کھاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور پھر بے جان ٹانگوں کو سب اپنے اپنے کمروں میں بند تھے۔ اسنے ہمت مجمع کی ٹانگیں پر زور دے کر اٹھنے کی کوشش کی مگر کچھ بھی نہ ہو سکا وہ پاگلوں کی طرح انھیں ہلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر سوائے پہیوں کے کچھ بھی نہیں ہل رہا تھا۔ ذیشان سارے کام نمٹا کر اس وقت کرنل کے کہنے پر گاؤں رکا تھا جنازے میں شرکت رسومات حیدر کی زمہ داریاں اتارتے وہ لیٹ ہو گیا تھا جب سامنے اندھیرے لاونج میں سیڑھیوں کے مقابل حرکت کرتا ہیولہ محسوس ہوا آگے بڑھ کر دیکھا تو غصے اور ضبط سے اسکا چہرا سرخ ہو گیا تھا مسلسل وہ اپنی ٹانگوں گھٹنوں کو مکوں سے پیٹ رہا تھا" حیدر!! وہ اسے

پکار رہا تھا مگر وہ تو سارا غصہ اس بے جان حصے پر نکال رہ تھا آخر ذیشان نے اسکا ہاتھ ہی پکڑ لیا" حیدر!" اسنے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر گردن جھکالی آنسوں نکل کر شرٹ میں جذب ہو گیا تھا ذیشان گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھ گیا" زندگی نہ اتار چڑھاؤ کا نام ہے حیدر یہاں اگر حادثے ہیں تو معجزے بھی ہیں ڈاکٹر کہتے ہیں تم کبھی نہیں چل پاؤ گے مگر ہم اس خدا مانتے ہیں جو معجزوں کا مالک ہے جسنے جلتی آگ سے حضرت ابر ہیم کو بچایا تھا جنسے حضرت ایوب کو اذیت سے نکالا تھا بس خدا پر یقین رکھ حیدر میر دل کہتا ایک دن اس سینے پر میں پھر سے میجر حیدر رضا کی نیم پلیٹ دیکھوں گا اور وہ دن بہت جلد آئے گا۔" اسنے بے بسی سے مسکرا کر اسے دیکھا" اور اس وقت تک کیا کروں گا اپنی کھانے پینے حاجت کا زمہ کس کے اوپر تھوم دوں چچا پر جو گھر دیکھیں گے یا مجھے یا چچی یا سکینہ پر!" ذیشان نے اسکا چہرا ہاتھوں میں لیا" تو اس وجہ سے "پریشان ہے کہ تو کسی پر بوجھ بن رہا ہے تو اپنا ہے انکا اور۔۔۔۔۔۔۔

سکینہ کہتی میں اسے کیا سنبھالوں گا جو خود کسی کا محتاج ہوں!!!اسنے ذیشان کی " آنکھیں میں گھورتے کہا تھا جس پر ذیشان اسے دیکھتا رہ گیا اتنی بڑی بات سکینہ نے

کہہ دی اسے اسے تو اسے سنبھالنا چاہیے تھا حوصلہ دینا چاہیے تھا محبت کرتی تھی وہ اس سے "کوئی بات نہیں وہ پریشان ہو نگی شاید اسلیے انھیں پتہ نہیں چلا ہو جاتا ہے ایسا میں نے بھی تو تجھے غصے میں کتنی دفعہ بھینسا کہا ہو جاتا ہے!" اسنے اثبات میں سر ہلا کر چہرے پر ہاتھ پھیرے "سمجھ سکتا ہوں!"

"چل میں تجھے تیرے کمرے میں چھوڑ دوں کہاں ہے تیرا کمرا؟" اسنے سرد آہ بھر کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا ذیشان نے ایک نظر سیڑھیوں کو دیکھا اور پھر ویل چیئر پر موجود اس ہٹے کٹے سولجر کو منہ سے ہوا خارج کر کے اسے اٹھانے لگا جب حیدر نے اسے روک دیا" پاگل ہو گیا مجھے لیکر سیڑھیاں چڑھے گا!" بات کرتے وہ سمٹ سا گیا تھا" لے تو تو نئی نویلی دلہن کی طرح شرما رہا اتنا کمزور نہیں ہوں میں فوجی جوان ہوں!!"

"میں جانتا مگر نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا بس اتنی مہربانی کر دے کہ مجھے صوفے پر سیدھا کر کے لیٹا دے!..." ذیشان کو برا لگا تھا" لیکن حیدر اس حالت میں وہاں

میں ٹھیک ہوں!!اسکی بات کاٹ کر اسنے جواب دیا اسکے کہنے کے مطابق اسنے " اسے صوفے پر لیٹا دیا تھا"اچھا سن ذیشان صبح تک میرے لیے کوئی میل نرس ہائر کر دے جو مجھے سنبھال سکے صرف ڈے ٹائم کے لیے!!اسنے اثبات میں سر ہلایا"میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔"آنکھیں موندے وہ گہرا اپھر اداس ہو گیا تھا۔

------------------ ✦ ---------------------

امی خدا کے لیے بس کر دے کتنا ماریں گے!!!بختاور کو گلے سے لگائے دوسرے ہاتھ سے روبا اپنی ماں کا ڈنڈا پکڑ رہی تھی"جب تک اسکی جان نہیں نکل جاتی!!زبیو ڈری سی ستون کے پیچھے چھپی تھی۔آخر وہ انھیں روکنے میں کامیاب ہو گئی تھی سر پکڑے وہ چھاتی پیٹنے بیٹھ گئی تھیں"ہائے میرے اللہ خود تو وہ مر گیا اس نکمی اولاد کو میرے واسطے چھوڑ گیا میری چھاتی پر مونگ دلنے کے لیے!"روبا بختو کا چہرے صاف کرتی اسے پانی پلانے کی کوشش کر رہی تھی"ابھی تک پولیس نہیں آئی یعنی ابھی تک انھوں نے کوئی کیس نہیں کیا جرگے کا فیصلہ ہو گا یعنی اگر خون کے بدلے خون ہوا تو!!انکی یہ

بات سن کر زیبو اور اونچی رونے لگی تھی روبا کو اسے بھی سنبھالنا تھا"ہمت کریں امی ہم معافی مانگے گے !"

". اور وہ کر دیں گے ایسا نہیں ہو سکتا بیٹا مرا ہے انکا ایسے کیسے معاف کر دیں گے "

امی وہ ونی مانگے گے نوکرانی بنائے گے ظلم کریں گے امی مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت !! "

روبا نے غصے سے زیبو کو دیکھا"زیبو اپنے کمرے میں جاؤ ابھی !!اسنے چیخ کر کہا تو وہ چلی گئی بختو بھی گھڑی بنا رو رہا تھا کانپ رہا تھا""امی اگر جرگے نے فیصلہ ونی کا سنایا تو آپ کیا کریں گی ؟" جانے کیوں وہ جاننا چاہتی تھی

تو زیبو جائے گی میں تیرے ساتھ یہ ظلم نہیں کر سکتی میں نے مرنے والوں سے " وعدہ کیا تھا تجھے اپنی اولاد سے بڑھ کر پیار کروں گی !!"اس حالت میں بھی ایک سوتیلی ماں کہاں چال چلنا بھولی تھی اسنے چور نظروں سے روبا کو دیکھا جو گہری سوچ میں غرق تھی "نہیں امی زیبو بہت چھوٹی ہے آپ نے اپنا وعدہ نبھایا اب بس جرگے میں آپ فیصلہ میرے لیے دیں گی سمجھیں آپ مجھے منظور ہے سب کچھ وہ بس بختو کو کچھ نہ کریں !"

نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی!! مگر روبا نے انھیں منا لیا تھا "اور زرا اسے ڈرامے بازی دیکھا کر وہ مان بھی گئی تھیں۔

صبح جب حیدر کی آنکھ کھلی تو ذیشان وہاں نہیں تھا عاشر صاحب اس پر جھکے اسے اٹھا رہے تھے "حیدر بیٹا تو رات کو یہاں سو گیا مجھے بلاتا میں تمہیں کمرے میں چھوڑ آتا کسی کی مدد سے!" اسنے ادھر ادھر دیکھا "ذیشان چلا گیا؟

ہاں کہہ رہا تھا ہسپتال جا رہا ہوں کسی نرس کا انتظام کرنا ہے اچھا سنو میں نے سکینہ سے کہہ دیا ہے نیچے والا کمرا خالی کر دے تمہارے لیے وہاں رہو گے!" انھوں نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا جس پر وہ مسکرا دیا "شکریہ چاچا !!

یہ حیدر صاحب ہیں تمہیں انکی ڈیوٹی دینی یہ نیچے والے روم میں شفٹ ہو رہے ہیں تم سامان لائے ہو نہ سارا!! اسنے اثبات میں سر ہلایا "السلام علیکم سر میرا نام سفیان ہے میں آپکا نرس ہوں!" اسنے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا ابھی تین چار گھنٹے میں سر کو روم میں شفٹ کر دیں گے انکا پورا خیال رکھنا اور تمہاری فیس تمہیں ٹائم سے

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

ملتی رہے گی!" اسنے اثبات میں سر ہلایا اور حیدر کی جانب بڑھ گیا اسے ویل چئیر پر بیٹھایا" چلیں سر آپکو فریش کروادوں!!" ویل چئیر تھامے وہ آگے بڑھ گیا" انکل حیدر شروع سے بہت خودار رہا ہے اسے اپنا کام خود کرنے کی عادت ہے یہ وقت اسکے لیے موت سے برا ہے اسے بہت ضرورت ہے آپ سب کی اس حالت میں وہ اپنے آپ سے بیزار رہے گا ایک بیماری انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے وہ بیزار آجاتا ہے خود سے جس کی وجہ سے غصہ چڑچڑاپن انسان کا حصہ بن جاتا ہے تو تنگ مت آئے گا اس وقت میں اپنوں کی بہت ضرورت پڑتی ہے!!!" انھوں مسکرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا" بیٹا ہم باپ ہیں آپکے ہمیں پتا ہے فکر مت کریں ہم سنبھال لیں گے!" وہ بھی مسکرا دیا تھا" اچھا انکل میں چلتا ہوں کچھ ضروری کام ہے خدا حافظ میں حیدر سے مل لوں!" ذیشان جب صحن میں پہنچا تو سفیان اسے وضو کروا رہا تھا" اچھا حیدر میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا اور زیادہ تنگ مت کرنا موڈ سوئنگز میں!" حیدر نے افسردہ نظر اس پر ڈالی" یاد آگئی تیری ملنے آؤگے نہ اس لنگڑے دوست کو!!"

"حیدر!!تم اتنے ناامید کب سے ہو گئے ہر ہفتے چکر لگاؤں گا کبھی بزی ہوا تو لیٹ ہوں گا ورنہ وعدہ!!" اسکے کندھے پر رکھے ہاتھ پر حیدر نے ہاتھ رکھ کر اسے ہاں کہا۔اسکے جانے کے بعد وہ پھر سفیان کی طرف متوجہ ہو گیا جو لوٹا لیکر اسکا انتظار کر رہا تھا"سر آپ میجر تھے نہ!"اسنے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا گرتے پانی سے وہ کہنیوں تک ہاتھ دھو رہا تھا"سر پھر تو بہت بہادر ہوں گے کتنے لوگ مارے ہوں گے!!اسنے پھر اثبات میں سر ہلایا"سر آپکو ڈر نہیں لگتا تھا۔""آ۔۔۔ان سے نہیں تم سے لگ رہا جس طرح تم میری پینٹ بھگو رہے ہو!!سفیان نے حیرت سے دیکھا تھائی سے پینٹ پوری گیلی ہو چکی تھی "سوری سر!"

"ایک بات یاد رکھنا سفیان مجھے گیلے کپڑوں سے چڑ ہے تو خیال رکھنا ایک ایکسٹرا ڈریس میرے پاس رکھ جایا کرنا!!"جی سر!!"

نماز ناشتے کے بعد اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اسکی ضرورت کا سامان سب اسکے اس پاس رکھا گیا تھا اسکی حاجت کے لیے سامان لگا دیا گیا تھا جسے نکالنے کی زمہ داری سفیان کی تھی سفیان کے کام اسکی ٹانگوں کی مالش کرنا اسکی بات ماننا اسے چیزیں مہیا

کرنا اسکے کپڑے تبدیل کروانا کی تھیں اسکے علاوہ وہ کچھ نہیں کرتا تھا آٹھ سے رات نو بجے تک اسے حیدر کے پاس رہنا تھا۔ناشتہ کھانا سب آرہا تھا سوائے سکینہ کے وہ کیوں نہیں آئی اس سے ملنے شاید تعزیت کے لیے لوگ آرہے ہیں مصروف ہو گی " یہ سوچ کر اسنے من بہلا لیا تھا مگر حقیقت کچھ اور تھی "امی میں نہیں جا پاؤں گی اسے دیکھنے !!" انھوں نے حیرت سے اسے دیکھا "لیکن کیوں تم تو پسند کرتی تھی اسے " تمہیں اس وقت ساتھ ہونا چاہیے وہ کیا سوچے گا

سوچنے دیں امی میں اسکا سامنا نہیں کر پاؤں گی کیسے میں اسکو بستر پر پڑا دیکھتی " رہوں گی اتنی ہمت اتنا ظرف مجھ میں نہیں ہے !"رخ پلٹ کر وہ چائے بنانے لگ گئ اسے بازو سے کھینچ کر چچی نے سامنے کیا" صاف صاف بول کیا کہنا ہے تمہیں؟" اسنے نظر بھر کر انھیں دیکھا اور ان کے گلے لگ کر رونے لگ گئ "امی ایک ہی تو اولاد رہ گئ ہوں میں آپکی اسے بھی ایک ایسے انسان سے جوڑ دیں گی جو چل تک نہیں سکتا ایک اپاہج کے ساتھ کیسے رہو گی میں بس امی مجھے اور حیدر کے ساتھ منسوب نہیں

رہنا!!"انھوں نے ایکدم اسے خود سے الگ کیا"کیا مطلب منسوب نہیں رہنا تم منگنی توڑنا چاہتی ہوں اس وقت جب اسے تمہاری ضرورت ہے؟"

"مگر مجھے نہیں ہے امی آپ جانتی ہیں میں ہمیشہ سے آزاد جینے کی عادی ہوں ساری زندگی کسی اپاہج کی نوکرانی نہیں بنا مجھے میں آپکے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں رحم کھائیں مجھ پر ایک تو ویسے چلا گیا دوسری اولاد کا تو سوچ لیں!!"اسکا لہجہ ہی ایسا دردناک تھا جو چچی کو ہار ماننے پر مجبور کر گیا۔

-----------------✦-------------------

رات کے نو بج گئے تھے جب سفیان نے ایک پینٹ شرٹ اسکے بیڈ کے پاس رکھا"سر سب ہو گیا آپکو کچھ چاہیے!"اسنے ادھر اُدھر دیکھا سب موجود تھا"نہیں کچھ نہیں تم جاسکتے ہو!!مسکرا کر سلام کرتا سفیان چلا گیا تھا دوائیاں خشک تھیں جسکی وجہ سے گلہ بار بار سوکھ رہا تھا اور وہ پانی پیتا جارہا تھا کتاب پڑھنے میں وہ اتنا مگن تھا کہ دروازے پر دستک اسے سنائی ہی نہیں دی سکینہ نے ایک بار پھر دستک دی مگر جواب ندارد آخر وہ پلٹنے لگی جب بولا"دستک نہ دو!اسنے حیرت سے پلٹ کر دیکھا"ناول الطاف فاطمہ کا

دستک نہ دو!!"اسنے کتاب ایک سائیڈ پر رکھ دی زبردستی مسکراتی وہ اسکے پاس آکر "بیٹھ گئی "کیا پڑھ رہے تھے؟

دستک نہ دو اس کی لکھاری الطاف فاطمہ نے لکھا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں دستک دو " گے تو دروازہ تمہارے لیے کھولا جائے گا اور بدھا کو ماننے والے کہتے ہیں کہ داستک نہ دو پیار کو دستک کی ضرورت نہیں مگر میرا خیال ہے اگر اس کہانی کا ہیرو صفدر لیوچی گیتی کے دل پر دستک دے دیتا تو شاید وہ اپنے لیے اس آدمی کا انتخاب نہ کرتی جو اس سے عمر میں کافی بڑا ہے وہ یہ سوچتا رہا کہ وہ اسکے جزبات کو سمجھے گی یہ سوچتا رہا کہاں وہ گیتی آرا اور کہاں میں معمولی سا جوتے کپڑے بیچنے والا میرا خیال ہے ہر جذبے کا اظہار ضروری ہے دستک دے دینی چاہیے ہو سکتا دروازے والا منتظر ہو آنکھیں پڑھنے کا ہنر ہر کسی کو تھوڑی آتا ہے لیوچی اسے دیکھتا رہا مگر گیتی اپنی مشکلات میں کبھی اسکی آنکھوں کو غور سے دیکھ ہی نہیں پائی یا شاید اسے آنکھیں پڑھنے ہی نہیں آتی تھی اسلیے ایک بار دستک دے دینی چاہیے اور تمہیں پتہ ہے انھوں نے اور کیا لکھا ہے؟" سکینہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" لکھا ہے جب نوالے حلق میں پھنسنے لگے نہ

تو سمجھ جاؤ کوئی بہت اپنا بھوکا ہے!!" اسنے گردن موڑ کر سائیڈ ٹیبل پر موجود آدھے سے زیادہ کھانے کو دیکھا" آپ نے کھانا نہیں کھایا؟"

دل نہیں کیا دوائی کھانی تھی اسلیے تھوڑا کھالیا حلق سے کچھ اتر ہی نہیں رہا تھا" وہ مسکرا کر اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا" مجے آپ سے معافی مانگنی تھی کل رات میں۔۔۔۔"

"! مجھے برا نہیں لگا ہو جاتا ہے تم سارا دن نکال کر اب آئی ہو "

وہ کام تھے بہت اسلیے..! اسے جھنجلاہٹ ہونے لگی تھی وہ اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی بستر پر پڑے اس معذور کو دیکھ کر اسکا دل ہول اٹھتا تھا" سارے کام مجھ سے.. زیادہ ضروری ہو گئے سکینہ تم جانتی ہوں مجھے کتنا اکیلا پن لگا تم نہیں آئی تو "

حیدر اب آپ تو ایسے ہی رہنے والے ہیں کیا سارا دن آپکے ساتھ گزار دوں کام نہ کروں!!" اسکی بات پر حیدر کے دل کو دھکا سا لگا" میں یہ تو نہیں کہہ رہا سارا انکا لو پر کچھ وقت تو میرا حق ہے اور تمہیں کتنا انتظار رہتا تھا اس دن کا جس دن ہم ایک کمرے میں رہیں تو اب وقت ہے نہ۔۔۔۔" اسکی باتوں کا معنی سمجھ کر اسے گھبراہٹ

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

ہونے لگی تھی اسلیے آٹھ کر باہر آگئی۔جب سامنے سے اسکے والد آگئے "سکینہ کیا بات ہے؟ان سے نظریں چرا کر آگے بڑھ گئی "رُکیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟ وہ جو حیدر کو دیکھنے جارہے تھے اپنی بیگم کی آواز پر پلٹے "مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے چلیں میرے ساتھ!!وہ آگے بڑھے جب انھیں حیدر کے کھانسنے کی آوز آئی وہ دونوں کمرے میں آئے تو وہ خالی جگہ کو ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا" چچی وہ پانی لادیں میڈیسن کی وجہ سے گلہ بہت سوکھتا ہے!انھوں نے اکتا کر اسے دیکھا"حیدر اب تو تمہیں ہر وقت کوئی نہ کوئی اپنے پاس چاہیے ہو گا؟"انکی طنز بھری بات کو اسنے غلط سمجھا ہو گا"جی چچی چاہیے تو ہو گا ساری رات اکیلا تنہا کہاں گزار سکتا ہوں کوئی تو ہو جو وقت گزاری میں مدد دے!اسنے ایک گہری نظر سے اسے دیکھا اور پانی لینے چلی گئی چاچا اسکے پاس ہی بیٹھ گئے تھے "حیدر تم ٹھیک ہو نہ وہ نرس ٹھیک ہے نہ؟" جی چچا وہ ٹھیک ہے بس بولتا بہت ہے!چچی واپس آئی تو پانی کا جگ رکھتے انھوں نے" عاشر صاحب کو کمرے میں آنے کا اشارہ کیا اور چلی گئیں۔حیدر سے ملنے کے بعد وہ

کمرے میں آئے تو وہ بے چینی سے ٹہل رہی تھیں "معنی سمجھتے ہیں آپ اسکی باتوں کو ؟

کیا مطلب اسنے ایسا کیا کہا جو میں نے سمجھ سکا؟"شہلاہ بیگم نے افسوس سے اسے دیکھا "صاف الفاظ میں کہا اسنے وہ سکینہ سے نکاح چاہتا ہے!" انکی بات پر انھیں حیرت ہوئی تھی چند لمحے کچھ دیر بعد اس بات پر سوچنے کے بعد وہ ان سے مخاطب ہوئے "مجھے نہیں لگتا اسنے ایسا کہا اور اگر ایسا بھی ہے تو کیا غلط ہے سکینہ اسکی امانت ہے اور اب تو اسے اسکی ضرورت ہے ."

"کیا غلط ہے اسے سکینہ کی ضرورت ہے اسے ایک نوکرانی کی ضرورت ہے عاشر اور آپ چاہتے ہیں ہماری اکلوتی اولاد ساری زندگی اپنے اپاہج شوہر کا بوجھ ڈھوتی رہے !!"

شہلا!! انکا لہجہ ذرا اونچا ہو گیا تھا" یہ کیا کہہ رہی ہو تم دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تمہارا " لگتا بیٹے کی موت کا صدمہ لگ گیا ہے تمہیں !"

ہاں سمجھیں لگ ہی گیا اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں مجھے موت آ جائے تو کر دیں سکینہ " کا نکاح حیدر سے کیونکہ میرے جیتے جی میں اپنی بچی کو ساری زندگی دکھی اور ناخوش نہیں دیکھ سکتی!" شاید بیٹے کی موت نے غم ہی اتنا بھر دیا اندر کے اسے پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں یہی سوچ کر عاشر صاحب کچھ نرم پڑے "دیکھیں شہلا بیگم یہ بات آپ حیدر کی حالت اور سکینہ کا سوچ کر کہہ رہی ہیں ہاں مشکل ہے مگر اتنا بھی نہیں وقت گزر جائے گا اور کونسا خدا کی ذات سے ناامید ہیں حیدر انشاللہ چلنے لگے گا !" انھوں نے نم آنکھوں سے انھیں دیکھا" نہیں میڈیکل رپورٹس اور ڈاکٹر نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ حیدر اب کبھی نہیں چل سکتا ہے عاشر صاحب آپکو اپکا معذور بھتیجا نظر آ رہا ہے تو ہماری معصوم بچی نہیں بتائیں کیا وہ ایک اچھی شادی شدہ زندگی گزار پائے گی خود بتائیں؟ انکے سوال نے انھیں نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا تھا" لیکن سکینہ سے تو پوچھ لو وہ کیا چاہتی ہے؟

سکینہ نے ہی کہا ہے مجھ سے کہ وہ اب حیدر سے منسوب نہیں رہنا چاہتی!" انھیں " حیرت کا دھچکا لگا تھا" کیا مگر وہ۔۔۔پسند کرتی تھی حیدر کو؟

پیار ایک طرف لیکن اس حالت میں کسی بھی شخص کو اپنانا بہت ہمت کا کام ہے اور "
وہ نہیں کر سکتی میں اپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے حیدر کو سکینہ کی زندگی
سے الگ کر دیں ."

مگر بیگم ایسے کیسے کر دوں اس بچے کے ساتھ زیادتی مرنے والے کو وعدہ دیا تھا کہ "
اپنا بیٹا بنا کر رکھوں گا اسکے ساتھ زیادتی کیسے کر دوں !!" وہ مجبور ہو گئے تھے۔

اسکا بھی حل ہے پرسوں جرگہ بیٹھے گا اور ہم فیصلہ ونی کا کریں گے !" عاشر صاحب "
چند لمحوں کے لیے ساکت ہو گئے تھے "کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ونی کا کیوں میں تو
اس لڑکے کو جیل بجھوانا چاہتا ہوں اور تم مجھے ونی کا کہہ رہی ہو! شہلا بیگم نے ہاتھ کے
اشارے سے انھیں تحمل رکھنے کا کہا" نہیں عاشر صاحب جان جائے تو کچھ نہیں
عزت جائے تو نسلیں برباد اسنے ہمارا بیٹا چھینا ہے نہ ہم انکی بیٹی لیں گے اسکا حیدر سے
نکاح ہو گا۔ اور وہ ساری زندگی ہماری نوکرانی بن کر رہے گے ہمارے بیٹے کے قتل کی
یہی سزا ہے اس لڑکی کی ہر روز کی تکلیف انھیں روز موت کے منہ دھکیلے گی اور آپ
حیدر کو منائیں یہ کہہ کر کے جرگے کا ذاتی فیصلہ ہے اور تمہیں اس لڑکی سے کوئی رشتہ

یا جذبے جوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں نکاح اسکا سکینہ سے ہی ہوگا اگر سکینہ کا رشتہ ہونے تک حیدر ٹھیک ہو گیا تو ٹھیک ورنہ حیدر کا نکاح سکینہ سے نہیں ہوگا بس اسے دھوکے میں رکھنا ہے کچھ وقت..!عاشر صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے" یہ سہی نہیں ہے بیگم !"

یہی سہی ہے سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی ان لوگوں کو سزا بھی مل گئی حیدر کو ساتھی بھی اور سکینہ بھی بچ گئی!" وہ بس ان کا خباثت سے بھرا چہرا دیکھتے رہ گئے تھے۔

روبا آنگن میں بچھائے ایک ٹیبل پر لیٹی تاروں کو گھور رہی تھی آس پاس پھولوں کے گملے پڑے تھے جنکی خوشبو پورے آنگن میں پھیلی تھی پانی سے نم ہو کر سُرخ اینٹیں اور بھی چمک گئی تھیں ہوا متواتر چل رہی تھی جس میں نمی کی وجہ سے سکون بھی تھا مگر اس ماحول میں بھی اسکا دم گھٹ رہا تھا سوچ سوچ کر پر سوں کیا ہو گا کیا اسکا بھائی ساری زندگی سلاخوں کی پیچھے گزار دے گا یا پھر وہ ایسی قید میں قید ہو جائے گی جس

قفس کی سرپٹکنے کو تیلیاں بھی نہیں ہونگی بلاشبہ ہر طرف خسارہ ہی تھا کہیں کوئی راحت کی کرن نہیں تھی بچپن سے بختاور اسکی ماں کا لاڈلا رہا تھا اسکی بری عادات کو چھپانا انکی عادت بن گئی تھی اور آج اس غلطی نے انھیں مشکل۔میں ڈال دیا یہی ہوتا ہے جب اولاد کی غلطی کی پردہ پوشی کی جائے تو وہ ہمیشہ نقصان دیتی ہے غلطی چھپانے کی بجائے اسے پیار سے سمجھائے نہ سمجھتا ہو تو دو تھپڑ لگائیں ڈنڈے کی نوک پر رکھیں کیونکہ جہاں کبھی کبھی پیار کام نہیں اتا وہاں ڈر کام آجاتا ہے شاید بختاور کو بے جا پیار نہ کیا جاتا کاش وہ اتنا خود سر اور جذباتی نہ ہوتا اسے ڈر ہوتا جو ہو چکا تھا سب تباہ کر چکا تھا۔اور ٹھنڈی ہوا اب اسے نیند کی لوری دینے لگی اسے پتہ ہی نہ چلا آہستہ آہستہ پلکیں بھاری ہوئیں تو وہ سو گئی۔وہ گھوم رہی تھی خوشیاں منا رہی تھی اڑتی چڑیوں کے ساتھ ہنس رہی تھی تتلیوں کو پکڑ رہی تھی کہ اچانک کسی نے اسکی کلائی پر ہتھکڑی باندھ دی اور کھینچ دیا کسی کے پیروں میں جوتے سے آری ننگے پیر جو بلکل ساکن سے ویل چئیر کے پائے دان پر پڑے تھے اسنے نظر اٹھا کر اوپر کا سفر طے کرنا شروع کیا تو گود میں رکھے دو مضبوط گندمی ہاتھ نظر آئے اس آگے بڑھی تو منظر دھندلا ہو گیا اسکا چہرا دیکھنے سے پہلے ہی اسکی آنکھ کھل گئی تھی زیبو اس پر جھکی اسے

اٹھا رہی تھی "اپا اٹھ جائیں نو بج گئے ہیں اور آپ یہیں سو گئیں تھیں! وہ ایکدم اٹھی تو گردن میں شدید درد تھی کندھے بھی دُکھ رہے تھے بکھرے بالوں کا جوڑا بناتی وہ اٹھ بیٹھی اپنے کندھے دبائے جس سے کچھ راحت ملی زیبو جا چکی تھی اٹھنے لگی تو سامنے موجود سائیکل کے ٹائروں پر نظر پڑی کچھ یاد آ گیا" کون تھا وہ جو ویل چیئر پر تھا۔

--------------- ✦ ------------------------

وہ اترے منہ سے ناشتہ کر رہا تھا اور سفیان اسے باتیں سنانے میں لگا تھا کہ اسکا دل تنگ نہ اجائے مگر اداس تو وہ پھر بھی تھا ساری رات وہ سویا نہیں تھا اندھیروں سے کھیلنے والا حیدر تنہائی میں اندھیرے سے جو نجتا رہا تھا نہ کروٹ بدلانے والا کوئی تھا نہ کوئی بات کرنے والا کھلی کھڑکی سے اُڑتے پردے کھڑکی کھلے ہونے کا ثبوت دے رہے تھے دور کہیں سے الو کی آواز ایک عجیب وحشت پیدا کر رہی تھی ہر چیز پر ایک سیاہی چھائی تھی اسنے افسوس سے سائیڈ ٹیبل پر موجود کتاب کو دیکھا وہ تو مکمل ہو گئی تھی اور باقی کی شیلف میں سات سمندروں جتنا فاصلہ لیے بیٹھی تھیں آج اسے اپنا آپ گیتی آرا جیسا لگ رہا تھا جسے ایک وقت میں سب نے اکیلا کر دیا تھا جس چہرے کو

وہ دیکھتی وہ الٹا اس میں خامیاں نکالنے لگ جاتا اسکی محبت تک اسکی بھینٹ چڑھ گئی اسلیے اسنے چہرے پڑھنا ہی چھوڑ دیے وہ بھی ان چہروں کو پڑھنا چھوڑنا چاہتا تھا جن پر لکھی تحریر صاف تھی کہ اب وہ اسے اس حالت میں اپنا نہیں سکتے اسنے بھی تو دستک دی تھی مگر سکینہ نے دروازہ کیوں نہیں کھولا کیوں اسکے جذبات کو لفظوں میں بھی سمجھ نہیں پائی وہ!!! انھیں سوچوں میں غرق اسنے چائے کا کپ اٹھایا تو لڑکھڑا کر وہ چائے اسکے ہاتھ پر ہی گر گئی جلن شدید تھی سفیان نے بھاگ کر اسکا ہاتھ پکڑا جو لال ہو رہا تھا اسنے تکلیف زدہ نظر سے دروزے کی جناب دیکھا جہاں سامنے سکینہ کھڑی تھی جو شاید اسکے لیے کچھ لائی تھی اسکے چہرے پر چمک آگئی تھی مگر اگلے ہی لمحے ہونٹ سکڑ بھی گئے تھے وہ الٹے قدم لیتی واپس چلی گئی اسکا رویہ اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ کیا ہو گیا اسے۔ سکینہ نے دودھ کا گلاس کاوئنٹر پر رکھا اور خود چند لمحے گہرے سانس لیتی رہی تھی "میں تم سے دور جانا چاہتی ہوں حیدر میں بہت کمزور ہوں مجھ میں اتنا ظرف نہیں کے ساری زندگی ایک اپاہج شخص کے ساتھ ادھوری گزار دوں ہاں میں نے تم سے محبت کی مگر یہ۔۔۔۔یہ نہیں کر پاؤں گی میں سمجھتی ہوں کہ رات

کو تم مجھے کیا سمجھا رہے تھے میرے دل پر دستک کیوں دے رہے تھے مگر ائم سوری !"

محبتوں کی راہوں پر

رنجشوں کے پہرے ہے

اندھیرا راتوں کے بعد بھی

کچھ دھندلے سے سویرے ہیں

سوکھے پتے سی بن گئی زندگی اب تو

ہواوں کے دوش پر بھی تنہائیوں کے ڈیرے ہیں

بارش کی بوندوں ہیں سلگتی آگ کے بسیرے ہیں۔۔۔

سانسوں کے پھر بھی تنگ گھیرے ہیں

محبتوں کی راہوں پر

رنجشوں کے پہرے ہیں

وہ کمرے میں اکیلا بیٹھا تھا سفیان جا چکا تھا آج اسنے اپنی رات گزاری کا انتظام بھی کر لیا تھا تین چار کتابیں اپنے پاس ہی رکھ لیں تھیں وہ دوسروں کی کہانیوں میں الجھ کر اپنی بھولنا چاہتا تھا یہی سوچتے اسنے کتاب کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا تو دروازے میں کھڑی سکینہ نظر آئی جسکے ہاتھ میں پانی کا ایکسڑا جگ تھا جو اسنے چپ چاپ ٹیبل پر رکھا اور جانے لگی مگر اسنے پکار لیا" سکینہ بیٹھو!! المادی کے پاس سے کرسی کھینچتی وہ اسکے قریب بیٹھ گئی" سکینہ میری آنکھوں میں دیکھو اور بتاؤ کیا ہوا ہے؟" وہ جو نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو نوچ رہی تھی اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی" سکینہ میں نے تو دستک دے کر بھی دیکھا ہے تم پھر تم مجھے سمجھ کیوں نہیں رہی میرے الفاظ بھی تمہیں سمجھ نہیں آئے تو اب سیدھا بولتا ہوں مجھے تمہاری ضرورت ہے مجھے تم سے نکاح چاہیے!" اسکی بات پر ہی وہ کانپ اٹھی تھی اسکا کانپتا وجود دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا تھا" کیا ہوا سکینہ میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا؟" وہ ایکدم کھڑی ہو گئی" حیدر میں تمہاری بات سمجھتی ہوں مگر شاید میری بات سمجھ نہ سکو دیکھو ایک لڑکی یہ چاہتی کہ وہ ایک اچھی زندگی گزارے ہنسے کھیلے گھومے پھرے اپنے ہمسفر کے ساتھ میں بھی یہی چاہتی تھی اور یہی چاہتی ہوں!" اسکی باتوں سے حیدر کا دل ڈوب گیا تھا" تو میں نے

کب تمہیں خود سے باندھ کر رکھنا ہے تم آزاد رہنا جو کرنا چاہتی ہوں کرنا بس میری تنہائی بانٹ لینا اس کمرے میں آجاو حق سے یہ تنہائی اکیلا پن مجھے اس بیماری سے زیادہ تکلیف دیتا ہے ."

اور تمہارا ادھورا ساتھ مجھے مایوسی اور دکھوں کی پستیوں میں ساری زندگی کے لیے " گرا دے گا مجھ سے نکاح کر کے تم تو خوش ہو جاوگے مگر میں نہیں ہاں میں تمہیں پسند کرتی تھی مگر کبھی کبھی زندگی بھر کی تکلیف کا اندیشہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہر سوچ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ مجھ میں اتنا ظرف نہیں کے میں تمہیں اپنا "پاوہاں مگر میں تمہارا انتظار کر سکتی ہوں ایک سال دو سال تین---------

اور اگر میں کبھی ٹھیک نہ ہوا تو؟" نظریں جھکائے ہی اسنے سوال کیا تھا وہ تو اس سے " نظر ملا بھی نہیں رہا تھا" میں نہیں کر پاؤں گی حیدر تم سمجھ نہیں رہے مجھ میں ہمت نہیں ہے مجھے ڈر لگتا ہے تم مجھے کم ظرف سمجھو یا جو بھی مگر نکاح نہیں ایک ہی تو زندگی ہے مجھے جینی ہے گزارنی نہیں ہے اور میں تمہیں چھوڑ نہیں رہی میں تمہارے ساتھ ہوں ہم کزنز ہیں دوست ہیں ہمیشہ رہیں گے بس اس رشتے کی بات میں کرنا پلیز

!!!"دوسری نظر اس پر ڈالے بغیر ہی وہ وہاں سے چلی گئی تھی اور پیچھے بلکل ساکن ہو گیا تھا۔

-------------------- ✦ --------------------

گھڑی کی سوئیوں کی چھو رہے ہیں اس طرح۔۔۔

کوئی مجرم گن رہا ہو سزا اپنی۔---------------

روبا گیلے فرش پر ننگے پیر ٹھنڈی ہوا کے مخالف چلتی سینے پر ہاتھ باندھے کسی گہری سوچ میں غرق تھی ننگے پیروں سے سرایت کرتی ٹھنڈی نمی ہڈیوں میں گھس رہی تھی جس سے تنگ آ کر اسنے ہاتھ سینے پر باندھ لیے تھے جوڑے سے آزار آوارا لٹریں ہوا سے اڑ رہی تھیں۔"روبا بیٹا چلو سو جاؤ؟ اسنے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور پھر وال پر لگی گھڑی کو جو گیارہ بجا رہی تھی "امی بس آٹھ گھنٹے اور بختاور کی زندگی کی نوید مل جائے پھر جو ہو گا قسمت کا لکھا مان کر سو جاؤں گی!" وہ بھی پریشانی سے اس کے ساتھ ہی باہر نکل آئیں تھیں "مجھے تو ہول اُٹھ رہے ہیں پتہ نہیں میرے بچے کا کیا ہو گا!" اسنے انھیں کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کیا "بختاور کو کچھ نہیں ہو گا امی

میرا دل کہتا ہے مجھے میرے بھائی کو بچانے کے لیے کچھ بھی کرنا پڑا تو میں کروں گی اگر اسے جیل بھی ہو گئی تو بھی میں ہر ممکن کوشش کروں گی۔"اثبات میں سر ہلا کر وہ ٹھنڈ سے بچنے کے لیے وہ واپس اندر چلی گئی تھیں وہ پھر اکیلی رہ گئی تھی جب اچانک اسے اپنے ارگرد دو تتلیاں منڈلاتی نظر آئی تو اچانک خواب یاد آگیا تھا ویل چیئر کے پائیدان پر ساکن پیر گود میں پڑے بے جان ہاتھ وہ کون تھا اور میرے خواب میں کیوں پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا پھر اچانک سے یہ کس نامحرم کی شبہ نظر آئی ہے!اسنے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا" جانتی ہوں ایمان ہے کبھی کچھ بے وجہ نہیں ہوتا "کیا چاہتے ہیں آپ؟

.....................✦.....................

سکینہ کی باتیں بوچھاڑ بنکر اسکے ذہن میں طوفان مچا رہیں تھیں کیا یہ تھی اسکی محبت اسکی شدت اسکا جنون اسکا پاگل پن جو ایک چوٹ سے سب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا شاید اسے محبت تھی ہی نہیں اسے وقتی ایٹریکشن تھی اور خوبصورت چیز جب زرا سی بھی خراب ہو جائے تو اس سے کوفت ہونے لگتی ہے مگر میں کوئی چیز تو نہیں تھا انسان

تھا اسے مجھ سے کوفت ہونے لگی۔" بے بسی سے وہ ہنس دیا تھا گہرا سانس لیکر اسنے فون پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا وہ دوسری سائیڈ ٹیبل پر چارج پر لگا تھا اگر وہ پہلے جیسا ہوتا تو گولائی مار کر دوسری سائیڈ پر پہنچ جاتا مگر یہ فاصلہ تو اب میلوں کا تھا منہ بسور کر دوسری طرف رُخ پھیر گیا" حیدر کیسے ہو؟" اسنے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں چچا کھڑے تھے انھیں دیکھ کر اسکے چہرے پر پہلے جیسی خوشی نہیں تھی وہ اسکے پاس بیڈ کے کنارے پر ہی ٹِک گئے تھے" تم ٹھیک ہو تمہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟"

نہیں چچا اب نہیں جسکی تھی اسنے انکار کر دیا باقی سب اسکے سامنے بے مول ہیں!" " انھوں نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی مگر ناکام حیدر محسوس کر سکتا تھا انکے الجھے دماغ میں کچھ چل رہا ہے" کچھ کہنا ہے چچا! انھوں نے بوکھلا کر اسے دیکھا" وہ۔۔۔ تمہیں کسی ایسی انسان کی ضرورت ہے جو تمہارے ساتھ ہر وقت رہے اور "یشمان کا مجرم اسے ابھی سزا نہیں ملی صبح جرگے کا فیصلہ اجائے گا؟

توکیا سوچا ہے آپ نے چچا کیا فیصلہ چاہتے ہیں؟ انکے چہرے پر کھوجتے وہ پوچھ رہا تھا "

ونی!!انکے ایک حرف پر ہی حیدر کا دل کانپ گیا تھا اسنے حیرت سے اسے دیکھا"یہ "

"۔۔۔یہ کیا کہ کر رہے ہیں آپ؟

دیکھو حیدر ہم تمہارا بھلا ہی چاہتے ہیں سکینہ ڈر گئی ہے پریشان ہے اسلیے وہ ابھی " نکاح نہیں چاہتی اور یشمان کے قاتلوں کو بھی سزا نہیں ملی انکا بھی ایک ہی بیٹا ہے وہ بھی نہیں چاہیں گے اسے سزا ہو تو یہ فیصلہ ہر لحاظ سے بہتر ہے!"اپنے سر پر رکھا انکا ہاتھ اسنے آہستہ سے ہٹا دیا" آپکی بیٹی چھوڑ چکی ہے نہ تو رہنے دیں مجھے اکیلا چچا مجھے نفرت ہو گئی ہے اس جنس سے جو مطلب پرست ہے جو صرف اپنا سوچتی ہے محبت تک کو داؤ پر لگا دیتی ہے اور اسے ہارنے کا افسوس تک نہیں ہوتا ایسی جواریوں کو مجھے آپکا یہ فیصلہ منظور نہیں میں اب اپنی زندگی میں کسی لڑکی کی مداخلت نہیں چاہتا نہ خوشی سے نہ مجبوری سے..!"حیدر کی باتیں انھیں غلط یا بے تکی ہرگز نہیں لگی تھیں وہ جانتے تھے سکینہ کا فیصلہ اگر انھیں پریشان کر سکتا ہے تو اس پر قیامت گزر جائے گی وہ بھی اس حالت میں انھوں نے تڑپ کر اسے گلے لگایا" مجھے معاف کر دو حیدر میں ہار گیا میں اولاد کے ہاتھوں رشتے ہار گیا میں نہیں سمجھا پایا سکینہ کو مگر یہ فیصلہ میرا دل

کہتا ہے سب کے حق میں بہتر ہو گا جرگے کا فیصلہ ہر صورت ماننا پڑے گا تمہیں تمہارا ساتھی ضرور ملے گا۔" اسکے ماتھے کو چوم کر وہ باہر آ گئے تھے جب وہ بولا" میں اسے کبھی بیوی کا درجہِ نہیں دے پاؤں گا اسکی عزت کروں گا مگر محبت نہیں شریکِ حیات بنانے کا نہیں کہیے گا!!" انھوں نے پلٹ کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دروازے تک ہی پہنچے ہونگے جب اسکا فون بجنے لگا اسنے بے بسی سے فون کو دیکھا اور گردن جھکالی۔ عاشر صاحب نے پلٹ کر اسے دیکھا پھر فون کی جانب آ گئے اسے فون پکڑاتے ادھر اُدھر دیکھا" کچھ اور چاہیے واش روم تو نہیں

جا۔۔۔۔۔۔۔۔نا۔۔۔۔۔۔۔۔" اپنے سوال پر وہ خود ہی شرمندہ ہو گئے تھے مگر وہ بے بسی سے ہنس دیا" کہتے ہیں بچپن کبھی واپس نہیں آتا لیکن میرا خیال ہے عمر کے جس دور میں یہ وقت اجاتا ہے وہاں بچپن ایک بھیانک روپ لیکر واپس آجاتا ہے تب ان چیزوں کے محتاجی معصومیت نہیں شرمندگی کا باعث بن جاتی ہے ایسے دور سے تو موت اچھی!! آخر تک اسکا لہجہ بھرا گیا تھا عاشر صاحب کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کریں کیسے دلاسہ دیں جوان تن کو بے جان دیکھ کر انکا خود کا دل خون کے آنسو روتا

تھا اسلیے خود پر ضبط کرتے وہ باہر چلے گئے اور اسکی سوچ کو فون کی رنگ ٹون نے توڑا تھا" اسلام علیکم ذیشان کیسے ہو

میں تو ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟" ہاں میں بھی ٹھیک ہوں! بیڈ کروان سے ٹیک لگائے" وہ ریلکس ہو گیا تھا۔

------------------- ✦ -------------------

دو بج گئے تھے مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی آج آسمان کو بادلوں نے گھیر رکھا تھا جسکی زد میں چاند بھی آ گیا تھا بادلوں کی اوٹ سے بھی وہ اپنی مدھم روشنی بکھیرنا نہیں چھوڑ رہا تھا کوئی بادل اسکے سامنے آ جاتا تو اسے چیر کر روشنی بھیجنے کی کوشش کرتا اور جب وہ ہٹ جاتا تو روبا کا چہرا چاند کی روشنی سے منور ہو جاتا جہاں ناک کا کوکا چمک رہا تھا اس لُکا چھپی کے کھیل نے اسکے ہونٹ مسکرانے پر مجبور کر دیے تھے کہ اچانک ایک شعر کانوں میں گونجنے لگا

اساں نازک دل دے لوک ہاں۔۔۔

ساڈا دل نہ یاد دکھایا کر۔۔۔

نہ جھوٹے وعدے کیتا کر۔۔۔۔۔

نہ جھوٹیاں قسماں کھایا کر۔۔۔۔۔

تینوں کینی واری اکھیاں سی سانوں ول۔ول نہ آزمایا کر۔۔۔

تیری یادچ سجناں مرویسا سانوں اپنا یاد نہ آیا کر۔۔۔۔۔

ایک ہوک سی اٹھی تھی دل میں کوئی ٹوٹ کر یاد آیا تھا جو غمگسار تھا اسکا دوست تھا

"! اسکے دل کو دھکا سا لگا" ذیشان

تو تو مل۔نہیں پایا اسے ؟" اسنے حیرت سے اس سے سوال کیا" کہاں یار یہاں آکر "

پتہ چلا اپنے گاؤں چلی گئی اور سٹوڈنٹ انفو دے نہیں رہے یار روبائشہ نام ہے اسکا

"! پیار سے اسے روبا کہتے ہیں

اسنے کبھی اپنے گاؤں کا نام نہیں بتایا تھا؟ اسکے سوال پر ذیشان اور افسردہ ہو گیا تھا" "

کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی پہلی بار تو بک شاپ پر ملے تھے بکس ایکچینج ہو گئی تھیں

پھر اتفاق سے ملاقاتیں ہوئیں اور جیسے ہی اظہار کیا میشن آگیا اور اب پتہ چلا گاؤں چلی گئی ہے !"

چل کوئی بات نہیں واپس آجائیں گی!" تکیہ کمر کے پیچھے رکھتے وہ ایک انجانہ سے " درد محسوس کررہا تھا ٹھیس سی اٹھی تھی وہ ہاتھ سے مساج کررہا تھا مگر اپنی ہی انگلیوں کا لمس اسے محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا درد اندر ہڈی میں ہو رہا تھا اسکے اچانک خاموش "ہو جانے پر ذیشان فون کو گھورنے لگا" حیدر تو ٹھیک ہے ؟

ہاں یار اچانک درد ہو رہی ہے کمر میں بڑھتی جارہی ہے!" ذیشان پریشان ہو گیا تھا" " کیوں ہونی تو نہیں چاہیے تیرے پاس کوئی ہے سفیان چلا گیا!ء

وہ تو نو بجے چلا جاتا ہے کوئی بات نہیں قابلِ برداشت ہے میں دیکھتا ہوں کوئی پین " کِلر!!" فون بند کرکے اسنے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تب تک وہ بڑھتی بہت بڑھ گئی تھی دوائی ملی پانی گلاس میں ڈالا اور کھالی درد اتنا بڑھ گیا تھا کہ پسینے آنے لگے تھے بیڈ کروان سے سر ٹکائے وہ ضبط کرنے کی کوشش کررہا تھا جو ناممکن ہوتا جارہا تھا۔ اسنے

اسکا جینا محال کر دیا تھا کوئی نہیں تھا اسکے پاس جو اسکا درد بانٹ سکتا وہ اکیلا جو نج رہا تھا اس درد سے جو اسکے سانس تک روکنے کا کمال رکھتی تھی۔

✦------------------------------

صبح کا سورج روشن ہوتے ہوئے بھی سیاہی کا رنگ رکھتا تھا ایک عجیب سی صبح جو صرف روبا نہیں حیدر کے لیے بھی اداس تھی رات کا نا جانے کونسا پہر تھا جب درد سے راحت ملی تھی وہ اداس سا ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا کسی غیر مرائی نقطے کو گھور رہا تھا جب ایک مخصوص عطر کی خوشبو نے اسے متوجہ کیا اسنے نظر اٹھا کر دیکھا تو صدیوں کے اداس چہرے پر بہاریں آگئی تھیں "نانا جان!!" اسکا چہرا ہاتھوں میں تھام کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا" حیدر تم کیسے ہو؟ اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے ایک راعب تھا انکی شخصیت میں چچی جان سر پر چادر اور آدھا چہرا چھپائے پانی کا گلاس لیکر آئیں "سلام علیکم چچا! گلاس پکڑتے انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تو عاشر صاحب بھی آکر بیٹھ گئے "" اسلام علیکم چچا کیسے ہیں آپ؟

وعلیکم السلام عاشر کہاں جانے کی تیاری ہے؟"گلاس واپس پکڑاتے انھوں نے " عاشر کو مخاطب کیا"بس چچا جرگے میں جارہا تھا آج فیصلہ ہے یشمان کے قاتل کا!" "انھوں نے اثبات میں سر ہلایا"تو کیا فیصلہ کیا کیا سزا دو گے تم قبیلے والوں کو؟

ونی! حیدر نے کوفت سے سر جھکا لیا تھا نانا جان خود حیران رہ گئے تھے"ونی لیکن " کس کے ساتھ! عاشر صاحب نے چور نظروں سے حیدر کو دیکھ جسکا ہاتھ ویل چیئر کے "! پہیوں پر تھا اس سے پہلے وہ موڑ کر جاتا نانا جان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا" حیدر سے چچا یہ انکے لیے دوسرا جھٹکا تھا انھوں نے حیرت سے پہلے عاشر اور پھر سکینہ کو دیکھا جو " چائے رکھ رہی تھی ٹیبل پر چائے رکھتی وہ محسوس کر سکتی تھی کہ نانا جان اسے گھور رہے ہیں۔"وجہ؟

چچا وجہ آپکے سامنے حیدر کی یہ حالت ہم سے دیکھی نہیں جا سکتی وہ تنہا ہو گیا اسے " "! کسی کی ضرورت ہے جو ہر وقت اسکے ساتھ رہے

میں نے وجہ ونی کی نہیں سکینہ اور حیدر کے رشتے کے ختم ہونے کی پوچھی ہے عاشر " !!!انکی بلند آواز پر کچن میں کھڑی سکینہ کانپ گئی تھی اسنے ایک نظر سفید سے سرخ

ہوتے چہرے کو دیکھا سفید داڑھی جھریوں زدہ ہاتھ کی انگلیوں میں فیروزہ پکھراج کی انگوٹھی سر پر پگڑی سفید لٹھے کا سوٹ اور پیروں میں پشاوری چپل وہ عاشر صاحب کو گھور رہے تھے جو خود ڈر سے سر جھکا گئے تھے "چچاوہ۔۔۔وہ سکینہ نہیں چاہتی حیدر سے منسوب رہنا اسلیے یہ۔۔۔۔۔۔!وہ غصے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے "واہ عاشر واہ کیا بات ہے اتنے لالچی ہو گئے تم اپنے بیٹے کی موت تک کا سودہ کر دیا ایک ہی تیر میں دو شکار کر لیے تیس مار خان سمجھتے ہو حیدر کی اس حالت کو تم نے سزا بنا دیا اس قبیلے کی سزا اپنی بچی کو بچانے کے لیے تم نے ایک نیچ ذات کی لڑکی ونی کرنے کا سوچ لیا اپنی بیٹی کو بچانے کے لیے..."وہ کھڑے تھے تو عاشر صاحب کیسے بیٹھ سکتے تھے آگے چچا تھے انکے "چچاوہ۔۔۔۔نچی ذات نہیں ہے ہیں تو خاندانی لوگ اور میں اپنی بیٹی کو نہیں حیدر کو بچا رہا ہوں اتنا گرا ہوا لگتا ہوں کہ اپنے بیٹے کی موت کا سودہ کر دوں گا حیدر سے جان چھڑانے کے لیے سکینہ حیدر سے نکاح نہیں کرنا چاہتی وہ بچی ہے وہ نہیں سنبھال پائے گی اسے اور جو لڑکی آئے گی وہ حیدر کے لیے کنیز کے طور پر آئے گی جو ہر وقت اسکے ساتھ رہے گی اسکی ضروریات کا خیال رکھے گی !!"

حیدر اگر آپ سب پر بوجھ بن گیا ہے تو ہم اسے لیجائے گے عاشر !!!!ان تینوں نے " دروازے میں دیکھا جہاں سیاہ لباس میں ملبوس ادھیڑ عمر شخص ان سب کو گھور رہا تھا خاموش گھر میں پڑتے انکے قدموں کی دھمک سکینہ اور چچی کی سانسیں تیز کرتی جارہی تھیں لہو چھلکاتی آنکھوں سے انھوں نے عاشر کو دیکھا "میں حیدر کو لیجاتا ہوں اگر تم پر بوجھ بن گیا ہے یہ تو غصے جلال سے بھرپور چہرا کسی کو بھی ہیبت میں لے سکتا تھا حیدر نے نرمی سے انکا ہاتھ پکڑا "ماموں ایسا نہیں ہے !انھوں نے شفقت سے اسے دیکھا اسکے سر پر ہاتھ پھیرا "اب بیچ میں نہ بولنا !ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے وہ عاشر صاحب کے مقابل آگئے تھے "عاشر یہ تو نے اچھا نہیں کیا جب اسکے ماں باپ مرے تھے نہ تب تو نے ہاتھ جوڑ کر اسے ہم سے لیا تھا اور آج اس وقت میں تو اسے بوجھ سمجھ رہا ہے ننھال مر نہیں گیا اسکا جو کسی بھی لڑکی سے بیاہ دے گا بوجھ سمجھ کر تجھے جو فیصلہ کرنا ہے کر اپنی کسی نوکر سے کر یا خود سے مگر حیدر سے نہیں !! ننگی تلوار کی طرح انکا کاٹ دار لہجہ عاشر صاحب کو سر اٹھانے پر مجبور کر گیا تھا "اور جہاں تک رہی بات اسکی شادی اور سنبھالنے کی تو کاش میری کوئی بیٹی ہوتی تو وہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوتی لیجائیں گے ہم اسے اپنے ساتھ تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے !" انھوں

نے حیدر کی ویل چیئر تھام لی تھی مگر عاشر صاحب سامنے آگئے "میرا یقین کریں ہاشم بھائی میں حیدر کے حق میں کچھ غلط نہیں کروں گا! انکا لہجہ نہایت بے بس تھا" حق میں بہتر کرتے تو اپنی بیٹی کو بچانے کی کوشش کرتے آخر تمہیں وعدے سے عزیز اپنی اوالد ہو گئی عاشر !!انھوں نے بے بسی سے نانا جان کو دیکھا" مجھے آج بھی رضا بھائی سے کیا وعدہ عزیز ہے چچا دو تھپڑ مار کر ضد کر کے میں سکینہ کو حیدر کا کر بھی دوں تو کیا وہ اپنے ساتھ ساتھ حیدر کو بھی خوش رکھ پائے گی زبردستی کے رشتے ہمیشہ نقصان پہنچاتے ہیں چچا جان میں حیدر اور سکینہ دونوں کی زندگی ایک ساتھ برباد نہیں کر سکتا زور زبردستی سے رشتے بن سکتے ہیں جذبات نہیں اور وہ لوگ کوئی نیچ یا چھوٹی ذات کی نہیں ہے خاندانی ہے بہت امیر نہ سہی پر غریب بھی نہیں ہے." حیدر نے افسوس سے اپنے چچا کو دیکھا مگر ہاشم صاحب تو غصے میں تھے وہ حیدر کو لیجانا چاہتے تھے اپنی بہن کی نشانی کو انھوں نے حیدر کو آگے دھکیل دیا تھا عاشر صاحب نے تڑپ کر حیدر کو دیکھا جو خود کو باہری دروازے کی جانب جاتا دیکھ رہا تھا" رُکیں ماموں!! اسکی آواز پر عاشر صاحب نے امید سے اسکی جانب دیکھا۔پہیے گھما کر وہ ہاشم صاحب کے سامنے آیا" ماموں نانا جان میں جانتا ہوں آپ دونوں مجھ سے بہت پیار کرتے

ہیں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ چچا جان مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں آپکو یاد ہے ماموں بچپن میں جب آپ نے کہا تھا کہ حیدر ڈاکٹر بنے گا تو چاچوں نے شرط لگا کر یہ کہا تھا کہ جو اسکی عادات ہیں یہ سپاہی بنے گے اور وہی ہوا تھا میرا دل اپنے ملک کی خدمت کی طرف لپکتا تھا کتنے اچھے سے جانتے تھے چچا مجھے اور پھر ایک بار بابا نے کہا تھا کہ حیدر ٹرینگ پر نہیں جائے گا چچا نے کتنی انسلٹ کروا کر کتنی منت کر کے مجھے ٹرینگ پر بھیجا تھا انھوں نے میرے لیے کتنا کچھ کیا میں انکے ایک فیصلے پر یقین نہیں کر سکتا !"" اسنے سوالیہ نگاہوں سے نانا جان کو دیکھا ہاشم عاشر دونوں نانا جان کے جواب کے منتظر تھے بیشک انکا فیصلہ آخری فیصلہ ہو گا" عاشر ایک بار پھر یقین کر رہا ہوں تم پر توڑنا مت ورنہ ذولفقار علی بھول جائے گا کہ اسکا تم سے کوئی رشتہ بھی ہے میرے بچوں کی آخری امانت ہے یہ اسکی زندگی خراب یعنی میری میں معاف نہیں کروں گا !!اپنا فیصلہ سنا کر حیدر کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ چلے گئے تھے ہاشم صاحب بھی صرف حیدر سے مل کر گئے تھے وہ گر جانے کے انداز سے صوفے پر بیٹھ گئے "ابا پانی!! گلاس کو دیکھتے خونخوار نظر سکینہ پر ڈالی جو تھوک نگل کر رہ گئی تھی "شہلا!!شہلا!!! اپنی بیگم کو آواز دیتا انکا لہجہ اور بھی سخت ہو گیا تھا سفیان بھی ڈر کر باہر آ گیا تھا" حیدر

کو اندر لیکر جاو!!!سفیان کو حکم دیتے وہ حیدر کی جانب مُڑے "حیدر میں تم سے بات کرتا ہوں اندر جاؤ! مگر اسکی نظر تو سکینہ پر تھی جسکا رنگ لٹھے کی طرح سفید ہو گیا تھا

""چچا غصہ مت کریں کوئی بات۔۔۔

حیدر!!!لہجہ پر اشتعال تھا اسلیے حیدر بھی خاموش ہو گیا تھا اسکی چیئر کو گھسیٹتا سفیان " اسے لے گیا وہ دو قدم سکینہ کی طرف بڑھے تو وہ ڈر کر اپنی ماں کے پیچھے چھپ گئی

! "کیا کر رہے ہیں عاشر صاحب

پوچھو اپنی بیٹی سے میرے سر میں خاک ڈال کر کتنی خوش ہے یہ!!!اتنی اونچی آواز " حیدر کو اندر تک سنائی دے رہی تھی "چچا کے سامنے میری عزت کی دھجیاں اڑا دیں کہ میری اولاد میرے کہنے میں نہیں ہے!!حیدر کو اب پریشانی ہونے لگی تھی مگر سفیان اسے بیڈ پر لیٹا چکا تھا اسنے بلینکٹ سائیڈ کیا"سفیان مجھے باہر لے چلو چچا جان

"سکینہ کو ڈانٹ رہے ہیں؟

سر رُک جائیں بڑے سر کا غصہ تو آسمان پر پہنچا ہے وہ آپکو بھی ڈانٹ دیں گے اور " مجھے بھی پلیز سر!!!وہ خاموش ہو گیا تھا

"کیا کہہ رہے ہیں آپ عاشر آپکو اپنی اولاد سے زیادہ رشتہ داروں کی فکر ہے؟؟ "

رشتہ دار یا شریک نہیں ہے وہ باپ تھا ہمارا اور وہ۔۔۔لڑکا میرے بڑھے بھائی کا " بیٹا ہے میرا خون ایک کے ساتھ زیادتی کر کے دوسری اولاد کا کیا کروں جو مطلب پرست اور ڈرپوک ہے!!" انکی آوازیں سن سن کر حیدر بے چین ہو رہا تھا" دیکھیں جو بھی ہے میں میری بیٹی کو بھٹی میں نہیں جھونک سکتی!" انھوں نے اثبات میں سر ہلایا" سہی کہا میں بھی حیدر کی زندگی مزید خراب نہیں کروں گا اس جیسی مطلب پرست ڈرپوک اور کم ظرف اولاد سے وہ خودار معذور لڑکا بہتر ہے جو کم سے کم میری عزت رکھنا جانتا ہے مجھ پر یقین کرتا ہے ونی کا فیصلہ میں نے تمہارے لیے نہیں کیا حیدر کی بہتری کے لیے کیا ہے اور اگر اس لڑکی ہر انگلی بھی اٹھائی گئی تو یاد رکھنا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" خود پر قابو پاتے وہ چلے گئے تھے! کافی دیر تک کوئی آواز نہ آنے پر حیدر نے سکون کا سانس لیا طوفان تھم گیا تھا سکینہ اپنی ماں کے گلے لگی رونے میں مصروف تھی

✦..------------------------------

ہوا سے ہلتے برگد کے پیڑ کے نیچے جرگہ بیٹھ چکی تھی سر بوسیدہ بزرگ چہرے جو دیکھنے میں ہی ایک وحشت کا سامان لگتے تھے سالوں کا تجربہ انکے چہرے سے جھلک رہا تھا جلاد جتنی ہمت اپنے اندر رکھتے ہونگے جو سب کچھ بلائے طاق رکھے یہ منصف ونی کاروکاری سوارہ ستی جیسی رسموں کا حکم دیتے آئے ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ ۔۔جلاد تو موت دیتا ہے اور یہ موت جیسی زندگی سروں پر چادریں لیے ٹوٹی چپل پہنے گندے چہرے لیے چلملاتی دھوپ میں کھڑے یہ باشندے اپنے چہرے پر غربت کی طویل تحریر لیے جِرگے کا فیصلہ سننے آئے تھے اور انھیں میں موجود تھیں یہ تینوں ماں بیٹیاں ان تینوں کے سر جھکے تھے کیونکہ انکا جرم بیان کر دیا گیا تھا یشمان کی موت کا منظر عاشر صاحب کی آنکھیں نم کر گیا تھا"تو بتاؤ عاشر علی تم کیا فیصلہ چاہتے ہو!" گہرا سانس لیکر انھیں نے دونوں لڑکیوں کو دیکھا کھلے گھیرے والی شلوار قمیض سر پر دوپٹہ اور لٹکتی چوٹیاں زیبو تو دیکھنے میں ہی لاابالی اور بچی گتی تھی نظر دوسری جانب گئ

تھی سلیقے سے لیا ڈوپٹہ جھکی گردن لمبی چوڑی صاف اور بغیر شکن کے کپڑے وہ انھیں سمجھ دار اور سلیقہ شعار لگی تھی "ونی!! ہمیں یہ لڑکی ونی میں چاہیے!" سب نظریں ایک ساتھ روبا کی جانب اٹھ گئی تھیں جو سر اٹھائے بغیر بھی جان گئی تھی کہ وہ میں ہوں "ٹھیک ہے" جرگہ اکمل خان کی بیٹی روبائشہ خان کو ونی کرتی ہے!" جھکی نظروں سے ایک آنسو گر کر زمین بوس ہو گیا تھا جسے یہ جلاد منصف اپنے پیروں تلے روند گئے تھے اسکی آنکھوں کے سامنے ذیشان کا مسکراتا چہرا آرہا تھا

سرد شاموں میں دریچہ ادھ کُھلا رہ جائے گا

کوئی ہم کو عمر بھر اب ڈھونڈتا رہ جائے گا

آندھیاں سارے ورق میرے اُڑا لے جائیں گی

طاق پر رکھا دیا بس اُونگھتا رہ جائے گا

ہم چلے جائیں گے خاموشی سے بستی چھوڑ کر

دُور سے تُو دیکھتا بس دیکھتا رہ جائے گا

بھول جائیں گی نئی نسلیں ہماری شاعری

بس کتابوں میں ہمارا تذکرہ رہ جائے گا

ہجرتوں کا فیصلہ یک دم سُنا دے گا کوئی

سب کا سب سامان یونہی گھر پڑا رہ جائے گا

فرق کوئی بھی نہیں پڑنا ہمارے کوچ سے

کوئی تکیہ رات بھر بس بھیگتا رہ جائے گا

ہم ہلا کر ہاتھ کشتی سے کہیں گے الوداع

اور کنارے پر کوئی پہچانتا رہ جائے گا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ بستر پر چِت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا چار افراد خانے کے باوجود حیدر کی زندگی چار دیواری میں قیدی ہو کر رہ گئی تھی اسکی محبت تک اس حالت میں اسے چھوڑ گئی تھی وہ نہیں جان پایا تھا کہ جرگہ اسے سے کیا کروانا چاہتا تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ اب جو

بھی اسکی زندگی میں آئی گی وہ عورت نام کی شے سے صرف نفرت ہی کرے گا اسکا وجود میرے لیے محض سٹورم میں پڑے پرانے سامان کی طرح ہو گا جسکے آخر میں باہر پھینک دیا جائے گا۔"وہ انھیں سوچ میں تھا کہ اچانک دروازہ کُھلا "دیکھیں آپ لوگوں نے مجھے سزا دے دی ہے نہ بختو کو جیل مت بھیجیں میں ہاتھ جوڑتی ہوں!!
مگر مخالف عورت نے اسکی کلائی مضبوطی سے تھام رکھی اور اسی انداز سے کھینچ کر اندر پھینک کر دروازہ بند کر دیا وہ فرش پر گری پڑی تھی اور حیدر بستر پر لیٹا ہی اس لڑکی کا رونا دیکھ رہا تھا جو فرش پر ہی سمٹ کر بیٹھ گئی تھی اور اب سر گھٹنوں میں دیے رو رہی تھی اسنے چند لمحے اسے دیکھا پھر بلینکٹ ٹھیک کرتا آنکھیں بند کر گیا مگر اب دھیان کہا کہیں اور لگنا تھا اسلیے پھر اسے دیکھنا لگا"کیا تم رونا بند کر سکتی ہو مجھے سونا ہے ؟"روبا نے بھیگا چہرا اٹھا کر اسے دیکھا جو بستر پر لیٹا اسے حکم دے رہا تھا"کیسا بے حسی انسان ہے اٹھنا بھی ضروری نہیں سمجھا!"اپنے کپڑے سنبھالتی وہ اٹھی اور اسکے قریب چل دی اور ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی"میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں جرگے نے مجھے سزا دے دی ہے تو بختاور کو بخش دیں وہ بچہ تھا غلطی ہو گئی اس میں ساری زندگی آپکی غلامی کروں گی آپ جو کہیں گے میں کروں گی مگر پلیز بختاور کو

بخش دیں اسے پولیس میں نہ دیں آپ ایک بار نیچے چل کر سب کو بتا دیں؟" حیدر "نے حیرت سے اسے دیکھا" چل کر تمہیں میرے بارے میں پتہ بھی ہے؟

جی آپ حیدر ہیں اور میں آپکی غلامی میں آئی ہوں میں ونی ہو آپکے ساتھ مجھے کوئی " مسئلہ نہیں ہے پر پلیز بختاور کو بچا لیں میں اپکے پیر پکڑتی ہوں!"" اسنے اسکے کمبل میں چھپے پیر پکڑ لیے تھے جسے حیدر نے پیچھے کرنے کے لیے ہلایا بھی نہیں تھا جسے دیکھ کر وہ اس سے اور بدگمان ہو گئی تھی اتنی اکڑ ہے کہ لڑکی پیر پکڑ کر کھڑی ہے اور وہ منع بھی نہیں کر رہا پیر ہی پیچھے کر لے" پلیز ایک بار چل کر اپنے چچا سے کہہ دیں کہ بختاور کو پولیس میں نہ دیں!" حیدر نے ناگوری سے اسے دیکھا" ہاتھ ہٹائیں! اسنے فورا ہاتھ ہٹا دیے جب حیدر کو کمبل سیدھا کرتے دیکھا" پلیز مہک دیں پلیز ایک بار چل کر پولیس سے بات کر لیں پھر آپ جو کہیں گے میں کروں گی پلیز! اسکی آوازوں سے تنگ آکر حیدر نے بیزاری سے اسے دیکھا" نہیں چل سکتا میں اپاہج ہوں بیسا کھی کے سہارے بھی نہیں ل سکتا۔" اسکی بات نے روبا کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہ گئی جو کوفت سے لیٹ چکا تھا۔ اسے چھوڑ وہ دروازے

کی طرف بڑھ گئی تھی جو بند تھا" پلیز دروازہ کھولیں پلیز بختاور کو چھوڑ دیں پلیز!!! حیدر نے کمفرٹر اتار کر اسے دیکھا اسے چند لمحوں کے لیے اس پر ترس آیا تھا سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اٹھایا" ہیلو اسلام علیکم چچا!! دروازے کو جھنجھوڑنا چھوڑ کر اسے دیکھا جو فون پر بات کر رہا تھا" چچا فیصلہ ہونے کے بعد اس بچے کو پولیس کے حوالے کیوں کیا جا رہا ہے!" وہ پر امید نظروں سے حیدر کو دیکھ رہی تھی چچا کی بات سن کر اسنے فون بند کر دیا" وہ کہہ رہے انھیں پتہ نہیں تھا چچی نے کال کر دی تھی لیکن انھوں نے پولیس کو واپس بھیج دیا ہے تمہارا بھائی گھر چلا گیا ہے!" اسکے چہرے پر جاندار مسکراہٹ آگئی تھی اسلیے ایک دم اسکے قریب چلی گئی۔" تھینک یو!!! تھینک یو سو مچ!!!" اثبات میں سر ہلا کر وہ دوبارہ لیٹ گیا تھا۔ اسکا انتا روکھا رویہ مگر کسی نرمی یا حلیمی کی اسنے امید کب کی تھی۔ چپ چاپ اُٹھ کر صوفے کی جانب بڑھ گئی چند لمحوں بعد ہی بیڈ سے بھاری پر سکون سانسوں کی آواز آنے لگی تھی مگر اسکی نیند تو اس لمحے نے ہی اڑا دی تھی جب اسے حیدر کی اصلیت پتہ چلی تھی آہستہ آہستہ اسے سب سمجھ آرہا تھا کہ کیوں اتنے بڑے حادثے پر فیصلہ پولیس کی بجائے جرگے سے کروایا گیا کیوں خون کے بدلے خون کی بجائے ونی کی ڈیمانڈ کی گئی اس انسان کے عیب

بھرنے کے لیے اس حالت میں اسکی شادی ناممکن ہی تھی ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں دنیا میں اپنے بیٹے کی موت کا سودہ کر لیا دوسرے کی خوشحالی کے لیے وہ انھیں سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلا عاشر صاحب کو دیکھ کر وہ کھڑی ہو گئ ت۔

خاموش قدم اٹھاتے وہ حیدر کی جانب آئے اسے دیکھا اور اسکی جانب مُڑ گئے "باہر آئیں آپ سے بات کرنی ہے!" انکی پشت کو گھورتے اسنے تعاقب میں قدم اٹھائے تو خوف پل پل بڑھتا گیا ڈرائنگ میں آنے کے بعد انھوں نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا ایک کونے سے لگتی وہ وہیں سمٹ گئ" دیکھیں بیٹا جو ہوا وہ بلکل بھی ٹھیک نہیں تھا یہ بات آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی میں نے یہ فیصلہ کیوں کیا اسکے بارے میں شاید آپکو پتہ چل گیا ہو حیدر چل نہیں سکتا اسلیے ہم نے فیصلہ کیا تھا۔

جی ایسے فیصلے قیمتی چیزوں کے لیے تھوڑی کیے جاتے ہیں!!" اسکی بات کا مطلب " سمجھتے انھوں نے حیرت سے اسے دیکھا" وہ نایاب ہے! سر جھکائے وہ بس بے بسی سے مسکرا دی تھی جس پر انھیں غصہ آیا تھا مگر وہ ضبط کر گئے" چاند میں بھی داغ ہوتا ہے مگر شاید روبا نہیں چاہتی تھی کہ وہ پر سکون رہیں اسلیے نشتر پر نشتر چھوڑ رہی تھی!"

جانتی ہی کیا ہیں آپ حیدر کے بارے میں ! دبے غصے کو محسوس کر کے وہ اور سمٹ گئی تھی "وہ ہمیشہ سے تو ایسا نہیں تھا وہ میجر تھا چند دن پہلے ہی اسکی یہ حالت ہوئی جس دن آپکے بھائی نے یشمان کا قتل کیا اس۔۔۔

وہ قتل نہیں تھا محض ایک حادثہ تھا لیکن ہم نے پھر بھی اپنی غلطی مان کر اسے تسلیم کیا سزا قبول کی....." عاشر صاحب نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی ان سے بحث بھی کر سکتی ہے۔

سوری انکل میں کوئی ان پڑھ معصوم لڑکی نہیں ہوں جو اپنے ارگرد سے ناواقف " ہوں میں ایک پڑی لکھی باشعور لڑکی ہوں ان باتوں کو سمجھتی ہوں میں شہر رہ کر آئی ہوں کیا میرے پاس ذرائع نہیں تھے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کو روکنے کے لیے مگر میں خاموش رہی جانتے ہیں کیوں میں اپنے گھر کی بڑی بیٹی ہوں میرے والد کے بعد میں آسرا ہوں اپنی فیملی کا مگر اس میں بھی میں نے یہ فیصلہ قبول کیا کیوں کہ میں نہیں چاہتی میری ماں رو رو کر اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے مر جائے اپنے بھائی کی غلطی کی آگے سر خم کیا ہے میں نے مگر میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ آپ ایسا کریں گے میں

نہیں چاہتی تھی میرے بھائی کو کچھ ہو مگر آپ نے پولیس کو یہ کیس ہینڈل نہیں کرنے دیا یہ بات مجھے سمجھ نہیں آئی تھی مگر اب آگئی آپکو اپنے دوسرے بیٹے کے عیب چھپانے تھے موقع کا فائدا اٹھا کر آپ نے اپنے بھتیجے کی سیج سجالی...." آخر تک آتے اسکا لہجہ اپنی پھوٹی قسمت پر بھر گیا تھا عاشر صاحب جو کب سے اسے سن رہے تھے گہرا سانس لیکر اسکی جانب متوجہ ہوئے "آپ کو بھی یہ لگتا ہے میں اپنے بیٹے کی موت کا سودہ کر سکتا ہوں اتنا گرا ہوا لگتا ہوں سب کو میں نے یہ فیصلہ کیا تو اسکے پیچھے میری مجبوری تھی میں آپکا گناہگار ہوں مجھے معاف کر دوں لیکن سوچو اگر میں یہ فیصلہ نہ لیتا تب بھی آپ خوش ہوتی نہیں بتائیں مجھے کیا فرق رہ گیا آپ میں اور مجھ میں ایک پڑھیں لکھی باشعور لڑکی ہوتے ہوئے اپنے حق کے لیے لڑنے کا حق ہوتے ہوئے بھی آپ نے جرگے کا فیصلہ مانا کیوں بتائیں مجھے کیوں؟"

اپنی فیملی کے لیے! آنکھوں سے ایک آنسو گر کر کپڑوں میں جذب ہو گیا تھا" تو " آپ مجھے کیسے غلط اور مطلب پرست کہہ سکتی ہیں پھر تو آپ بھی غلط ہوئیں!" ماتھے پر پڑے بل ایکدم سیدھے ہو گئے یہ تو اسنے سوچا ہی نہیں اسنے حیرت سے انھیں

دیکھا" حیدر کی والدہ اسکی پیدائش کے وقت ہی وفات پا گئی تھیں اسلیے وہ اکیلا ہے اسکی ساری پرورش میں نے رضا بھائی نے اور اسکی پھوپھی نے کی ہے اپنی ٹریننگ کے لاسٹ ائیر میں تھا جب اسکے والد طویل علالت کے بعد وفات پا گئے میری بہن کی بھی شادی ہو چکی تھی تب میں نے اپنے بھائی سے وعدہ کیا تھا کہ حیدر مجھے میرے بیٹے کی طرح عزیز ہو گا اور وہ وعدہ میں نے بخوبی نبھایا بھی حتی کہ جب میری اپنی بیٹی نے حیدر کے لیے پسندیدگی ظاہر کی میں بہت خوش تھا مگر چند دن پہلے وہ مشن حیدر کو اس حالت میں لے آیا سکینہ نے اس سے شادی سے انکار کر دیا کہ وہ ساری زندگی ایک اپاہج کے ساتھ کیسے گزار سکتی ہے مجھے شرمندہ کر دیا سب کے سامنے کیا کرتا زبردستی مسلط کر دیتے اس پر حیدر کو تو دو زندگیاں ایک ساتھ برباد ہوتی اسلیے جو ایک واحد راستہ نظر آیا وہ یہ تھا." حیدر کے لیے اسکی شکایت ہمدردی میں بدلتی جا رہی تھی "میں کوئی جانور نہیں ہوں جو خون خرابا چاہتا تھا میں آپکی زندگی بھی برباد نہ کرتا مگر میں مجبور تھا آپ عمر کے اس دور میں ہیں جہاں انسان کو صرف اپنا آپ نظر آتا ہے مگر میں اس دور میں ہوں جہاں اپنے سے پہلے اپنے سے منسلک لوگوں کا سوچنا پڑتا ہے میں باپ ہوں اور ایک باپ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی اولاد کو روز مرتا

نہیں دیکھ سکتا تھا میں بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا حیدر کو اپنی چھوٹی چھوٹی ضروریات کے لیے کسی کی منت کرنا اسکا انتظار کرنا منتظر رہنا مجھے تکلیف دیتا تھا وہ میل نرس بھی ایک مقررہ وقت پر چلا جاتا تھا تنہائی کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے مجھے نہیں پتہ مگر وہ اکیلا تڑپتا ہے اپنی مشکلات سے یہ مجھے پتہ ہے اسکے ساتھ کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جو اسکا سایہ بنا رہے اور وہ کون ہے تم بہتر جانتی ہو وہ زندگی سے مایوس ہو گیا ہے نا امید اسکے اندر جینے کی تمنا ختم ہو چکی ہے سارا دن کمرے میں ڈرائنگ روم میں وہ بوسیدہ سامان کی طرح رہتا ہے خاموش خود کو بے کار سمجھتا تو مجھے میرے بھائی سے کیا وعدہ جھنجھوڑتا ہے کہ یہ زندگی بن گئی میرے بیٹے کی اور تم نے اسکے لیے کچھ نہیں کیا تو اسلیے مجھے خود پر ضبط کر کے یہ فیصلہ کرنا پڑا ہاں مجھے میرے بیٹے کی موت کا سودہ کرنا پڑا دوسرے بیٹے کو موت کے منہ سے نکالنے کے لیے اس گھر میں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی جب تک حیدر ٹھیک نہیں ہو جاتا تم اسکے ساتھ رہو گی اور اسکے ٹھیک ہونے کے بعد تمہارا فیصلہ ہو گا تمہیں اسکے ساتھ رہنا ہے یا نہیں اسے زندگی کی طرف موڑ دیں آپ کہتی ہیں نہ آپکے پاس شعور ہے تو اس شعور سے حیدر کو زندگی کی طرف موڑ دیں میں آپکا شکر گزار ہوں گا باقی اب یہ آپکو سوچنا ہے کہ یہ

سب آپ نرس بن کریں گی یا شریکِ حیات ! اسے سوچتا چھوڑ کر وہ چلے گئے تھے ۔کافی دیر وہ وہیں بیٹھی سوچتی رہی کیا کرے کیا نہ کرے وہ الجھن میں پھنس گئی تھی پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا اسکی والدہ وہ تیرا سال کی تھی جب انکا انتقال ہوا تھا روز رات کو وہ ان سے ڈھیر ساری باتیں کیا کرتی تھیں "امی میں اچھی لڑکی ہوں نہ ؟ انکے ساتھ لیٹی اسنے چہک کر اس سے پوچھا تو انھوں نے مسکرا کر اسے دیکھا "اچھی لڑکی وہ ہوتی ہے جو اپنا ہر روپ بخوبی نبھاتی ہے وہ بیٹی ہے تو اپنے باپ کی عزت کا مان رکھتی ہے بہن ہے تو بھائی کی غیرت پر آنچ نہیں آنے دیتی ماں ہے تو اپنے بچوں کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے اور اگر بیوی ہے تو اپنے شوہر کے تابع رہتی ہے جیسے میں تیرے ابو کی بات مانتی ہوں اسی طرح تم بھی ماننا اچھا قسمت کے لکھے کو دھتکارتے نہیں یہ نہیں کہتے یہ کیا ہو گیا یہ کیوں مل گیا اللہ کے فیصلوں پر شک نہیں کرتے صبر کرتے ہیں صبر کرتے ہیں کوشش کرتے ہیں ." انکی باتیں آج بھی اسکے ذہن میں نقش تھیں انکے انتقال کے بعد وہ مدرسے کی معلما کے قریب ہو گئی تھی اسنے پڑھا تھا "ہم نے پیدا کر دیں تم ہی سے تمہاری عورتیں تا کہ تم ان کے پاس پہنچ کر سکون پاؤ اور ہم ہی نے تم میں لطف وہ محبت رکھی ۔۔۔" اس آیت کا مطلب وہ نہیں سمجھ پائی تھی

انھوں نے سمجھایا تھا کہ حضرت حوا کو حضرت آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا جو انکی ہمسر تھی یعنی بیوی تھیں پھر دنیا میں جتنی جوڑیاں بھی آئین ہیں یا آئیں گی وہ اسی طرح ہونگے جس دن تمہارا نصیب کسی سے جڑ گیا اس دن سمجھ جانا تم اسکی ہو اور اسی کی رہو گی وہی ہے جو خدا نے چنا ہے تمہیں اللہ پر یقین ہے نہ!" انھیں سوچ میں گم وہ کمرے کی جانب بڑھ گئی "روبا زندگی آسان نہیں ہوتی یہ بہت امتحان لیتی ہے ایسے ایسے کے ایک لمحے کو یقین ایمان ڈولے گا مگر نہیں ثابت قدم رہنا ہے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا تنگ نہیں انا گلہ شکائت نہیں کرنی اللہ کے فیصلے پر شک نہیں کرنا!" دماغ میں اٹھتی آندھیوں سے لڑتی وہ کمرے میں آئی اسکے پر سکون چہرے کو دیکھا "وہ نایاب ہے!!!" کمبل میں چھپے اسکے آدھے ساکن وجود نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا تھا کیسے کرے گی وہ یہ سب کیسے ؟؟ خود سے سوال۔ کرتی وہ الٹے قدم لیتی وہ صوفے پر بیٹھی گئی "کیسے وہ اس انسان کو ٹھیک کرے گی کیسے اسے زندگی کی طرف موڑے گی عاشر صاحب اس سے امید لگا کر گئے تھے یا چیلنج کر کے۔ اُکتا کر وہ صوفے پر لیٹ ہی گئی تھی بازو آنکھوں پر رکھے وہ چند ماہ پہلے ایک دن میں کھو سی گئی تھی۔ وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کورس بک لینے بک شاپ گئی تھی کتابیں لینے کے بعد کاؤنٹر پر بل

بنوانے کے بعد اسنے شاپر اٹھایا باہر کی جانب چل دی "رُکیں!!!" پیچھے سے آتی مردانہ آواز پر اسنے حیرت سے اسکی جانب دیکھا جسکے ہاتھ میں بلکل ویساہی شاپر تھا جیسا اسکے ہاتھ میں تھا" آپ نے میرا شاپر اٹھالیا ہے غلطی سے! اسے دیکھ کر اسکے چہرے پر ناگواری آگئ تھی اسے سنا انسنا کرکے وہ آگے بڑھ گئی۔ ذیشان کا حیرت سے منہ کھلا رہ گیا تھا" آپ سن ہی نہیں رہی ہیں میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔۔

غلط فہمی مجھے نہیں آپکو ہوئی ہے میں نے تو سہی بیگ ہی اٹھایا ہے اور میں کیا سمجھتی نہیں ہوں آپ لوگوں کے بہانے جہاں لڑکی دیکھی نہیں ٹھرک پن جھاڑنے لگ جاتے ہیں۔" اسے کھری کھری سنا کر وہ چلی گئ تھی ذیشان کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلا تھا" بدتمیز!" کل یہاں اسی وقت آپکا انتظار کروں گا شاید آپکو اپنی غلطی کا احساس ہو!!؛ اسے سنے بغیر وہ رکشے میں بیٹھ کر ہوسٹل کے لیے نکل گئ تھی۔ واپس آنے کے بعد وہ چند دوسرے کاموں میں مصروف تھی فارغ ہونے کے بعد اسنے بیگ کھولا تو رمشا گئی بیگ ویسے ہی چھوڑ کر وہ اس سے بات کرنے چلی گئ ہانیہ کی کتابیں بھی اسی

میں تھی اسنے بیگ کھولا تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا"روبا ہمارے سبجیکٹ تو اکنامکس کے ہیں تو آرمی بیسڈ بُکس کیوں لائی ہو۔"

کیا دکھاؤ مجھے !!کتابیں الٹ پلٹ کر دیکھیں تو وہ انکی تھیں ہی نہیں اسے اب ذیشان کی یاد آئی تھی جسکی اسنے انسلٹ کر دی تھی "کل اسی وقت یہاں آپکا انتظار کروں گا شاید آپکو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے!" گرنے کے انداز سے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی گہرا سانس لیکر وہ سوچنے لگی تھی کہ کل اسکا سامنا کرے گی کیسے۔

بیگ ہاتھوں میں پکڑے گہرا سانس لیکر وہ بک شاپ کے اندر داخل ہوئے سامنے ہی وہ ہاتھ سینے پر باندھے کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اسے دیکھ کر نہ تو وہ مسکرایا تھا نہ ہی اپنی پوزیشن بدلی تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ کاؤنٹر پر آئی "یہ بُکس کل غلط چلی گئی تھیں یہ واپس لیں اور میری واپس کر دیں! سیلز مین نے ایک نظر ذیشان کو دیکھا جسنے اسے ایک بیگ پکڑا دیا "ایک بات پوچھوں اگر برا نہ مانے تو؟" اسنے ایک بار اسے دیکھا اور پھر چہرا موڑ لیا" آپ لڑکیاں ہر چیز کا اتنا شدید ردِ عمل کیوں دیتی ہیں؟"

جواب دینے کی بجائے اسنے بیگ اٹھایا اور چل۔دی "یہی غلطی آپ نے کل کی تھی اور آج آپ شرمندگی سے نظر نہیں اٹھا پا رہی ہے اور پھر سے وہی غلطی کر رہی ہیں ."سانس خارج کر کے وہ اسکی جانب مُڑی "یہی مسئلہ ہے آپ لڑکوں کا بات آگے بڑھانے کا موقع مل جائے سہی پھر شروع ہی ہو جاتے ہیں کل آپکی بات کا جواب نہیں دیا آج نہیں دی اتو سمجھ جائے کہ مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے آپ سے بات کرنے میں مگر آپ کی پوری کوشش ہے اسلیے کل بھی جواب نہیں دیا اور آج بھی میں مانتی ہوں میری غلطی تھی اسکے لیے سوری یہی سنا تھا۔۔۔"ذیشان کا منہ نہیں آنکھیں بھی کھلیں رہ گئ تھیں مگر اسنے تو پلٹ کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی

\------صوفے پر لیٹے بند آنکھوں سے آنسوں بہہ گیا تھا۔رات لمحہ بہ لمحہ سرِک رہی تھی وہ بھی کب نیند میں چلی گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔

فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں جب اسکی آنکھ کھلی آنکھیں ملتے اسنے سامنے بیڈ پر دیکھ جہاں وہ ابھی تک سو رہا تھا بلاشبہ یہ اسکی نئی زندگی کا نیا دن تھا مگر یہ خوشحال تھا یا بدحال وہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا۔کھڑکی سے پردے ہٹا کر اسنے سیاہی ہو چیر کر اگتے

سورج کو دیکھا جو اپنی روشنی چار سو پھیلانے کی کوشش کر رہا تھا نیچے جھک کر شبنمی قطروں سے بھرے لان کر دیکھا پھولوں کی پتیوں پر ٹھہرا پانی بوند بوند نیچے گر رہا تھا آسمان کر چند ہی پرندے تھے جو رزق کی تلاش میں نکلے تھے گہرا سانس ہوا کے سپرد کر کے وہ وضو کرنے چلی گئی۔ وضو کرنے کے بعد جائے نماز ڈھونڈا جو اسے الماری کے آخری حصے میں مل گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھائے وہ بے بس ہو گئی تھی "کیا مانگو آپ سے کیا گلہ کروں گلہ کروں تو گنہگار دعا کی مانگو تو گنہگار اتنا بے بس تو کبھی محسوس نہیں کیا خود کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں کیا نہ کروں؟" سوال کے ساتھ ہی ہاتھ دعا سے گر گئے تھے۔ اسکی عادت تھی نماز کے بعد قرآن پڑھنے کی جو اب اسے ڈھونڈنا تھا بک شیلف سٹڈی ٹیبل ڈریسنگ کے دراز وہ سب کھنگال چکی تھی بیڈ کی دوسری سائیڈ کا سائیڈ ٹیبل بھی اب جو آخری بچہ تھی وہ حیدر کے پاس والا تھا جو ابھی بھی سو رہا تھا اسنے آرام سے چابی گھمائے دراز تو کھل گیا تھا مگر نکل نہیں رہا تھا پھس رہا تھا چند لمحے تو آرام سے کوشش کرتی رہی پھر ایک دم زور لگایا تھا دراز کے ساتھ پورا ٹیبل ہل گیا جسکی وجہ سے شیشے کا گلاس فرش پر گر کر آخری صدا لگا کر چکنا چور ہو گیا گلاس ٹوٹنے کی آواز سے حیدر کی آنکھیں بھی کھل گئی تھی۔ اٹھ تو وہ سکتا

نہیں تھا اسلیے لیٹے لیٹے ہی اسنے روبا کو دیکھا جو شرمندگی سے اسے دیکھ رہی تھی "

سس۔۔۔۔۔۔سوری وہ قق۔۔۔۔۔قرآن نکالنا تھا !"

میں پڑھتا ہوں روز تو سفیان اسے یہی رکھ جاتا ہے ورنہ یہ بک ریک میں پڑا ہوتا " ہے یہ دراز کھلنے میں تھوڑا مسئلہ کرتا ہے تھوڑا اوپر اٹھا کر نکالنا پڑتا آئیندہ خیال رکھیے گا اس وجہ سے نہیں کہ میری نیند خراب ہوگی بلکے آپکو چوٹ نہ لگا۔۔۔۔۔۔"روبا کا حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی کل رات اسکا لہجہ کیسا تھا اور اب اتنا پرسکون اثاں ت میں سر ہلا کر قرآن پڑھنے بیٹھ گئی اسنے خدا سے سوال کیا تھا کہ کیا کرے ۔قران کھولا جو پہلی آیت نظر آئی وہ تھی

ترجمہ: ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(سورت بقرہ 153)

صبر کی تلقین ہوئی تھی اب کب تک صبر کرنا تھا۔قران پڑھنے کے بعد اسنے اسے وہیں رکھ دیا تھا وہ ابھی بھی بستر پر سیدھا لیٹا فون استعمال کر رہا تھا" آپ نماز نہیں پڑھیں گے !"

میرا وضو نہیں ہوتا خود کر نہیں پاتا تو اسلیے رہ جاتی ہے سات بجے تک سفیان اجائے "
گا تو پڑھ لوں گا!!ء

مگر تب تک تو دیر ہو جائے گی!"اس بات پر وہ خاموش رہا تھا" تمہیں حیدر کے "
ساتھ تب تک رہنا ہے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا اب یہ آپکو سوچنا ہے کہ سب
آپ نے نرس بن کر کرنا ہے یا۔۔۔۔۔۔۔میں کرواں دوں!"اسنے حیرت سے اسے
دیکھا

میں کرواں دوں!"اسنے حیرت سے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا"ابھی تھوڑی
دیر تک آجائے گا آپکو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنا بوجھ آپ نہیں
ڈالوں گا آپ اپنے فیصلوں میں اپنی زندگی میں آزاد ہیں میں آپکو اپنی فیملی سے ملنے
سے بھی نہیں روکوں گا۔"بحث لڑائی جھگڑا اگلہ شکواہ روبا کی عادت نہیں تھی اسکی
ہمیشہ کوشش ہوتی تھی بات اگر خاموشی سے ختم ہو رہی ہے تو بولنا کیوں اسلیے وہ چپ
رہ جاتی تھی یہاں بھی اسنے یہی کیا تھا دوبارہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی جس پر حیدر
نے کوئی ردِ عمل نہیں دیا تھا مگر اسکی یہ عادت ہر بات میں خاموشی اختیار کرنے لینے

کی اسکے لیے مسائل بڑھانے والی تھی۔ آخر سات بجے کے قریب دروازہ کھلا اور سفیان آگیا جسے دیکھ کر حیدر کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ آگئی تھی "السلام علیکم میجر!!اسکی روز کی سلیوٹ کرنے کی عادت پر وہ ہنس دیا تھا اچانک اسکی نظر کمرے میں موجود دوسرے انسان پر پڑی "السلام علیکم !

وعلیکم السلام!!سفیان حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا "سفیان جلدی کرو!حیدر آواز پر وہ اسکی جانب چل دیا "ا۔۔۔میم آپ باہر جاسکتی ہیں مجھے سر کو چینج کروانا ہے!! اثبات میں سر ہلا کر وہ باہر چلی گئی۔سفیان نے اسے اٹھنے میں مدد دی پھر وہیل چیئر پر بیٹھایا "وہ میم مہمان تھیں ملنے آئی ہیں آپ سے !!

نہیں۔۔۔وہ اب یہی رہیں گی میری بیوی تھی!!!وہ جو اسے وضو کروا رہا تھا اسکے ہاتھ سے پانی گر گیا تھا جس پر حیدر نے ناگوری سے اسے دیکھا "کب؟

سفیان ڈرامے بند کرو!اسنے لوٹے میں دوبارہ پانی بھرا "ویسے کل تک تو کوئی نام و نشان نہیں تھا کہاں سے نازل ہوئیں ایک ہی رات میں!"اسکے حیرت انگیز لہجے پر اسے ہنسی آئی تھی "کل جب تم چچی جان کے کہنے پر پودوں کو پانی دے رہے تھے تب

اندر میرا نکاح ہو رہا تھا. "اسنے منہ بنالیا تھا" مجھے بلایا بھی نہیں شادی کا کھانا تو دور بندہ ایک لڈو تو کھلا ہی سکتا تھا!" اسے کپڑے تبدیل کرواتے وہ گلے کر رہا تھا اور وہ مزے سے سن رہا تھا" اتنی بھی کوئی شاہانہ شادی نہیں تھی بس ایک مجبوری تھی جو مم تمہیں بھی پتہ ہو گی یشمان کا قتل جِرگے کا فیصلہ !!"

اچھا تو وہ ونی ہیں !! جس پر اسنے اثبات میں سر ہلایا" ویسے میں نے سوچا نہیں تھا کہ " آپ جیسا معزز خاندان بھی اس دھکیانوسی رسم میں یقین رکھتا ہے کسی کی سزا کسی کو کہاں کا انصاف ہے کہ دو قبیلوں میں صلح جوئے کے نام پر مشترکہ طور پر معصوم بچیوں کے نکاح کر دیے جائیں یہ تو بڑی ہیں مگر کئ جگہوں پر دس دس نو نو حتیٰ سات آٹھ سال کی بچی کو اٹھارہ انیس سال کے لڑکے سے بیاہ دیا جاتا اور اگر وہ یہ کہ دیں کہ آپ لوگوں سے اسکا رشتہ ختم تو جانوروں جیسا سلوک کرتے ہیں ان پر طرح کا ظلم کیا جاتا ہے ان پر کہنے کو ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتے مگر شریعت کے خلاف یہ رسم کیوں چل رہی ہے خون کے بدلے خون ٹانگ کے بدلے ٹانگ کے اصول کو چھوڑ کر کیا کمال بیچ کا راستہ نکالا معصوموں کو بھینٹ چڑھانے کا...." دل کی بھڑاس

نکالتا وہ اسے دوبارہ بیڈ پر بیٹھا چکا تھا پیچھے کشن رکھ کر اب وہ پرسکون انداز سے بیڈ کروان سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا" کچھ چیزیں زمانہ قدیم کا حصہ ہوتی ہیں جنہیں بدلنے کی کوشش بھی کریں تو وہ نہیں بدلتی ونی سوارہ ستی کاروکاری ایسی نا جانے کتنی رسمیں ہیں جو پنچ کے راستوں سے بنی جو قبائلی عمائدین کی کونسل جنہیں ہم جرگا کہتے ہیں انھوں نے بنائے ہیں اور یہ اب سے نہیں قدیم راجہ مہاراجہ کے زمانے سے چلی آرہی ہے جلال الدین محمد اکبر سے لیکر برصغیر پر حاکم ہونے والی برطانوی حکومت تک نے اسے ختم کرنے کی کوشش کی مگر لوگوں کا کہنا تھا انھیں اس سے فائدا ہے مفاہمت صلہ جوئی تعلقات دوسرے قبائل سے اچھے اور بنے رہتے ہیں۔اور تمہیں کیا لگتا پاکستان میں اسکے لیے کوئی اقدامات نہیں گئے پاکستان کی ایک متاثرہ خاتون سکینہ بی بی نے وفاقی شرعی عدالت میں ونی کو چیلنج کیا تھا اور وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس نور محمد مسکانزئی کی سربراہی میں جسٹس ڈاکٹر سید محمد انور اور جسٹس خادم حسین ایم شیخ پر مشتمل فل بینچ نے ریمارکس دیے کہ "کم عمر لڑکی کو دے کر تنازعات حل کرنے کی روایت اسلامی احکامات کے خلاف ہے۔

سماعت کے دوران فاضل عدالت نے قرار دیا کہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں یہ رسم، جو ملک کے مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے رائج ہے، قطعاً غیر اسلامی اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ عدالت نے وضاحت کی ہے کہ اس رسم کے خلافِ اسلام ہونے پر جمہور علما کا اجماع ہے۔ واضح رہے سوارہ جیسی قبیح رسم میں تنازعات ختم کرنے کے لیے تلافی کے طور پر لڑکیاں اور اکثر کم سن بچیوں کی شادی کر دی جاتی ہے یا انہیں متاثرہ خاندان کو بطور غلام دے دیا جاتا ہے۔ ایسا اکثر قتل کے کیس میں کیا جاتا ہے۔ یہ بغیر رضامندی یا کم عمری میں شادی کی قسم ہے۔

درخواست گزار نے ونی کے رواج کو متعدد وجوہات کی بنا پر چیلنج کیا تھا۔ درخواست کے مطابق تنازعات کے حل کے لیے جرگوں یا پنچائیت میں دی جانے والی یہ سزائیں، خواتین یا کمسن لڑکیوں کے بنیادی حقوق کے خلاف ہیں۔ درخواست گزار نے کہا کہ جرگہ یا پنچائیت 'بدلِ صلح' کے تصور کو غلط سمجھتے ہیں اور یہاں مسئلے کو حل کرنے کے لیے تلافی کے طور پر کم عمر لڑکیاں متاثرہ خاندان کے حوالے کر دی جاتی

ہیں۔ درخواست گزار نے عدالت سے استدعا کی کہ اس رواج کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

وفاقی شرعی عدالت میں جیورسٹ کونسل ڈاکٹر محمد اسلم خاکی کا کہنا تھا کہ ونی، خواتین کے کم و بیش چار بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ان کے مطابق ملزم خاندان کی جانب سے دی جانے والی لڑکی کے ساتھ متعصبانہ سلوک کیا جاتا ہے جبکہ متعدد کیسز میں انہیں بنیادی سہولیات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ ان لڑکیوں کی شادی ان کی مرضی کے بغیر کسی بھی شخص سے کر دی جاتی ہے اور تیسرا مسئلہ یہ کہ وہ مہر کی حقدار ہوتی ہیں نہ ہی شادی کو ختم کرنے کے لیے خلع کی قانونی درخواست دائر کر سکتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم خاکی کا مزید کہنا تھا کہ قتل کے کیس کو حل کرنے کا قانونی طریقہ دِیّت یا خون بہا کی رقم ہے جو اسلام میں بھی قابل قبول ہے۔ تاہم روایتی نظام میں تنازعات کو حل کرنے کے لیے ونی یا سوارہ کو جائز سمجھا جاتا ہے لیکن علما اسے غیر اسلامی قرار دیتے ہیں۔

پولیس نے بہت بار کوشش کی انیس سو اٹھاسی سے لیکر اب تک نا جانے کتنی بار انھیں سزائیں دی گئی پاکستان میں اسکی سزا دس سال ہے مگر کوئی فائیدہ نہیں بہت جگہوں پر عورتوں نے اسکے خلاف احتجاج بھی مگر کچھ حاصل نہیں ہو پایا کئی ایسے واقعات ہیں جو میں تمہیں سنا سکتا ہوں کہ کیسے اس رسم کو ختم کرنے کے کوششیں کی گئی مگر پھر بھی یہ ختم نہیں ہوئی وزیر اعظم کی مشیر برائے ترقیِ خواتین نیلو فر بختیار سے جب یہ پوچھا گیا کہ قانون تو موجود ہے تو پھر اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوتا تو نیلو فر بختیار نے اس بات کا اعتراف کیا کہ قانون پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ ونی ایک برسوں پرانی فرسودہ رسم ہے جسے ایک رات میں توڑا نہیں جا سکتا۔ کچھ لوگ آج ابھی ایسے فیصلوں کو فائیدہ مند سمجھتے ہیں اتنی لمبی تاریخ کے بعد تمہیں مزید سوال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کہ ہر چیز میں حکومت غلط نہیں ہوتی کچھ چیزیں ہم خود اپنی قسمت اپنی زندگی کا حصہ بنا لیتے ہیں اپنا فائیدہ دیکھتے ہوئے۔ اور ہم جیسے معزز خاندان نے یہ فیصلہ کیوں کیا تم سے تو کچھ چھپا نہیں سفیان!" جس پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا" سوری ائم ریئلی سوری! اتنی مضبوط جڑیں ہیں اس رسم کی ."

برگد کے درخت کی بھی جڑیں اتنی لمبی مضبوط اور گہری نہیں ہوتی جتنی ان پیچ کے " راستوں کی ہوتی بس اللہ ہدایت دے ایسے لوگوں کو جو لڑکیوں سے حقوق چھین لیتے ہیں ."

اچھا سر میں آپکا ناشتہ لاتا ہوں !!" اسے چھوڑ کر سفیان کچن میں آگیا تھا جہاں " سامنے روبا سر جھکائے کھڑی تھی اور چچی اسے کچھ کہہ رہی تھیں "تم اپنی اوقات بھول گئی ہو کیا بتانا پڑے گا کیا تمہیں کس نے اجازت دی کہ ایسے ہی گھر میں دندناتی پھرو جو چاہے مرضی کرو !!"

آنٹی میں تو بس آپکی مدد کر رہی تھی ڈشز دھونے لگی تھی " !"

ان برتنوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش یہ مت کرنا پتا نہیں کس ذات برادری کی ہو ہم " شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں بھولی نہیں ہوں کہ تمہارے اسے آوارہ بھائی نے میرے بیٹے کا قتل کیا ہے حیدر کی نوکرانی ہو تو اس تک محدود رہو آئی سمجھ !!!" اسے تنبیہ کر کے وہ دوبارہ چولہے پر کام کرنے لگی تھیں وہ ابھی بھی سر جھکائے وہیں کھڑی تھی جب سکینہ اسکے قریب آئی" اور حیدر کے نہ زیادہ قریب جانے کی

غلطی مت کرنا اسنے ایک نہ ایک دن ٹھیک ہو جانا ہے اور جس دن وہ ٹھیک ہو گیا اس دن وہ صرف میرا ہے آئی سمجھ !!!روبا نے حیرت سے اسے دیکھا" آپ نے تو نکاح سے انکار کر دیا ہے "

وہ میں نے فلحال کیا ہے کیونکہ مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ شاید وہ کبھی ٹھیک نہ مجھے اسکا " بوجھ اٹھانا پڑے گا لیکن اب تم آگئی ہوں نہ تو میرا دماغ تیزی سے کام کرنے لگا ہے میں حیدر کو تمہاری جانب مائل ہونے ہی نہیں دوں گی حیدر کی ساری زمہ داری تم اسکی کنیز بن کر اٹھاو گی مگر اسکی بیوی کا درجہِ صرف مجھے ملے گا!اسکو انگلی دکھا کر وہ بھی چلی گئی تھی۔انگلیوں کو توڑتی مروڑتی وہ باہر آگئی جہاں سفیان سب دیکھ چکا تھا" آپی بات سنیں !!گردن موڑ کر دیکھا تو مقابل ہی وہ کھڑا تھا" آپی یور آر دی لکی ون جنکی قسمت میں حیدر سر آئے ہیں مگر پلیز انھیں سکینہ آپی کے ہتھے نہ چڑنے دیجیے گا پلیز وہ بہت مطلب پرست ہیں انھوں نے حیدر بھائی کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ اب وہ کبھی چل نہیں پائیں گے انکی ساری زمہ داری انھیں نہ اٹھانی پڑے مگر آپکو دیکھ کر تو وہ پھیل ہی گئی حیدر بھائی سے نکاح کر کے وہ ایک آزاد زندگی گزارنا چاہتی ہیں انکی

پراپرٹی اکاؤنٹس سب پر راج کریں گی وہ اور اپ انکی پہلی بیوی ہونے کی وجہ سے انھیں سنبھالتی رہیں گے اور انشاللہ جب وہ ٹھیک ہو جائیں گے تو یہ اپکو نکال دیں گی یہ پلان ہے انکا!!"روبا کے ماتھے پر بل آگئے تھے "تم اب تک کتنی فلمیں یا ڈرامے دیکھ چکے ہو جو تمہارا دماغ یہ سب سوچنے لگا ہے؟

انکی بات پر سفیان نے گہرا اسانس لیا"نا نا نیں باقی میں آپکو کہہ چکا جو کہنا تھا حیدر " بھائی کہتے ہیں بات ایک دفعہ ہی کی جاتی ہے اسکی صفائیاں نہیں دی جاتی اور انھیں میں سمجھ دار کے لیے اشارہ ہوتا ہے یا تو آپ سمجھدار نہیں یا پھر آپ ریل لائف کا رئیل لائف بنے میں یقین نہیں رکھتی۔۔۔۔۔"اسکے منہ پر اسے بے عقل کہہ کر وہ چلا گیا تھا مگر اسے سوچنے پر ضرور مجبور کر گیا تھا۔

باہری دروازے پر نظر پڑی تھی عاشر صاحب آتے نظر آئے ایک پل کو سوچا کہ آج جو کچھ بھی ہوا وہ سب انھیں بتا دے سکینہ کے الفاظ حرف بہ حرف انھیں بتا دے پھر خودی سوچ لیا وہ تو سگی بیٹی ہے اور میں کون ہوں میری بات پر کیوں یقین کریں گے وہ اور ویسے بھی چغلی۔۔۔یہ سوچ کر ہی اسے جھر جھری آگئ تھی۔وہ

صوفے پر بیٹھے گھڑی اتار کر ٹیبل رر کھ رہے تھے حالت سے تو لگ رہا تھا باہر سے تھک کر آئیں ہیں کچھ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ کچن میں گئی پانی گلاس میں ڈالا سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ باہر آگئی "انکل پانی!!"

انھوں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور گلاس پکڑ لیا "شکریہ بیٹا!" ٹرے ہاتھوں میں پکڑے وہ انکے پاس ہی کھڑی ہوگئی اسکی جھجھک دیکھ کر عاشر صاحب کو محسوس ہوا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہے "کچھ کہنا روبائشہ آپکو؟"

" انکل وہ مجھے آپ سے کل رات کے لیے معذرت کرنی تھی میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی میں معذرت خواہ ہوں!"

" وہ کچھ غلط نہیں تھا بھڑاس تھی جو شاید رہ جاتی تو زیادہ خطرناک ہوتی آپکو آپکے سوالوں کے جواب نہیں ملتے جو آپکو زیادہ الجھا دیتے اب آپکو سب پتہ ہے تو آج میرے لیے پانی لائی ہیں ورنہ تو نظر اٹھا کر دیکھتی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔اس بات پر وہ ہلکا مسکرا دی تھی پھر اچانک کچھ یاد آیا "ڈاکٹرز نے صاف کہہ دیا ہے حیدر کبھی نہیں چل پائیں گے؟" عاشر صاحب ایکدم ہی اداس ہوگئے تھے "ہمم کہہ تو یہی رہے ہیں

مگر مایوسی گناہ ہے میں امید نہیں ہوں میں نے بات کی ہے کئی انٹر نیشنل ڈاکٹرز سے اسکی رپورٹس بھی ای میل کی ہیں اسکے ماموں بھی یہی کوششیں کر رہے ہیں مگر !۔۔۔۔۔۔۔۔!اچانک انکی خاموشی اسے ڈرا گئی تھی" مگر۔۔۔

" سب ٹھیک ہو گا آپ فکر مت کریں !!!وہ وہاں سے اٹھ کر ہی چلے گئے تھے۔اسے وہیں چھوڑ کر۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حیدر ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تھا جب سفیان اسکے لیے کھانا لیا اور اسکے پیچھے ہی وہ
"" آج کیا مانگا دعا میں حیدر سر؟

" وہی جو ہمیشہ مانگتا ہوں !!کُشن گود میں رکھتا وہ اسکی جانب متوجہ ہوا" حیدر سر کتنی دفعہ کہا موت مانگنا گناہ ہوتا ہے سوری ٹو سے پر آپ خود کو گذارش فلم کھ ہریتک "روشن سمجھتے ہیں جو یہ سب کر رہے ہیں؟

" بکواس بند کرو سفیان تم بہت ٹی وی دیکھتے ہو !اس بات پر روبا نے حیدر سے اتفاق "کیا تھا مگر حیران تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے۔

میں یہ صرف آسانی کے لیے کرتا ہوں ایسی زندگی سے تو موت اچھی ہے سفیان جو " دوسروں پر بوجھ بن کر گُزرے اسلیے۔۔۔۔۔۔"

مگر یہ تو مایوسی ہے اور مایوسی گناہ ہے!!!" ان دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا جو " خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔ حیدر نے چند لمحے اسے دیکھا پھر مکمل۔ خاموشی اختیار کرلی۔" آپکا سامان آگیا ہے نہ ے دیکھ لیں ایک بار!" ملازم کے کہنے پر وہ الٹے قدموں ہی واپس ڈرائنگ روم میں آگئی تھی جہاں چند بیگز پڑے تھے عاشر صاحب نے اسکا سامان اسکے گھر سے منگوایا تھا" بیٹا دیکھ لیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیجیے گا۔۔۔" اسے سامان دیکھنے کا کہ کر وہ باہر چلے گئے تھے وہیں پنجوں کے بل بیٹھ کر وہ بریف کیس کھولنے لگی اسکی کتابیں کپڑے ضرورت کا سامان سب تھا کتابیں دیکھتے ایک تصویر نیچے گر گئی وہ روبا کی ہی تصویر تھی جو کسی ہوٹل میں کھینچی گئی تھی اسکی لاعلمی میں خاموشی سے سر جھکائے وہ کھانا کھا رہی تھی اچانک اس تصویر میں منظر بنا اور یادوں کا اور سلسلہ شروع ہو گیا انکے مِڈ ٹرمز ختم ہوئے تھے اور انکی دوست پریشہ کی منگنی ہوئی تھی جس پر اسنے انھیں ہوٹل میں ٹریٹ دی تھی اس وقت وہ چار پانچ

لڑکیاں ٹیبل کے گرد بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں" ویسے پریشہ اتنی بھی کیا جلدی تھی کسی سے منسوب ہونے کی کہیں پڑھائی مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ تجھے نکاح کا نہ کہہ دے!!" ہانیہ کی بات بات اسنے متفق ہو کر سر ہلایا" نہیں ہماری یہ بات ہو چکی ہے وہ مجھے نکاح کے لیے مجبور نہیں کرے گا !"

ہاں ٹھیک ہے مگر اسکی کوئی بات اتنی جلدی نہ ماننا اور اکیلے ملنے کا کہے تو بھی نہ کر دینا " قریب مت جانا اسکے!!" روبا کی بات پر ان سب نے گہرا سانس لیا" او کے بُڑھی اماں !"

علیزے خاموشی سے سر جھکائے کھانا کھا رہی تھی جب اسکے چہرے پر پانی کی بوندیں پڑیں!! اسنے ایکدم اوپر دیکھا سب کھانے میں باتیں کرنے میں مصروف تھے" پانی کس نے پھینکا؟" ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ کر کندھے آچکا دیے۔ پریشے بھی فون پر اپنے منگیتر سے چیٹ کر رہی تھی جب اپنے کان پر پانی کی دھار محسوس کی !!

یار یہاں پکا کوئی کچھ کر رہا ہے پانی پھینک رہا ہے !!" ان سب نے ایکساتھ ہانیہ کو " دیکھا جو پہلے تو معصوم بنی رہی تھی پھر ہنس دی ٹیبل کے نیچے سے واٹر گن نکالی اور سیدھا روبا پر پوئنٹ کر دی "نہیں میں نہیں میرے کپڑے خراب مت کرنا پلیز ہانیہ !!وہ بدک کر کرسی سے اٹھی اور پیچھے ہو گئی پیچھے پیچھے ہوتے وہ کسی سے ٹکرا گئی تھی اسنے پلٹ کر دیکھا تو وہ سر جھکائے ہاتھ سے شرٹ پر پڑا جوس صاف کر رہا تھا" تم!!! ذیشان نے جب چہرا اٹھایا تو ماتھے پر بل آ گئے تھے" پھر سے نہیں!!!" وہ تمام لڑکیاں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں" ائم سوری غلطی سے ہو گیا!!" ذیشان نے اسکی سوری کا کوئی جواب نہیں دیا اور آگے بڑھ گیا" عجیب شخص تھا سوری بولا اور کچھ بول کر بھی نہیں گیا!!" علیزے کی بات پر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا" کیونکہ آپکی دوست نے اپنے پر نولفٹ کا بورڈ چپکا یا ہے انکی بات کا جواب دیں تو انھیں لگتا ہے ہم لڑکے "بات بڑھانے کا موقع ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔۔

آپ دونوں پہلے مل چکے ہیں!!! اسنے دانت نکال کر ہانیہ کو دیکھا" نہیں بِھڑ چکیں " ہیں اور آپکی دوست کو لڑکوں سے کچھ زیادہ ہی کوفت ہے!" روبا نے ایک بار پھر

خاموشی اختیار کرلی تھی اسے افسوس سے ایک نظر دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا۔"یہ کیا تھا روبا؟"

یار کچھ نہیں تمہیں پتہ ہے ان لڑکوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات بڑھانے کا موقع چاہیے!!! اسکا آدھا جملہ ان سب نے پورا کیا تھا جس پر شرمندہ ہوگئی تھی ہانیہ نے گہرا سانس لیکر چمچ پلیٹ میں رکھا"یونو واٹ روبائشہ تمہارا مسئلہ کیا ہے!! اسنے حیرت سے ہانیہ کو دیکھا" نہیں ہانیہ!! پریشے نے اسے روکنا چاہا مگر اسنے اسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹادیا" نہیں اسے بتائیں گی نہیں تو سمجھے گی نہیں تجھے نہ speaking phobia تجھے ڈر لگتا ہے لوگوں کو جواب دیتے اور اسکا الزام تو دوسروں پر لگادیتی ہے کہ وہ بلاوجہ بات بڑھارہے ہے روبا ہر بار خاموشی کام نہیں آتی وہ لڑکا انسلٹ کر گیا تیری اور تو اسکا جواب دے سکتی تھی مگر نہیں تجھے چپ رہنا ہے کیونکہ تجھے لگتا ہے چپ رہنے سے مسئلے حل ہوجاتے ہیں نہیں روبائشہ کبھی کبھی خاموشی دوریاں بڑھادیتی ہے کبھی کبھی لڑائی رشتے بچالیتی ہے اور تیرا دوسرا مسئلہ تو کسی پر اعتبار نہیں کرتی اور خاص لڑکوں سے تو تجھے خاصی چڑ ہے وہ مخالف جنس ہے کل کو اسے جنس کے ساتھ تجھے

زندگی گزارنی ہے اس پر یقین نہیں کروں گی تو کیسے چلے گا ہر لڑکا برا نہیں ہوتا یار ٹرسٹ کرنا پڑتا وہ تیرے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا بلکے تیری انسلٹ کر کے گیا ہے مجھے غصے آرہا ہے تجھ پر!!" ہانیہ کچھ غلط تو نہیں کہا تھا لیکن وہ اس سے بحث کرنا نہیں چاہتی تھیں اسلیے اثبات میں سر ہلا کر پلیٹ پر جھک گئی۔ ذیشان اپنے دوستوں سے بات کر رہا تھا جب پھر اس پر نظر پڑی جو سادہ پرسکون مسکراہٹ سے کھانے پر جھکی تھی ذیشان کے دل نے ایک بیٹ مِس کی تھی وہ لمحہ وہ منظر وہ مسکراہٹ وہ قید کر لینا چاہتا تھا اسلیے اس سے چوری اسنے وہ لمحہ اپنے کیمرے میں قید کر لیا تھا وہ تصویر اب بھی اسکے ہاتھ میں تھی جسے اسنے دوبارہ کتاب میں رکھ کر ہمیشہ کے لیے بند کر دیا تھا۔

سامان سمیٹ کر وہ اب فارغ ہوئی تھی سمیٹا بھی کہاں تھا پہلے سارا دیکھا پھر جو جس جگہ ہونا چاہیے اسے رکھا سہی طرح بیگز میں رکھنے کے بعد وہ پریشان تھی کہ انھیں رکھے کہاں توحید رنے ہی اسے الماری میں اپنی جگہ بنانے کا کہا تھا اسکے بعد وہ اپنا کام کرنے لگی اور سفیان حیدر اپنی باتوں میں لگ گئے وہ انکی باتیں سن رہی تھی کئی جگہ

سوچا بھی کہ کہے یہ ایسے نہیں ایسے ہوتا ہے مگر پھر خود ہی سوچ لیا کہ ایویں انکی بات میں مداخلت کرے یہ بھی اسکی ایک خامی تھی کہ وہ چیزیں خود ہی سوچ کر خود ہی نتیجے پر پہنچ جاتی تھی۔صوفے پر لیٹ تو وہ گئی تھی مگر اسے نیند بھی نہیں آرہی تھی حیدر بھی جاگ ہی رہا تھا اور سیدھا لیٹا چھت کو گھور رہا تھا خاموشی سے وہ کبھی دائیں جانب کروٹ لیتی کبھی بائیں جانب حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا" اگر آپ یہاں کمفرٹیبل نہیں ہیں تو آپ گیسٹ روم میں جاکر سوسکتی ہیں!!!" اسکی آواز پر وہ ایکدم اُٹھ بیٹھی اسے پتہ ہی نہیں تھا وہ جاگ رہا ہے"نن۔۔ نہیں میں ٹھیک!!" اثبات میں سر ہلا کر وہ دوبارہ چھت کو گھورنے لگا اسے شدت سے کروٹ بدلنے کی طلب ہوری تھی مگر وہ کر نہیں پا رہا تھا الٹا روبائشہ کو دیکھ دیکھ کر اسے اور الجھن ہو رہی تھی۔روبا نے ایک بار پھر کروٹ بدل لی تھی "لگتا ہے ساری رات کروٹیں بدلتے نکل جائے گی!!اچانک اسکی حیدر پر نظر پڑی" نیند تو انھیں بھی نہیں آرہی مگر یہ تو سیدھے لیٹے ہیں!کچھ سوچ کر وہ اسکی جانب آئی "سُنیں!!" اسنے گردن موڑ کر اسے دیکھا"جی !"

میں آپکی کروٹ بدلنے میں مدد کر دو!!" حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا "نہیں "

!" مجھے ضرورت نہیں ہے

ایسا نہیں ہو سکتا انسانی جسم ایک ہی پوزیشن میں تھک جاتا ہے آپ بھی تھک گئے "
ہونگے پلیز میں آپکی مدد کر دیتی ہوں!" اسنے اسکی جانب ہاتھ بڑھائے تو اسنے روک
دیا" کہا نہ نہیں ضرورت آپ سو جائیں اور نیند آپکو بھی صوفے پر کروٹیں بدلنے کے
".باوجود نہیں آرہی

سب کا مسئلہ ایک جیسا تھوڑی ہوتا ہے میں مدد کر دیتی ہوں شاید آپکو اجائے تو "
بتائیں مجھے کس سائیڈ کروٹ لینی ہے آپکو!!" حیدر نے چند لمحے اسے دیکھا ایک پل کو
وہ اسے فرشتہ ہی لگی تھی جو انسانی نفسیات کو سمجھتی تھی "بائیں جانب!" اسنے مسکرا کر
ہاتھ بڑھایا تھوڑی سی روبائشہ کی مدد اور اپنی کوشش سے وہ کروٹ بدلنے میں
کامیاب ہو گیا تھا جیسے ایک لمحے کو اسے سکون مل گیا تھا۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ
آگئی تھی "تھینک یو!!وہ اس سے کچھ شرمندہ بھی ہو گیا تھا اور یہ کیوں تھا روبائشہ
سمجھ سکتی تھی کوئی بھی انسان کوئی بھی لڑکا اپنے مخالف جنس کے سامنے اس حالت

میں پر سکون نہیں رہ سکتا وہ ہمشہ احساسِ کمتری میں مبتلا رہتا ہے۔اور یہی بات روبائشہ کی مسکراہٹ غائب کر گئی تھی وہ اس سے شرمندہ تھا کہ وہ اس پر بوجھ ہے اسلیے وہ دعا میں موت مانگتا تھا انکل سہی کہتے تھے وہ زندگی سے ناامید ہو چکا ہے "اچھی لڑکیاں ہمیشہ اپنے شوہر کے تابع رہتی ہیں!!اسکے کانوں میں اسکی ماں کے لیے الفاظ گونجنے لگے تھے "اچھی لڑکیاں نامحرم سے دوستی نہیں رکھتی انھیں سوچتی نہیں ہے!!ذیشان کا چہرا اسکے ذہن میں گھومنے لگا تھا جسے وہ جھٹکنا چاہتی تھی "میں اچھی لڑکی ہوں نہ !!!"

کیسے اچھی لڑکی ہو تم روبائشہ !!!اسکے اندر سے ہی کہیں یہ سوال آیا تھا جس پر وہ " خود دنگ رہ گئی تھی "اچھی لڑکیاں شوہر کے تابع رہتی ہیں مگر تم اپنے حادثے کو روتی ہو اپنی قسمت کو روتی حلانکہ یہ فیصلہ تو تم خود چاہتی تھی تب نہیں معلوم تھا ایک شخص بھی شامل ہو گا زندگی میں جو خود دکھوں کا مارا ہے جسکے تابع تمہیں رہنا تھا ۔اچھی لڑکیاں نامحرم کو نہیں سوچتی اور تم جس دن سے آئی ہو ذیشان کو سوچ رہی ہو ایک پل کو بھی اسکے بارے میں سوچا جو اس بستر پر لیٹا ہے وہ کیا سوچتا ہے کیا بات کرنا

چاہتا کرنا بھی چاہتا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیوں تم نے پوچھا نہیں اور تم خود کو اچھی لڑکی کہتے ہو۔" وہ خود سے ہی شرمندہ ہو گئی تھی صوفے پر بیٹھتے اسنے ایک نظر حیدر کو دیکھا جو سو چکا تھا" انکی نیند نہ آنے کی وجہ تم نے ایک میں پل میں ڈھونڈ لی اور اپنی وجہ تم اب تک نہیں ڈھونڈ پا رہی تمہیں نیند کیوں نہیں آتی آنی چاہیے تمہارا بھائی تمہارا گھر سب محفوظ ہے اب جن کے لیے تم نے یہ سب کیا تھا تو پھر کیوں یہ بے چینی ہے شاید اسلیے کہ تم دو بیڑیوں میں سوار ہو تم اپنے ماضی اور حال میں الجھ کر رہ گئی ہو تمہیں سمجھ نہیں آرہا کہ کہاں جاؤں ماضی کے لیے روں یا حال کا ماتم کروں کسی ایک کشتی میں سوار نہیں ہو اور اگر ایسا رہا تو ڈوب جاؤ گی تمہیں فیصلہ کرنا ہو گا یا تو حیدر یا ذیشان کسی ایک تو اپنانا پڑے گا بتا دو حیدر کو تم کسی اور کو پسند کرتی ہو مگر پھر حیدر اکیلا ہو جائے گا سکینہ اسے کبھی سمجھ نہیں پائے گی اسکی بے چینی کی وجہ نہیں ڈھونڈ پائے گی۔" اسکے چہرے کو دیکھتے وہ لیٹ گئی گہرا سانس لیکر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو انکا جواب یاد آیا" صبر!" اسے دیکھتے نیند آنے لگی تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اے میرے احد

اے میری شہ رگ کے قریب

میری خاموش صداؤں کو سن

میرے دل کی ویرانی کو دیکھ

مجھ پر سکینت اتار دے

بے چینی میرے جسم سے

چیونٹیوں کی طرح چپک گئی ھے

میرے احد

میرے لفظ خاموش ھیں

زبان گنگ اور آنکھوں میں ٹھہری ھوئی نمی

مجھے میرے سجدوں میں اپنے قرب سے محروم نہ کردے

اے صمد

مجھے نفس مطمئنہ عطا کر

مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر

میں دنیا کی خواہشوں سے آذاد ہونا چاھتی ہوں

مجھے آزاد کر

اے میرے احد

میری شہہ رگ کے مکیں

اے میرے اللہ عزوجل

اے میرے رب ذوالجلال والاکرام

مجھے اپنا بنالے

تو ہی میرا وارث ہے

اسکی صبح کا آغاز ہمیشہ کی طرح اللہ پاک کے نام سے ہی ہوا تھا دعا میں ہاتھ اٹھائے وہ اپنی بے چینیوں سے سکون چاہتی تھی نماز کے بعد درود کا ورد کرتی وہ قرآن پاک نکالنے کے لیے ٹیبل کی جانب بڑھی تو حیدر ابھی تک سو رہا تھا ساری رات وہ ایسی ہی لیٹا رہا تھا انکی تو گردن تھک گئی ہوگئی اسنے نرمی سے اسے سیدھا کرنے کی کوشش تو وہ

بے چین ہو گیا پھر بھی وہ اسے سیدھا لیٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔اسے ایسے دیکھ کر اسے دلی سکون ملا تھا کیونکہ وہ ابھی تک سو رہا تھا۔

وہ قرآن پاک پڑھنے میں مصروف ہو گئی تھی۔اس سے فارغ ہو کر اسنے باہر جانے کے لیے قدم اٹھایا ہی تھا جب دروازے پر ہلکی دستک ہوئی اسنے وقت دیکھا چھ بجے اتنی صبح کون ہو سکتا ہے۔دروازے کھولنے پر جو شخص سامنے کھڑا تھا اسکے چہرے پر پریشانی واضح تھی "کیا ہوا انکل!" اسکی بات کا جواب دینے کی بجائے وہ اندر آئے اور حیدر کی میڈیکل رپورٹس لیکر باہر چلے گئے وہ حیرت زدہ تھی کے اتنی صبح وہ کہاں جا رہے ہیں

✦✧✦✧✦✧✦✧

سات آٹھ بجے تک سفیان آیا تو سامنے کا منظر اسکے لیے خلافِ توقع تھا وہ ابھی تک سو رہا تھا "حیدر سر!!" دوبار آواز دینے پر وہ بیدار ہو گیا دھندلا سا سفیان کا چہرا نظر آیا سفیان نے اسے اُٹھ کر بیٹھنے میں مدد کی "سر آج اتنی دیر سے اٹھیں ہیں طبعیت تو ٹھیک ہے!" معصوم کملائے سے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی "انسان دیر سے بیدار

دووجوہات سے ہوتا ہے ایک یا تو وہ بیمار ہو اور غنودگی اسے ہوش میں نے آنے دے رہی ہو اور دوسرا جب سکون سے سوئے میرا دوسرا والا کیس تھا!!انگڑائیاں جمائیاں لیتے اسنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ کل سے فریش اور پر سکون نظر آرہی تھی سادہ شلوار قمیض سر پر حجاب کیے وہ سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو ایک دوسرے کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے "آپی !!

میں جارہی ہوں بس یہ رکھنی آئی تھی !!!کپڑے الماری میں رکھ کر وہ مُڑی ہی تھی " جب حیدر کی آواز پر وہ رُک گئی "تھینک یو آ۔۔۔۔۔اپکا نام کیا ہے میں نے نکاح کے وقت غور نہیں کی تھی!"آج تیسرے دن وہ اس سے اسکا نام پوچھ رہا تھا" روبائشہ !!"اسنے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔سفیان نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جن میں سے ایک باہر جاچکی تھی "زیبائشہ یہ کیسا نام ہوا؟"حیدر نے اسکے سر پر ایک چپت لگائی "زیبائشہ نہیں روبائشہ !!"سفیان نے خفگی سے اسے دیکھا "ہاں تو اتنا او کھا نام کون رکھتا ہے نام یاد کرتے ہی صدیاں نکل جائیں!!اسکی بات پر وہ ہنس دیا تھا۔

✡✡✡✡✡✡✡

تین دن سے وہ اس گھر میں تھی اور سب اسکے ساتھ ایسے تھے جیسے وہ تو ہے ہی نہیں مکمل۔ نظر انداز ہونا اسے تکلیف دے رہا تھا حیدر کچھ کہتا نہیں تھا سکینہ اور چاچی تو نظر اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں مگر آج گھر میں معمول سے زیادہ تیاری ہو رہی تھی" چچا بات سنیں عاشر انکل کہاں گئے ہیں؟

" وہ کراچی گئے ہیں دوپہر تک آجائیں گے اور انکے ساتھ چند ڈاکٹرز کی ٹیم بھی آئے گی!!" اس بات پر اسے حیرت ہوئی تھی آج انھیں اتنی صبح عجلت میں دیکھا تھا۔ کچھ سوچ کر وہ باہر صحن میں آگئی تھی جہاں پڑے گملوں کی مٹی خشک ہو کر بنجر زمین کا منظر لگ رہی تھی ان میں پڑی دراڑیں ان کا خلا تیز لو کو جڑوں تک رسائی دیے رہا تھا جو اسے کمزور کر رہی تھی دیواروں پر چڑھی بیلیں بھی سوکھ کر زرد ہو گئی تھیں صحن بھی گرد سے اٹا پڑا تھا جگہ جگہ خشک پتے پیروں کے نیچے شور مچا رہے تھے گرم ہوا اسے چھو کر گزر رہی تھی مگر افسوس کے اس ہوا پر جھومنے کے لیے کوئی پھول پتی نہیں تھی اسکی حالت بتا رہی تھی کہ اس پر کبھی کسی نے توجہ نہیں دی یہ حویلی کے

پیچھے کا صحن تھا اور تو کچھ اسے کرنے نہیں دیا جارہا تھا تو وہ یہاں ہی شروع ہو گئی دوپٹہ کمر کے گرد باندھتی بالوں کا جوڑا بناتی صفائی شروع کر چکی تھی خشک پتوں کو اکٹھا کیا پھر گملوں کی جگہ تبدیل کی صحن دھویا بیلیں اتاریں اور یہ سب کرتے حیدر اسے کھڑکی سے دیکھ رہا تھا وہ کتنی سادہ تھی کتنی ڈاؤن ٹو ارتھ کتنی مددگار ہے کل رات کے بعد اسکے لیے ایک ریسپکٹ آ گئی تھی دل میں ورنہ سکینہ ہے بعد تو اسے اس جنس سے ہی الجھن ہونے لگی تھی پودوں کو پانی دیتے اسکی اچانک نظر کھڑکی پر پڑی تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا شیشے کے پار ایک ویل چیئر بیٹھا شخص اچانک اسے کچھ یاد آیا تھا اسکا خواب ویل چیئر کے پائیدان پر موجود پیر گود میں رکھے خوبصورت ہاتھ اور ۔۔۔اور حیدر کا چہرا بس وہی تو نظر نہیں آیا تھا جو اب شیشے کے پار نظر آرہا تھا وہ وہی تھا جسکے پیروں میں ہتھکڑیاں پہنا کر اسے گرایا گیا تھا۔ اسکے ہاتھوں سے پائپ گر گیا تھا اسے دیکھتی وہ اندر بھاگ گئی اور شیشے کے اس پار وہ حیران رہ گیا تھا "انھیں کیا ہوا؟"

پانی چلتا چھوڑ کر وہ اندر آگئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیا ہوا ہے وہ اچانک سے اتنی خوفزدہ کیوں ہو گئی تھی کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ اسے حیدر کے پیروں میں پھینکا گیا تھا کیا وہ اسکی غلام تھی وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی کہ کیا ہے جو وہ سمجھ نہیں پارہی کیوں نکاح سے دوراتیں پہلے حیدر اسکے خواب میں آیا تھا کیوں اسکی یہ حالت اسے دکھائی گئی! سر ہاتھوں میں گرائے وہ الجھی پڑی تھی جب گاڑیوں کے رُکنے کی آوازیں آئیں عاشر صاحب تین ڈاکٹرز کے ساتھ اندر داخل ہوئے انکا رُخ حیدر کے کمرے کی جانب تھا نا چاہتے ہوئے بھی وہ انکے پیچھے چلے گئی حیدر خود اپنے ارگرد موجود ڈاکٹرز کو دیکھ رہا تھا جن میں سے ایک اسکے پیر اٹھا کر دیکھ رہا تھا" انھیں بیڈ پر اُلٹا لیٹائیں! دبے قدموں سے وہ باہر چلی گئی تھی ڈاکٹر اسکی ریڑھ کی ہڈی کا جائزہ لے رہے تھے" حیدر آپکو کچھ محسوس ہو رہا ہے مطلب فیل ہو رہا ہے کوئی ہاتھ لگا رہا ہے ؟" اسنے نفی میں سر ہلا دیا ڈاکٹر نے ہیلپرز کو اشارہ کیا جنہوں نے اسے سیدھا کر دیا بیڈ کروان سے ٹیک لگائے وہ اپنے ارگرد انجان فکرمند سنجیدہ چہروں کو دیکھ رہا تھا جو کبھی اسکے ٹانگیں ہلا رہے تھے کبھی ایکسرے دیکھ رہے تھی کوئی رپورٹس میں سے پوائنٹس بتا رہا تھا" حیدر کبھی کوئی درد ہوئی ہو اس حصے میں !"

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

ایک دن ہوئی ناف کے قریب ہوئی تب بھی جلد پر کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا "
مگر درد بہت ہو رہی تھی اور اب تو ایسا لگ رہا ہے جیسے نچلا حصہ ساتھ ہے ہی نہیں
!!!"ڈاکٹر کا چہرا اور بھی سنجیدہ ہو گیا تھا اسنے سب کو باہر آنے کا کہا عاشر صاحب انکے
پیچھے چلے تو اسنے ہاتھ پکڑ لیا"رُک جائیں چچا مت تھکائیں خود کو اتنا مت بھاگیں !!انکی
بازو سہلاتے وہ مسکرا کرا نھیں دیکھ رہا تھا اور حیدر کی یہ بات ڈاکٹر نے بہت غور سے
"سُنی تھی عاشر صاحب اسے سمجھا کر باہر آ گئے تھے "فہد کیا ہوا؟

دیکھو عاشر میں نے تمھیں پہلے بھی کہا تھا کہ بہت کم چانس ہے کہ وہ چل پائے "
آپریشن کامیاب ہو سکے لیکن اگر آپریشن ناکام ہو گیا تو پھر کنفرم ہے کہ وہ کبھی نہیں
!!" چل پائے گا

فہد تم نے کہا تھا وہ ٹھیک ہو سکتا ہے!!روبا بھی یہ سب سن رہی تھی اسنے بھی سوالیہ "
نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھا." کہہ تو رہا ہوں کہ وہ چل سکتا ہے اگر آپریشن کامیاب
ہو گیا مگر صرف پانچ فیصد چانسز ہیں اور پچانوے فیصد چانس ہیں ناکامی کے عاشر
". رِسک ہے

اور آپریشن کے علاوہ کیا علاج ہے؟" ان دونوں نے روبا کو دیکھا جسنے یہ سوال کیا "تھا" آپ کون؟

یہ حیدر کی وائف ہیں! ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا" دیکھیں دوسرا علاج تو میڈیسن ایکسر سائز ہی ہے مگر اس میں بھی شیور نہیں کی وہ ٹھیک ہو گا مریض کو ٹھیک کرتی ہے اسکی ٹھیک ہونے کی کوشش جسے وِل پاور کہتے ہیں جو حیدر میں ختم ہو چکی ہے وہ نا امید ہو چکا ہے مایوس ہو چکا ہے !!!

وہ موت مانگتا ہے!!! روبا نے زیرِ لب کہا تو ڈاکٹر فہد چونک گئے "کیا۔۔ کیا کہا آپ نے؟"

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ائم سوری کچھ نہیں!!!! اسے سہی نہیں لگا تھا یہ بات انھیں بتانا "آپ نے کہا وہ موت مانگتا ہے یعنی وہ امید چھوڑ چکا ہے اگر تو اسکے اندر وِل پاور بڑھ جائے وہ زندگی جینے کی تمنا کر لے تو ہو سکتا ہے ایک وقت ایسا آئے کہ وہ ٹھیک ہونے لگے باقی اسکا علاج تو چلتا رہے گا مگر اس میں اس سے زیادہ آپکو برداشت کرنا ہو گا مسز حیدر وہ چڑچڑا بھی ہو گا تنگ بھی آئے گا آپ سیٹ بھی ہو گا غصہ بھی ہو گا

اسے ہر پل کسی نہ کسی کی ضرورت رہے گی کیونکہ وہ ٹوٹلی کسی پر ڈیپنڈ ہو چکا ہے یہ بات بھی اسے پریشان کرتی ہے تو پلیز کوشش کریے گا کہ انھیں ہرٹ نہ کریں باقی چوائس آپکی ہے اگر تو آپریشن چاہتے ہیں آپ لوگ تو مجھے بتا دیجیے گا۔" ڈاکٹر فہد اور عاشر دونوں ہی ڈائنگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے تھے جہاں ٹیم کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا" آپکو برداشت کرنا ہوگا مسز حیدر!!! انھیں ہر پل کسی نہ کسی کی ضرورت رہے گی۔۔۔۔ آپریشن اگر ناکام رہا تو کنفرم ہے کہ وہ کبھی بھی چل نہیں پائیں گے ۔۔۔ڈاکٹر کے الفاظ اسکے کانوں کیں گونج رہے تھے خواب اسکی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا وہ اسکے قدموں کی میں گری تھی" وہ ناامید ہو چکا ہے مایوس ہو چکا ہے!! ایسی زندگی سے تو موت اچھی۔۔۔ آپکو حیدر کو زندگی کی طرف لانا یہ اب آپکو سوچنا ہے یہ کیسے کرنا نرس بن کر یا شریکِ حیات!!! پہلے خواب اور اب یہ سب سوچ کر وہ اور ڈر گئی تھی۔ حیدر بھی سفیان کی مدد سے باہر آ گیا تھا جسے دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے تھے زبردستی کی مسکراہٹ کی اوٹ میں تناؤ بھرا ماحول تھا حیدر سب جانتا تھا کہ سب صرف اسکے کے لیے نارمل دکھا رہے ہیں خود کو اسلیے سر جھکائے مسکرا رہا تھا ادھر روبا کو اپنا آپ ہلکا ہلکا کانپتا محسوس ہو رہا تھا اسلیے وہ صحن میں آ گئی تھی

۔انچاہی سوچوں نے اسے گھیر لیا تھا" عاشر انکل کیا امیدیں لگا کر بیٹھیں ہیں مجھ سے اور کیوں بلاوجہ ہی مان لیا کہ یہ فیصلہ میرا ابھی تھا لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ وہ اس طرح مجھے کسی کے سامنے غلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں میں یہ نہیں کر پاؤں گی کبھی نہیں میں انکل کو کہہ دوں گی مجھے معاف کر دیں مجھ سے نہیں ہو گا۔۔ نہیں ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز کی ٹیم چلی گئی اپنے پیچھے ایک اداسی چھوڑ کر شام ہو گئی تھی عاشر صاحب لان میں بیٹھے تھے چشمہ ہاتھوں میں پکڑے وہ گہرے سوچ میں مبتلا تھے "ان۔۔۔ انکل !!"انھوں نے گردن موڑ کر روبا کو دیکھا "جی !!

انکل مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا؟" انھیں کچھ حیرت ہوئی تھی "انکل آپ جو مجھ سے چاہتے ہیں وہ میں نہیں کر پاؤں گی !وہ کچھ کنفیوز ہو گئے "میں کیا چاہتا ہوں؟"

آپ چاہتے ہیں میں اس رشتے کو اپنا کر حج۔۔۔ حیدر کی ساری زمہ داری اٹھالوں " انکل میں نہیں کر پاو گی وجہ یہ نہیں کہ مجھے انھیں سنبھالنا نہیں وجہ وہ شر مندگی ہے

جو انھیں ہوتی ہے انکل وہ بہت زیادہ مایوس ہیں مجھے نہیں سمجھ آرہی میں کیسے انھیں دوبارہ زندگی کی طرف راغب کروں گی پلیز انکل مجھ سے نہیں ہوگا میں حیدر کو نہیں سنبھال سکتی مجھے۔۔۔۔۔مجھے حیدر سے طلاق چاہیے انکل پلیز آپ بختو کی جگہ مجھے اریسٹ کرواں دیں پر پلیز اتنی بڑی سزانہ دیں میں ساری زندگی انکی غلامی نہیں کر پاؤں گی۔ میں خود کو نہیں سنبھال پاتی انھیں کیسے وہ بہت بڑی زمہ داری ہے انکل پلیز!!!عاشر صاحب اسے دیکھتے ہی رہ گئے تھے جب نظر پیچھے حیدر اور سفیان پر پڑی "حیدر!!!روبا نے اپنے پیچھے دیکھا تو گڑھوں میں گر گئی تھی وہ بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ظاہر ہے وہ اسکی تمام باتیں سن چکا تھا سفیان تو خود کنگ کھڑا تھا" چلو سفیان!!!حیدر کو اپنی آواز کھائی سے آتی سنائی دی تھی اتنا مدھم لہجہ سفیان نے بھی ویل چیئر کا رُخ موڑ لیا تھا" حیدر رو کو میری بات سنو!!!عاشر صاحب نے افسوس سے روبا کو دیکھا جو ڈر گئی تھی پھر حیدر کے پیچھے چلے گئے اندر آنے کے بعد سفیان کو باہر دھکیل کر حیدر نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے کل رات کے منظر چل رہے تھے "اتنی اچھی بن کر کیوں دکھا رہی تھی میرا مذاق بنانے کے لیے!"کتنا بے بس تھا وہ چیخ چلا کر توڑ پھوڑ کر کے رو بھی نہیں سکتا تھا" حیدر میں تم

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

سے نکاح نہیں کر سکتی!!.... حیدر میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں میں مر جاؤ گی!!
سکینہ کے الفاظ بھی اسے ستانے آگئے تھے مگر سکینہ سے زیادہ اسے روبہ یاد آرہی
تھی جسنے اس حالت میں اسکے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تھا سکینہ کی وجہ سے بنی بدگمانی روبا
کے رویے سے دور رہی تھی مگر روبا نے تو اسکا یقین ہی توڑ دیا" انکل میں نہیں کر
پاؤں گی ساری زندگی انکی غلامی!!! غلامی کونسی غلامی میں نے کہا تھا اسے خودی مدد
کرنے آئی تھی مذاق بنادیا میرا پہلے حیدر یہ حیدر وہ آج حیدر اپاہج ہو گیا تو کسی کو حیدر
نہیں چاہیے سب مطلبی ہیں سب اور خاص طور عورت ذات۔۔۔۔۔!" درد اتنا تھا
کہ گلے سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی وہ سن سکتا تھا کہ دروازہ پیٹا جارہا ہے" حیدر
دروازہ کھولو پلیز حیدر!!! عاشر صاحب سفیان سب تھے سکینہ روبا بھی وہیں کھڑی
تھیں سکینہ روبا کا بازو دبوچ کر ایک سائیڈ لے آئی تھی" کیا کہا ہے حیدر سے تم نے
؟" روبا نے ناگواری سے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا دیا" میں نے انھیں
جو کچھ بھی کہا ہو آپ سے مطلب یہ ہم دونوں کا آپسی معاملہ ہے آپ دور رہیں!"
سکینہ کا تو حیرت سے منہ کھلا رہ گیا تھا اور وہ دوبارہ کمرے جانب چلی گئی جسکا دروازہ
اب بھی بند تھا" حیدر پلیز دروازہ کھولو!! حیدر سر!!! مگر اندر سے کوئی جواب نہیں

آرہا تھا اب تو انھیں انجانے خوف نے ان گھیرا تھا کچھ سوچتے ہوئے سفیان نے دروازہ کو دھکے مارنے لگا تھا اور اخر دروازہ کھل گیا مگر صد شکر ایسا کچھ نہیں تھا وہ !! خاموش سا آئینے کے سامنے تھا "حیدر

جو ساز سے نکلی ہے وہ دھن سب نے سنی ہے

جو "تار" پہ گزری ہے وہ کس دل کو پتہ ہے۔۔۔؟؟؟

اسکے الفاظ نے روبا پر گڑھوں پانی گرا دیا تھا "میں ٹھیک ہوں چچا فکر مت کریں اتنا کمزور نہیں ہوں کہ چند لوگوں کی باتوں سے ٹوٹ کر بکھر جاؤں جسے جو چاہیے وہ مل جائے گا بے فکر رہیں میں کسی پر اپنا آپ تھوپو گا نہیں اور چچا آپ بھی خود کو مت تھکائیں کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب آپکو لگتا ہے اپ اپنا وعدہ نبھا رہے ہیں اور سوچا مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہو گی مجھے برا لگتا ہے چاچو جب آپ لوگوں کی باتیں سنتے ہیں ۔۔۔جب سب اپکو میرے لیے انکار کرتے ہیں جب آپ ڈاکٹرز کے پیچھے دھکے کھاتے ہیں چاچو پلیز بس کر دیں بس !!!" نرمی سے انکا ہاتھ پکڑے وہ ضبط سے بولا روبا کی نظریں زمین میں گڑھ کر رہ گئی تھیں "میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں چاچو میں

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

خوش رہوں گی ٹائم سے میڈیسن لوں گا سفیان بھی جانا چاہتا ہے تو اسے بھی بھیج دیں !!"سفیان نے حیرت سے اسے دیکھا" مجھے کہیں نہیں جانا!! منہ بنا کر وہ اسکے پاس ہی کھڑا ہو گیا تھا" جسکو جانا ہے وہ جائے!! اسنے غصے سے روبائشہ کی طرف دیکھا جو سر جھکائے کمرے سے باہر چلی گئی۔ عاشر صاحب تو بلکل ہی خاموش ہو گئے تھے حیدر کو بیڈ پر شفٹ کرنے کے بعد وہ باہر آئے تو انگلیوں کو مروڑتی وہیں کھڑی تھی" انکل !!!۔۔۔وہ۔۔۔۔

سامان باندھ لیں کل صبح آپ اپنے گھر جا رہی ہیں!!! اسنے شرمندگی سے آنکھیں " بند کر لیں تھیں" انکل وہ پو۔۔۔۔۔۔!

معاف کر دیا آپکو بھی اور آپکے بھائی کو بھی سمجھ لوں گا اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے اور " آزمائشوں میں بدلے نہیں لیے جاتے صبر کیا جاتا ہے ہم بھی کر لیں گے آپ تیاری کریں طلاق بھی پہنچ جائے گی!" آج پھر اسنے خاموشی اختیار کر لی تھی آج پھر وہ اپنے خیالات نہیں سمجھا پائی تھی اپنا ڈر نہیں بتا پائی تھی۔ اسنے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا۔

سفیان رات گئے واپس گھر جا رہا تھا جب کنوئیں کے پاس ایک ہیولہ نظر آیا پہلے تو وہ ڈر گیا پھر زرا سے روشنی میں اسکے رنگین کپڑے نظر آئے فون کی ٹارچ آن کر تا وہ کنوئیں کے پاس پہنچا دو چوٹیوں میں مقید بال درمیانہ قد گلے میں بے ڈھنگ دوپٹہ وہ کنوئیں کے اندر جھانک رہی تھی سفیان نے بھی اسکے تعاقب میں کنوئیں کے اندر دیکھا "گہرا ہے!" زیبو نے اثبات میں سر ہلا "پانی بھی ٹھنڈا ہو گا!! بغل میں کون کھڑا ہے بغیر دیکھے اسکی باتوں پر ہاں سر ہلاتی جا رہی تھی "خودکشی کرنی ہے! زیبو نے پھر "اثبات میں سر ہلا دیا سوال پر غور کی تو نظر گھما کر دیکھا "تم کون ہو؟

بھوت!!! اسنے زیبو کی طرف ہاتھ بڑھائے تو وڈر گئی پیچھے ہٹنے لگی تو گر گئی سفیان گلہ " پھاڑ کر ہنسنے لگا تھا زیبو کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے جب اسکی نظر بختو اور اسکے دوستوں پر پڑی جو منہ پر انگلی رکھے چپ رہنے کا اشارہ کر رہے تھے بختو چپکے سے نیچے بیٹھا اسکے بوٹوں کے تسمے باندھ رہا تھا زیبو نے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی ہنسی کنٹرول کی "کیا اتنی رات کو آتماوں کی طرح گھوم رہی ہو چلو آٹھ کر اپنے گھر جاؤ!!! کپڑے جاڑ ھتی وہ اُٹھی اور اسے راستہ دے دیا سفیان نے جیسے ہی قدم بڑھایا منہ کے بل نیچے!!

ہاہاہاہاہاہا اپنے عقب سے اسے قہقہوں کی آوز آرہی تھی اس سے پہلے وہ اٹھتا زیبو نے کنوئیں کی بالٹی سے بندھی رسی اسکے دونوں پیروں میں باندھ دی تھی "بختو کھینچ!! ان سب نے ایکساتھ رسی کھینچی تھی توسفیان ہوا میں اٹھنے لگا" اے۔۔۔رُکو یہ کیا کر رہے ہو!!! مگر کچھ ہی دیر میں سفیان کنوئیں کے بیچ و بیچ الٹا لٹک رہا تھا" اوئے اتارو مجھے نیچے!!سفیان کے گلے سے اسکی چین نیچے پانی میں گر گئی تھی "نہیں اتاریں گے شرم نہیں آتی ہے ایک لڑکی کو ڈراتے اسکا مذاق بناتے لٹکے رہو!!اسے زیبو اُلٹی نظر آرہی تھی جو وہاں سے جارہی تھی "اے روکو مجھے اتار کر تو جاؤ۔۔۔۔۔۔!!! مگر وہ کھی کھی کرتے غائب ہو گئے پیچھے سفیان لٹکا رہ گیا اچانک اسکی نظر ہاتھ میں پکڑے فون پر پڑی شکر یہ تو سہی سلامت ہے پاکٹ میں نہیں رکھ لیا اسنے فون ملایا "ہیلو راشد میری مدد کر گاؤں کے بیچ و بیچ جو کنواں ہے میں وہاں ہوں جلدی آ۔۔۔۔۔! کچھ دیر بعد ہی راشد وہاں آگیا تھا سفیان کو ایسے دیکھ کر اسکا منہ کھلا رہ گیا تھا "سفیان تو ایسے کیوں لٹک رہا ہے؟" اسنے انکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا "پیاس لگی تھی سوچا الٹا لٹک کر پی لوں نہیں اصل میں مجھے ایکسر سائز کرنی تھی اسلیے !"

تیرے ان گھٹیا کاموں کی وجہ سے خالہ جوتے مارتی ہیں تجھے رک میں تیری " فوٹوز کھینچتا ہوں !!!اسے اتارنے کی بجائے راشد اسکی تصویرے بنا رہا تھا" سفیان پاؤٹ بنانہ یا وہ وی کا نشان بھی !!"سفیان کا دل کر رہا تھا وہ راشد کو کنوئیں میں کھینچ لے " تیرا فوٹو شوٹ ہو گیا ہو تو مجھے اتارے گا !!اوہاں فون جیب میں رکھتا وہ ادھر ادھر تلاش کر رہا تھا کچھ آخر اسے وہ جگہ نظر آ گئی جہاں رسی کا دوسرا سرا بندھا تھا" فکر نہ کر سفیان ابھی تیری پیاس بجھے گی !یہ کہتے اسنے وہ سرا کھولا اور سفیان دھڑام پانی میں !ہاہاہاہاہاپانی سے منہ باہر نکال کر اسنے گھور کر دیکھا کنوئیں کے اندر بنے پائیدانوں پر پیر رکھ وہ باہر آیا راشد ابھی بھی لوٹ پوٹ ہنس رہا تھا کپڑے جھاڑتے اسنے اندھیرے میں دیکھا جہاں سے کچھ دیر پہلے زیبو گئی تھی "تو مل مجھے !!"

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

دس بجے تک وہ گمناموں کی طرح صحن میں ٹہلتی رہی تھی سامنے کھڑکی کا پردہ دوپہر سے گر چکا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ہوا میں لمحہ بہ لمحہ خنکی بڑھتی جا رہی تھی دل بہت پریشان تھا کس کے لیے جسے اسنے اپنانے سے ہی انکار کر دیا۔ اہستہ سے

کمرے کا دروازہ کھولے وہ اندر آئی وہ بیڈ پر سو رہا تھا ننگے پیر فرش سے قالین پر گئے تو سرد پیروں میں حرارت سراعت کر گئی۔خاموش چہرا آنکھیں موندیں لیٹا تھا جو اداسی بے بسی کا گھوارہ تھا" ائم سوری ایم ریئلی سوری میں نہیں کر پائی جو انکل چاہتے تھے ائم سوری میری وجہ سے اپکو تکلیف ہوئی ائم سوری مگر آپکے چہرے کی وہ شرمندگی مجھے آپکی تکلیف سے زیادہ اذیت ناک لگتی تھی میرا قریب آنا آپکی مدد کرنا آپکو شرمندہ کرتا تھا اور مجھے خود بھی بہت عجیب لگتا تھا اسلیے ائم سوری!!!اس سے تلافی کر کے وہ الماری کی جانب بڑھی سوٹ کیس اتارا الماری کھولی تو اپنے سے پہلے اسکے کپڑوں پر نظر پڑی جو ایک طرف لگے ہوئے تھے" سنئیں آپ اپنے لیے جگہ بنالیں !حیدر کی آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا وہ تو سو رہا تھا لیکن اسکے ذہن میں نقش اسکے الفاظ اسے سنائی دے رہے تھے۔خود کو مضبوط کرتے اسنے سامان بیگ میں رکھنا شروع کیا سامان رکھتے ایک خط بھی نیچے گرا تھا۔کتابیں ایک طرف رکھتے اسنے خط اٹھایا یہ وہی خط تھا جو مشن پر جانے سے ایک دن پہلے ذیشان نے اسے پکڑایا تھا خط تھامے وہ پھر ماضی میں الجھ گئی تھی۔۔۔نیا سمیسٹر شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا پڑھائی نہ ہونے کے برابر تھی اسلیے وہ سب کہیں نہ کہیں باہر گھومنے نکلی رہتی آج

بھی وہ سب ریسٹورنٹ میں ٹی پارٹی کرنے آئی تھیں۔ ہلکی بوندا باندی کھڑکی کے پاس موجود ٹیبل پر وہ سب بیٹھی تھی کپوں سے نکلتا دھواں انکی گاسپس جس میں روبا کورتی برابر بھی دلچسپی نہیں تھی وقفے وقفے سے چائے کی چُسکی لیتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ونڈو گلاس پر پڑتے پانی کے قطرے اوپر سے نیچے بہہ رہے تھے بھاپ سے اٹے شیشے سے دھندلے چہرے نظر آرہے تھے کہ اچانک اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے ونڈو سے باہر دو بچے کھڑے تھے جنکے لباس پھٹے تھے کندھوں پر میلا سا تھیلا لٹک رہا تھا۔ چائے وہیں چھوڑ کر وہ کاؤنٹر پر آئی جو سزز اور سینڈوچیز لیکر باہر آگئی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسنے ٹرے انکے سامنے کی جسے دیکھ کر ان دونوں کے چہروں پر چمک آگئی تھی تیزی سے انھوں نے سینڈوچ اٹھا لیے تھے کھانے کے دوران وہ مسکرا کر بس انھیں دیکھ رہی تھی۔ روڈ پر لوگ آجا رہے تھے انھیں میں ایک گاڑی ذیشان کی بھی تھی جو موسم انجوئے کرنے کی عرض سے نکلا تھا گشت کرتی نظر دور سائیڈ پر موجود ریسٹورنٹ کے باہر کھڑے خوبصورت وجود پر پڑ گئی بے ساختہ ہی قدم بریک پر چلا گیا۔ وہ بچے کھانے میں مصروف تھے جب ایک سوال پر ذیشان اور روبا دونوں

کی مسکراہٹ تھم گئی تھی "آپ تصویر نہیں بنائیں گی ہماری!!! اسنے حیرت سے انھیں دیکھا" تصویر کیوں؟

" بناتے ہیں جب ہمیں کوئی کھانا کھلائیں پیسے دے تو تصویر بناتے ہیں اور پھر ہمارے ساتھ آپ نہیں بنائیں گی!!" سمجھ تو وہ دونوں ہی گئے تھے گاڑی سے اتر کر وہ بھی آگیا تھا وہ بچے چلے گئے "ہماری زندگی کتنی شو آف ہو گئی نہ ہم اپنے ہاتھوں سے اپنے ملک کی غربت کا مذاق بنا رہے ہیں انھیں پیسے دیتے ہی فون پر سٹیٹس سٹوریز لگانی شروع کر دیتے ہیں آج ہم نے یہ کیا وہ کیا مجھے نہ شوشل میڈیا لائف ویسے ہی نقلی سی لگتی ہے مطلب کیا سیڈ سٹیٹس لگا کر خوش رہنا کیا دکھا رہے ہیں کہ ہم کھوکھلے ہیں اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ اور شاید اسی لیے شوشل میڈیا کو لوگ فینٹسی لائف کہتے ہیں جہاں ہم اپنی مرضی کی زندگی جیتے ہیں نہ کوئی ہمارا اصل نام جانتا ہے نہ اصل زندگی اصل زندگی میں چاہیے ہم غریب ہیں مگر شوشل میڈیا پر ہم بلگیٹس کی اولاد ہیں دوست عارضی رشتے عارضی وقت عارضی۔ کہیں پڑھا تھا نیکی کر دریا میں ڈال اور ہم اپنی نیکی کا بورڈ گلے میں ڈال کر گھومنے لگے ہیں وہ یاد فسٹ ائیر کی انگلیش میں

ایک باب ہوا کرتا جس میں ایک آدمی کو نیو ائیر پر اعمال لکھنے والا فرشتہ مل جاتا ہے ہاں وہ اسے تصور کرلیتا ہے اور اسے کہتے ہیں میں نے فلاں جگہ فلاں نیکی کی تھی تم نے لکھی ہاہاہم بھی اجکل اسی انسان کی طرح ہو گئے ہیں بس فرشتہ ملنے والا رہ گیا نیکیاں گنانے کو تیار!!! آپ کیا کہتی ہیں؟ اسنے چہرا اسکی جانب موڑا جو خاموشی اسے سن رہی تھی "ہمم! بس ایک لفظ جواب دے کر وہ اندر کی جانب بڑھ گئی ذیشان کے چہرے پر ناگواری آگئی تھی "آج بتا ہی دیں مجھ سے آپکو اتنی چڑ کیوں ہے کہ جواب دینا بھی ضروری نہیں لگتا اتنے وقت میں آپکو پتہ چل جانا چاہیے کہ میں ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں!!" روبا کو اسکی بات پر تعجب ہوا اسنے پلٹ کر دیکھا" کتنے وقت میں؟

"ہم دو بار پہلے مل چکے ہیں اور آج تیسری بار ہے جی وقت بہت۔۔۔۔۔۔"

آپکو لگتا ہے کسی انسان کو جاننے پہچاننے کے لیے اتنا وقت کافی ہے دو بار ملنا اور بس" اب جان لیا؟" ذیشان نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا" یہی تو میں کہہ رہا ہوں کسی کو جاننے کے لیے تھوڑا بہت وقت درکار ہوتا ہے بات کریں گے تو پتہ چلے گا کون کیسا ہے"

مجھے آپکے بارے میں کچھ نہیں جانا ایک مرد کو کسی عورت میں دلچسپی تب بڑھتی ہے جب وہ اسکے سوالوں کے جوابات شریں انداز سے دینے لگتی ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ آپکو مجھ میں کوئی بھی دلچسپی ہو اسلیے خاموش رہتی ہوں۔" ذیشان کو اسکی بات پر زرا بھی حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسنے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا تھا ملاقاتیں بڑھ جاتی ہیں جب باتیں ادھوری رہ جاتی ہیں نہ بات ہوگی نہ ملاقات ہوگی۔ لیکن وہ مکمل اسکی بات سے اتفاق نہیں کرتا" آپ سہی کہہ رہی ہیں مگر آدھا آپ جانتی ہے مرد اور عورت میں ایک اور عنصر ہوتا ہے جو باقیوں سے زیادہ ہوتا ہے اور وہ ہوتی ہیں ضد جب ایک عورت کسی مرد کو مکمل نظر انداز کرتی ہے تو بھی وہ اس میں دلچسپی لیتا ہے اور پھر اسکی نظروں میں آنا اسکی ضد بن جاتا ہے اور یہی شاید آپکے اور میرے ساتھ ہورہا ہے!" اسکا ردِعمل دیکھے بغیر وہ واپس گاڑی میں بیٹھ گیا تھا ایک نظر اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھا اور ڈرائیور کر گیا چند لمحے وہ اسے جاتا دیکھنے کے بعد سر جھٹک کر اندر چلی گئی۔ انکھوں سے نکلتے آنسوں خط پر گر کر اس میں جذب ہوتے جارہے تھے اسکی ہمت نہیں ہورہی تھی کہ اسے کھول کر پڑھے اسلیے بیگ میں رکھ کر زپ بند کردی۔ بیگ لاکر اسنے صوفے کے قریب رکھ دیا تھا ایک نظر اس کمرے کو

دیکھا جہاں اسنے دو دن اور تین راتیں گزاری تھیں ہاں بس اتنا ہی وقت وہ حیدر کے قریب رہی تھی جن میں سے زیادہ خاموشی کی نظر ہوا تھا۔شب خوابی میں ڈوبا کمرا زیرو سائز نارنجی رنگ کا جلتا بلب سنریوں پر پڑتی سنہری روشنی بکِ شیلف میں ترتیب واہ رکھی کتابیں اور رحل میں موجود قرآن مجید دل اداس تھا وہ وضو کرنے کے لیے جانا چاہتی تھی مگر سائیڈ ٹیبل پر موجود ڈبی دیکھ کر اسکا دل ڈر گیا تھا اسنے حیدر کو دیکھا جو پر سکون سو رہا تھا مگر اسکی سانس کا پتہ نہیں چل رہی تھی اسنے ڈبی اٹھا کر دیکھی جو خالی تھی۔حیدر کو کو دیکھا "حیدر!!! حیدر اٹھیں!! وہ اسے ہلا رہی تھی اسکا چہرا تھپتھپا رہی تھی گلہ خشک ہونے لگا تھا آواز بھی بند ہو گئی تھی "حیدر! آخر اسنے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو اس پر جھکی اسکا چہرا پکڑے بیٹھی تھی آہستہ سے اسکے ہاتھ ہٹائے "جی!" اسنے سُکھ کی سانس لی "وہ۔۔۔مجھے لگا آپ نے یہ۔۔۔۔۔!!!اب تو اسکے سامنے نظریں بھی اٹھانا محال تھا حیدر کی نظر سلیپنگ پِلز پر پڑی جو آخری آج وہ کھا چکا تھا "اتنا کم ظرف نہیں ہوں جو خودکشی کر لوں کرنی ہوتی تو پہلے دن کر لیتا !"

....!! میں جانتی ہوں آپ بہت ہرٹ ہوئیں میری وجہ سے مگر میں نے یہ فیصلہ "

آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر بھروسہ رکھیں اگر تو لگتا ہے کہ سہی ہے تو اسکی " صفائیاں نہ دیں اور لگتا ہے غلط ہے تو سوچے کیوں اور کس طرح غلط۔۔۔۔" اسنے تو بات ہی ختم کر دیتی تھی اگر اسکا فیصلہ سہی ہے تو کیوں بتا رہی ہے اسے کیوں بلاوجہ بات بڑھا رہی ہے پھر کچھ ادھورا رہ جائے پھر کمی کھلتی رہے گی۔ حیدر پھر چھت کو گھورنے لگا تھا اتنی مشکل سے تو نیند آئی تھی پھر جگا دیا۔اسے دیکھتے وہ شرمندہ تھی کس منہ سے پوچھے کچھ چاہیے تو نہیں۔۔یونہی سوچو میں گم نیند سے بیزار ایک رات اسنے حویلی میں گزار لی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙

روز کی طرح فجر کی نماز کے بعد وہ قرآن شریف پڑھنے بیٹھ گئی تھی جب ایک آیت پر دل کو دھکا سا لگا

ترجمہ: اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں (سورت الرعد:21)

وہ کنفیوز ہوگئ تھی وہ کیا غلطی کرنے جارہی تھی جو وہ آنے والے وقت سے ڈرے اسنے جو فیصلہ کیا ہے اپنے اور حیدر کی بہتری کے لیے کیا ہے وہ حیدر کے لیے سہی لڑکی نہیں ہے وہ اسے شرمندہ نہیں کر سکتی اسکے بعد حیدر کی زندگی میں جو آئے گی وہ اچھی ہی آئے مگر وہ ٹھیک نہیں ہے اسکے لیے۔" اللہ پاک میں کچھ غلط تو نہیں کر رہی اس سے غلط کیا ہو گا کہ میں ساری زندگی ایک جرم کے ایک ادھورے پن میں گزاردوں نہ خود پوری ہو سکوں اور نہ ہی انھیں کر سکوں جس رشتے میں محبت نہیں اس رشتے کا کیسا وجود شاید میرے جانے کے بعد وہ کمفرٹیبل ہو جائیں گے میرے کمرے میں رہنے سے انھیں جو شرمندگی ہوتی ہے وہ نہیں ہو گی میں تو انکے لیے آسانی ہی کر رہی ہوں۔ اگر آپکو میری کوئی نیکی پسند آئی ہو اسکے صدقے انھیں ٹھیک کر دیں اور اپنے پیروں پر چلنے لگیں خوش رہیں اور جو انکے قابل ہے وہ جلدی سے انکی زندگی میں آجائے اور یہ فیصلہ کرنے سے پہلے یہ نہیں سوچا تھا سب اتنا مشکل ہو جائے گا عاشر انکل بہت اچھے ہیں بہت مہربان انھوں نے اپنے بیٹے کے قاتل کو معاف کر دیا۔ میں بس چلی جاؤں گی آج پھر سب ٹھیک ہو جائے گا!" قرآن شریف سمیٹ کر اسنے رحل میں رکھ دیا پھر کچھ سوچ کر اسی دراز میں رکھ دیا جہاں

سے پہلے دفعہ نکالا تھا دراز آج پھر اٹک گیا تھا اسے نکالنے کی کوشش کرتے اسکے ہاتھ پر چوٹ لگ گئی مگر پرواہ کیے بغیر دراز کے اندر قرآن رکھا اور دراز بند کر دیا۔ بیگ گھسیٹتے اسنے ایک بار سوچا بھی اسے جگا کر بائے بول دے مگر ہمت ہی نہیں بیگ گھسٹ کر باہر آئی اور دروازہ بند کر دیا۔ دل کو کچھ ہو رہا تھا بار بار وہ آیت کانوں میں گونج رہی تھی کونسا ڈر کچھ غلط نہیں کر رہی وہ بس!! باہر عاشر صاحب ڈرائیور کو کچھ سمجھا رہے تھے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اندر چلے گئے اسکا دل دکھا تھا انکی خاموشی سے بجھے دل کے ساتھ وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ونڈو سے ایک نظر حویلی کو دیکھا۔ نوچنے کے انداز سے آنسو صاف کیا روبائشہ حیدر کو بند کمرے میں اکیلے چھوڑ کر چلی گئی۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

سفیان حویلی ہی جا رہا تھا جب راستے میں زیبو پر نظر پڑی جو سکول جا رہی تھی سکول جانے سے پہلے وہ دوکان سے چیز خرید رہی تھی "آخر مل ہی گئی تم مجھے میں بتاتا ہوں مجھے اُلٹا لٹکایا تھا۔" اسنے ادھر اُدھر دیکھے تو ایک گدھے پر نظر پڑی ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آگئی تھی۔ ساتھ بچھی چارپائی پر ڈول پڑا تھا اسنے وہ ڈول رسی کی

مدد سے گدھے کی پونچھ پر باندھ دیا ایک چھڑی مارنے کی ضرورت تھی گدھا ڈر کر
بھاگنے لگا پونچھ سے بندھا ڈول زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے آواز کرتا تو گدھا ڈر کر
اور تیز بھاگتا۔زیبو نے مشکوک آواز پر پلٹ کر دیکھا تو وہ گدھا ہونڈا کی سپیڈ سے اسکی
جانب بھاگ رہا تھا ڈر سے اسکے ہاتھوں سے چیز بھی گر گئی سب کچھ چھوڑ کر اسنے بھی
بھاگنا شروع کر دیا تھا منظر کچھ یوں تھا زیبو بستہ سنبھالتی بھاگ رہی تھی اسکے پیچھے
گدھا اور گدھے کی پونچھ پر بندھا ڈول جو الگ ہی ساز بجا رہا تھا جو گدھے کو بڑھکا رہا تھا
"ہائی امی یہ کہاں سے آگیا امی بچالو!!!بھاگتی زیبو کے منہ سے یہ الفاظ نکل رہے تھے
اور سفیان پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنس ہنس کر دوہرا ہو گیا تھا۔آخرانکی پکڑن پکڑائی کا
کھیل تب ختم ہوا جب بختو گندے پانی کے تالاب میں گر گئی اور گدھا آگے نکل گیا
اسکا سفید یونی فارم گدلیے پانی سے میلا ہو گیا تھا دو چوٹیوں سے پانی ٹپک رہا تھا اسکے
چہرے پر بھی مٹی لگی تھا آنکھوں سے مٹی ہٹا کر اسنے باہر دیکھا تو وہ گھٹنوں پر ہاتھ
رکھے رکوع کے انداز میں وہاں موجود تھا" کیوں مجھے الٹا لٹکایا تھا نہ اب دیکھو تمہیں تو
زمین میں گاڑھ ہی دیا میں نے آئیندہ سے مجھ سے پنگا نہ لینا ورنہ اس سے بھی بُرا حال
ہو گا۔"زیبو کو رج کر رونا ایا تھا اپنی گندی حالت پر اسکے پیر مٹی میں دھنس گئے تھے

وہ دلدل تھا آہستہ آہستہ وہ اس میں دھنستی جا رہی تھی "میری مدد کرو یہ دلدل ہے پلیز!! مگر سفیان سنی ان سنی کرتا آگے بڑھ رہا تھا "روکو!!! مٹی اسکی پنڈلیوں تک پہنچ چکی تھی۔ سفیان کچھ آگے نکل آیا تھا جب اسے نا جانے کیوں اسکی فکر ہوئی وہ تھی بھی کسی کی حویلی صرف جانور ہی تھے سنسان جگہ تھی قدم پلٹ گئے تھے جب تک وہ دوبارہ وہاں پہنچا وہ آدھی دلدل میں دھنس چکی تھی "اوشِٹ !"

" پلیز مجھے بچا لیں میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں آپ سے بھائی پلیز!!" سفیان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے اسے کیسے باہر نکالے خود وہ اندر جا کر پھنس نہیں سکتا تھا آخر اسے بکری کے گلے میں رسہ نظر آیا اسکے گلے سے رسہ نکالا بغیر دیکھے کہ وہ بکری کہاں بھاگ گئی "میں یہ پھینکتا ہوں تم پکڑنا ٹھیک ہے! ذیشان نے رسی پھینکی تھی اسے فوراً ہی وہ پکڑ چکی تھی۔ وہ اسے کھینچنے لگا تھا تھوڑی دیر محنت کے بعد وہ کنارے تک پہنچ گئی تھی باہر نکلنے کے بعد وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی سفیان اسے ایسے دیکھ کر شرمندہ ہو رہا تھا اسکے سارے کپڑے گیلے اور مٹی سے بھرے ہوئے تھے چہرا بھی سارا گندا ہو گیا تھا۔ اسکی نظر اسکے بیگ میں موجود پانی کی بوتل پر پڑی

اسے نکال کر ڈِگی سے صاف کیا" یہ لو پانی پیو!! گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے پانی پلایا اسکا منہ دھلویا گندمی عام نقوش والا چہرا بلکل سفیان جیسا عام ہی تھا مگر چاہتیں بے چہروں سے تھوڑی ہوتی ہیں ایک انجانی سا جزبہ ہوتا ہے جو جڑ جاتا ہے مگر ان کے بیچ وہ رشتہ ابھی بنے کا وقت نہیں آیا تھا" سنو اپنے گھر جاؤ ابھی کے ابھی یہاں نہیں رُکنا تمہیں !"" اثبات میں سر ہلاتی وہ آگے بڑھی تو سفیان نے اسے شال تھما دی" یہ اوڑھ لو کپڑے گیلے ہیں تمہارے اور آئیندہ کے بعد گھر سے سکول اور سکول سے گھر جانا راستے میں دکانوں پر رُکی نہ اگلی دفعہ گدھا نہیں بیل پیچھے چھوڑ دوں گا جاؤ!! مصنوعی غصے سے رعب جھاڑ تا وہ اسے ڈرانے میں کامیاب ہو گیا تھا چادر گرد لپیٹتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ سفیان نے سکھ کا سانس لیا اپنے کپڑے جھاڑے اور اسکی مخالف سمت چلا گیا۔ کچھ محبتیں واقع ہونے میں خاصا وقت لگا دیتی ہیں۔ زیبو گھر واپس آئی تو سامنے بیٹھی روبا کو دیکھ کر چہک اٹھی آپا!!! ان دونوں ماں بیٹی نے دروزے کی جانب دیکھا تو آنکھیں کھلی رہ گئی وہ کیچڑ سے لت پت کالی چادر اوڑھے کھڑی تھی" زیبو یہ تیرا کیا بنا ہوا ہے !"

بنا کیا ہے روبا پھر اپنی دوستوں کے ساتھ شرارتیں کرتی گری ہو گی ہاتھ رہ جاتے "
ہیں میرے اسکا یونیفارم صاف کرتے اسے دیکھ کر کون کہے گا یہ دسویں جماعت میں
پڑھتی زرا عقل نہیں ہے اجکل کی لڑکیاں اتنی ہوشیار ہیں اور اسکا ذہن بچوں والا
شرارتوں میں لگا رہتا ہے ".

ہمیں اجکل کی لڑکیوں والا ذہن چاہیے بھی نہیں اماں وہ بچی ہے اسے بچی رہنے دیں "
جب وقت آئے گا میں سمجھالوں گی اسے بس بختاور پر تھوڑی سختی کریں اسے تو آپ
کچھ کہتی نہیں ہیں زیبو گُڑیا نہا کر آؤ پھر بتانا کیا ہوا۔؟ گندہ بیگ وہیں اتار کر وہ اندر
آگئی اسکے گندے پیر سفید فرش پر چھپ گئے تھے جس سے روبا کو کوفت ہو رہی تھی
پانی گر کر وائپر پھیرنے لگا گئی "تو رہنے دے میں کرلوں گی تو تھک گئی ہو گی پھر تجھے
واپس بھی تو جانا ہے میرے پاس بیٹھ جا تھوڑی دیر!!" انکی بات پر چلتا ہاتھ رک گیا تھا
"اب نہیں جاوں گی واپس آگئی ہوں ہمیشہ کے لیے!!" کچھ پل خاموشی رہی تھی اسنے
"حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھیں "کیا ہوا اماں؟

بتا مجھے تو ہوا کیا! اسنے گھر اسانس لیکر وائپر کونے میں رکھا اور بیٹھ گئی اتاے سب " کچھ بتانے کے بعد اسکی ماں کچھ زیادہ خوش نہیں تھی وراثت کی تقسیم کا تیسرا حصہ جو لوٹ آیا تھا پھر بھی مسکرانا تو تھا انھیں "یہ تو بہت اچھی بات ہے چنگے لوگ ہیں اور "مطلب پرست بھی ہیں تھوڑے سے مطلب ایک اپاہج۔۔۔۔۔

حیدر ہے انکا نام اپاہج نہ کہیں بار بار۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ہاں ہاں وہی حیدر اب چل " نہیں سکتا تھا تو میری بیٹی ہی ملی تھی پھنسانے کے لیے اچھا کیا جو چھوڑ دیا اسے اچھا رُک تیرے لیے خط آیا ہے مجھے یاد ہی نہیں رہا کل آیا تھا۔وہ خط لینے چلی گئی واپسی پر انکے ہاتھ میں ایک سفید لفافہ تھا اور ایک بند فون۔۔۔۔"اسے اب یاد آیا تھا فون تو وہ گھر ہی چھوڑ گئی تھی بند کر کے زیبو اور بختو زیادہ تر ٹی وی سے ہی جھگڑتے تھے اسلیے اسکا فون محفوظ تھا۔فون ایک طرف رکھ کر اسنے لفافہ کھولا تو ہلکی سے مسکراہٹ "ہونٹوں کو چھو گئی اسکی ماں کی آنکھیں بھی چمک گئی تھیں "کیا ہوا روبا؟

امی یہاں آنے سے پہلے ایک جگہ نوکری کے لیے درخواست دی تھی وہ منظور " ہو گئی ہے مجھے کل کراچی جانا ہو گا تنخواہ بھی پینتیس ہزار ہے بہت ہے ہوسٹل کا خرچہ

بھی نکل آئے گا آپکو بھی بھیج دوں گی۔"انھوں نے پیار سے اسکا ہاتھ تھاما"تو ٹھیک ہے نہ روبا میں تیری سوتیلی ہوں مگر اتنی بھی بری نہیں ہوں کے مجھے تیر فکر نہ ہو تو نہیں جانا چاہتی تو یہی ٹھیک ہے ہم اگاتے تو ہیں فصلیں جو آمدنی ہوتی ہے وہ کافی ہم چاروں کے لیے اور تو رہے گی نہ تو بختو اور زیبو بھی قابو میں رہتے ہیں ."

نہیں امی میں جانا چاہتی ہوں دور بہت دور اور شاید اللہ پاک بھی یہی چاہتے ہیں " اسلیے تو پہلی درخواست ہی منظور ہو گئی اور جو آمدنی ہے وہ گھر اور باہر کے خرچوں پر نکل جاتی ہے بچے ہیں ان کی پڑھائی ہے سب آسانی سے ہو جائے گا اور گھر بھی تو کافی خراب ہو گیا ہے اسکا رنگ روغن کروانا ہے میں ٹھیک ہوں کچھ زمہ داریاں ہیں میری جو مجھے پوری کرنی ہے۔"

تو اپنی ساری ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے؟"اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" "کیا پوری نہیں کی؟

نہیں ویسے ہی بولا ساری کرے گی جو جسکے حق کی بھی ہو گی!!"اسے حیرت میں " چھوڑ کر خود وہ کچن میں چلی گئی تھیں۔

⦿⦿⦿⦿⦿⦿⦿⦿

ٹی وی سکرین انکے چہروں کر جگمگا رہی تھی زیبو نے روبا کی گود میں سر رکھا ہوا تھا ماں سو چکی تھی بختو بھی اونگھ رہا تھا اسنے سر جھکا کر دیکھا تو زیبو بھی سو گئی تھی۔ ایک محبت کی نظر سے اسنے ان سب کو دیکھا کل ان سب سے دور وہ کراچی چلی جائے گی زیبو کا سر تکیے پر رکھ کر ٹی وی بند کر کے وہ باہر صحن میں آ گئی تھی۔ دُھلے فرش سے چمک کر نکلی لال اینٹیں چاند کی روشنی میں جگمگا رہی تھی ہلکی چلتی ہوا پتے پتے کو اپنے ساز پر نچا رہی تھی جوڑے سے آزاد کچھ آوارہ لٹے بھی ہوا کے ساتھ محوِ رقص ہو گئی تھیں نوز پِن کا موتی چاند کی روشنی سے چمک رہا تھا اسنے ایک بے تاثر نظر آسمان پر اٹھائی مگر آج یہ آسمان یہ تارے کیوں اجنبی سے لگتے تھے روٹھے روٹھے ایک عجیب کوفت بے چینی اجنبیت تھی آج ماحول میں جیسے ہر چیز منہ پھیر رہی ہو حیدر کو چھوڑتے ہی اسے گھر چھوڑنے کا حکم بھی مل گیا تھا مگر وہ تو اچھا ہی ہے وہ بھی تو نوکری کرنا چاہتی تھی مگر حیدر سے نکاح بھی تو اسکا اپنا ہی فیصلہ تھا اسے غلط کہہ سکتی ہو تو یہ کیسے جتنا سوچ رہی تھی دماغ اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔ تنگ آ کر اسنے اپنا فون آن کیا ہانیہ علیزے

اور نا جانے کتنے پیغامات ایک ساتھ موصول ہو گئے تھے ان میں سے ایک پیغام نا آشنا نمبر سے تھا

Hi Roba ...

This is me zeshan I got your number from haniya ...

Where are you please contact me ... ...

ذیشان۔۔۔ذیشان نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔فون کی سکرین اچانک ہی ایک منظر میں ڈھل گئی تھی وہ پیغام اسے پھر ماضی کی یادوں میں لے گیا تھا ....چلچلاتی دھوپ اوپر سے جون کا مہینہ جوتے سمیت پاؤں جل رہے تھے وہ واپس ہوسٹل جا رہی تھی گرمی کی وجہ سے لوگ گھروں میں قید تھے رش کم تھا۔سامان تھامے وہ سڑک پر جا رہی تھی سورج نے آنکھیں تک چندھیا کر رکھ دیں تھیں اوپر سے حجاب کی حدت اسے جلدی تھی ہوسٹل پہنچنے کی مگر شاید آج قسمت ہی خراب تھی ایک لڑکا اچانک اسکے سامنے آ گیا تھا" کہاں میں مدد کر دوں!!"اسے نظر انداز کرتی وہ سائیڈ سے نکلنے لگی تو اسنے ہاتھ پکڑ لیا" اتنی بھی کیا جلدی ہے!!!"وہ اس سے

اپنا ہاتھ چھڑانا چاہ رہی تھی مگر وہ مرد تھا اسکی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ اسے گھسیٹ سکتا تھا اسے کھینچتا وہ ایک طرف لیجانے لگا تھا اچانک اسکے ہاتھ میں ایک اینٹ آگئی جو اسنے اس لڑکے کے سر پر دے ماری۔خون سے لت پت وہ گر گیا تھا۔یہ کیا کیا آپ نے مار دیا اسے!!!دوکاندار کی آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا"نن۔۔۔نہیں یہ زبردستی کر رہا تھا!!وہاں لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔"ارے اسے ہسپتال پہنچاؤ کوئی پولیس کو بلاؤ کوئی!"پولیس کا نام سنتے ہی اسنے بھاگنا شروع کر دیا تھا۔وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی پولیس اسے ڈھونڈ ہی لے گی ہوسٹل۔۔۔ہوسٹل بھی وہ جانا نہیں چاہتی تھی اسلیے ایک پارک میں بیٹھ گئی مگر اسکی ساری ہمت ڈھیر ہو گئی جب تھوڑی دیر بعد پولیس جیپ دکھائی دی وہ بھاگنا چاہتی مگر پیر جامد اور جسم کانپنے لگا تھا"یہی ہے وہ!"اس دوکاندار نے اثبات میں سر ہلایا"سر وہ۔۔وہ لڑکا بدتمیزی کر رہا تھا۔" مگر پولیس نے اسے جیپ میں بٹھالیا تھا۔اسے بے تحاشہ رونا آرہا تھا آج وہ باہر ہی کیوں نکلی تھی۔پولیس سٹیشن پہنچنے تک وہ اپنا چہرا مکمل چھپا چکی تھی حولدار اسکا بازو تھامے اندر دھکیل رہا تھا جسکی وجہ سے اسکا نقاب ڈھلک گیا تھا"ہاتھ ہٹاؤ!!بلند آواز روبا اور حولدار دونوں کے کانوں سے ٹکرائی تھی ان دونوں نے دائیں جانب دیکھا تو

سینئیر انسپیکٹر کے ساتھ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ذیشان کھڑا تھا جو حولدار کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو روبا کے بازو پر تھا۔خوف سے ہاتھ ہٹا کر ایک سائیڈ ہو گیا تھا ۔کیا مسئلہ ہے ؟"سب انسپیکٹر کی آواز پر ذیشان نے گھور کر اسے دیکھا پھر اپنے دوست کی جانب مُڑ گیا" یہ قانون ہے تمہارا ولی کیا تمہیں نہیں پتہ ایک خاتون مجرم کو ہاتھ صرف لیڈی آفیسر لگا سکتی ہے اور تمہارا مرد حولدار کس طرح ایک خاتون کو لا رہا ہے عقل سے پیدل ہو تم لوگ!!اسکی آواز پورے تھانے میں گونجی تھی ولی نے "اسے ریلیکس رہنے کا کہا" انسپیکٹر تہمینہ کہاں ہے ؟

"سر وہ انھیں ایمر جنسی ہو گئی تھی تو گھر چلیں گئی انکے گھر مہمان۔۔۔۔ "

واہ مہمان اتنے ضروری ہو گئے کے اپنے ساتھ آپکو بھی قانون بھلا گئی کس جرم میں " لائی گئی ہیں یہ ؟"روبا کو گھورتے اسنے سوال کیا اسے اس پر بھی غصہ آرہا تھا ویسے تو !!! شیرنی بنتی ہے یہاں کیا بھیگی بلی بنی بیٹھی ہے"ایک لڑکے کا سر پھاڑا ہے انھوں نے

"مر گیا ہے ؟"جواب تڑک سے آیا تھا"نہیں زندہ ہے ؟ "

!بیان لیا اسکا؟"۔۔۔۔۔"نہیں جا رہے ہیں لینے انھیں پکڑنا بھی تو ضروری۔۔۔ "

چلیں بیان لیکر آئیں!!روبا کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ باہر چلا گیا تھا انسپیکٹرز " بھی پیچھے ہی تھی۔ ہسپتال کے کمرے میں ملزم اپنے چاروں اور کھڑے پولیس والوں لڑکی اور سول میں موجود اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا جو کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں بتائیں کیا ہوا تھا؟"اس لڑکے نے ذیشان " کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھتا سیدھا ہو گیا تھا"وہ۔۔وی۔۔۔ مم۔۔۔میں نے بدتمیزی کی تھی اسلیے انھوں نے مارا مجھے!"روبا نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا ذیشان نے گھور کر انسپیکٹر کو دیکھا"اب تو آپکو پتہ چل ہی گیا ہوگا جو کچھ بھی ہوا سیلف " ڈیفنس میں کیا گیا۔

آپ ہیں کون اور اتنا انوالو کیوں ہو رہے ہیں!"ذیشان نے اپنا کارڈ نکالا"میجر " ۔۔۔میجر ذیشان احمد!انسپیکٹر نے اسکے ہاتھوں سے کارڈ لیکر اسکی جیب میں رکھا" میجر ہوگے اپنی چھاؤنی میں فلحال چھٹی پر ہو ایک عام آدمی بن کر رہو اور دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑاؤ!"

ایک میجر ہونے کی حیثیت سے میری حدود اور ایک عام باشندہ ہونے کی حیثیت " سے میرے حقوق مجھے سب پتہ ہے مگر اب آپکو پتہ ہونا چاہیے سب انسپکٹر ندیم یلغار دوبارہ اس لڑکی کو نظر اٹھا کر دیکھا تو تمہیں اٹھانے پوری بٹالین آئے گی !!"روبا نے حیرت سے اسکے چہرے کو دیکھا جسکا ہاتھ انسپیکٹر کے گریبان سے چند فاصلے پر تھا۔ اسے باہر آنے کا اشارہ کر کے وہ چلا گیا تھا روبا بھی پولیس سے نظریں بچاتی نکل گئی تھی۔ باہر وہ گاڑی سے ٹیک لگائے اسکا انتظار کر رہا تھا" آئیں میں آپکو ہوسٹل چھوڑ دوں !"

" نہیں میں چلی جاؤں گی !! تھینک یو!!! بیگ سنبھالتی وہ مڑی" یہ کس کے لیے تھے میں نے آپکو پولیس سے بچایا یا لفٹ نہ لینے کے لیے ؟"اسے بنا کوئی جواب دیے وہ چلنے لگی" آئی لو یو !!"روبا کے پیر وہیں جامد ہو گئے تھے اسنے پلٹ کر حیرت سے اسے دیکھا"بس روکنا تھا آپکو مجھے بات کرنی ہے آپ سے اور مجھے میری قسم اگر آپکو کچھ کہا تو وہیں مر جاؤں ہیلپ کی ہے میں نے آپ کی اتنا تو کر ہی سکتی ہیں.!"چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔ گہر اسانس لیکر وہ گاڑی میں بیٹھا تو وہ

ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی "مجھے تو لگا تھا آپ بہت بہادر ہونگی مگر آپ تو ڈرپوک نکلی !"

". جب ایک لڑکی کو اپنی عزت پر خطرات نظر آئیں تو وہ ڈرپوک بن جاتی ہے "

اور یہی انکی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے عام حالات میں شیرنی بنے گھومنا ہے اور جہاں بنا چاہیے وہاں بلی جیسا منہ نکال لیتی ہیں مطلب آپ بھی ان میں سے ہی نکلی ایک بار بھی بولا نہیں گیا ان سے کے لیڈی آفیسر کے علاوہ ہاتھ نہ لگائے مجھے کوئی "----

میں ڈر گئی تھی ایک تو وہ اتنی بدتمیزی کر رہا تھا اوپر اسکے سر سے اتنا خون نکلا میں گھبرا گئی تھی جب میرے ساتھ غلط ہو رہا تھا تب کسی نے نہیں دیکھا جب اسے مارا تو سب آگئے۔ مجھے ڈر لگنے لگا تھا کیا کروں اسلیے وہاں سے بھاگ گئی مگر پھر بھی پولیس نے "ڈھونڈ لیا۔۔۔

ہمم !ایسے حالات میں ڈرتے نہیں پر ابلمز اور بڑھتی ہیں کنفڈنس ہو جاتے ہیں میرا " دوست ہے حیدر وہ کہتا ہے اپنے فیصلوں پر کانفیڈنس رہتے ہیں اسکی صفائیاں نہیں

دیتے اور اگر لگے غلط ہے تو پھر سوچتے ہیں کیوں اور کیسے غلط ہے ایسا میرا دوست کہتا ہے۔" مگر وہ اسکی باتیں سن ہی کب رہی تھی وہ تو باہر کسی گہری سوچ میں گم تھی "

"! ہوسٹل آگیا

اسکی آواز پر ایک دم ہی بریک لگی تھی سامان اٹھاتی وہ جلدی سے باہر نکل گئی " پھر ملیں گے روبا اس بار بات ادھوری رہ گئی ہے کہ ایسے حالات میں اور کیا کرنا چاہیے !" دوسری نظر اس پر ڈالے بغیر وہ ہوسٹل آگئی تھی بیڈ پر سامان رکھنے کے بعد اسنے پورے دو گلاس پانی پیا تھا گہرے گہرے سانس لینے کے بعد وہ زیشان کے بارے میں سوچنے لگی تھی سوچتے ہونٹ کب مسکرا اٹھے پتا ہی نہیں چلا اگر آج وہ نہ ہوتا تو !!" منظر بدل کر پھر سے فون کی ساکن سکرین میں ڈھل گیا تھا جہاں اسکا پیغام جگمگا رہا تھا بے ساختہ ہی انگلیاں کی پیڈ پر چلی گئی پھر کچھ سوچ کر جواب نہیں دیا الٹا فون دوبارہ سوئچ آف کر دیا اور تارے کو شمار کرنے لگی۔

آپا جلدی کرلیں تانگہ آگیا ہے آپکو اڈے پر چھوڑ دے گا!!وہ بے دلی سے چائے " پی رہی تھی جب بختو کی آواز آئی سامان اسنے باندھ لیا تھا۔وہ چائے ختم کرنا چاہتی تھی !" جب دروازہ پھر بجا"بختاور تانگے والے کو بول صبر کرلے آرہی ہوں

!" اسنے دروازہ کھولا تو سامنے ڈاکیا تھا" جی چچا

روبائشہ اکمل کے لیے ڈاک آیا ہے!" اپنی نام کی پکار سن کر وہ دروازے تک خط لیا " سرکاری لفافہ تھا۔کاغذات نکالے تو ایک دم دل کو دھکا سا لگا ٹیس سے اٹھی جو ہوک بن کر پھر دب گئی ہونٹ سکڑ گئے آنکھوں میں اداسی اتر آئی "کیا ہوا روبا؟اسنے نم نظر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا" امی۔۔۔وہ۔۔۔۔۔ططط۔۔۔طلاق آئی ہے پہلی!کاغذ سمیٹنے کی کوشش میں ہاتھ کانپ رہے تھے کاغذ نیچے گر گیا تھا اسے وہیں چھوڑ کر وہ اندر سامان لینے چلی گئی بختو نے کاغذ سمیٹ کر لفافے میں رکھا اسکا سامان اٹھایا اور ٹانگے میں رکھنے چلا گیا وہ سب سے مل رہی تھی بختو نے اسے لفافہ پکڑایا جسے اسنے بیگ میں رکھ لیا" اچھا امی اپنا اور ان دونوں کا خیال رکھے میں آؤں گی ملنے!" ان دونوں کے ماتھے چوم کر خاموش ہوگئی تھی۔کوچوان نے گھوڑے کو چھمک ماری تو

ٹپ ٹپ کی آواز زمین سے اُبھرنے لگی گھوڑے کے گلے میں لگی گھنٹی بھی اپنا شور مچا رہی تھی جیسے جیسے وہ گاؤں کی حدود سے نکلتی جارہی تھی ویسے ویسے آسمان کو کالے بادل گھیرتے جارہے تھے دھوپ میں چمکتی فصلوں کی چمک اندھیرے نے ماند کردی تھی ایک تو وقت ایسا تھا دوسرا موسم بھی بگڑ گیا تھا عجیب اداسی پھیل گئی تھی۔ نظر سفید حویلی پر پڑی تھی بے ساختہ ہی آنسوں آنکھوں سے لُڑکنے لگے۔ کرب سے آنکھیں بند کی توحیدر ویل چیئر پر بیٹھا مسکراتا نظر آیا۔۔۔ لہلاتی فصلیں اب مٹی کے اونچے اونچے پہاڑوں میں ڈھل گئی تھی جسکا مطلب آں‌ادی کہیں پیچھے رہ گئی تھی ہلکی بوندا باندی بھی شروع ہوگئی ہوا بھی کمزور تنے والے پیپل کے درخت اور کیکر کو جڑوں سے اکھاڑنے میں لگی تھی اسکا دل گھبرا رہا تھا" چچا موسم خراب ہورہا ہے تانگہ نہیں چل رہا تو گاؤں کی طرف واپس موڑلیں !"

نہیں بیٹی ایسا تو ہوتا رہتا ہے اتنی خراب نہیں تجھے اڈے تک پہنچادوں گا! وہ ناامید " ہوکر سر جھکا گئی۔ مٹی کے پہاڑ پکی سڑک میں تبدیل ہوگئے تھے گاؤں زیبو بختو حیدر بہت پیچھے رہ گئے تھے سب تو ہر لمحے میں اسکا دل اداس سے اداس ہوتا جارہا تھا۔

آخر اسنے تنگ آکر فون نکالا ہیڈ فونز کانوں میں لگا کر میوزک پلے کر دی

میرا دل میرے ہاتھوں سے جاتا رہا۔۔۔

روٹھی تقدیر کو میں مناتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ زمانہ تو دامن بچاتا رہا۔۔۔۔۔۔

تو بھی دامن بچائے تو میں کیا کروں۔۔۔۔

اے شبِ ہجر مجھ کو بتا دے زرا۔۔۔

یاد انکی جو آئے تو میں کیا کروں۔۔۔

الفاظ بھی اسے حیدر کی یاد دلا رہے تھے ہر چیز مجھے کیوں اسکی طرف گھسیٹ رہی ہے میرا فصلہ بلکل ٹھیک ہے میرا جانا ہی بہتر ہے. اڈے پر ایک بھگدڑ مچی ہوئی تھی سروں پر اپنے بستے بیگ گتے رکھے بارش سے بچتے لوگ بسوں میں سوار ہو رہے تھے ۔کوچوان نے بحفاظت اسے بھی ایک بس میں سوار کر دیا تھا چند بارش کی بوندوں نے زمین کی بھڑاس نکال دی تھی جسکی وجہ سے گرمی تھوڑی بڑھ گئی تھی مگر ائیر

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

کنڈیشنڈ بس میں قدم رکھتے ہی سرد ہوا ہڈیوں تک میں رچ بس گئی تھی وہ نیچے اتر آئی "اے سی چل رہا ہے میری طبیعت خراب ہوتی ہے۔" سامان اتارتے کوچوان نے کوئی دوسری بس دیکھی جو کراچی جاتی ہو مگر کوئی بھی نہیں تھی۔ ہر گزرتا لمحہ موسم کو شدید کرتا جارہا تھا پہلے صرف بارش ہو رہی تھی لیکن اب بادل گرجنے بھی شروع ہوگئے تھے وہ ایک کونے میں پناہ لیے کھڑی تھی جب سائرن بجا کراچی جانے والی ایک بس تیار تھی۔ کوچوان نے اسے وہیں بیٹھا دیا۔بس میں قدم رکھتے ہی اسے ایک دم انجانے خوف نے ان گھیر اتھا "حیدر!!" مگر وہ بیٹھ چکی تھی۔ونڈو سیٹ پر بیٹھتے اسنے اپنے گاؤں کے آخری مقام کو دیکھا جو بھیڑ سے بھرا ہوا تھا مگر تنہائی پھر بھی تھی بس میں بھی زیادہ سواریاں نہیں تھی اے سی بھی نہیں تھا سیٹ بھی کمفرٹیبل تھی پھر بھی بے چینی تھی۔ایک دھکا سا لگا اور مٹی سے بھرے ٹائر تارکول کی سڑک پر چرچرانے لگے۔وہ دور جاری تھی سب کچھ چھوڑ کر اپنے فیصلے پر اعتماد رکھ کر کسی کی زمہ داری اتار پھینک کر اس سے جان چھڑا کر حیدر کے ساتھ بُرا کر کے اور ہر بُرے کا حساب ہوتا ہے۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

شام تک وہ کراچی پہنچ گئی تھی۔نائٹ سٹے اسنے ہوسٹل میں کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔گھر اطلاع دینے کے بعد سینگل بیڈ پر لیٹی چھت کو گھورنے لگی تھی۔دل اتنا اداس تھا کہ سانسوں کا گزر بھی نا معلوم تھا۔اتنا بے بس اتنی تنہائی اتنی تکلیف اسنے کبھی محسوس نہیں کی تھی کیا اسکا فیصلہ غلط ہے تو کہاں غلطی ہوئی اس سے ایک انسان جو آپ سے ہر روز شرمندہ ہوا سے شرمندگی سے نجات دلانا کہاں غلط تھا کسی کو ہر روز یہ احساس دلانا کہ وہ محتاج ہے کہاں سہی ہے میں نے تم بس انھیں اس بوجھ سے آزاد کیا ہے میں بھی ایک لڑکی ہوں سمجھتی ہوں کہ ایک لڑکے کا یوں کسی کے سامنے کسی کا ہر چیز کے لیے محتاج ہونا کتنا تکلیف دیتا ہے اب میں وہاں ان پر مسلط نہیں ہوں گی تو انھیں شرمندگی بھی نہیں ہو گی اور آہستہ آہستہ وہ اپنی زندگی میں واپس آنے لگے وہ ٹھیک ہونے لگے گا وہ تبھی ٹھیک ہونگے جب انکا دماغ کسی بھی بوجھ کسی بھی غیر ضروری جذبے سے خالی ہو گا میرا فیصلہ غلط نہیں ہے!"فون کی بجتی بیل اسے خیالات سے باہر لے آئی تھی گہرا سانس لیکر اسنے کال اٹھائی"بولو ہانیہ!"

تھینک گاڈ تم نے فون اٹھایا تم کہاں ہو؟"۔۔۔۔۔۔"گھر گئی تھی آج واپس آئی "

!" ہوں ہوسٹل میں ہوں سونا چاہتی ہوں

چل ٹھیک ہے کوئی بات نہیں تو آرام کر صبح یونی میں ملتے ہیں اور ہاں تمہارے "
جانے کے ایک ہفتے کے بعد ذیشان آیا تھا یونی میں اسنے بہت انسسٹ کرنے بعد میں
نے اسے تمہارا نمبر دیا تھا میں نے تجھے انفارم کرنے کی کوشش مگر تیرا نمبر بند تھا
!!! سوری

کوئی بات نہیں !چند لفظوں کے جواب دینے کے بعد اسنے فون بند کر دیا تھا۔ ہر چیز "
کو بلائے طاق رکھے وہ آنکھیں موند گئی۔

⊙⊙⊙

اندھیرے کمرے میں کہیں سے کوئی روشنی کا آسرا نہیں تھا روشندان سے آتی چند
کرنیں بھی اس وجود کو روشنی میں نہیں لا سکی تھی۔ گھٹنوں میں سر دیے کوئی سسک
رہا تھا دبی دبی گُھٹ کر رونے کی آواز ایک عجیب وحشت پیدا کر رہی تھی خوف کے
مارے اسکی آنکھ کھل گئی پورا چہرا پسینے میں بھیگ گیا تھا۔ سانس بھاری ہوتی تھی وہ

کانپ رہی تھی۔اسے ابھی تک لگ رہا تھا کہ خواب سے باہر نکلی ہی نہیں ہے پھر اسے کوئی گھٹنوں میں سر دیے سسکتا نظر آجاتے گا۔کچھ دیر خود کو پر سکون کرنے کے بعد اسنے گھڑی دیکھی رات کے دو بج رہے تھے وہ شام کو لیٹے لیٹے کب سو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کچھ ہی دیر میں تہجد کی اذانیں ہونی شروع ہو جانی تھیں۔کپڑے نکال کر وہ فریش ہونے چلی گئ تھی۔نہانے کے بعد بال سکھاتے اسکا ذہن کل کے تانے بانے بُن رہا تھا کل جاب سے واپسی پر یونی جانا تھا پھر رینٹ پر گھر کا بھی پتہ کرنا تھا ۔کچھ ضروریات کی چیزیں بھی لینی تھی انھیں سوچو میں اللہ اکبر کی صدا گونج گئ تھی۔نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھیں تو بھول گئ کہ اسے کہنا کیا تھا دل میں اتنی اُتھل پُتھل مچی تھی کیا کہے کیا مانگے کس چیز کا گلہ کرے کس چیز کا شکر کرے وہ پاگل ہو رہی تھی سوچ سوچ کر کیا وہ سہی ہے وہ بہت کم تہجد کی نماز میں آٹھ پاتی تھی کیونکہ کبھی ایسا کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی مگر آج وہ پریشان تھی وہ جاننا چاہتی تھی کہ کیا وہ غلط ہے یا سہی۔تلاوت کی غرض سے اسنے قرآن کھولا تو سبق پر جانے سے پہلے ایک آیت پر نظر پڑی

بیشک رات کا اٹھنا نفس کو خوب قابو میں رکھتا اور بات بھی بہت ٹھیک نکلتی ہے(
سورت المزمل 6)

یعنی نیند سے اٹھ کر نماز پڑھا قرآن کی تلاوت کرنا نفس کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے اسے پھر سوچو نے گھیر لیا تھا وہ کہاں نفس سے تجاوز کر گئی جو قابو میں رہنے کا حکم آیا تھا کہیں وہ اپنے فیصلے پر بہت زیادہ ہی اعتماد نہیں دکھا رہی جو غلط ہے یعنی کچھ تو ہے جو غلط ہو رہا ہے اب اسکا جواب صرف اللہ پاک ہی دے سکتے ہیں اور وہ جواب اسے صرف تہجد کی نماز دے سکتی تھی۔اسکے بعد ایسے کوئی آیت نہیں آئی تھی جو اسکے سوالوں کا جواب دے۔خود کو بہت سمجھدار اور خود اعتماد سمجھنے والی رو بایہ نہیں سمجھ پائی تھی کہ خدا نے اسے صبر کی تلقین کی تھی حیدر کے معاملے میں مگر اسنے جلد بازی دکھا کر ہار مان لی اسے پھر اشارہ دیا گیا کہ بُرے کا حساب ہو گا اسنے پھر بھی حیدر کو اس تنہائی میں چھوڑ کر اس پر ظلم کیا اسکے ساتھ برا کیا اور اپنے نفس کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر سمجھاتی رہی کی وہ سہی ہے اسکا فیصلہ بہتر ہے تو نفس کو قابو کرنے کا حکم آگیا تھا بے شک اللہ کے کلام میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہے مگر انھیں سمجھنا آسان

نہیں ہر چیز ایک ہی نقطے پر رُک جاتی ہے پھر صبر اور یقین جمع رو بانے نہیں کیا اسنے اللہ کے فیصلے پر یقین نہیں کیا اسکی ذات پر یقین نہیں کیا کہ اسکی قسمت میں یہ لکھا گیا تو کوئی حکمت ہو گی صبر کے کہے جانے کے باوجود بھی اسنے جلد بازی کی اور حیدر کو چھوڑ کر اس پر ظلم کر آئی اب حساب تو دینا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

وہ ایک ٹیکسٹائل کمپنی میں کمپیوٹر آپریٹر تھی مال کا حساب اسکی لاگت سب اسنے دیکھنا تھا آفس کا پہلا دن اتنا تھکا دینے والا نہیں تھا۔کام سے فارغ ہو کر وہ یونی جانے کی تیاری میں تھی سڑک کنارے کھڑی وہ رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔اچانک ایک سفید گاڑی اسکے سامنے رُکی تھی۔دروازہ کھُلتے ہی اسکی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں اور وہ منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا"اومائی گاڈ روبائشہ فائنلی یو آر بیک!!"ذیشان کو دیکھ کر اسکے چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا نہ ہنسی نہ ناگواری نہ مسکراہٹ نہ حیرت تھا نے والے حادثے کے چند دن بعد ہی ذیشان نے ہوسٹل آکر اسے خط دیکر گیا تھا جس میں اسنے کیا لکھا تھا کیا نہیں اسے کچھ پتہ نہیں تھا مگر وہ جانتی تھی ذیشان نے اپنے جذبات

لکھے تھے جو وہ پڑھنا نہیں چاہتی تھی۔ محسوس تو وہ بھی کچھ کچھ کرنے لگی تھی اسکے لیے مگر گاؤں والے حادثوں کے بعد وہ بلکل ہی اسے بھول گئی تھی اور اب تو اسکی طرف قدم بڑھانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ کچھ کہہ رہا تھا اسکے ہونٹ ہل رہے تھے اسکا ہاتھ بڑھ رہا تھا پھر اسے اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا پھر ایک جھٹکا"

روبائشہ سن رہی ہیں؟" ذیشان نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تھا اسے اسکا ہاتھ ابھی بھی اسکے کندھے پر تھا جسے اسنے گھور کر دیکھا تو اسنے ہٹالیا" کہیں بیٹھ کر بات کریں؟"

پہلے کہیں آپ سے بیٹھ کر بات کی ہے جو آج آپ یہ پوچھ رہے ہیں؟" ذیشان کو " اسکا لہجہ پہلے سے بھی روکھا لگا تھا" آپ ٹھیک ہیں؟

اسے لگا تھا جب ہوسٹل میں اسنے اسکا خط پکڑا تھا تو شاید نرم پڑ گئی تھی مگر وہ تو پہلے سے بھی انجان ہو گئی تھی" روبائشہ ہم دوست ہیں؟

میں نے کب کی آپ سے دوستی؟" ذیشان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا" دیکھیں مسٹر " ذیشان وہ خط آپ مجھے تھما کر گئے تھے جسے میں نے پڑھ کر بھی نہیں دیکھا کیونکہ

میرے دل میں آپ کے لیے ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں!" ذیشان اپنے قدم پر ہل گیا تھا تو اسنے اسکے جذبات پڑھے بھی نہیں اور وہ پاگلوں کی طرح اسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا" کوئی بات نہیں خط نہیں پڑھا تو میں بتا دیتا ہوں میں محبت "کرتا۔۔۔۔

بس!! بہت زیادہ بول رہے ہیں آپ جب سے ملیں ہیں پیچھے ہی پڑ گئے ہیں." رِکشہ رُک چکا تھا وہ بیٹھنے والی تھی جب اسنے بازو سے کھینچ کر باہر نکالا "ابھی تو وقت نہیں ہے میرے پاس اور تمہیں بھی دے رہا ہوں ایبٹ آباد سپیشل ٹریننگ پر جا رہا ہوں واپس آنے کے بعد ملوں گا تم سے اور وعدہ ہے میرا تم صرف میری ہو گی سمجھی تم کسی اور کی طرف قدم بڑھانے کا سوچنا بھی مت!" اسے تنبیہ کر کے وہ چلا گیا تھا اس دن جو غصہ اسنے ندیم یلغار کے لیے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا وہی جنون وہ آج اپنے لیے دیکھ چکی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

دو منزلہ گھر باہر سے سفید اور سرخ رنگ سے پینٹ کیا گیا تھا گیٹ سے راہداری کے دونوں اطراف میں لان تھا جس میں گرین باؤونڈریز بنی تھی لان کی صفائی اور درختوں کی ہریالی کسی کے شوق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ اسنے ایک نظر اخبار پر پتہ دیکھا پھر مکان نمبر اچھی طرح تصدیق کرنے کے بعد وہ اندر کی جانب بڑی۔ بیل دے کر کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد آخر دروازہ کھل گیا۔ ہاتھوں میں تسبیح سر پر حجاب چہرے پر بزرگی کا رنگ مسکراتا شفیق چہرا" آپ آسیہ بیگم ہیں؟"

"جی میں آسیہ ہوں بتائیں میں کیا مدد کر سکتی ہوں آپکی؟ "

وہ آپ نے یہ اشتہار دیا تھا کمرا کرایے پر دینے کا میں دیکھنا چاہتی ہوں! اثبات " میں سر ہلا کر وہ اسے اندر لے آئیں تین کمرے نیچے ہیں جس میں سے وہ دائیں جانب والا میرا ہے اوپر دو ہیں سارے دیکھ لیں جو اچھا لگے لے لیں! گھوم پھر کر اسنے سارے کمرے دیکھ لیے تھے اوپر ایک کمرا تھا جسکی کھڑکی سامنے بچوں کے پارک میں کھلتی تھی جہاں ہر پل چہل پہل رہی تھی۔ ایک بالکونی تھی جس میں ہمیشہ ہوا

سراعت کرتی رہتی" مجھے یہ کمرا پسند ہیں کتنا رینٹ لیں گی اور میں آپکو بتادوں میری تنخواہ صرف پینتیس ہزار ہے۔"

اپنی تنخواہ میں سے جتنی آسانی سے دے سو اُتنا!! اسے حیرت ہوئی تھی" آپکی کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے؟"

نہیں میں یہ پیسوں کے لیے نہیں کر رہی!" انھوں مسکرا کر جواب دیا تو وہ اور حیران ہو گئی۔

"پیسوں کے لیے نہیں کر رہی تو کیوں کر رہی ہیں؟"

تم نے کچھ کھایا ہے؟ بلکل ہی غیر متوقع سوال تھا" نہیں جاب سے سیدھی یہی آئی ہوں ہوسٹل جا کر کچھ کھالوں گی۔"

تو آؤ کھانا کھالیں وقت ہو رہا ہے؟" اسے کھانے کی دعوت دے کر وہ نیچے آ گئی تھی۔ کچھ وقت تو اسے سوچنے میں لگ گیا پھر ایک انجانے خوف نے اسے گھیر لیا تھا گھبرا کر وہ نیچے آئی اور باہر کی جانب بڑھ گئی جب اسے آواز آئی" نہ تمہارے پاس ایسے کوئی قیمتی زیورات ہیں جو میں تمہیں بے ہوش کر کے اتارلوں گی اور نہ کوئی ذاتی

دشمنی کے تمہارا قتل کیا جائے اور نہ کوئی نفسیاتی مریضہ جو تمہیں قید کر کے تکلیف دے گی کھانا کھالو منہ پھیر کر مت جاؤ چاہوں تو تمہیں کھا کر دکھادوں کچھ نہیں ملایا اس میں میں نے..."یہی تو وہ سوچ رہی تھی اسکی سوچ انھوں نے کیسے پڑھ لی وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی" آجاو بیٹی!" ہلکے ہلکے قدمی اٹھاتی وہ ڈائنگ ٹیبل کے پاس آئی اور بیٹھ گئی۔پلاو کی خوشبو اسکے نتھنوں سے گزر کر اسے اور بھوک دلا۔رہی تھی ۔ایک پلیٹ میں نکال کر انھوں نے کھانا اسے پیش کیا"سوری آنٹی وہ۔۔۔

کوئی بات نہیں جو اجکل کے حالات ہیں محتاط رہنا پڑتا ہے کوئی بات نہیں مگر اب " تمہیں اور مجھے اسی گھر میں رہنا تو مجھ پر تھوڑا یقین کرنا سیکھو!" کھانا شروع کرنے سے پہلے انھوں نے پانی کا گلاس اسے آفر کیا جسے اسنے سائیڈ پر رکھ دیا" آپ نے بتایا نہیں "پیسوں کے لیے نہیں تو کیوں رینٹ پر دے رہی ہیں۔

اپنی تنہائی مٹانے کے لیے۔وہ میرے میاں ہیں!سامنے وال پر ایک معزز سوٹ " بوٹ میں ملبوس انسان کی تصویر لگی تھی" انکا دو سال پہلے انتقال ہو گیا ایک بیٹا ہے وہ اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ میں سیٹل ہے فیزیو تھراپسٹ ہے۔انکے انتقال کے بعد

میں اور میری بیٹی یہاں رہتے تھے اسکا بھی دو ماہ پہلے نکاح ہو گیا وہ آتی ہے مگر اسکا گھر
"... اسے کم ہی اجازت دیتا ہے کچھ وہ اپنے شوہر کی وجہ سے بھی نہیں آتی

کیوں انکے شوہر اجازت نہیں دیتے ملنے کی ؟ وہ دلچسپی سے انھیں سن رہی تھی" "
نہیں وہ شوگر کا مریض ہے وہ اسکا دھیان رکھتی ہے اسکا کھانا پینا سب وہی دیکھتی ہے
وہ تو تنگ آجاتا ہے جتنا وہ اسکا خیال رکھتی ہے یہاں آکر وہ رُکتی نہیں کہتی ہے امی وہ
موقع ڈھونڈتے ہیں جس دن میں گھر پر نہیں ملی اسی دن انھوں نے کچھ میٹھا کھالینا
"ہے پھر تو انکا ہاتھ رُکتا ہی نہیں اسلیے کم آتی ہے۔۔۔

"ہاہا اتنا پیار کرتی ہیں ان سے پسند کی شادی ہے ؟ "

نہیں میں نے ڈھونڈا تھا اسکے لیے۔ضروری تو نہیں اتنی محبت اتنی فکر صرف پسند "
میں ہو میں کہتی ہوں اپنی پسند سے زیادہ محبت اس انسان سے کرنے چاہیے جسے خدا
ہمارے لیے چنتا ہے اسکے کے لیے اللہ کے فیصلوں پر یقین اور اسے دوست رکھنا پڑتا
"ہے تبھی اس کے فیصلوں پر یقین آتا ہے اسے اپنا آپ سونپا جاتا ہے۔

مجھے اللہ کے فیصلوں پر یقین ہے مگر کچھ رشتوں میں شاید اتنی جلدی محبت نہیں بن پاتی۔۔۔"

توصبر کرنا چاہیے آخری حد تک کوئی دن تو آئے گا جس دن ہو جائے گی جلد بازی نہیں کرتے جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔"اسکے دل کو ایک دھکا سا لگا تھا"اور اگر حالات صبر کا موقع ہی نہ دیں تو کیا کریں !"

ہاہا بچی ہو حالات کو دیکھ کر ہی تو صبر آتا ہے حالات موقع دیتے ہیں تو صبر کرنا پڑتا ہے ورنہ صبر کی کیا ضرورت تم اتنی سوالات کیوں کر رہی ہوں کہیں کوئی غلطی کر آئی ہو؟"

ایسی بھی بات نہیں ہے؟"وہ منہ بنا کر رُخ موڑ گئی تھی انکی بات اسے بُری لگی تھی" کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا بیٹی پرفیکٹ انسان صرف کہانیوں میں ہوا کرتے ہیں اصل زندگی میں ہر مرد میں کمی ہے ہر عورت میں خامی اور سمجھدار انسان وہ ہے جو اپنے ہمسفر کو ان کی خامیوں کے ساتھ اپناتا ہے اور وہ وہی حالات ہوتے ہیں جہاں صبر دکھانا پڑتا ہے۔"زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتی وہ پھر الجھ سی گئی تھی۔

⚙⚙⚙⚙⚙

شام تک وہ اپنا سارا سامان شفٹ کر چکی تھی آسیہ بیگم انھیں بہت شفیق اور معتبر لگی تھیں اپنی دوستوں سے بھی وہ کٹ کر رہی گئی تھی دن گزرتے جا رہے تھے وہ اپنے آپ کو ہر حد تک مصروف رکھ رہی تھی جس سے وہ حیدر کو یاد نہ کر سکے تہجد کی نماز سے لیکر وہ پانچ وقت کی نمازی بن گئی تھی مگر دل اسکا ابھی تک بے چین تھا سکون کے جو چند پل ملتے وہ آسیہ بیگم کے ساتھ ہی ملتے۔ ذیشان ٹرینگ پر چلا گیا تھا حیدر کی ویسے کوئی خبر نہیں تھی گھر بھی فون کرتی تو کیا پوچھتی ہر رات اسکی آدھی جاگتی نکل جاتی کوئی پل جو نیند کا آتا وہ خوابوں کی نظر ہو جاتا جن کی وحشت بڑھتی جا رہی تھی کبھی کوئی گھٹنوں میں سر دیے سسک رہا ہوتا کبھی وہ اندھیرے جنگل میں کسی کی پکار سنتی کبھی وہ اپنے ہی کمرے کی تنہائی سے خوف زدہ ہو جاتی اور وہ ہر منظر کو حیدر کے ساتھ جوڑنے لگتی کیا وہ تنہا ہے کیا وہ پکارتا ہے مگر اپنے خیالات کو رد کر دیتی۔ وقت کا پہیہ گھومتا جا رہا تھا گھومتا جا رہا تھا اپنے ڈر خوف سے نجات کے لیے وہ آدھی رات تک کام کرنے لگی تھی ایک دن میں تین دن کا کام سمیٹ کر رکھنے کی عادی ہوتی

جارہی تھی۔ہر گزرتا دن اسے پہلے سے خاموش اور سنجیدہ کرتا جارہا تھا۔بائیس سال کی جوان لڑکی اندر سے بوسیدہ ہوتی جارہی تھی یایوں کہیں وہ ہر روز تھوڑا تھوڑا مر رہی تھی اسکی پر موش ہوچکی تھی اور اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے لیے اے ٹی ایم مشین بن چکی تھی آئے دن کسی کی کوئی فرمائش کسی کی کوئی ضرورت اپنے آپ پر خرچ کرنا بھی وہ ضروری نہیں سمجھتی تھی ایک دوبار اسکی ملاقات عروج سے بھی ہوئی تھی آسیہ بیگم کی بیٹی سے مگر اس سے بھی خاص دوستی نہیں ہوسکی تھی۔وہ اپنے کمرے تک ہی محدود ہوگئی تھی وہ پہلے سے کمزور ہوگئی تھی ایک چشمے نے اسکی آنکھوں کا احاطہ کرلیا تھا وقت پہیے کی رفتار سے گھومتا جارہا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

تین مہینے بعد۔۔۔۔۔۔

وہ آفس سے آئی تو آسیہ بیگم کھانے پر اسکی منتظر تھیں ان مہینوں میں اسکا تعلق ان سے بہت مضبوط ہوگیا تھا اسکے بغیر تو وہ کھانا بھی نہیں کھاتی تھیں تین مہینے سے وہ گھر بھی نہیں گئی تھی اور اب بھی جانا نہیں چاہتی تھی۔فریش ہونے کی غرض سے وہ اوپر

آگئی تھیں چشمہ اتار کر ایک سائیڈ رکھا اور واش بیسن پر جھک گئی چہرے پر پانی چھینکے کے بعد اسنے دوبارہ شیشے میں دیکھا تو حیرت سے آنکھیں پھیل گئی وہی شرٹ وہی پوزیشن وہی مسکراہٹ وہ ویل چئیر پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اسنے ایکدم پلٹ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھی وہ پھر خوفزدہ ہوگئی تھی پانی کے ساتھ پسینے کی بوندیں بھی شامل ہوگئی تھی ہڑبڑی میں چشمہ اٹھا کر اسنے لگایا اور بھاگ آئی سیڑھیاں اتر کر اسنے سانس بحال کیا۔ خود کو کمپوز کرکے وہ ڈائنگ ٹیبل پر آئی۔ گھر پہلے سے گرم تھا ورنہ "عام دنوں میں اے سی کی ٹھنڈک موجود رہتی ہے." بجلی گئی ہے؟

ہمم کچھ مسئلہ ہے صبح اعلان ہوا تھا کل تک ٹھیک ہوگی رات میں بھی نہیں آئے گی " تو اسلیے آج ہم دونوں چھت پر سوئیں گے!" اثبات میں سر ہلا کر وہ کھانے میں مصروف ہوگئی۔

آج اسے آسیہ بیگم کے ساتھ چھت پر سونا تھا اسلیے وہ کوئی کام نہیں کرپائی تھی پانی کا جگ لیکر وہ اوپر آگئی جہاں دو چارپائیاں سلیقے سے بچھی تھی۔ پرسکون ہوا چل رہی تھی جو رات گزاری کے لیے کافی تھی نیلا آسمان تاروں سے بھرا تھا مگر شہر کی

روشنیوں میں کم روشنی والے ستارے بجھے سے لگ رہے تھے۔ جگ ٹیبل پر رکھ کر وہ لیٹ گئی۔ کافی وقت وہ باتیں کرتی رہی پھر آسیہ بیگم نیند میں چلی گئی تھی۔ تاروں کو گھورتے گھورتے اسے بھی نیند آنے لگی تھی۔

گھوڑے کی ٹاپ سڑک پر شور مچا رہی تھی کالے بادل نیلے آسماں کو گھیرے میں لے چکے تھے بوندا باندی شروع ہو گئی تھی۔ تانگہ سفید حویلی کے سامنے سے گزر رہا تھا حویلی سے چیخ و پکار کی آواز آرہی تھی عورتوں کی رونے کی آواز ماتم جنازہ اٹھائے چار قہار۔۔۔ ہڑبڑا کر اٹھی پسینے سے اسکا سارا وجود بھیگ چکا تھا بیدار ہوتے ایک چیخ گلے سے نکلی تھی جسکی آواز سے آسیہ بیگم بھی بیدا ہو گئی تھیں "روبائشہ کیا ہوا؟" چہرے سے پسینہ صاف کرتے وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی "روبا بتاو کوئی برا خواب دیکھا۔۔۔" اسنے بے یقینی سے انھیں دیکھا "گھوڑے کی ٹاپوں کی آوز ۔۔۔ خراب موسم ہر طرف موت جیسا سناٹا تھا حویلی بڑی حویلی میں ماتم ہو رہا تھا کسی کا جنازہ اٹھا رہے تھے حیدر!! حیدر ٹھیک تو ہونگے نہ!!" آسیہ بیگم نے حیرت سے اسے

دیکھا ان تین مہینوں میں اسنے پہلی دفعہ اسکے منہ سے کسی لڑکے کا نام سنا تھا "حیدر

"کون؟

"میرے شوہر وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔"

تم شادی شدہ ہو؟روبا کو تو اب سمجھ آئی تھی وہ ہڑبڑی میں کیا بول گئی ہے "بتاؤ مجھے "

"روبا کیا چھُپا رہی ہو؟

آنٹی وہ۔۔۔۔ مجھ سے مت پوچھیں میرا ماضی جس سے فرار حاصل کرتی پھر رہی "

"ہوں میں ....

فرار کسی چیز کا حل نہیں ہوتا تم تب تک فرار حاصل نہیں کر سکتی جب تک تم اپنے "

"اندر سے وہ بھڑاس وہ خوف نکال نہیں دیتی بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا۔

تین مہینے پہلے میں ونی ہوئی تھی میرا نکاح ہوا تھا میرے گاؤں کی زمیندار رضا کے "

بیٹے حیدر رضا سے اور وہ معزور تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ایک لفظ حرف بہ حرف

وہ انھیں سناتی جارہی تھی اور انکی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جارہی تھی "آنٹی میں

جب انکے پاس جاتی تھی انکا تھوڑا سا بھی کام کر دیتی انکے چہرے پر تشکر کے ساتھ

شرمندگی بھی آجاتی تھی مجھ سے نہیں دیکھا جاتا تھا کہ وہ ہر روز مجھے دیکھ شرمندہ ہوتے ہیں اسلیے میں نے فیصلہ کیا تھا ان سے دور جانے کا۔۔۔"

غلط کیا تھا!! حیرت سے انکے منہ سے بس یہی جواب نکلا تھا" غلط کیسے تھا کسی انسان کو اسکی شرمندگی سے نجات دلانا غلط ہے۔"

" وہ کوئی انسان نہیں تھا وہ با تمہارا شوہر تھا تمہارا مجازی خدا ایک شرمندگی کو دیکھ کر رشتے نہیں توڑے جاتے تمہارا کام اسے اپنے ساتھ پُر اعتماد کرنا تھا اسے احساس دلانا تھا کہ تم جو کچھ کرتی ہو اسکا حق ہے اسکی خدمت تمہارا فرض تھا اپنی فرض سے بھاگ آئی۔ رشتہ جیسے بھی بنا تمہارے اور اسکے بیچ ایک پاک رشتہ حائل ہوا نکاح اللہ پاک نے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی کہا اور تم نے یہ رشتہ توڑ کر اس نشانی کو جھٹلا دیا اتنا نفس حاوی ہو گیا تھا تم اتنی بے قابو ہو گئی تھی۔ تم میں اور سکینہ میں کوئی فرق نہیں تم دونوں ایک جیسی ہو۔ اسنے بھی اس حالت میں اسے چھوڑ کر اسکے ساتھ برا کیا مگر وہ اسکے نکاح میں نہیں تھی اسکی شریکِ حیات خدا نے تمہیں بنایا تھا اسے چھوڑ کر تم نے غلطی نہیں گناہ کیا ہے ."

ان تین مہینوں میں ایک لمحہ ایسا نہیں گیا جب انکی فکر نہ ہوئی ہو مجھے ہر پل ایسا لگتا تھا جیسے کچھ غلط ہو رہا ہے سمجھ نہیں پاتی تھی۔ "

سمجھ کیسے پاتی کسی نے سمجھایا ہی نہیں کہ غلط ہے ایک مرد چاہے جیسا بھی ہو جتنے غصے میں بھی وہ طلاق کے تین لفظ اتنی آسانی سے نہیں بولتا۔اور تم نے اسکے چہرے پر زرا سی شرمندگی دیکھ کر اس سے طلاق مانگ لی اتنی خود اعتماد ہو گئی تم ! "

انھوں نے ہی کہا تھا کہ اگر کوئی فیصلہ کرو تو اعتماد رکھو کی سہی ہے صفائی نہ دو لیکن اگر غلط لگتا ہے تو سوچو کیوں اور کیسے غلط ہے۔ " "

تم نے سوچا تمہیں ایک چیز نظر آئی کہ وہ تم سے شرمندہ ہو تا ہے یہ نہیں سوچا اسکے حق سے محروم کر رہی ہوں اسے۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔" اسکا ہاتھ پکڑ کر ٹارچ کے سہارے وہ اسے نیچے لے آئی تھی۔اپنے کمرے میں لا کر ٹارچ سیدھی رکھ دی کمرا ٹارچ کی مدھم روشنی میں چمک گیا تھا۔وضو کرنے بعد وہ واپس آئی قرآن پاک نکال کر بیٹھ گئی سر پر چادر لیتے وہ بھی گھٹنوں کے بل انکے پاس بیٹھ گئی" یہ دیکھو کیا لکھا ہے

ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیز گاروں کا مدد گار ہے (سورت الجاثیۃ19)

اسنے سوالیہ نگاہوں سے انھیں دیکھا" تم کہتی ہوں تمہیں اللہ کے فیصلوں پر یقین ہے تم اللہ کو دوست رکھتی ہو انکی ہر بات مانتی ہو لیکن وہ تو ظالم لوگوں کے دوست ہیں ہی نہیں

ظالم !!۔۔۔ہاں ظالم کیا تم نے اس حالت میں حیدر کو اکیلے چھوڑ کر اس پر ظلم نہیں کیا ہے اسے اسکی بیماری اور تنہائی میں مرنے کے لیے چھوڑ دیا یہ ظلم نہیں تھا کیا "

"! تم نے اس میں اللہ سے مدد مانگی تھی پوچھا تھا؟"اسنے اثبات میں سر ہلایا"پوچھا تھا

"! کیا جواب آیا تھا؟"وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی"صبر کی تلقین ہوئی تھی "

"کیا تھا!اسنے پھر اثبات میں سر ہلایا"کتنا؟ "

تین دن چار راتیں!!وہ اور شرمندہ ہو گئی تھی آسیہ بیگم نے افسوس سے اسے دیکھا "

"! "بس

میں کیا کرتی آنٹی نہیں ہو رہا تھا مشکل لگ رہا تھا سب کچھ وہ مجھ سے بات بھی نہیں " کرتے تھے اس گھر میں بھی میرا مقام ایک بے کار چیز کا تھا میں ہوں یا نہیں کسی کو فرق نہیں پڑتا تھا عاشر انکل تھے جو مجھ سے بات کرتے تھے انھوں نے ہی ونی کا فیصلہ لیا تھا مگر آنٹی میں نہیں کر پا رہی تھی سب الجھتا جا رہا تھا پھر جو مجھے سمجھ آیا میں نے "! وہ کیا حیدر نے بھی کہا تھا میں جا سکتی ہوں انھیں کوئی مسئلہ نہیں ہے

اسنے ایک دفعہ کہہ دیا اور تم آگئی ایک بار بھی نہیں سوچا پہلے اسکی منگیتر اسکے " ساتھ یہ سلوک کیا وہ عورت ذات سے بدگمان ہو گیا پھر تم آئی اسکے نکاح۔ میں اسکی بیوی ہوتے ہوئے تم نے اسے چھوڑ دیا تمہیں لگا وہ ٹھیک ہو جائے گا ایک انسان جسکی زندگی میں مشکل آئی تو سب اسے چھوڑتے گئے کیا وہ وہ زندگی سے ناامید نہیں ہوگا تم نے اسے اور مایوسی میں دھکیل دیا رو با اسکا یقین اُٹھ گیا ہو گا عورت ذات پر سے میں تمہیں ایک عقلمند باشعور لڑکی سمجھتی تھی مگر تم تو خود غرض اور مطلب پرست نکلی !!"اسنے حیرت سے انھیں دیکھا" آنٹی مطلب پرست نہیں ہوں میں بس "آسانیاں پیدا کرنا چاہتی تھی۔

فقط اپنی ذات کے لیے تمہیں سے کچھ سنبھل نہیں پا رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی "
ہو نہیں رہا تھا تو تم نے ایک فیصلہ کیا اسے چھوڑنے کا کسی سے بھی صلح مشورہ کیے بغیر
اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کیے بغیر تم اسے چھوڑ آئی اپنی زندگی میں مگن ہو گئی یہ مطلب
پرستی نہیں ہے تو کیا تم نے اسے اپنایا اپنے بھائی کو بچانے کے لیے جب انھوں نے
کیس واپس لے لیا تمہارا بھائی محفوظ ہو گیا تم نے اس فیصلے سے بھی جان چڑھالی کیا
مطلب پرستی نہیں تھی۔ تہجد کی نماز چھوڑ دینے والی لڑکی الارم لگا کر تہجد پڑھنے لگی
اپنے مسائل کے حل کے لیے کیا مطلب پرستی نہیں تھی اپنی بے چینی میں تمہیں
!!اللہ یاد آگیا اسکا سکون تم چھین کر لے آئی کیا یہ مطلب پرستی نہیں ہے۔"

ہو گئی غلطی اب بتائیں کیا کروں تین مہینے سے وہ خوف شرمندگی ندامت مجھے اندر "
سے کھاتے جا رہے ہیں پہلے خواب تک محدود تھا اب سیراب بن کر نظر آنے لگا پہلے
اس سے ہمدردی تھی اب میرا خوف بنتا جا رہا ہے مجھے آج بھی سمجھ نہیں آرہا کیا
"کروں؟

رجوع!!رجوع کرو!!اسنے آنسوں پونچھ کر اپنا بیگ نکالا جو لفافہ تین مہینے پہلے " اسنے بند کر کے رکھ دیا تھا آج پھر کھُل گیا تھا" یہ پہلی طلاق ہے دوسری گھر پہنچ گئی "ہے اور تیسری چند دن میں آنے والی ہے پھر سب ختم ہو جائے گا۔

ایک منٹ تیسری ابھی تک نہیں آئی؟" اسنے نفی میں سر ہلایا" کیوں تین مہینے " "ہو چکے یں ابھی تک تو آجانی چاہیے تھے پھر کیوں۔۔۔

"

میں نہیں جانتی کیوں کیا ہوا کیوں نہیں آئی پر ایک دن تو آ ہی جائے گی !۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"ااٗئی تو نہیں ابھی تک رجوع کر لو ابھی وقت ہے لوٹ جاوٗ "حیدر کے پاس واپس کر لوں اپنی غلطی کا کفارہ اپنا لو اسے۔۔۔۔

جو میں کر آئی ہوں اسکے بعد وہ مجھے اپنائے گے عاشر انکل مجھے نہیں ملنے دیں گے " """""! اس سے

کیوں تم بیوی ہو سکی اپنا حق استعمال کرو تم واپس جاوٗ گی حیدر کے پاس کل ہی جاوٗ گی " کوشش کرو گی نہ۔۔"وہ چند لمحے انھیں دیکھتی رہی جو سوالیہ نظروں منتظر تھی اتنے

دن جو تہجد کی قرآن کی تلاوت میں بھی ایک ہی معلملات درستگی کا حکم آرہا تھا کیا مجھے واپس چلے جانا چاہیے کیا میری بے چینی کا حل یہی ہے کیا وہ گھٹ گھٹ کر مر رہے ہیں کیا میں بچا سکتی ہوں انھیں "ٹھیک ہے میں کل واپس گاؤں جاؤں گی حیدر سے ملنے

ملنے نہیں حیدر کے پاس لوٹ جاؤ گی تم آئی سمجھ تمھیں دوبارہ میرے پاس اکیلی نہیں آؤ گی واپس کراچی تم حیدر کے بغیر نہیں آؤں گی!!"بہت ہمت کر کے اسنے اثبات میں سر ہلایا۔ آسیہ بیگم خوش ہو گئی تھیں۔ مہینوں پہلے جس حیدر کو وہ بند کمرے میں اکیلا سوتا چھوڑ آئی تھی آج وہ کیسا ہو گا وہ کتنا بدل گیا ہو گا۔ کیا وہ پہلے سے اچھا ہو گیا گا یا۔۔۔رات بھر ہر سوچ حیدر سے منسلک ہو کر رہ گئی تھی۔

سورج کی چمک میں آج الگ ہی رونق تھی جیسے قسم کھالی کوئی کونا نہیں چھوڑنا جو روشن نہیں کرنا پر سکون چلتی ہوا اور چڑیوں کا شور سامان پیک کیے وہ بالکونی میں کھڑی سامنے پارک میں بچوں کو کھیلتا دیکھ رہی تھی جو گرمیوں کی چھّٹیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے کوئی سلائیڈر سے نیچے گر رہا تھا کوئی جھولے پر ہواؤں میں اُڑ رہا تھا

انکے والدین آپس میں باتیں کر رہے تھے عرصے بعد وہ اک سکون محسوس کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوگئی اسنے مسکرا کر اسے دیکھا "جی آنٹی میں نیچے ہی آرہی تھی!" انھوں نے آگے بڑھ کر پیار سے اسے گلے لگایا۔ وہ شفیق نرمی سکون اسے کبھی اپنی ماں سے بھی محسوس نہیں ہوا تھا جو ان سے ہوتا تھا ایک انسیت سے تھی ان سے آج وہ ان سے دور جارہی تھی انکے سینے سے لگے ناجانے کیوں ڈھیر سارا رونا آیا تھا "وہ مجھے اپنالیں گے نہ؟"

"یہ تو اللہ ہی جانتا ہے انھوں نے کیا سوچ رکھا ہے وہ نہیں چاہتے یہ رشتہ اتنی آسانی سے ختم ہو وہ تمہیں ضرور اپنائے گا اور میری بات یاد رکھنا جب صبر کا کہا جائے تو صبر کرو کسی اور کے لیے نہیں اپنے لیے ہمیشہ پھل صبر کے بعد ہی ملتا ہے مشکل ہوتا ہے مگر جو کر جاتا ہے وہ سنبھل جاتا ہے اللہ کبھی بھی غلط فیصلہ نہیں کرتا سکینہ وہ نہیں تھی جو اسکی پسلی سے نکلی تھی وہ تم تھی مگر اس سے الگ ہو کر تم اس کے اندر خلع چھوڑ آئی ہو اپنی جگہ تمہیں پھر سے واپس لینی ہوگی اور اس بار شاید صبر حد سے زیادہ

کرنا پڑے تو کمزور مت پڑں،ہمت رکھنا میں دعا کروں گی تمہارے لیے!" اسکے ماتھے کو چھو کر وہ اسے نیچے لے آئی تھیں ناشتے کے بعد وہ گھر سے نکل گئی۔

راہوں کے غبار میں بھی ایک اعتراض ہے۔۔۔۔

جو آیئے ہیں لوٹ کر کیسا انکا مزاج ہے۔۔۔۔۔

کیوں خواہشوں کو چھوڑ حسرتوں کو آ گئے۔۔۔۔۔۔

کیا آج بھی تمہیں الجھنے الجھاتی ہیں۔۔۔۔۔

کیا ویسے ہی نفس آج بھی بے لحاظ ہے۔۔۔۔۔۔

کیا آج بھی صرف چھوڑنے کا فن اتا ہے تمہیں۔۔۔۔

کیا آج بھی تمہارا ضمیر بے زبان ہے۔۔۔۔۔

راہوں کے غبار میں بھی ایک اعتراض ہے۔۔۔۔

جو آئیں ہیں لوٹ کر کیسا انکا مزاج ہے۔۔۔۔۔۔

بس کراچی کی حدود سے کہیں آگے نکل آئی تھی بس چند لمحے اور گاؤں کی پگڈنڈی شروع ہو جانی تھی وہ بس اڈا جسے تین مہینے پہلے بارش کی زد میں چھوڑ آئی تھی۔ آج وہ موسم شفاف تھا اس دن کی نسبت آج رش زیادہ تھا۔ ہر روز نا جانے کتنے مسافت سفر پر جاتے ہیں کتنے لوٹتے ہیں ایک دن وہ مسافر بن کر گئی تھی اور آج وہ اپنے گھر واپس آئی تھی۔ مگر اسے خوش آمدید کسی نے نہیں کہا تھا بیگ گھسیٹتی وہ رکشہ تانگہ یا کچھ بھی جو اسے گاؤں پہنچا دے۔ تانگے میں بیٹھنے تک اسنے اس بات کا تعین نہیں کیا تھا کہ وہ پہلے گھر جائے گی یا حویلی چھمک پڑتے ہی گھوڑا سڑک پر گامزن ہو گیا تھا۔ آج موسم شانت تھا پر سکون تھا اس دن تو جیسے اسنے قسم کھالی تھی کہ پورا گاؤں سیلاب میں بہا دے گا اور آج نہ یہ خوش لگ رہا ہے نہ اداس نہ غصہ ایک عجیب ہی حقارت تھی ماحول میں جیسے مٹی کے وہ پہاڑ اس سے پوچھ رہے تھے "غرور کا سر نیچا ہوتا ہم پہاڑ ہیں مگر یہ کبھی نہیں بھولے کے مٹی کو آخر ڈھیر ہونا ہے!!"

درختوں کی اونچی ڈالیاں اسے طنز کر رہی ہوں کہ ہم چاہے جتنی مضبوط جڑیں رکھ لیں ہمیں ڈر لگتا ہے ہوا کے تیز جھونکوں سے جو ہمارے غرور کو توڑ کر جڑ سے اوکھیڑ "

پھینکتی ہیں اسلیے اسکے سامنے اپنا سر خم کر دیتے ہیں انسان اکڑ تارہ جاتا ہے۔"ہر چیز میں کوئی نہ کوئی وار تھا اب تو سر اٹھانا بھی محال ہو تا جارہا تھا جیسے جیسے حویلی قریب آتی جارہی تھی۔سفید حویلی کی چمک مدھم سی ہوگئی تھی خاموشی ویرانی اداسی سب مجمع تھے وہاں اسکا دل اور بھی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔تانگہ آگے بڑھتا جارہا تھا حویلی دور جاتی جارہی تھی"رُک جائیں میرا گھر آگیا ہے؟"کوچوان نے اسکا سامان اتار کر رکھ دیا تھا۔باغیچہ روکھا بیلیں سوکھ گئیں تھیں پورے لان میں سوکھے پتے بکھرے پڑے تھے۔ہمت کرکے اسنے قدم آگے بڑھایا

عاشر صاحب ڈرائنگ روم میں بیٹھے حساب کا کتابچہ کھول کر دیکھ رہے تھے اور ساتھ سر جھکائے کھڑے نوجوان کو کچھ سمجھا رہے تھے جب رحیم آیا"روبائشہ بیٹی آئی ہے!" انکا ہلتا ہاتھ وہیں رُک گیا تھا تین مہینے پہلے کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا"بیٹھائیں انھیں!!"کتابچہ اس لڑکے کو پکڑا کر وہ اُٹھ گئے تھے۔

اسے بیٹھک میں بیٹھایا گیا تھا۔انگلیاں مروڑتی وہ عاشر صاحب کا انتظار کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد وہ اسے رعب کے ساتھ ناگوری سے اسے دیکھتے اسکے سامنے بیٹھ گئے

اسنے نظر اٹھا کر اسے دیکھا آج جن آنکھوں میں نا گواری ہے کبھی ان میں شفقت

آس رحم تھا اور اسکی وجہ وہ جانتی تھی۔"السلام علیکم انکل !"

وعلیکم السلام جی خیریت؟"انکا لہجہ کاٹ دار تھا کوئی لچک نہیں تھی اس میں "

"مم۔۔۔میں آپ سے ایک ال۔۔۔التجا کرنی آئی ہوں !"

آپکو اپنے بیٹے کا خون معاف کر دیا اور کیا چاہیے آپکو؟"اسے توقع نہیں تھی وہ یہ "

بات جتائیں گے اسے "جی۔۔۔ش۔شکریہ میں کچھ اور کہنا چاہتی ہوں میں رجوع کرنا

چاہتی ہوں حیدر سے مجھے تیسری طلاق نہیں چاہیے!!"ہمت کر کے اسنے ایک ہی بار

میں ساری بات کہہ دی تھی دوسری جانب ایک لمبی ہولناک خاموشی چھا گئی تھی چند

لمحے جواب کا انتظار کرنے بعد اسنے پھر پکارا"انکل !

حیدر کا ایک ماہ پہلے انتقال ہو گیا!!روبائشہ کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی "

تھی اسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے عاشر صاحب خود ضبط کیے بیٹھے تھے "

"نن۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا؟

کیوں ایسا کیسے نہیں ہو سکتا تھا اپاہج تو وہ پہلے ہی تھا بیمار ہو کر وفات پا گیا تو اس سے " آپکو تو حیرانی نہیں ہونی چاہیے ایک ماہ پہلے وہ بہت بیمار ہو گیا۔۔

.... فروری 28

فہد یہ کیا ہے ادوایات کچھ کر کیوں نہیں رہی ہیں اور اسکے یورین میں خون اور پس آنے لگا ہے!! عاشر صاحب حیدر کی رپورٹس لیکر ڈاکٹر فہد کے سامنے بیٹھے تھے"

عاشر میں نے تمہیں بھی کہا تھا اپنی بیماری کی وجہ سے حیدر جو ادویات لے رہا ہے وہ بہت ہائی ہے انکا سیدھا اثر اسکے گردوں پر ہو رہا اس وجہ سے یورین میں خون اور پس ہے اور اگر ادوایات بند کر دیں تو معاملات اور بگڑ سکتے ہیں اسلیے میں اسکی میڈیسن چینج کرنے والا ہوں۔۔۔۔۔

اپریل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 2

حیدر بھائی کے لیے سوپ بنا دے کوئی بھی سخت چیز وہ نہیں کھا سکتے۔! سفیان سوپ لیکر کمرے میں آیا تو وہ اُلٹیاں کر رہا تھا اسکے سارے کپڑے کمفرٹر سب خراب ہو چکا تھا لیکن الٹی رک ہی نہیں رہی تھی۔ سوپ ٹیبل پر رکھ کر اسنے باسکٹ اسکے سامنے

کی اندر سے نکلتا محلول بالٹی میں جمع ہونے لگا تھا آخر سارا غبار نکالنے کے بعد بیڈ کروان سے سر ٹکا کر لمبے لمبے سانس لینے لگا آنکھوں سے نکلنے والا پانی جلن کا باعث بنتا جارہا تھا۔سفیان نے باسکٹ نیچے رکھے اسکے اٹھا کر ویل چیئر پر بیٹھا۔اسکا ہاتھ منہ دھلویا کپڑے تبدیل کرنے بعد وہ بیڈ شیٹ بدلنے لگا تھا۔چادر تبدیل کرتے اسنے پلٹ کر حیدر کو دیکھا تو چہرا ہاتھوں میں چھپائے رو رہا تھا "حیدر بھائی!" وہ گھٹنوں کے "بل اسکے قریب پہنچا تو وہ اور ٹوٹ گیا" حیدر بھائی کیا ہوا۔

ائم سوری سفیان میری وجہ سے تمہیں یہ گند اٹھانا پڑتا ہے ائم رئیلی سوری میں " بہت بے بس بہت زیادہ دعا کرو میں مر جاؤ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔" الٹیوں کی وجہ سے گلہ بھی جل رہا تھا اتنی تکلیف تھی کہ وہ بیان بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اسکی حالت پر سفیان کو شدید دکھ ہوا تھا۔اسے بیڈ پر شفٹ کرنے بعد وہ باسکٹ کی جانب بڑھا تو ڈر گیا اُلٹی میں خون تھا۔

اپریل۔۔۔۔۔۔ 10

اندھیری رات میں موسم کے حالات بگڑ گئے تھے اندر حیدر کمر میں اٹھنے والے درد سے جونج رہا تھا۔ اسکی حالت کھ مدِ نظر سفیان چند دن سے اسکے ساتھ ہی سٹے کر رہا تھا ۔ مگر اسے بے چین نہ کرنے کی غرض سے حیدر اپنی تکلیف آہ پی گیا تھا۔ وہ بس سسکیاں لے رہا تھا ہر لمحہ شدت بڑھتا جا رہا تھا نہ نیند آرہی تھی نہ سکون۔۔۔۔

اپریل۔۔۔۔۔ 15

حیدر کے گردے تیس فیصد تک خراب ہو چکے ہیں اوپر سے اسکے معدے میں کچھ زخم ملے ہیں جو متوازن غذا سے ٹھیک ہو سکتے ہیں مگر حیدر کے گردے اور معدے کی جو حالت ہے وہ اتنی بھاری کھانا ہضم نہیں کر پائیں گے ادوایات تا ثیر بہت گرم ہے جو نئی ہے وہ اثر نہیں کر رہی اسکی ایچ بی بھی کم ہو گئی ہے شوگر لیول بھی کم ہو گیا ہے وہ دن بہ دن موت کی طرف جا رہا ہے عاشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپریل۔۔۔۔۔۔۔ 22

وہ کمزور لاغر جسم لیے بیڈ کروان سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اسکی جاذب پر کشش شخصیت کہیں کھو سی گئی۔ انکھوں کے نیچے سیاہ حلقے خشک ہونٹ رخسار کی ہلکی نظر

اتنی ہڈیاں وہ میجر اب کمزور ہو گیا تھا۔وہ مسکرا کر اپنے والدین کی تصویر کو دیکھ رہا تھا

"!۔"حیدر آؤں واک پر چلتے ہیں

نہیں چاچو ٹھنڈ لگتی ہے باہر اب یہ جسم موسمی تبدیلی برداشت نہیں کر سکتا تھا "

۔میں بچپن سے امی سے گلہ کرتا تھا مجھے آپکی گود کیوں نہیں میسر ہوئی وہ مجھے میرا

"حق دینا چاہتی ہے وہ مجھے بلا رہی ہے چلا جاؤں گا اب یہاں ایسا کوئی نہیں۔۔۔

حیدر میں کچھ نہیں لگتا؟" اسنے پیار سے انکا ہاتھ تھاما" آپ کے سواہ کوئی اور کچھ لگتا "

ہی نہیں چاچو ابو کو بتاؤں گا آپ نے اپنا ہر فرض پورا کیا انھیں آپ پر گلہ نہیں ہو گا

"۔۔۔

اپریل۔۔۔۔۔۔ 30

اسکی طبعیت اچانک ہی بہت خراب ہو گئی تھی۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی

تھی اسلیے گھر پر ہی اسنے وینٹیلیٹر پر شفٹ کر دیا گیا تھا مگر پھر بھی اسکی حالت ٹھیک

نہیں ہو رہی تھی ہر اچانک وہ پر سکون ہو گیا بلکل خاموش گہری نیند میں چلا گیا ہر

طرف موت کا سناٹا سے چھا گیا" حیدر بھائی ؟"سفیان نے کندھوں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا" حیدر بھائی اٹھیں !!! مگر جواب نہ انا تھا نہ آیا۔۔۔۔

موجودہ دن۔۔۔

حیدر کی تکلیف کا ازالہ نہیں کیا جا سکتا تھا اسے محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا اسکی کوئی حس سہی سے کام بھی کر رہی تھی یا نہ اسنے کتنی دیر کر دی اسکے آنسوں چیخ سب حلق میں ہی دم توڑ گئے تھے عاشر صاحب کی آنکھیں ضبط سے لال ہو چکی تھیں حیدر کے بعد وہ روبا کی ٹوٹتی حالت نہیں دیکھ سکتے اسلیے اُٹھ کر چلے گئے تھے

مم۔۔۔مجھے۔۔۔۔انکے کمرے میں جانا ہے مجھے انھیں محسوس کرنا ہے !!! انکے " سامنے ضبط سے ہاتھ جوڑتی وہ خود کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔" آپ اسکی تکلیف کو کبھی محسوس نہیں کر پائیں گی کر پاتی تو اس وقت میں پلہ جھاڑ کر نہ جاتیں !!"

انکل پلیز !!! اسکی التجا پر وہ اسے اس کمرے میں لے آئے تھے جہاں حیدر نے اپنے " آخری تکلیف دہ ایام گزارے تھے۔ ہر چیز نفاست سے پڑی تھی وہی قالین جہاں

پہلی رات اسے لا کر پٹخا گیا تھا۔ وہی بیڈ جہاں وہ لیٹا چھت کو گھور تا رہتا تھا وہی سائیڈ ٹیبل جسکا دراز پھنس کر نکلتا تھا وہی جگ گلاس جس میں اسنے پانی پیا تھا اسنے سائیڈ ٹیبل سے قرآن پاک نکالا تو نظر جمے خون پر پڑی جس دن وہ یہاں سے گئی تھی اس دن اسکے ہاتھ پر چوٹ لگی تھی ہاتھ جھٹکنے پر وہ خون ٹیبل پر لگا اور وہیں جم گیا۔ اسکی کہانیوں کا کولیکشن آج گیتی آرا نے سچ میں صفدر ریوچی کو کھو دیا تھا جسنے سب کے دل پر دستک دی تھی مگر اسکے لیے کسی نے دروازہ نہیں کھولا اور وہ موسمی تبدیلیوں کی زد میں جنگ ہار گیا۔ قرآن پاک سینے سے لگائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی دل غم سے پھٹنے کو آگیا تھا

وہ قالین پر بیٹھی رونے میں مصروف تھی اور وہ اسے دیکھ رہا تھا" کیا تم رونا بند کر سکتی ہو مجھے سونا ہے !"

یہ دراز تھوڑا پھس کر نکلتا ہے اوپر اٹھا کر نکالنا پڑتا ہے آئندہ خیال رکھیے گا اسلیے " نہیں کے میری نیند خراب ہو گی اسلیے کہ آپکو چوٹ نہ لگے۔۔۔۔۔۔اپ بھی تو

کروٹیں بدل رہی ہیں نیند تو آپکو بھی نہیں آرہی! آپکا نام کیا ہے! جو جانا چاہتا ہے اسے جانا دیں!!

حیدر اپنی تمام تر محتاجیوں بے بسی کے ساتھ اپنی خواہش کی تکمیل کو پہنچ گیا تھا کبھی کبھی ہم واپس پلٹنے میں بہت وقت لگا دیتے ہیں اور تب تک بہت دیر ہو چکے ہوتی ہے روٹھے رشتوں کو منانے میں پہل کریں یہ نہ ہو کہ پھر سینے سے لگا کر رونے کے لیے یادیں رہ جائیں۔ اسکے ہاتھ میں حیدر کا قرآن تھا وہ کلام جسنے اسے ہر قدم سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ آنسو پونچھ کر اسنے اسے کھولا۔

صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے!(سورت الروم60)

وہ پھر الجھ گئی تھی وعدہ کونسا وعدہ اسنے کیا مانگا تھا سوائے اس مسئلے کے حل کے تب بھی صبر کا کہا گیا تھا اور اب بھی حیدر کی موت اس مسئلے کا حل نہیں ہو سکتی۔

ٹوٹے پھوٹی حالت میں گھر آئی تھی جہاں سب اسکے منتظر تھی" آپا دوپہر سے شام ہو گئی آپ اب آئیں ہیں ہم کب سے انتظار کر رہے تھے!" ایک نظر زیبو کو دیکھنے کے بعد اسنے اپنی ماں کو دیکھا" حیدر کا انتقال ہو گیا ہے مجھے بتایا نہیں؟"

ہیں!!! انکے اپنے ہاتھوں سے برتن چھوٹ گیا تھا" وہ کب ہوا؟" وہ پھر الجھ گئی تھی "" آپکو نہیں پتہ؟"

ہمیں تو نہیں پتہ اور زبیر تو حویلی کے پاس ہی رہتا ہے اسنے بھی نہیں بتایا گاؤں میں بھی کسی سے نہیں سُنا اب بچارہ ویسے بھی زندہ ہو کر مردوں کی زندگی جی رہا تھا اچھا ہی ہوا کہ اسے نجات مل۔۔۔۔۔۔" روبا بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو بولتے بولتے رُک گئی" امی میں بیوہ ہو گئی ہوں!"

تو پہلے بھی کونسی شادی نبھا رہی تھی پہلے طلاق یافتہ کہلاتی اب بیوہ کیا فرق پڑتا ہے چل چھوڑ منہ ہاتھ دھو میں کھانا لگاتی ہوں!" اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکی ماں اسکے غم میں شریک ہونے کے لیے تیار نہیں بیگ وہیں چھوڑ کر اپنے کمرے میں آکر بند

ہو گئی تھی زیبو اسکے پیچھے جانے لگی تو انھوں روک دیا "رو لینے دے اسے جب رشتے ٹوٹتے ہیں تو رونا آتا ہے !"

بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے وہ ٹوٹ کر رو رہی تھی اسکی رونے کی آواز باہر تک آ رہی تھی بختو اور زیبو دروازہ کھلوانا چاہتے تھے پھر تھک کر چلے گئے اسے احساسِ شرمندگی نے مار دیا تھا "ائم سوری حیدر ائم ریئلی سوری میں اپنے فرض سے بھاگ گئی آپکی موت کی وجہ میں ہوں میں نے آپکو بے بسی کی پستیوں میں دھکیلا میں نے آپکو موت کے دہانے پر پہنچایا تین مہینے میں ہمدردی سے خوف اور خوف سے چاہت کا یہ سفر آج میرا دل پھاڑ رہا ہے۔مجھے نہیں پتا مجھے اتنا درد کیوں ہو رہا ہے لیکن میرا سانس لینے کا دل نہیں کر رہا ہے کتنی اذیت آپ نے برداشت کی ہم دونوں کو ایک اللہ نے کیا تھا میں تو انکے آگے شرمسار ہو گئی ائم سوری میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گی میں ساری عمر آپکی بیوہ بن کر گزار دوں گی آپکے علاوہ کسی کا مجھ پر حق نہیں ہو گا کسی کا نہیں۔"

,اداسی کی

!...کوئی تو آخری حد ہو

,کہ جس کے بعد

!...ممکن نہ رہے کچھ اور غم سہنا

,یا پھر یوں ہو کہ

,غم سہنے کی عادت اس طرح کچھ ہو

,کہ سہہ کر بھی

,نہ جنبش ابروؤں میں اور نہ ماتھے پہ بل آئے

,شکستہ,ٹوٹتے اعصاب پر طاری تھکن نہ ہو

,لبوں سے,بے ارادہ 'آہ' نہ نکلے,نہ دل ڈوبے

,کبھی ہلکی نمی رخسار پر,آنکھوں سے نہ اترے

,لبوں کو سی لیا جائے

نمی کو پی لیا جائے,

چبھن میں اور تھکن میں,

...خاموشی سے جی لیا جائے

...اداسی کی... کوئی تو آخری حد ہو

وہ بھی اداسی کی آخری حد پر پہنچ گئی تھی۔ ہونٹ بلکل سی لیے تھے۔ الفاظ مفلوج ہو کر رہ گئے تھے سات دن سات صدیاں بن گئے تھے وہ اپنے کمرے تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ آنگن میں تخت پر بیٹھی وہ غیر مرائی نقطے کو گھور رہی تھی انکھیں شب بِیداری کی گواہ تھیں آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے رنگ بھی زرد ہو گیا تھا۔ بال بھی بکھرے تھے۔ چھٹیوں کی وجہ سے زیبو اور بختو کا سارا دن کھیلنے کودنے میں نکل جاتا تھا۔ وہ دونوں گھر واپس آئے تو اپنی آپا کو اس حالت میں دیکھ کر سوچ میں پڑ گئے ۔ پھر جا کر اس سے لپٹ گئے "آپا!!" اسنے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا "آپا آج موسم کتنا اچھا ہے نہ چلیں باہر چلیں ہماری گلی ڈنڈا دیکھیں ہم جیت کر آئے ہیں!" بختو نے

چھک کر بتایا تو زیبو نے اسے پرے دھکیل دیا" نہیں آپا میر اشٹاپو دیکھیں گی میرے جیسا کوئی نہیں کھیلتا !

مجھے نہیں جانا تم دونوں کھیلو! وہ اٹھ کر جانے لگی تو ان دونوں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا" "نہیں آپ ہمارے ساتھ چلیں گی!! اسکے نہ نہ کرنے کے باوجود وہ اسے باہر لے آئے تھے جہاں ایک طرف لڑکیاں اپنے کھیلوں میں مشغول تھیں اور لڑکے دوسری طرف گاؤں میں ہر کوئی اپنا اپنا کام کر رہا تھا کوئی نیم کے درخت کے نیچے حُقہ پی رہا تھا تو کوئی تمبا کو پیس رہا تھا عورتیں کنوئیں سے پانی نکال سر پر گھڑا رکھے جا رہی تھیں تو کوئی گائے دھونے میں مصروف تھا بھیڑ ہر طرف تھی لیکن کسی کا اکیلا پن کوئی دور نہیں کر پا رہا تھا وہ بھی دیکھ تو بختو اور زیبو کو رہی تھی مگر خیالوں میں کہیں اور گُم تھی جب اسکی نظر ایک لڑکے پر پڑی فون میں گھسا ہاتھوں میں کچھ سامان پکڑے وہ جا رہا تھا اسکی نظریں دور تک اسکا تعاقب کرتی رہیں" آپا کیا ہوا؟ زیبو کی آواز پر اسنے اس جانب انگلی اٹھائی" وہ لڑکا !"

وہ توروز آتا ہے یہاں سے روز گزرتا ہے!!اسنے حیرت سے اسے دیکھا"روز پچھلے "مہینے بھی آتا رہا ہے؟

ہاں آتا رہا ہے اسی وقت اور شام کو چلا جاتا ہے بس پچھلے ہفتے نہیں آیا تھا!!!روبا کو " شدید حیرت ہوئی تھی پھر اسنے زیبو کو دیکھا" تمہیں بہت خبر ہے اسکی کب آتا ہے "کب جاتا ہے!"اس بات پر وہ گڑبڑا سی گئی "وہ۔۔۔ آپی کھیلتے نظر پڑ ہی جاتی ہے! زیادہ کسی پر توجہ دینے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھا کرو اور بڑی " ہو گئی ہو گھر سے کم نکلا کرو جلدی واپس آؤ تم دونوں اور پڑھنے بیٹھو!"انھیں تنبیہ کرکے وہ واپس گھر آگئی تھی۔وہ الجھ سی گئی تھی اسکی نظروں میں بار بار وہ لڑکا آرہا تھا "اگر حیدر کی ڈیتھ ہو گئی ہے تو سفیان روز کیوں آتا ہے کہیں پھر سے کچھ غلط ہے!"

ساری رات وہ سمجھتی رہی تھی اور آج صبح ہی سے اسنے سوچ رکھا تھا کہ آج اگر سفیان آیا تو وہ اس سے بات کرکے رہے گی اسلیے ناشتے کے بعد ہی وہ باہر اگئی تھی۔کنوئیں کے پاس کھڑی وہ منتظر تھی اسکی کہ وہ کب آئے گا اسنے گھڑی پر وقت دیکھا سات تو

بج گئے تھے اب تک تو آجانا چاہیے تھا یہی وقت تھا اسکا بختو اور زیبو پتھر اور گیند سے کھیلتے اسے دیکھ رہے تھے زیبو گیند اوپر پھینک کر پتھر اٹھاتی اور پھر گیند پکڑ لیتی اس عمل کے دوران اسکی نظر روبا پر ہی تھی اچانک اسکے چہرے کے تاثرات بدلے تو زیبو نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہاں سفیان ارہا تھا "ہائے!! آپا اس سے کچھ !! پوچھنے تو نہیں لگی

وہ اپنے دھیان میں فون استعمال کرتا جا رہا تھا "سفیان!! اپنی نام کی صدا پر اسنے پلٹ کر روبا کو دیکھا تو ماتھے پر بل اگئے تھے۔ناگواری سے اسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا" سفیان رو کو میری بات سنو مجھے بات کرنی ہے! مگر اسکی رفتار پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی تھی "بختو زیبو پکڑو اسے !!! اسنے حیرت سے روبا کو دیکھا مگر تب تک بختو اور زیبو اسے پکڑ چکے تھے "اے چھوڑو مجھے! اسنے گردن گھما کر زیبو کو دیکھا" تم پھر اگئی ہو پہلے جو ہوا۔۔۔

آپا یہ بہت بدتمیز ہے اسے ماریں!!!وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑیں زیبو کو دیکھ رہا تو " جو روبا کو اسے مارنے کا کہہ رہی تھی "سفیان تم ہر روز کیوں آتے ہو حیدر کی توڈیتھ ہوگئی ہے نہ؟"

ہاں ہوگئی ہے اور میں جو مرضی کرنے آؤں سارا گاؤں اپکا تھوڑی ہے کسی اور کام " سے آتا ہوں !"

"اور وہ کوئی کام تمہیں روز بڑی حویلی میں ہوتا ہے؟ "

میں نرس ہوں میرا کام ہے لوگوں کی مدد کرنا وہی کرتا ہوں!" اپنے بازوان دونوں " کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ان دونوں نے اسے ایسے پکڑر کھا تھا جیسے چور ہو۔اسکی بات روبا کو غلط نہیں لگی تھی اسلیے اسے چھوڑنے کا کہہ کر وہ واپس مُڑ گئی تھی۔سفیان نے اسکے چہرے پر ندامت دکھ قرب سب دیکھا تھا اسے بھی دکھ ہوا تھا مگر حیدر کا دکھ کہیں زیادہ تھا۔زیبو نے اسے دھکیل کر چھوڑ دیا تھا اسنے ایک گہری اور کھا جانے والی نظر سے زیبا کو دیکھا تو وہ روبا کے پیچھے چلی گئی۔انکے پکڑنے کی واجہ سے سفیان کے ہاتھوں سے سامان گر گیا تھا وہ اسے اٹھانے کے لیے جھکا تو

ایک فائل بھی نیچے گری تھی اس پر حیدر کا نام لکھا تھا۔ سفیان نے اسے اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا مگر روبا اسے پکڑ چکی تھی اسنے فائل کھول کر دیکھیں ٹیسٹ رپورٹس کل کی تھیں اسنے حیرت سے سفیان کو دیکھا جو شرمندگی سے سر جھکا گیا۔

ٹیبل پر پڑی فائل کو غور سے دیکھتے انھوں نے روبا کو دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے انھیں دیکھ رہی تھیں سفیان بھی سر جھکائے پاس ہی کھڑا تھا" حیدر زندہ ہیں!!"

انھوں نے فائل سمیٹ کر سفیان کو پکڑائی اور جانے کا اشارہ کر دیا مگر وہ رُکنا چاہتا تھا کچھ کہنا چاہتا تھا" آپکو پتہ ہے روبا آپی وہ کتنے دکھی تھے کتنے بیمار انھیں سب چھوڑ گئے پتا ہے کتنی تکلیف ہوتی تھی مجھے جب میں انھیں روتے دیکھتا تھا کتنا دکھ ہوتا تھا جب وہ مجھ سے آپنی تکلیف چھپاتے تھے کتنا رونا آتا تھا جب میں انکے جسم سے قطرہ قطرہ خون نکلتا دیکھتا تھا آپ سب نے ظلم کیا ان پر سکینہ آپی نے بھی اور آپ نے بھی آپ حیدر بھائی کے قابل نہیں ہے ہاں وہ مر چکے ہیں آپ دونوں کے لیے جب کوئی کسی کو چھوڑنے کا فیصلہ کر تا رشتہ ختم کر تا ہے تو اسکے لیے وہ مر ہی چکا ہو تا ہے اسلیے آپکے لیے وہ مر چکے ہیں اور۔۔۔۔

سفیان!!!عاشر صاحب نے سنجیدہ انداز میں اسے پکارہ تو وہ ناگواری سے روبا کو " دیکھتا چلا گیا۔" انکل آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا؟

ہاں حیدر زندہ ہے میں نے آپ سے جھوٹ بولا!!اسکے قدم ڈگمگا گئے تھے۔

اپریل۔۔۔30

حیدر بھائی اٹھیں!! مگر وہ رسپانس نہیں دے رہا تھا اسکی ہارٹ بیٹ بھی لو ہوتی جا رہی تھی "نرس کارڈز لاو!!چارج کارڈز اسکے سینے پر رکھ دیے گئے تھے گو!!وہ بستر سے چند انچ اوپر اٹھا پھر ساکن ہو کر گر گیا۔ڈاکٹر فہد نے کارڈز کو آپس میں رگڑ کر پھر کوشش کی آخر اسکی سانس واپس آ ہی گئی تھی۔وہ لوٹ آیا تھا۔انکی اٹکی سانس ایک ساتھ بحال ہوئی تھی۔اسے آکسیجن ماسک لگا دیا گیا تھا مندی مندی نظروں سے وہ عاشر صاحب کو دیکھ رہا تھا جب اسنے انھیں پاس آنے کا اشارہ کیا۔اس پر جھکے وہ اسکی آواز سننے کی کوشش کر رہے تھے "مم۔۔۔۔۔میں۔۔۔کک۔۔۔کسی سے ملنا۔۔۔ملنا نہیں چاہتا جو میرا اپپ۔۔۔پوچھے کہہ دیجیے گا مر گیا پلیز!!"وہ انکے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا۔عاشر صاحب نے اسکے ہاتھ نیچے کیے اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

موجودہ دن۔۔۔۔۔۔۔

تین مہینے پہلے میں نے آپ سے کہا تھا وہ مر رہا ہے اسے زندگی طرف واپس لانا ہے اور آپ نے ہاتھ جوڑ کر رو کر کہا تھا آپ نہیں کر پائیں گی آپ ساری زندگی ایک اپاہج کی غلامی نہیں کر پائیں گی تو کس منہ سے آپ آج واپس آئیں ہیں۔ نہیں روبائشہ آپکا ساتھ تو کیا حیدر پر اب آپکا سایہ بھی نہیں پڑے گا اور۔۔۔۔۔بات کرتے کرتے وہ پلٹے تو وہاں کوئی نہیں تھا نظر فرش پر پڑی تو گھٹنوں کے بل جھولی پھیلائے بیٹھی تھی "تب ہاتھ جوڑ کر علحید گی مانگی تھی آج دامن پھیلا کر مانگ رہی ہوں خیرات ہی سہی حیدر مجھے دے دیں۔۔۔" یہ حرکت انکے لیے بلکل غیر متوقع تھی "ائم سوری اب میں کچھ نہیں کر سکتا وہ کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھ سکتا کچھ مسائل کی وجہ سے آپکی آخری طلاق تاخیر کا شکار ہو گئی ہے مگر وہ مل جائے گی پھر اپکا اور حیدر کا تعلق ہمیشہ کے لیے ختم !!"

نہیں انکل پلیز ایسا مت کریں مجھے رجوع کرنا ہے میں یہ رشتہ رکھنا چاہتی ہو مجھے " میری غلطی کا احساس ہو گیا ہے پلیز !!" نفی میں سر ہلا کر وہ باہر کی جانب بڑھی جب

اسکی بات انھیں ساکن کر گئی "آپ لالچی ہیں!!" انھوں نے پلٹ کر اسے دیکھا" آپ لالچی ہیں آپ حیدر کی پراپرٹی ہڑپ کرنا چاہتے ہیں دنیا کی نظر میں تو مار چکے آپ اسے اور آہستہ آہستہ وہ خود مر رہا ہے کسی کو خبر ہوئے بغیر آپ اسکا قتل کر دیں گے اور پھر آپ اور آپکی بیٹی عیاشی کی زن۔۔۔۔

چٹاخ!!!!اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اسے تھپڑ پڑ چکا تھا۔ایک تو بھاری ہاتھ اوپر سے غصہ اسکے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا مگر عاشر صاحب کے آنکھوں میں اترا اشتعال کم نہیں ہوا تھا بلکہ اسکی کلائی تھامے اسے گھسیٹنے لگے تھے۔وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی حیدر کے کمرے کا دروازہ کھول کر اسے زمین پر پٹخا گیا تھا۔وہ زمیں پر گری پڑی تھی پائیدان پر رکھے پیر بلکل ساکن تھا گود میں رکھے ہاتھ بھی پہلے سے کمزور اور گندمی ہو گئے تھے نظر تھوڑی اوپر گئی تھی وائٹ شرٹ کے اپر تین بٹنز کھلے تھے گردن سے ہوتے نظر چہرے پر جا کر رُک گئی تھی۔گندمی کملایا چہرا انکھوں کے نیچے سیاہ حلقے حیرت سے بھری آنکھیں جنبش کرتے ہونٹ بکھرے بال وہ حیدر تھا ہاں وہ حیدر تھا وہ اسکے قدموں میں گری تھی ویسے ہی جیسے

اسے خواب میں دکھایا گیا تھا کہا جا کر حقیقت کا روپ لیا تھا اسنے تب اسے لگتا تھا کہ وہ غلامی میں دی جا رہی ہے مگر آج اسے سمجھ آیا وہ غلامی تو اسکی اپنی چنی تھی بیشک اللہ کا وعدہ سچا تھا اسکے بُرے کا حساب بھی ہوا تھا اور اسکے صبر کا پھل بھی ملا تھا حیدر زندہ تھا ۔ مگر اسے دیکھ کر حیدر کو اچھا نہیں لگا تھا" چاچو یہ ؟"

"کہتی ہے میں لالچی ہوں میں تمہیں مار دینا چاہتا ہوں بتاو حیدر میں مار رہا ہوں تمہیں میں لالچی ہوں مجھے تمہیں روز مرتے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے !نا جانے کیوں انکی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ حیدر نے بے یقینی سے روبا کو دیکھا جو شرمندگی سے سر جھکا گئی " انھیں طلاق نہیں بھیجی آخری ؟"

"وکیل کا کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے ٹانگ ٹوٹی ہے اسکی سر پر بھی کافی چوٹ لگی ہے اسلیے نہیں بھیج پایا اور کچھ دنوں سے وکیلوں کی ہڑتال بھی ہے اسلیے ۔۔۔۔" حیدر کے پیر کو چھونے کے لیے اسنے ہاتھ بڑھایا تو سفیان نے ویل چیئر پیچھے کھینچ دیں حیدر اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ "حیدر یہ رجوع کرنا چاہتی ہے تم سے رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتی !" یہ دوسرا جھٹکا تھا اسنے روبا کو دیکھا جو اسے دیکھی جا رہی تھی " کیوں ؟"

کیونکہ میں۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں محبت کرتی ہوں آپ سے!!! حیدر چند لمحے " اسے دیکھتا رہا پھر ہنس دیا" اب یقین نہیں ہے مجھے ان الفاظ پر سب کھو کھلے ہوتے ہیں اور اچانک سے کیسے پتہ چل گیا اپکو کہ آپ محبت یا جو بھی ہے محسوس کرتی ہیں میرے لیے۔۔۔۔"

تین مہینے پہلے میں نے جو فیصلہ لیا تھا یہ سوچ کر لیا تھا کہ شاید میرے جانے کے بعد " آپ پر سکون ہو جائیں میری موجودگی میں آپ کو شرمندگی ہوتی ہے اس سے نجات دلانے کے لیے چھوڑا تھا اپکو مگر اپکے آخری الفاظ کسی ریکارڈنگ کی طرح میرے کانوں میں گونجتے تھے مجھے فکر ہوتی تھی اپکی مجھے ہمدردی ہوتی تھی آپ سے پھر آہستہ آہستہ آپ میرا خوف بنے لگے مجھے کسی کے گھٹ گھٹ کر رونے کی آوازیں آنے لگی سوچتے تو ایک منظر آپ میں سمٹ جاتا آپ نظر آنے لگے مجھے اسلیے واپس آئی تھی لیکن جب انکل نے بتایا کہ آپکی ڈیتھ ہو گئی ہے میرا دل پھٹ رہا تھا غم سے سانس بھی نہیں لیا جا رہا تھا پھر پتہ چلا نہیں مجھے تو آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ میں اپکو چھوڑنا نہیں چاہتی۔۔۔۔"

چاچو سے میں نے ہی کہا تھا کہ سب کو کہہ دیں میں مر گیا ہوں مجھے کسی سے نہیں ملنا تھا!" "

مجھ سے بھی! نا جانے کیوں ایک گلہ سا تھا اس جملے میں جو حیدر کو محسوس ہوا تھا" یہ تو نہیں کہہ کر گئی تھیں کہ واپس بھی آئیں گی!!" "

آگئی ہوں نہ پلیز مجھے طلاق نہیں چاہیے میں واپس آنا چاہتی ہوں مجھے میری غلطی کا احساس ہے مجھے میرے فرائض بھی پتا ہیں اللہ پاک بھی یہی چاہتے ہیں کہ یہ رشتہ نہ ٹوٹے کیوں وکیل کا ایکسیڈنٹ ہوا کیوں انھیں دنوں وکیلوں کی ہڑتال ہو گئی اللہ کی حکمت میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں پلیز مجھے نہیں جانا!!" اسکی آنسو اسکی حالت دیکھ کر حیدر کو ترس آیا تھا کوئی لوٹ کر آیا تھا اسکے پاس اسکی بے حال حالت دیکھ کر بھی محبت کا اقرار کر رہا تھا اسنے سوالیہ نگاہوں سے عاشر صاحب کو دیکھ جو خاموش تھے سفیان بھی لاجواب کھڑا تھا" چاچو!" "

تمہارا فیصلہ ہے حیدر میں نہیں چاہتا کہ تم یا کوئی اور کہے میں نے حیدر کی زندگی تباہ کر دی تمہارا جو بھی فیصلہ ہو مجھے بتا دو!!" "

مجھے فرق نہیں پڑتا۔ کوئی کچھ بھی کہیں مجھے پتہ ہے کہ آپ نے ایک باپ کا فرض " نبھایا ہے اور کسی کو لالچی کہنے والے خود کے بارے میں کیا کہیں گے !"

مطلب پرست کم ظرف خود غرض بے واقوف!! ان تینوں نے حیرت سے اسے " دیکھا جو یہ الفاظ بول رہی تھی "ہاں میں خود غرض تھی مطلب پرست تھی مجھے معاف کر دیں ایک موقع تو سب کو ملتا ہے نہ مجھے بھی دے دیں انکل میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں آپ سے پلیز مجھے احساس ہے میرے الفاظ اپکو کتنی تکلیف دہ لگے ہونگے مگر میں وہ الفاظ نہ کہتی تو آپ مجھے حیدر کے پاس نہیں لاتے میں نے بس حیدر کو دیکھنے کے لیے اپکو اکسایا تھا میں بھی جانتی ہوں جو انسان اپنے بھتیجے کے لیے دوسروں کے سامنے ہاتھ جوڑ سکتا ہے التجا کر سکتا ہے پانی کی طرح پیسہ بہا سکتا ہے وہ کیسے اسے مرتا دیکھ سکتا ہے ائم سوری انکل پلیز!!" عاشر صاحب کے ماتھے کے بل کچھ حد تک ٹھیک ہو گئے تھے "بتاو حیدر کیا فیصلہ ہے تمہارا؟" اسنے التجائیں نظروں سے حیدر کو دیکھا جو زمین کو گھور رہا تھا "سفیان!"۔۔۔جی حیدر بھائی! وہ گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھا تھا "تم بھی تو فیملی ہو تم بتاؤ کیا کرو!" اسنے خفا نظروں سے روبا کو

دیکھا" انکے بہن بھائیوں نے پہلے مجھے کنوئیں میں اُلٹالٹکایا پھر آج مجھے پکڑا کر باندھا اگر میں کچھ غلط بول گیا تو میرا قتل کروادیں گے انکے ہاتھ سے اسلیے آپ انھیں ایک موقع دے ہی دیں غنڈوں کی فیملی سے ہیں یہ !!" حیدر نے ہنس کر اسکے سر پر چپت ماری" چاچو مولوی صاحب سے رجوع کے قواعد و ضوابط پوچھ لیں مجھے منظور ہے ایک آخری موقع دے دیتے ہیں انھیں !!" روبا کے چہرے پر سو واٹ کے بلب جتنی چمک آگئی تھی وہ اسکی جانب بڑھی تو پہیوں کو موڑ کر اسنے رُخ بدل لیا روبا کے سامنے اسکی پشت آگئی تھی۔وہ بس سرد آہ بھر کر رہ گئی تھی۔عاشر صاحب حیدر کے کمرے سے باہر آئے تو انھیں ڈاکٹر فہد کا فون آیا" بولو فہد !"

حیدر کیسا ہے ؟"۔۔۔۔۔۔۔" جیسا پہلے تھے تم بتاؤ رپورٹس کیسی ہیں !ء "

ایک گڈ نیوز ہے حیدر کے گردے ابھی تک صرف تیس فیصد ہی ڈیمج ہوئے ہیں " پچھلے ایک مہینے میں اس سے آگے نہیں گئے۔معدے پر موجود زخموں کی تعداد تھوڑی بڑھ گئی ہے مگر ٹھیک ہو سکتے ہیں شاید جو میڈیسن اب دے رہے ہیں وہ سوٹ کر رہی ہیں اسے ."

"شکر ہے اور وہ ڈاکٹر کا کیا بنا؟ "

"! یار اسنے میرے ای میلز کا کوئی جواب نہیں دیا ابھی تک "

"! پاکستان میں کہاں رہتا ہے وہاں سے لے آتے ہیں اسے یا حیدر کو لیجاتے ہیں "

وہ پاکستان میں نہیں رہتا وہ امریکہ کے بیسٹ فیزیو تھراپسٹ میں سے ایک ہے " ندیم اکبر ٹو مچ موڈی اور پروفیشنل انسان ہے کام سے زیادہ کچھ پیارا نہیں اسے کہتے ہیں شفا ہے اسکے ہاتھوں میں اگر وہ حیدر کو ٹریٹ کرے تو شاید وہ ٹھیک ہو جائے مگر ابھی تک تو اسکا کوئی پتہ نہیں شوشل میڈیا سے بہت دور رہتا ہے وہ بندا پتا نہیں اپنی "فیملی کو بھی کیسے ٹائم دیتا ہو گا۔

اسکی فیملی پاکستان میں ہے؟"_______"نہیں فیملی اسکی امریکہ ہی ہے مگر اسکی " والدہ پاکستان میں ہے پر اس سے آگے کچھ نہیں پتہ مجھے ہوپ کہ وہ ای میلز چیک ! کر لے۔" آمین

⚙⚙⚙⚙⚙⚙

"یہ کیامذاق ہے روبا!وہ اپناسامان سوٹ کیس میں رکھ رہی تھی اور اسکی ماں آگے پیچھے گھوم رہی تھی" کیا مذاق امی اپنے گھر جانا مذاق لگتا ہے اپکو؟

"کونسا گھر تم طلاق لے رہی تھی اس سے!!"

طلاق ہوئی تو نہیں نہ دو طلاقیں ہوئی ہیں ہم نے رجوع کا فیصلہ لیا ہے اور اپکو یاد ہے آپ نے کیا کہا تھا کہ پہلے طلاق یافتہ کہلاتی اب بیوہ تو سنے میں نہ طلاق یافتہ ہوں نہ بیوہ میں زوجہ ہوں حیدر رضا کی یہ۔مقام ہے میر امیرے صبر کا پھل!!"سوٹ کیس بند کر کے اسنے نیچے رکھا" اور تمہاری نوکری اسکا کیا؟

"بس امی بہت ہو گئی نوکری اور میرے جانے کے بعد آپ تین ہی تو لوگ ہیں فصلوں کی آمدنی آپ کے لیے کافی ہے اور جہاں تک رہی زیبو کی شادی کی بات تو اسکے لیے میں نے اکاونٹ میں رقم جمع کی ہے اور میرے نام۔ایک زمین بھی تو ہے اسکی شادی کی زمہ۔داری ایک بہن ضرور نبھائے گی مگر ابھی ایک بیوی کی زمہ داری نبھانی ہے مجھے۔۔۔مجھے جانے دیں بیٹی کو رخصت کرتے ہیں مجھے بھی کر دیں میں شائد اس دنیا کی وہ پہلی دلہن ہوں گی جو اپنی ماں کے سامنے ہنس کر کہہ رہی ہے مجھے

مجھے سسرال رخصت کر دیں!!انھیں کندھوں سے تھام کر اسنے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مصنوعی سا مسکرا دی۔ہو گئی بند اے ٹی ایم مشین !!!

۞۞۞۞۞۞

فائنلی آج پاسنگ آؤٹ پریڈ ہے اور آج کے بعد ہم ایک مہینے کے لیے فری ٹرینگ ختم یاہو!!!ایبٹ آباد اکیڈمی سے ذیشان سمیت کئی کیڈٹ ایک ساتھ نکلے تھے ٹریک سوٹس میں انکے جسم پسینے سے شرابور تھے تولیے سے پسینہ سکھاتے وہ فون میں روبا کی تصویر دیکھ رہا تھا اور مسکرا رہا تھا اچانک اسکے ہاتھ سے کسی نے فون چھین لیا تولیہ وہی پھینک کر وہ اسکے پیچھے بھاگ گیا"مومن فون دے !"

پہلے بتا کون ہے یہ ؟"ذیشان کی رفتار اسے مات دے گئی تھی اسنے اسکی گردن " دبوچ کر فون پکڑا"تیری ہونے والی بھابھی اس ایک مہینے کی چھٹیوں میں اسی کا انتظام کرنا ہے !"اسنے مسکرا کر فون کو دیکھا"میں آرہا ہوں روبا !"

۞۞۞۞۞۞

اسکے واپس آنے پر اانھیں تو دیکھے کیسے پر سکون ہو رہے ہیں جیسے روبا نہیں زندگی کا فرشتہ آرہا ہو بھلا جو کام ڈاکٹر نہیں کر سکا وہ یہ کرلیں گی!!سبزی کاٹتے شہلا بیگم اپنا غصہ نکال رہی تھی" لیکن امی اگر حیدر ٹھیک ہو گیا تو؟"

سکینہ نے ان تین مہینے میں صرف حیدر کو مرتے دیکھا تھا اسکے قریب جا کر ایک لفظ بھی امید کا نہیں کہا تھا اور اب وہ اس سوچ میں تھی کہ اگر روبا حیدر کو ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گئی تو وہ اسکا ہو جائے گا!!یہی سوچتے وہ اپنی انگلی کاٹ بیٹھی تھی مگر خاموش رہی تھی"ہو جائے تو ہمیں کیا تو نے تو حیدر سے ہر تعلق توڑ دیا نہ تو جسکے ساتھ وہ مرضی رہے!!انگلی دبا کر خون روکنے کی کوشش میں اپنے آپ کو اور تکلیف دے رہی تھی۔اچانک شہلا بیگم اسکے سامنے آکر بیٹھ گئی"اچھا وہ جو حیدر کا دوست آیا تھا ذیشان تجھے کیسا لگا!!"

زہر لگا!!نخوت سے کہتی نائف کٹنگ بورڈ پر پھینک کر چلی گئی۔"

سفیان یہ کھاد کی بوری ہے رحیم کھیتوں میں لیجارہا تھا بھول گیا ہے شاید آج کھاد ڈالنی ہے مکئی میں اور پانی بھی ہے رات کا وہ حویلی نہیں آئے گا اسلیے یہ بوری دے آؤ اور

"حیدر کیا کر رہا ہے؟

حیدر بھائی تو سو گئے ہیں اور یہ میں دے آتا ہوں اچھا وہ آج حیدر بھائی کے ساتھ "

"! مین رُو کوں یا روبا آپی

ہاں وہ اجائے گی تم یہ دے آؤ بلکے سونو روبائشہ کو لے آنا اور مٹھائی کا ڈبہ بھی پیک "

کروالیجانا خالی ہاتھ مت جانا!!"بوری کندھے پر لاد کر وہ کھیت کی جانب چل دیا۔"

چاچا رحیم!!بوری نیچے رکھ کر وہ رحیم کو آوازیں لگا رہا تھا"شکر ہے سفیان تو لے آیا میں بھول گیا تھا!!"اچانک انھیں دوسری طرف شور اور آہٹ سنائی دی"وہاں کیا

"! چاچا

باغ ہے لگتا ہے پھر بچے گھُس گئے ہیں میں دیکھ کر آتا ہوں!"۔۔۔۔ "

رُکیں چچا میں جاتا ہوں!ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی پکڑے وہ وہ آگے کی "

جانب بڑھ گیا۔

وہ والا جو آم ہے نہ وہ تو میرا!!!درخت کی جانب رُخ موڑے وہ اوپر۔اشارے کر " رہی تھی باقی بچے کمروں میں ہاتھ رکھے آم تاڑنے میں مصروف تھی۔سفیان کی جب ان پر نظر پڑی تو اس دن والا واقع یاد آگیا۔خاموشی سے بچوں کو بھگا کر سینے پر ہاتھ رکھے اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا"بول نہ فرید وہ والا توڑے گا نہ!!"سفیان نے اسکا کندھا تھپتھپایا"کی آ!!زیبو نے خفت سے پلٹ کر دیکھا تو آنکھیں کھُلی رہ گئی تھی۔چہرے ہر بلا کی سنجیدگی لیے وہ اسے گھور رہا تھا"کیا کر رہی تھی یہاں منع کیا تھا نہ اکیلے نکلنے سے؟"

وہ۔۔۔وہ توفف۔۔۔فرید آم۔۔۔وہ بھاگنے لگی تو اسنے بازو سے کھینچ کر پھر سامنے " کھڑی کرلی اور چھڑی سے مارنے لگا جس پر وہ ڈر کر آنکھیں بند کر گئی چھڑی ہوا میں ساکن ہو کر رہ گئی تھی سُرمے سے لدی آنکھیں خوف سے لبریز تھیں گلے میں موجود کالا دھاگہ کسی زیور سے زیادہ مہنگا لگ رہا تھا۔چھڑی خودبخود نیچے آگئی تھی اسکا بازو چھوڑتے وہ دور ہو گیا تھا۔جب کچھ دیر تک کچھ نہ ہوا تو زیبو نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا"آم توڑنے آئی تھی نہ چلو چڑھو درخت پر!چھڑی سے ڈراتا وہ اگلا حکم سنا

رہا تھا جو زیبو کے بس سے باہر تھا" مم۔۔۔مجھے درخت پر چڑھنا نہیں آتا وہ تو فرید کو آتا ہے!!" انگلیاں مروڑتے اسنے جواب دیا۔" آم تو تم ہی توڑو گی مجھے بھی چاہیے چلو چڑھو میں مدد کرتا ہوں!! وہ دو قدم آگے بڑھا تو وہ ڈر کر پیچھے ہو گئی"سوری میں نے ابھی تک جو بھی آپ کے ساتھ کیا!! وہ رونے لگی تھی۔" کہا نہ چڑھو میں مدد کرتا ہوں!! اسنے چیخ کر کہا تھا تو وہ درخت کی جانب بڑھ گئی تنے میں موجود ایک مضبوط شاخ کو پکڑ کر وہ زمین سے اوپر اٹھ گئی تھی۔سفیان نے اسکے پیروں کے نیچے ہاتھ کر اسے سہارا دیا جس سے وہ ایک تنے پر بیٹھنے میں کامیاب ہو گئی" ایہہہ واہ!!! میں درخت پر چڑھ گئی میرا خواب پورا ہو گیا!! خوشی مناتی وہ چیخی تو گرنے لگی" او آرام سے گر جاو گی چلو وہ بڑا والا آم توڑ کر دو! پتوں کو ایک طرف کرتی اسنے احتیاط سے آم توڑ کر نیچے پھینکا جسے سفیان نے کیچ کر لیا" ارے واہ اسکا تو حیدر بھائی کے لیے شیک بناؤ گا ہمم اب وہ والا جو تھوڑا تھوڑا پیلا اور ہرا ہے !

اچھا یہ والا۔۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔۔اچھا وہ والا!! نامزد آم بھی ہاتھ آ گیا تھا "

۔ایک کے بعد اسنے کتنے ہی آم توڑ کر نیچے پھینکے تھے جنہیں ذیشان نے سمیٹ لیا تھا"

چلو ٹھیک ہے بہت شکریہ تمہارا!! آم اکٹھے کر کے وہ چھڑی زمین پر مارتا چلا جب وہ

!" چیخی "مجھے نیچے اتار دو

خود ہی اتر جاؤ میں نے ٹھیکہ لیا ہے!! وہ اس سے کافی دور آگیا تھا" پر مجھے اترنا نہیں "

آتا !!!"

ہاں تو مجھے کونسا کنوئیں میں اُلٹا لٹکنا آتا تھا میں بھی لٹکا تھا نہ تم بھی درخت پر لٹکی رہو "

خدا حافظ !!! اسے درخت پر لٹکا چھوڑ وہ چلا گیا اور وہ دوہایاں دیتی رہ گئی۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

وہ تیار ہو کر بیٹھی تھی رجوع کے سارے معاملات دیکھ لیے گئے تھے۔ عاشر صاحب نے کہا تھا وہ اسے لینے ائیں گے مگر شام کے چار بج گئے تھے مگر ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا۔ زیبو درخت سے کود کر پیر میں موچ لیکر گھر آگئی تھی شاخوں سے پھنس کر کپڑے پھٹے اور امی نے جو جوتے مارے وہ الگ اب رونے کے بعد سو گئی تھی۔ وہ تخت پر بیٹی مسلسل ہل رہی تھی جسکی وجہ سے شولڈر تک آتے بال بھی آگے پیچھے ہل رہے تھے چشمہ بھی کھسک کر ناک پر اجاتا ہاتھوں میں قید چادر میں بھی گھری

سلوٹیں آگئی تھی۔سفید سادہ کرتی پجامہ اور سر پر سرخ انچل ہلکے پھولے لال گال گلابی ہونٹ چشمے کے پیچھے قید درمیانی سیاہ آنکھوں میں انتظار بھرا پڑا تھا وہ خود حیران تھی اتنی بے صبر کیوں اسنے دل پر ہاتھ رکھا" صبر کرو!!پھر اچانک گاڑی کی بیل بجی لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر وہ گیٹ کی جانب لپکی.سفیان ہاتھوں میں مٹھائی کا ڈبہ پکڑے دروازے بند کررہا تھا۔روبا نے مسکرا کر اسے خوش آمدید کہا اسے ڈبہ پکڑا کر اسنے کھوجتی ہوئی نظر پورے گھر پر ڈالی نہ بختو تھا نہ زیبو اسے فکر لاحق ہوگئی تھی "بیٹھو سفیان میں چائے لاتی ہوں!"

نہیں آپی ہمیں جانا ہے حیدر بھائی اُٹھنے والے ہوں گے انھیں دیکھنا بھی ہے آنٹی "

آپ کیسی ہیں اور باقی سب کہاں ہیں!بڑی ہمت جتائی تھی اسنے اس سوال کے لیے "

میں ٹھیک ہوں بختو اپنے دوست کے گھر گیا ہے اور زیبو کے چوٹ لگی ہے وہ سورہی ہے!"

کیا!!چوٹ کہاں کیسے ؟؟؟وہ اچانک چیخا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئی" "

"میرا مطلب کیسے لگ گئی چوٹ بچی تو نہیں ہے ؟

درخت سے گری ہے آم توڑتی مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی یہ کمبخت چڑھ کیسے گئی "سیڑھی تو چڑھ کر کوٹھے پر جاتی نہیں درخت پر چڑھ گئی ستیاناسی اوپر سے نیا سوٹ بھی پھاڑ کر لے آئی پندرہ سو کا لیکر دیا تھا ریڑھی والے سے لے اتنا مہنگا تھا ابھی دو دفعہ تو پہنا تھا!!!روبا نے خفگی سے اپنی ماں کو دیکھا اور سفیان منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی قابو کر رہا تھا۔

چلیں آپی!!اٹھتے ہوئے اسکی نظر دائیں جانب کے کمرے پر پڑی ہوا سے پردہ ہٹا تھا سوتی زیبو کا چہرا نظر آیا جسکا منہ تھوڑا سا کھلا تھا اسے پھر ہنسی آگئی تھی "پاگل!! اسے لیکر وہ حویلی کے لیے نکل آیا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

شام کے سائے گہرے ہوگئے تھے انھیں حویلی آئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اور یہ وقت اسے سب سے بے کار اور بے ضر لگا تھا۔وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی نہ سکینہ نہ چاچی کوئی بھی اس سے بات تو دور ملنے بھی نہیں آیا تھا خیر ان سے اسے توقع بھی نہیں تھی عاشر صاحب کا رویہ بھی پہلے جیسا نہیں تھا اس بات کی توقع تھی اسے جو کیا

وہ کرنے بعد کوئی پھولوں کا ہار ڈالنے سے تو رہا حیدر بھی اپنے کمرے میں تھا باہر سب چائے پی رہے تھے اور اندر حیدر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔سفیان بھی ایک طرف بیٹھا فون میں گھسا تھا۔وہ بیگ گھسیٹتی اندر آئی تو حیدر نے کتاب سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا وہ اسے تین مہینے پہلے والی روبا تو نہیں لگی تھی جو روتی آئی تھی جو دبلی سی تھی اور پہلے سے صحت مند بھی ہو گئی تھی آنکھوں پر چشمہ بھی تو لگ گیا تھا اعتماد بھی بڑھ گیا تھا اور۔۔۔اور وہ مسکرا بھی تو رہی تھی وہ کیوں وہ مسکرا کیوں رہی تھی پھر اچانک حیدر نے نظر جھکالی "جب تم نادیدوں کی طرح اسے گھوروگے تو وہ طنز سے مسکرائی گی ہی نہ! یہ اسنے دل میں سوچا تھا حالانکہ وہ تو اسلیے مسکرائی تھی کیونکہ کے پورا ایک منٹ وہ اسکا جائزہ لیتا رہا تھا۔اسے دیکھ کر سفیان خاموشی سے کمرے سے چلا گیا تھا۔حیدر کی پوری کوشش تھی کہ وہ کتاب کے آخری دو پیج مکمل کر ہی لے توجہ کے ساتھ مگر شاید روبا کو یہ منظور نہیں تھا اسلیے کبھی چوڑی کھنکا کر تو کبھی کوئی خود کلامی کر کے اسے متوجہ کرتی اور وہ ہو بھی جاتا۔حیدر کی طرف اسکی پُشت تھی سر سے پیر تک سفیدی میں ڈھلی کمر پر ہاتھ رکھے الماری کا جائزہ لگا رہی تھی ایک طرف حیدر کے کپڑے اسکا سامان تھا تو دوسری طرف رپورٹس اور

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

میڈیسنز کا انبار جگہ ہی نہیں تھی" سُنے !لہجہ اتنا شریں تھا کہ حیدر تک پہنچ بھی نہیں پایا تھا وہ بُک میں ہی گھسا ہوا تھا حیدر !!اسنے زرا سا اونچا کہا تو وہ بے تاثر اسے دیکھنے لگا"

"وہ۔۔۔الماری میں جگہ نہیں ہے تھوڑی سی بنالوں ؟

پہلے بھی بنانے کو دی تھی آپ خود ہی چھوڑ گئیں بنالیں جو آپکی جگہ تھی !اسکے طنز " میں واضع حقارت شامل تھی

پہلے بھی بنانے کو دی تھی آپ خود ہی چھوڑ گئیں بنالیں جو آپکی جگہ تھی !اسکے طنز میں واضع حقارت شامل تھی مگر یہ لہجے رویے اسکی اپنی خرید تھی اب وقت تو لگنا تھا ۔اسنے دوائیوں کے لگے انبار کو دیکھا پھر ایک ایک کرکے ساری دوائیاں ڈریسنگ کے دراز میں شفٹ کردیں۔جگہ خالی ہو گئی تھی اسنے مسکرا کر حیدر کو دیکھا" مین نے اپنی جگہ واپس لے لی !اسنے سرسری سے ایک نظر الماری پر ڈالی اور خاموش ہو گیا ۔سامان سمیٹنے کا واحد کام بھی ختم ہو گیا تھا اب کیا تھا اسکے پاس کرنے کے لیے تو اسلیے اسنے صوفے پر بیٹھ کر اسے دیکھنے پر استفادہ کیا۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ کتاب پڑھ رہا تھا بلو شرٹ ہلکی رف داڑھی ماند پڑتا رنگ کمزور سا وجود اسکا دل ڈوب گیا تھا

اسے دیکھ وہ ایسا تو نہیں تھا جب تین مہینے پہلے دیکھا تو اسے وہ خوبصورت تھا کہ کوئی بھی لڑکی اسے پا کر اپنی قسمت پر رشک کرتی مگر رشک تو اب بھی اپنے آپ پر کر رہی تھی وہ اسکی قسمت تھی جسے خدا نے اسکے لیے چنا تھا اسکی واپسی تک اسکی زندگی کی حفاظت کی اچانک اسے چند دن پہلے پڑھی ایک آیت یاد آئی

ہم نے کہا کہ "تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے، تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے، ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہو گا۔(سورت البقرہ 38)

بے ساختہ ہی اسکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی "حیدر آپ جو اپنی زندگی سے آتنا بیزار ہیں آپ نہیں جانتے اللہ کو کتنے پیارے ہیں میں نہیں جانتی اللہ کو آپکی کونسی عادت کونسی حاصیت بہت اچھی لگتی ہے مگر مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ وہ اپکو اتنی بیماری میں رکھ کیوں رہیں شاید اسلیے کہ ایک چھوٹی سے آزمائش آپکو زندگی سے بدگمان کر رہی ہے آپ ناامید ہو گئے ہیں اور ناامیدی گناہ ہے وہ آپکو اس گناہ سے بچانا چاہتے ہیں آپکو زندگی کی طرف واپس لانا چاہتے اور اسکا وسیلہ میں ہوں! دروازے پر دستک

اسکے سوچوں سے باہر لے آئی تھی۔سفیان کھانے کی ٹرے پکڑے کھڑا تھا"حیدر بھائی کھانا کھالیں!!"کتاب سائیڈپر رکھ کر وہ سیدھا ہونا لگا تھا بیڈ شیٹ سے کہنی پھسل گئی اسکا سر سائیڈ ٹیبل سے لگ جاتا مگر اس سے پہلے روبا نے اسے تھام لیا"حیدر آپ ٹھیک ہیں؟"اثبات میں سر ہلا کر وہ رُخ پھیر گیا۔سفیان نے کُشن رکھ کر اسے کمفرٹیبل کیا"کیا سین تھا حیدر بھائی!!حیدر نے سفیان کو دیکھا تو اسکے آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی۔اسنے گھور کر اسے دیکھا۔حیدر نے ایک ناگوار نظر پھیکے سوپ کو دیکھا تین مہینے سے یہ کھانا کھا کر اسکا دل اوب سا گیا تھا مگر اسکے علاوہ وہ کچھ کھا بھی تو نہیں سکتا تھا۔اسے سوپ دے کر سفیان کال اٹینڈ کرنے باہر چلا گیا تھا ۔وہ بے سواد سوپ پی رہا تھا اور وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہی تھی اچانک اسے ٹھسکا لگ گیا تھا۔شدید کھانسی چھڑّ گئی۔روبا ایک دم اسکی طرف بڑھی اسکی پیٹھ سہلاتے اسکی سانس بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی"حیدر پانی پیے!!مگر جھٹکا شدید تھا اسلیے اسکا سانس پھولنے لگا تھا۔وہ مسلسل اسکی پیٹھ تھپتھپا رہی تھی اسکے گلے پر مساج کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد آخر وہ پر سکون ہو گیا لیکن تب تک روبا کی آنکھیں ضرور نم ہو گئی تھیں۔سانس بحال ہونے کے بعد اسنے روبا کے چہرے کو دیکھا جو فکر اور

آنسوں سے لال ہو رہا تھا لیکن اسکا اگلا عمل اسکے لیے نہایت غیر متوقع تھا وہ اسکے گلے لگ گئی۔ اسکی پشت پر ہاتھ باندھے پھر سے رونے لگی تھی "حیدر آپ ٹھیک ہیں نہ؟"

اسنے نرمی سے خود سے الگ کیا اپنے اس عمل پر وہ خود بھی شرمندہ ہو گئی تھی اسے کوئی بھی جواب دیے بغیر اسنے بلینکٹ پر اوندھا پڑھا سوپ کا باؤل اٹھایا جو شاید روبا نے گرا دیا تھا سارا سوپ بلینکٹ پر گر گیا تھا۔ "او سوری وہ۔۔۔۔۔۔!اسنے بلینکٹ کو اٹھانا چاہا تو حیدر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا "سفیان کر لے گا آپ جائیں جا کر کھانا کھائیں !!" اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کے بعد اسنے بلینکٹ اتار کر سائیڈ کر دی تھی۔ "سفیان یہ ٹھیک کر واور میرے کپڑے بھی چینج کر وادو!!کچھ سوپ اسکی تھائی پر بھی گِرا تھا ظاہر ہے جلا بھی ہو گا مگر اسنے نہ تکلیف بتانی تھی نہ بتائی بس صبر کا گھونٹ پی گیا تھا لیکن ایک چیز جو وہ نہیں چھپا پا رہا تھا وہ اسکا تیز تنفس جو تب زیادہ تیز ہو گیا تھا جب روبا اسکے نہایت قریب تھی۔ اس نرمی اس خوشبو میں کتنا سکون تھا چند لمحے کے لیے تو

سب کچھ بھول گیا تھا اسے تو یہ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا وہ کیا پوچھ رہی تھی مگر آخر اسے خود سے دور کر ہی دیا نہ اسنے ایک نظر روبا کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔

⚙⚙⚙⚙

لیپ ٹاپ پر چمکتی تحریر ڈاکٹر فہد کے چشمے میں دکھائی دے رہی تھی آنکھوں میں اداسی اتر آئی تھی کیونکہ ڈاکٹر ندیم اکبر نے ابھی تک میلز نہیں دیکھے تھے انھوں نے غصے سے ٹیبل پر مُکا مارا" چیک دی ڈیم ایک میلز ڈاکٹر !!

ہوسپیٹل سے تھکاماندہ وہ گھر آیا تھا۔ تیس بتیس سال کی عمر میں وہ امریکہ کے بیسٹ فیزیو تھراپسٹ میں سے ایک بن گیا تھا درمیانہ جسامت داڑھی سے بھرا چہرا آنکھوں میں سٹڈی گلاسز جو اسنے اتار کر گاڑی میں ہی رکھ دیے تھے اوورآل بازو پر ڈالے ایک ہاتھ میں سٹیو تھوسکوپ اور بیگ پکڑے اسنے بل بجائی تو دروازے نہ کھلا کافی دیر انتظار کے بعد اسنے پھر بیل بجائی اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا جسکی وجہ سے اکثر رات کو سو بھی نہیں پاتا تھا آخر اکتا کر اسنے بیل پر انگلی رکھی اور اٹھانا بھول گیا"

آرہی ہوں ندیم!" دروازہ کھُلنے پر اسنے ناگواری سے نازی کو دیکھ جو گھبرا گئی تھی"

"تمہارے کان کب خراب ہوئے؟

!!! وہ۔۔۔وہ ندیم شازمان کو۔۔۔۔شازمان کو کھانا کھلا رہی تھی تو اسلیے "

تو بھول جاؤ کہ ایک عدد شوہر بھی ہے جو باہر ہے اسے گھر آنا یہاں کوئی دربان "

نہیں جو دروازے کھولے گا خدارا اپنے کان کھُلے رکھا کرو!!!بیگ اور آوور آل

صوفے پر پھینکتے وہ اس پر چیخا جو شرمندگی سے سر جھکائے کھڑی تھی جب پکڑ کر

اسے پانی پکڑایا" ماما!!" اسے گلاس پکڑا کر وہ شازمان کی طرف آگئی پیچھے ندیم نے پانی

پیا یا نہیں کوئی پتہ نہیں اسے دیکھ کر اسنے پلٹ کر دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھا۔وہ کمرے

میں جوتے سمیت ہی بیڈ پر گر گیا تھا اسکا سر درد کی انتہا پر تھا۔اپنی کنپٹیوں کو مسلتے وہ

کچھ سکون کرنا چاہتا تھا جب تھوڑی دیر بعد اسے لاؤنج سے آوازیں آنے لگی شور

کھکھلاہٹ!!اسکے ماتھے پر بل آگئے تھے کچھ دیر برداشت کرنے کے بعد وہ غصے میں

پھنکتا باہر آیا تو شازمان ڈر کر نازی کے پیچھے چھپ گیا" اسکے سونے کا وقت نہیں ہوا

ابھی تک سُلاؤں اسے اور مجھے بھی سونے دو!!!وہ دروازہ بند کرنے والا تھا جب وہ بولی

"! " کھانا

بھوک نہیں ہے!!دوسری آواز دروازے کے بند ہونے کی ہی آئی تھی۔"ماما بابا " غصے کیوں کرنے لگے ہیں؟"وہ گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھی "کیونکہ بابا کام سے آئے ہیں اور تھک گئے اسلیے چلو اومیں اپکو سُلا دوں!!"اسے گود میں اٹھا کر وہ ندیم کے ساتھ والے کمرے میں چلی گئی تھی۔اسے سُلانے کے بعد وہ دھیرے سے دروازہ کھولتی کمرے میں آئی وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا جوتے بھی نہیں اتارے تھے وہ گہری نیند میں تھا اسکے پیروں کی طرف آکر اسنے اسکے جوتے اتارے اسکے ہاتھ سے گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھی اسکی پینٹ کی پاکٹ سے فون نکال کر چارج پر لگایا اسے کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کیا اسکا سارا چہرا پسینے سے بھرا تھا اسے صاف کرنے کے بعد اسکے ماتھے پر بام لگائی اسے کمفرٹر اوڑھا کر اسکے سرہانے بیٹھ گئی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی "میں جانتی ہوں آپ میرے اور شازمان کے فیوچر کو لیکر بہت سنسئیر ہیں اور مجھ سے غصہ سے اسلیے رہتے ہیں کیونکہ میں اپکو وقت نہیں دے

پاتی لیکن میں کیا کروشازمان بہت چھوٹا اسے ہر پل میری ضرورت ہے اور ۔۔۔۔۔۔اچانک اسے رونے کی آواز آئی تھی اسے ویسے ہی چھوڑ کر وہ بھاگ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی تھی "اور میری ضرورت کا کیا نازی مجھے بھی تمہاری ضرورت ہے !!" بیدار تو وہ تبھی ہو گیا تھا جب وہ اسے سیدھا لیٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙

سفیان چلا گیا تھا وہ دونوں کمرے میں اکیلے تھے۔سفیان جاتے ہوئے اسے لیٹا گیا تھا ہمیشہ کی طرح اسے لیٹے نیند نہ آنے تک چھت کو گھورنا تھا جو وہ کر رہا تھا مگر کیا نیند صرف حیدر سے روٹھی تھی دوسری جانب کسی اور کی رات بھی کروٹیں بدلتے نکل رہی تھی۔وہ بھی ایسے چھت کو گھور رہی تھی دونوں کے خیالات ایک دوسرے کے ہی مطلق تھے مگر کوئی بھی اظہار کا روادار نہیں تھا۔حیدر ابھی بھی اس لمحے کے فسو میں تھا۔اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ روبائشہ واپس آگئی ہے وہ لڑکی جو ہاتھ

جوڑ کر طلاق مانگ کر گئی تھی وہ رجوع کرنے کے لیے مان کیسی گئی اور میری ایسی حالت دیکھنے کے بعد بھی وہ میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے میری کیئر کر رہی تھی !"

حیدر میں اپکو کیسے سمجھاؤں کے میں صرف آپ کے لیے واپس آئی ہوں میں خدا کے فیصلے کو نہیں نکار سکتی اتنی ہمت اتنی اوقات نہیں ہے میری جو میری قسمت تھی میں نے دل سے قبول کی ہے میں نے دل سے قبول کیا ہے اپکو حیدر اور انشاللہ وہ دن جلدی آجائے جس دن آپ مجھے سب کے سامنے روبائشہ حیدر رضا کہیں گے !"اسنے مسکرا کر اسکی جانب کروٹ لی تو وہ اپنے کندھے دبا رہا تھا "کیا ہوا حیدر درد ہو رہا ہے؟" دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ اسکی پاس آگئی "نن۔۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوں! اسنے فورًا ہاتھ ہٹا لیے تھے "حیدر ایک بات کہوں؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا "آپ نے سچ میں مجھے معاف کر دیا ہے نہ؟

گہرا سانس لیکر وہ اس پر سے نظریں ہٹا چکا تھا "ناراضگی غصہ گلہ شکایت وہاں ہوتی ہے "جہاں کوئی رشتہ ہو بغیر رشتوں کے ایسے حق جتانا فضول ہوتا ہے۔۔۔

آپکے اور میرے درمیاں کوئی رشتہ نہیں ہے؟؟ اسنے تڑپ کر اسکی بات کاٹی" "
جو ختم ہونے کی قا گار پر تھا دیکھیں آپ گئی بھی اپنی مرضی سے تھیں اور آئی بھی
اپنی مرضی سے ہیں میں نے تب بھی آپکی خواہش کا احترام کیا تھا اور آج بھی آپکی
خواہش کا ہی احترام کیا ہے لیکن جو نرمی تب میرے دل میں آپ کے لیے آ رہی تھی
وہ سرے سے ختم ہو گئی ہے اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آہ!!! اچانک سے گردن
میں تکلیف بڑھ گئی گردن پر ہاتھ رکھے اٹھتی ٹھیسوں کو روکنا چاہتا" حیدر کیا ہوا؟ وہ
دو قدم اسکی جانب بڑھی تھی اسنے روک دیا ایک ہی پوزیشن میں تین گھنٹے سے موجود
گردن تھک کر درد کرنا شروع ہو گئی تھی اسے تکلیف ہو رہی تھی اور اس سے زیادہ
اسے ایسے دیکھ کر روبا کو ہو رہی تھی اسلیے اسکی ناراضگی کی پرواکیے بغیر وہ اسکے قریب
چلی۔ اپنی پوری ہمت لگا کر اسنے اسے اوپر اٹھایا کراؤن سے اسکی ٹیک لگائی وہ ابھی
تک گردن دبا رہا تھا" حیدر زیادہ درد ہو رہا ہے! نا چاہتے ہوئے بھی اسنے ہاں میں سر ہلا
دیا اسنے دراز کھنگالنے شروع کیے تو اسے پین ریلیفنگ جیل مل ہی گئی۔ بیڈ پر ایک
سائیڈ اسکے قریب بیٹھ کر اسنے نرمی سے جیل لگا کر مساج کرنا شروع کر دی وہ چند لمحے
تو مبہوت اسے دیکھتا رہا جو اپنا کام کرنے میں مشغول تھی جیل کی ٹھنڈی تاثیر گردن

میں اندر تک دھنستی جارہی تھی۔بنا پلک جھپکے اسکا فکر مند چہرا دیکھ رہا تھا آنکھوں پر موجود چشمے میں اسے دھندلا دھندلا اپنا عکس نظر آرہا تھا"روبائشہ لہجہ اتنا دھیما تھا کہ جیسے وہ اسکا نام اپنی زبان سے ادا کرنا چاہتا ہوں مگر روبا کو سنائی دے گیا تھا اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" مجھے راتیں اکیلے گزارنے کی عادت ہے میری زندگی میں وہ چاند بن کر مت آؤ جو چند روشن راتوں کے بعد گُھپ اندھیرے میں چھوڑ جاتا ہے مجھے میری تکلیف اپنوں سے زیادہ عزیز ہے اتنے سب کچھ کے باوجود اسنے مجھے چھوڑا نہیں ہے چِمٹ کر بیٹھی ہے اسے چھیڑنے کی کوشش نہ کرو ورنہ جیسے میں نیند سے عاری راتیں گزارتا ہوں یہ تمہیں بھی اپنا عادی بنالیں گے تمہارے مرہم کی عادت ہوجائے گی انھیں اور مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔بات کرتے کرتے ! آہستہ سے اسکا ہاتھ گردن سے ہٹاکر رُخ پھیر گیا۔"وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی جو اسے دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا"ادھوری باتیں مکمل زندگی برباد کردیتی ہیں اپنی بات پوری کریں حیدر اپکو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ؟؟؟

کوئی میرے کتنا قریب آکر گیا!!!بنا اسے دیکھے اسنے بات مکمل کر دی تھی" قریب تو آئے ہی نہیں حیدر ابھی تو دیوارِ چین جیسی دوریاں حائل ہیں۔میں اپکے قریب آنا چاہتی ہوں بہت قریب کہ قربتوں سے آگے نکل جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے حیرت سے اسے دیکھا جو مسکرا رہی تھی اور پھر کچھ کہنے کے لیے لب ہلا رہی تھی" کبھی کبھی گھنٹوں کی قربت بھی ناکافی ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی ایک لمحہ کُل کائنات بن جاتا ہے اور وہ لمحہ ہوتا ہے جب آپکا ہمسفر آپکے ساتھ ہو اسکے منہ سے نکلنے والے پہلے حرف سے لیکر دماغ کے خیالات کے آخری نقطے تک صرف آپکا حق ہو وہ سانس بھی لے تو آپکے ساتھ جینے کے لیے اسکی آنکھوں میں جو ایک عکس ہو وہ صرف آپکا ہو اسکے چہرے پر جو سکون ہے وہ اپکو دیکھ کر آئے اسکی مسکراہٹ کا راز آپ ہوں وہ وقت روکنا چاہے تو سکون طویل کرنے کے لیے اور اس وقت میں ہم قربتوں سے آگے نکل جائیں بہت آگے اور مجھے وہ لمحہ چاہیے صرف آپ سے حیدر!!!اسنے محبت سے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا جو اسنے پیچھے کر لیا۔وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔

صبح ہی سے حیدر کے کمرے میں مجمع لگا تھا ڈاکٹر فہد ویکلی چیک اپ کے لیے ائے تھے ۔وہ باہر بیٹھی حیدر کا ڈائٹ چارٹ ریڈ کر رہی تھی جب سکینہ اسکے پاس آئی "تم اتنی بے واقوف کیسے ہو سکتی ہو روبائشہ اکمل خان اپنی ساری زندگی ایک ایسے انسان کے ساتھ جوڑلی جو چند دن میں مرنے والا ہے مجھے دیکھو تم سے پہلے وہ میرا منگیتر تھا پر میں نے انکار کر دیا کیونکہ میں اتنی بے واقوف نہیں ہوں کہ ساری زندگی ایک اپاہج کی لاٹھی بن کر گزار دوں تم پر ترس آتا ہے مجھے !!!اسنے مسکرا کر سکینہ کو دیکھا" سہی کیا تم نے تم اتنی بے واقوف نہیں کہ ساری عمر ایک اپاہج کی لاٹھی بن کر گزار دوں تم مہا بے واقوف ہو کہ تم نے ایسے انسان کو کھو دیا جو تمہاری سانسوں کی آواز سن کر بتا سکتا ہے تم سُکھ میں ہو یا دُکھ میں اور ہاں بہت اچھا کیا اُن سے نکاح کے لیے انکار کر کے کیونکہ شیر خوار بچے گوشت ہضم نہیں کر سکتے۔" چارٹ پکڑے وہ اٹھ گئی پھر اچانک مُڑی "اور ہاں آئیندہ حیدر کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرنے سے گریز کریے گا شاید آئیندہ برداشت نہ ہوں !اسکا منہ توڑ کر گئی تھی اب روبائشہ نے بولنا سیکھ لیا تھا۔ سکینہ کے تو سر پر پانی گر گیا تھا وہ اسے گم سم ڈرپوک معصوم سمجھ رہی تھی اسے دبانا آسان لگ رہا تھا مگر وہ تو اسے دبانے کی تیاری میں تھی۔

حیدر کے لیے سوپ بنا کر وہ کمرے میں جا رہی تھی جب عاشر صاحب اور ڈاکٹر فہد کی باتیں سنی "نقصان نہیں بڑھا تو کچھ ٹھیک بھی تو نہیں ہوا پر اگریس ہے ہی نہیں کوئی بھی اسکے جوائنٹس درد کرنے لگے ظاہر سارا دن بستر پر گھنٹوں گھنٹوں تک ایک ہی پوزیشن میں تھک جاتے ہیں۔"

ڈاکٹر کا کوئی جواب آیا! عاشر صاحب اور فہد فکر مند ہو گئے تھے "نہیں ای میلز چیک نہیں کر رہا اور پرسنل نمبر وہ شئیر نہیں کرتا ہو سپٹل والے پرائیویسی پالیسی کے تحت کچھ نہیں بتاتے اب تو ایک ہی امید ہے ڈاکٹر ندیم اکبر اگر وہ مان جائیں تو لیکن پتہ ہے نہ امریکن ڈاکٹر ہے نخرے بھی دکھائے گا!"

امریکن ڈاکٹر!!! روبا نے زیرِ لب دوہرایا "میرا بیٹا امریکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ سیٹل ہے فیزیو تھراپسٹ ہے! اسے آسیہ بیگم کی بات یاد آئی تھی "سوری کونسے امریکن ڈاکٹر ہیں؟ ڈاکٹر فہد اور عاشر صاحب نے ایک ساتھ اسے دیکھا "ڈاکٹر ندیم اکبر ہیں! اتنا سا جواب دے کر وہ چلے گئے تھے۔

سوپ لیے وہ کمرے میں آئی سفیان کو سوپ پکڑا کر فون پر کال ملاتی باہر آگئی "اسلام علیکم آنٹی!"

"واعلیکم السلام روبا کیسی ہو بیٹا حیدر کیسا ہے؟"

"جی الحمداللہ آنٹی مجھے آپکی تھوڑی مدد چاہیے تھے آپ نے کہا تھا اپکے بیٹے امریکہ میں فیزیو تھراپسٹ ہیں امریکن ڈاکٹرز کو بھی جانتے ہونگے کوئی ڈاکٹر ندیم اکبر ہے وہ حیدر کا علاج کر سکتے ہیں اگر آپ اپنے بیٹے سے کہیں ہماری تھوڑی ہیلپ کر دیں پلیز!!!

ہاہا ندیم اکبر ہی تو میرا بیٹا ہے اور کیوں نہیں میں آج ہی اسے فون کرتی ہوں تم فکر نہ کرو اگر حیدر کو شفا میرے بیٹے کے ہاتھوں ہی ملنی ہے تو ٹھیک ہے مجھے بہت خوشی ہو گی میں بات کرتی ہوں!

تم سے کوئی بھی کام ڈھنگ سے ہو سکتا ہے نازی جب دیکھو تمہیں انگلی رکھ کر بتانا پڑتا یہ بھی کرنا ہے کل تم نے میرا لیپ ٹاپ کپڑوں کے ساتھ الماری میں رکھ دیا آج میری گھڑی رکھ کر بھول گئی تمہارا دماغ لگا کہاں رہتا ہے."

" ندیم کل میں کپڑے رکھ رہی تھی تو شازمان سائیکل سے گر گیا جلدی جلدی میں لیپ ٹاپ بھی کپڑوں کے ساتھ اٹھالیا اور آج میں نے سچ میں گھڑی ڈریسنگ پر رکھی تھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی !وہ نیچے بیٹھی ڈریسنگ کے نیچے ہاتھ سے ٹٹول رہی تھی ۔اسے خفت سے دیکھتے ندیم نے بجتا فون اٹھایا" اسلام علیکم امی !!ان سے بات کرتا وہ باہر نکل گیا۔۔ پیچھے آنکھوں سے آنسو فرش پر گرنے لگے تھے "ندیم آپ ایسے تو نہیں تھے اتنا غصہ تو آپ نے تب بھی نہیں کیا تھا جب مجھ سے آپکے میڈیکل کے فسٹ کیس کے فائل خراب ہوئی تھی وہ آپکی زندگی اور میڈیکل ہسٹری کا پہلا کیس تھا جو آپ نے پیشنٹ کی ہسٹری ریڈ کیے بغیر ٹریٹ کیا تھا آپکا لائسنس تک کینسل ہونے والا تھا مگر آپ نے مجھے ایک حرف نہیں کہا اور اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر چِڑنے لگے ہیں !!اچانک اسکے ہاتھ کو کچھ محسوس ہوا وہ گھڑی تھی جو اسی کا ہاتھ لگنے سے ڈریسنگ ٹیبل سے نیچے گری تھی۔گھڑی اٹھائے وہ باہر آگئی ٹیبل پر بیٹھا وہ فون کان اور کندھے کے بیچ اٹکائے بریڈ پر مکھن لگا رہا تھا" جی۔۔جی امی آپ نے بتایا تھا مجھے روبائشہ کے بارے میں وہ آپکی پین گیسٹ بہت افسوس ہوا اسکے میاں کا سن کر !!"

ہاں اور اسے پتہ چلا ہے تمہارے بارے میں اسنے مجھ سے مدد مانگی ہے تم حیدر کا "
کیس لے لو !"

امی دراصل آجکل شیڈیول تھوڑا ٹف جارہا ہے ٹائم نہیں مل پاتا میں نے تین مہینے "
سے اپنی ایملیز تک چیک نہیں کی ہیں اور اب بھی یہی حال ایکچولی کار ایکسیڈنٹ کی
ایشو بڑھتی جارہی ہے تو اسلیے ہوسپٹل میں کیسز بہت ہیں !"

ندیم وہ بچی مجھے عروج جتنی پیاری ہے تمہیں یہ کیس لینا ہوگا میرا حکم سمجھ لو!" "
اسنے گہرا سانس لیکر فون کی جگہ تبدیل کی ٹوسٹ شازمان کے منہ کے ساتھ لگایا جسے
دیکھ کر نازی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی پر اٹھا بناتی وہ انھیں دیکھنے لگی "ٹھیک
ہے امی انکا کنٹیکٹ نمبر بھیج دیں میں فری ہوکر ان سے بات کرلوں گا! اسنے فون
ابھی رکھا ہی تھا کہ نازی کے چیخنے کی آواز آئی وہ اسکی جانب بھاگا" دکھاؤ مجھے !! تیل
کے چھینٹے اسکی بازو پر گر چکے تھے۔ اسنے رومال نکال کر تیل صاف کیا" کوئی کام تو
ڈھنگ سے کرلو !! وہ اسی پر چیخنے لگا تھا" دھیان کہاں تھا؟"

!!!!!....... وہ۔۔۔شازمان کو "

فار گوڈسیک شازمان یہ شازمان وہ۔۔۔۔۔۔۔تم سے ایک بچہ نہیں سمبھالا جاتا "
اب تو مجھے لگنے لگا ہے کہ میں ایک نہیں دو دو بچے سنبھال رہا ہوں جب دیکھو اسے
دیکھتے تم خود کو نقصان پہنچا لیتی ہو آج ہاتھ جلایا ہے کل خود جل جاو گی!!اسکا ہاتھ
جھٹک کر ٹیبل سے بیگ اٹھاتا وہ چلا گیا تھا۔اور وہ ہمیشہ کی طرح افسردہ سا چہرا لیے
شازمان میں مصروف ہو گئی تھی اسے کھلاتے شازمان اسے غور سے دیکھ رہا تھا"ماما تو
رو رہی ہیں بابا گندے ہیں "!

نہیں شیزی ایسا نہیں بولتے بابا بہت اچھے ہیں ماما بابا کو تنگ کرتی ہیں تو وہ مجھے ڈانٹتے "
جیسے میں آپکو ڈانٹتی ہوں پھر آئندہ ایسا نہیں بولنا آج بابا آئیں گے نہ تو آپ انکو بہت
سارا پیار کرنا پاریاں کرنا وہ ٹھیک ہو جائیں گے!!"اور وہ ٹوسٹ پکڑے اثبات میں سر
ہلا رہا

روبائشہ کمرے میں آئی تو حیدر ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا وہ پہلی بار کسی کو بستر پر بیٹھ کر
نماز پڑھتے دیکھ رہی تھا شاید مجبوری کی صورت میں نماز دیکھ رہی تھی نماز پڑھتے
اسکے چہرے کی سنجیدگی معصومیت اسے مبہوت کر گیا تھا اسنے سلام پھیر کر دعا میں

ہاتھ اٹھائے توروبا کو اچانک کچھ یاد آیا وہ اسکی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنے کے بعد وہ اسکی جانب متوجہ ہوا جو مسکرا کر کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی کھڑکی سے آتی دھوپ کی وجہ سے اسکا سایہ سامنے دیوار پر پڑ رہا تھا جو حیدر کی طرف مُڑ تا جا رہا تھا" حیدر! اسکی آواز پر سایہ کو چھوڑ کر وہ اسے دیکھنے لگا" آپ آج بھی دعا میں موت ہی مانگتے ہیں؟" اسنے کوئی جواب نہ دینے پر ہی اتفاق کیا اور کتاب کھول کر بیٹھ گیا" میں نے پوچھا آپ آج بھی دعا وہی مانگتے ہیں اتنے نا امید کیوں ہیں آپ بتائیں حیدر آپ نے تب بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا اور آج بھی آپ خاموش ہیں بولیں مجھے کیوں نا امید ہیں مایوس ہیں آپ اتنے۔۔۔

کس چیز سے امید لگاؤں میں !!! وہ ایکدم چیخ پڑا تھا دراز سے رپورٹس نکال کر اسکے " آگے پھینکیں " ان رپورٹس سے امید لگاؤں جن میں صاف صاف لکھا ہے میں مر رہا ہوں!! یا ان ساکن پیروں سے امید لگاؤں کہ ایک دن اچانک ان میں حرکت ہونے لگے گی یا امید لگاؤں کی ایک دن میں آنکھ کھولوں گا اور یہ سب خواب ہو گا یا امید لگاؤں کے اپنوں کے جو چہرے میں نے دیکھے وہ فقط میرا وہم ہو گا یا یہ امید لگاؤں کی آپ

مجھے۔۔۔۔۔۔!!وہ اچانک خاموش ہو گیا تھا" میں اپکو کیا؟؟؟ مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔روبانہ جھک کر رپورٹس اٹھائیں" ایک آدمی تھا سونار تھا لیکن اسکا کام نہ بہت گھاٹے میں جا رہا تھا وہ پریشان رہنے لگا دوسروں سے بھی چِڑ گیا مایوس ہو گیا پھر ایک دن اسے ایک بزرگ ملے اسنے اپنی ساری پریشانی اس بزرگ کو بتا دی جانتے "ہیں اس بزرگ نے اسے کیا کہا؟

میں بچہ نہیں ہوں جو کہانیاں سن کر بجل جاؤں گا!!اسے اور غصہ آیا تھا"اس " بزرگ نے اس سے کہا کہ پودے لگانے میں میری مدد کردو اور بید کی ٹوکری میں مجھے پانی لا دو!!!مٹی سے گندی اس ٹوکری کو اسنے اس آدمی کے حوالے کر دیا اس آدمی نے کہا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس ٹوکری میں سوراخ ہیں کیسے پانی آسکتا ہے اس "میں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں وہ بزرگ بھی کوئی تم جیسا ہی ہو گا وقت برباد کرنے والا... اسنے طنز سے کہا " جس پر وہ مسکرا دی" انھوں نے کہا کوشش تو کرو اس آدمی نے کوشش کی پانی بھرا

لیکن جب تک وہ پانی بزرگ تک لاتا وہ سوراخوں سے بہہ جاتا ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ حد سات دفعہ کوشش کے باوجود بھی پانی نہیں لا پایا !!"

تو ظاہر ہے کون کر سکتا ہے ٹوکری میں پانی وہ تو پہلے ہی پریشان تھا اور کر دیا اسے فضول میں !!اس بات پر بھی وہ بس مسکرا دی "اسنے سب کچھ اس بزرگ کو بتا دیا تو انھوں نے کہا۔۔۔۔۔

!! روبا آپی اپکو آنٹی بلا رہی ہیں آپ سے کوئی ملنے آیا ہے شاید "

مجھے ؟؟اسے حیرت ہوئی تھی قصہ ادھورا چھوڑ کر وہ باہر چلی گئی تھی سفیان بھی حیدر کے کہنے پر باہر کچھ لینے گیا تھا لیکن باہر نکلتے ہی ایکدم اسکے قدم رُک گئے سامنے ہی دروازے پر زیبو کھڑی تھی اور رو کر نا جانے روبا کو کیا سنا رہی تھی وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی اور سفیان کا دل الگ ہی طرز پر دھڑک رہا تھا اپنی ہاتھ کی پشت سے آنسوں صاف کر کے ہونٹوں کے زاویے بگاڑ رہی تھی اور روبا بختو کے کان پکڑ کر کھڑی تھی

"آئیندہ کے بعد بہن کے پیسوں کو نہیں چھیڑنا اسنے امتحان کے لیے دستہ لینا تھا اور تم نے پتنگ خرید لی !"

اور وہ ہاتھ جوڑ کر معافیاں مانگ رہا تھا۔ مگر۔ سفیان کو بس زیبو نظر آ رہی تھی وہ بے دھڑک اس جانب چل دیا" زیبا اکمل خان پانچ فُٹ کی معصوم سی بچی جو روتے ہوئے اپنی ناک بہالیتی ہے۔ زیبا اکمل خان شرارت کا بھنڈار جو سفیان کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتی ہے۔ روبا کے قریب آکر بھی وہ اسے ہی گھور رہا تھا۔ اسے دیکھ کر زیبو کے ماتھے پر ڈر آگیا تھا اسلیے روبا سے بات ختم کرتی وہ بختو کو کھینچنے لگی وہ ساتھ ساتھ ڈر کر سفیان کو بھی دیکھ رہی تھی" بختو چل! اسے سفیان سے ڈر لگ رہا تھا کہ یہ کہیں روبا کو اسکی شکایت نہ لگادے اسلیے وہ کھینچ رہی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں وہاں سے جا چکے تھے

روبا آپی یہ کتاب حیدر بھائی نے منگوائی ہے میں لیکر آیا۔ وہ بھی انکے پیچھے ہی باہر " آگیا۔ کچھ دور جانے کے بعد اسے زیبو اکیلے جاتے نظر آئی اس سے بہتر موقع کیا ہو سکتا تھا" سُنو!!" اپنے پیچھے مردانہ آواز سن کر اسکے قدم اور تیز ہو گئے تھے" رُکو میں سفیان ہوں!" ایکدم ہی وہ رُک گئی تھی اسنے پیچھے مُڑ کر دیکھا"

آپ۔۔۔۔ آپ کیوں آئے ہیں میرے پیچھے مجھے پھر سے تنگ کرنے آئے ہیں

دیکھیں بھائی میں نے معافی مانگی تھی اس دن جو کچھ بھی ہوا تھا۔اسکے بعد آپ نے مجھ سے دو دفعہ بدلا بھی تو لے لیا اب بس کر دیں پلیز بھائی جائیں یہاں سے !!اسکے لہجے میں دبی ہوئی چیخ تھی سفیان کے ماتھے پر بل آ گئے تھے "سوری!زیبو نے حیرت سے اسے دیکھا "کیوں؟"

اسلیے!!ساتھ ہی ایک چپت اسکے سر پر ماردی "آج کے بعد بھائی بولا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور یہاں کہاں جارہی تھی گھر تو اس طرف ہے پھر سے دوکان پر جارہی تھی ٹھہرو تمہیں تو میں بتاتا ہوں!!وہ دو قدم آگے بڑھا تو ڈر کر بھاگنے لگی" سیدھا گھر جانا!!!اسنے بلند آواز میں کہا تو چیخ کر ہاں کہتی وہ گلی میں گُم ہو گئی۔پیچھے سفیان نے درخت کے پیچھے سے ایک لڑکے کو کھینچ کر نکالا "اسکا پیچھا کیوں کر رہا تھا وہ بھی اس طرح چھپ کر!!!وہ لڑکا اپنا گریبان چھوڑاتا بھاگ گیا وہ پیچھے ہاتھ جھاڑنے لگا "اتنا نان سیریس ایٹیٹیوڈ تو اچھا نہیں کچھ تو کرنا پڑے گا اس کا!!اسنے خفا نظر اس گلی میں ڈالی جہاں سے وہ گئی تھی۔

ندیم دس بجے کے قریب گھر واپس آیا تھا سارا گھر خاموش تھا یعنی شاہ زمان اور نازی دونوں سو چکے تھے وہ آج کافی لیٹ آیا تھا شاید اسلیے پانی پینے کے بعد اسنے اپنے کمرے کا رُخ کیا جانے سے پہلے وہ نازی اور اپنے بیٹے کو دیکھنے گیا۔ دروازہ کھولتے ہی دائیں جانب ڈبل بیڈ پر وہ زمان کو باہوں میں بھرے سو رہی تھی۔ بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ کر اسنے اسکا ہاتھ دیکھا جہاں جلنے کے نشان تو موجود تھے مگر ان پر کچھ بھی مرہم نہیں لگایا گیا تھا" پتہ تھا میڈم کو وقت تو ملا نہیں ہو نا کچھ لگانے کا!! اپنی پاکٹ میں آؤنمنٹ نکالا اور نشانات پر لگانے لگا" ایسی بھی تمہیں کیا جنونیت ہو گئی ہے شاہ زمان کی جو اپنا بھی خیال تمہیں نہیں رہتا زمان کی ماں بنتے یہ تو نہ بھولو کہ تم میری محبت بھی ہو نازی!! اسکے ہاتھ کو لبوں سے چھو کر وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔ فون آن کیا تو آسیہ بیگم کی طرف سے پیغام موصول ہوا اور وہ عائشہ کا نمبر تھا اسنے اسی نمبر پر کال کر دی پاکستان میں تو اس وقت دن ہی تھا۔ وہ گارڈن میں مالی کو پانی لگاتے دیکھ

رہی تھی۔فون کی رنگ ٹون نے خاموشی میں خلل ڈال دیا تھا۔غیر ملکی نمبر" اسلام علیکم؟"

"واعلیکم السلام روبائشہ اکمل خان بات کررہی ہیں؟ "

"!!! جی آپ کون معذرت میں نے پہچانا نہیں "

ڈاکٹر ندیم اکبر بات کررہاہوں امی نے بتایا تھا آپکا آپکے میاں حیدر رضا کے بارے "

"!!میں انکے علاج کے سلسلے میں میری مدد مانگی تھی آپ نے۔۔۔

جج۔۔۔جی ندیم میں ہی روبائشہ بات کررہی ہوں ایک منٹ میں آپکی بات حیدر " کے ڈاکٹر سے کرواتی ہوں۔۔۔

جی پلیز!!!کال ہولڈ پر لگا کر وہ عاشر صاحب کے کمرے میں آگئی تھی"ڈاکٹر وہ " ۔۔۔ڈاکٹر ندیم اکبر ہیں فون پر!!ڈاکٹر فہد نے حیرت سے اسے دیکھا کیا؟؟"مگر وہ "!فون انھیں تھما چکی تھی۔"جی ڈاکٹر میں ندیم اکبر بات کررہا فیزیو تھراپسٹ

جی ڈاکٹر تھینک یو سو مچ لیکن۔۔۔۔۔۔انھوں نے حیرت سے روبا کو دیکھا جو کھل "
سی گئی تھی "ڈاکٹر مجھے حیدر کی رپورٹس ای میل کریں مجھے ریڈ کرنی ہے "!

جج۔۔جی ڈاکٹر میں ابھی کرتا ہو! کال ڈسکنکٹ ہو گئی تھی فہد نے حیرت انگیز خوشی "
سے عاشر کو دیکھا "ندیم اکبر حیدر کا کیس لینے کے لیے مان گیا ہے!!! وہ ایکدم کھڑے
ہو گئے تھے "سچ میں؟"

ہاں اور مجھے یقین نہیں آرہا جس ڈاکٹر کو میں تین مہینے سے کنٹیکٹ کرنے کی "
کوشش کر رہا ہوں وہ ایسے کال کرے گا اور خود حیدر کا علاج کرنے کے لیے ہامی بھر
لے گا۔ آپ کیسے جانتی ہیں انھیں؟"

کراچی میں جہاں میں رینٹ پر رہتی تھی وہاں کی پی جی اونر کے بیٹے ہیں ڈاکٹر ندیم "
انھوں نے مجھے بتایا تھا انکے بارے میں جب میں نے صبح آپکے منہ سے امریکن ڈاکٹر
کا نام سنا تو میں نے ان سے بات کی تھی انھوں نے رابطہ کروایا۔ "عاشر صاحب نے
اثبات میں سر ہلایا" آپ ہیں کون میں نے توجہ نہیں دی آپ پر؟"ڈاکٹر فہد کے

سوال پر انھوں نے چونک کر عاشر صاحب کو دیکھا "حیدر کی وائف ہیں کچھ دن پہلے ہی واپس آئی ہیں کچھ مسائل کی وجہ سے تھیں نہیں یہاں !!"

"اینجل بن کر آئی ہیں اوکے میں چلتا ہوں مجھے ڈاکٹر ندیم کو ہسٹری بھی بھیجنی کچھ ڈسکس بھی کرنا خدا حافظ !!" انکے جانے کے بعد وہ بھی مُڑ گئی جب عاشر صاحب نے اسے پکارہ "تھینک یو بیٹا تھینک یو !! اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ چلے گئے تھے آج اتنی دیر بعد عاشر صاحب کے آنکھوں میں اسے وہی شفقت نظر آئی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

وہ کچی نیند میں تھی جب اسے کراہنے کی آواز آئی پہلے تو سوچتی رہی شاید اسکا وہم کیونکہ آواز شازونادر آرہی تھی پھر اچانک اٹھ کر اسنے حیدر کو دیکھا جو جاگ رہا تھا "

"حیدر؟؟"

مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا اسے دیکھا بھی نہیں کچھ دیر اسے دیکھتے رہنے کے بعد وہ اسکی جانب آئی "حیدر آپ ٹھیک ہیں؟؟ لائٹ آف کی وجہ سے اسکا چہرا بھی سہی

نہیں نظر آرہا تھا جو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ایک سائیڈ پر اسکی ساتھ بیٹھ گئی "حیدر کچھ تو بولیں !! "

آپ مجھے بیٹھا سکتی ہیں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا دیں میری !!!"بڑے ضبط سے الفاظ ادا کیے گئے تھے اسنے لیمپ آن کیا تو اسکی آنکھیں لال تھیں چہرا ضبط سے تنا ہوا تھا"

حیدر کوئی مسئلہ ہے !اس بار بھی اسنے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔روبا نے اپنی پوری ہمت مجمع کر کے اسے بیٹھایا پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا وہ بار بار اپنی کمر کو چھو رہا تھا" درد ہو رہا ہے وہاں ؟"اسنے اثبات میں سر ہلایا"ہونا تو نہیں چاہیے یہ حصہ تو سُن ہے!"

"!! پتہ نہیں۔۔۔مگر ہوتی ہے کبھی کبھی نا قابلِ برداشت ہوتی ہے

آپ نے سفیان کو نہیں بتایا کبھی !اسنے نفی میں سر ہلایا"بچہ ہے سارا دن میرے کام کرتے تھک جاتا ہے رات کو بھی سونے نہ دیا کروں اسے بٹ میں ٹھیک ہوں "!! ابھی آپ بھی سو جائیں

نیند آئے گی ابھی؟؟ اسکی آنکھیں کرب سے بند ہو رہی تھی "ساری رات ہوتی "

"ہے؟

ن ن۔۔ نہیں بس چند گھنٹوں میں ٹھیک ہو جائے گی۔ اپ جائیں سو جائیں!! مگر وہ " نہیں اُٹھی یونہی اسے دیکھتی رہی۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ درد کی شدت میں اضافہ ہوتا جارہا ہر گزرتے پل میں اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے جارہے تھے " حیدر ٹھیک ہوئی؟" اسنے نفی میں سر ہلا دیا۔ "حیدر آپکو پتہ ہے اس بزرگ نے اس آدمی سے کیا کہا؟" اسنے حیرت سے اسے دیکھا وہ درد سے کراہ رہا ہے اور اسے کہانی کی پڑی ہے۔۔ "اس بزرگ نے کہا جب ہمارے گرد کچھ چیزیں بُری ہونے لگیں تو ہمیں ہر چیز میں ہی برائی نظر آتی ہے تم پریشان تھے تمہارے ساتھ برا ہو رہا تھا تو تم نے صرف یہ دیکھا تم ٹوکری میں پانی نہیں لا سکے اور اداس ہو گئے یہ نہیں دیکھا کہ بار بار پانی میں سے گزرنے سے یہ ٹوکری صاف ہو گئی پہلے اس میں کھاد تھی مٹی تھی اور اب دیکھو یہ کیسی چمک رہی ہے جب ہمارے ساتھ کچھ برا ہوتا ہے ہم سب برا ہی دیکھتے ہیں لیکن ان میں ہونے والی اچھی چیزیں نظر انداز کر دیتے ہیں اور یہی آپ کر

رہے ہیں حیدر!!اپنادرد چھوڑ کر وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا یہی تو وہ چاہتی تھی "کیا مطلب اپکامیں ناشُکرا یوں؟

شاید ہاں آپ ناشکرے ہیں!وہ غصے سے منہ پھیر گیا" آپکو صرف یہ نظر آرہا کہ آپ بستر پر ہیں محتاج ہیں حالانکہ یہ سوچ نہیں پارہے محتاجی کیسی پہلے اپنا کھانا خود بناتے تھے نہیں آنٹی ہی بناتی تھیں آج بھی وہی بنارہی ہیں تو کھانے کی محتاجی کیسی پہلے کیا حویلی زمینوں کے کام آپ کرتے نہیں نہ عاشر انکل کرتے تھے آج بھی وہی کررہے ہیں تو اس معاملے میں ان پر بوجھ کیسے آپ پر جو پیسا لگ رہا ہے وہ عاشر انکل اپنی جیب سے لگارہے ہیں نہیں نہ آپکے وراثت میں سے لگ رہا پھر بوجھ کیسے سفیان جو کچھ آپ کے لیے کرتا ہے مفت میں کرتا ہے نہیں نہ معاوضہ ملتا ہے اسکا تو اس پر بوجھ کیسے یہ فضول کی سوچیں سوچ سوچ کر اویں بی پی بڑھاتے رہتے ہیں!!اسنے شکوہ کناں لہجے میں کہا تھا جس پر وہ بھی ناگواری سے اسے دیکھنے لگا تھا "لیکن کماتو کچھ نہیں رہا نہ؟

لے یہ یہی تو بات ہے آپکو کمانا نہ پڑے اسلیے آپ ٹھیک نہیں ہونا چاہتے موت "
آسان لگتی ہے آپکو آپ تو کام چور بھی ہیں !!"

بہت بد تمیز ہو تم تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں یہاں بستر پر اپنی مرضی سے بیٹھا " ہوں میں بھی ٹھیک ہونا چاہتا ہو مگر۔۔۔" اسکے دل کو گہری ٹھیس لگی تھی اسکی باتوں سے اسے روبا پر گلہ آرہا تھا جو ابھی بھی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی "ادھوری باتیں کرنا عادت ہے آپکی سب ادھورا چھوڑ رہے ہیں پہلے کام ادھورا پھر امید ادھوری زندگی ادھوری کچھ تو مکمل کریں چلیں مجھے ہی مکمل کر دیں!!روبا نے چہرا اسکے نہایت قریب کر لیا تھا۔وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا جسکی آنکھیں بند تھیں "کیا ؟؟"

جیسے آپ کو تو پتہ ہی نہیں کیا!اب تو اسکا منہ کھلا رہ گیا تھا اس بات کی اسے بلکل " بھی توقع نہیں تھی اسکے اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی ہاتھ سے اسکا چہرا پیچھے کر دیا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنس دیں "حیدر آپ بھی نہ!اسکا چہرا ہاتھوں میں تھام کر اسنے اسکے ماتھے کو چھوا "حیدر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں جانتے ہیں کیوں

کہ آپ وہ ہیں جو مجھے اللہ پاک نے دیا ہے اور وہ جو دیتے ہیں وہ بہترین ہوتا ہے آپ بہترین ہیں حیدر آپ جیسا کوئی نہیں ہے اپنے ارگرد ہونے والی اچھی چیزوں کو دیکھے دیکھے میں ہوں آپکے ساتھ آپکے پاس مجھے آپ سے دور جانا قیامت خیز لگتا ہے مجھے آپکے درد سے درد ہوتا۔سفیان کو ایک بڑا بھائی ملا ہے جسے وہ ہنسانے میں لگا رہتا ہے آپکو ایک چھوٹا بھائی مل گیا کیا یہ اچھا نہیں۔۔۔۔آپ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے مطالعہ کو دینے لگے ہیں جسکو آپ نے چھوڑ دیا تھا۔کیا اچھا نہیں۔۔۔آپ ٹھیک ہوسکتے ہیں حیدر اپنے ارگرد دیکھیں کیا کچھ نہیں ہے۔"بات کرتے کرتے وہ اسکے سینے پر سر رکھ چکی تھی اور وہ ساکن اسے سن رہا تھا۔ساری رات وہ نا جانے اسے کیا کچھ بتاتی سناتی رہی تھی۔اس دوران وہ اپنے درد کو بلکل ہی نظر انداز کر گیا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

حیدر کی آنکھ صبح جب کھلی تو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہی سو گیا تھا۔آنکھوں نے کھلتے ہی روبا کو تلاشنہ شروع کر دیا تھا۔مگر وہ کمرے میں نہیں تھی۔وہ اکیلا تھا گزری رات کا ہر لمحہ اسکی آنکھوں کے سامنے تھا نا جانے کب اسکی باتیں ختم ہوئی ہونگی

میری سونے کے بعد وہ بھی سوئی تھی یا نہیں۔۔۔وہ آخری بات کیا تھی جو سونے سے پہلے سنی تھی ہاں شاید وہ بتارہی تھی کسی کے بارے جو اسے چاہتا تھا یا دیکھتا تھا کیا کہہ رہی تھی۔وہ انھیں سوچو میں کھویا تھا جب دروازے کے کھلنے کی آواز آئی اسنے پرُامید نظروں سے دروازے کو دیکھا مگر وہ سفیان تھا نا جانے کیوں اسکا منہ اتر گیا ۔سفیان نے اسے ویل چیئر پر شفٹ کیا فریش ہونے کے بعد ڈرائنگ روم میں آگیا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھی۔اس بار اسے تعجب ہوا تھا پہلے تو یہی گھومتی رہتی تھی۔" انکل روبا آپی کدھر ہیں" اسکے دل کا سوال سفیان نے پوچھ لیا تھا"وہ میرے کمرے میں ہے لیپ ٹاپ پر ڈاکٹر ندیم سے کوئی بات کررہی ہے وہ کچھ سمجھارہے ہیں اسے ۔۔۔۔۔۔۔حیدر نے حیرت سے اوپر کی طرف نظر اٹھائی سیڑھیاں چڑھ کر ایک سے دوسرا دائیں جانب کا کمرا کھلا تھا وہ چیئر پر بیٹھی لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھور رہی تھی جہاں ندیم اسے کچھ سمجھا رہا تھا"روبا اسکی رپورٹس میں نے پڑھی ہیں اسکے تیس فیصد گُردے خراب ہوچکے ہیں اور یہ ان ادویات کی وجہ سے ہوا ہے جو اپنی بیماری کی وجہ سے اِنٹیک کررہا تھا اور اسے السر کی شکایت بھی ہورہی ہے تو اسکی بیماری کو ٹریٹ کرنے سے پہلے ہمیں ان دو چیزوں کو کنٹرول کرنا ہوگا انھیں اوور کم کرنا ہوگا

تو ابھی جو میڈیسنز میں اپکو ٹی سی ایس کروں گا وہ آپ حیدر کو دیں اسکے علاوہ کچھ ڈائٹ پر دھیان رکھنا ہو گا ٹماٹر چاول ایسی چیزیں اسے بلکل نہیں کھلانی ٹماٹر تو بلکل نہیں میڈیسن وہ پہلے ہی لے رہا گر دے پہلے سے متاثر ہیں ٹماٹر سے سٹون کا بہت خطرات ہے کوشش کریں اسکے کھانے میں ٹماٹر نہ ہو زکام ں حاز نزلہ کو نسٹیپیشن یا فوڈ پوائزنگ ایسی بیماریاں اسے بلکل نہیں ہونی چاہیے اور جس دن وہ اپنے ان آر گنز کو ٹھیک کر لے گا اس دن وہ ادھر میرے پاس آجائے گا اور ہم اسے چلنے میں مدد کریں گے لیکن اس سے پہلے جو آپ نے کرنا ہے وہ ہے مومینٹ حیدر کے ٹانگوں کے جوائنٹس کی مومنٹ آپ نے کروانے ہے تا کہ وہ اتنا عرصہ ساکن رہ کر جُڑنا جائے اور انشاللہ ٹھیک ہونے کے بعد جب وہ چلنے لگے تو ایکدم وزن پڑنے پر وہ فریکچر بھی ہو سکتے ہیں تو اسلیے انکی ٹانگوں کی مالش اور جوائنٹ مومنٹ وہ آپ نے لازمی کروانے ہے اور ایکسر سائز بھی تھوڑی کرنے لگے تو بہت بہتر !!"

تھینک یو ندیم بھائی مجھے اکاؤنٹ نمبر بھیج دیں میں آپکی پیمنٹ بھجیتی ہوں میڈیسن " کی !!اس پر وہ مسکرا دیا "نو یو آر جسٹ لائک مائی لٹل سسٹر ڈونٹ نیڈ !!وہ کال کٹ

کر گیا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی حیدر کا نیوں ڈائٹ چارٹ اسکے سامنے تھا جسکا پرنٹ نکال کر وہ نیچے آگئی اسے دیکھ کر حیدر کے چہرے پر جان سی آگئی تھی اسنے مسکرا کر اسے دیکھا اسکا دل بہت ہلکا تھا وہ اسے کل رات اپنی ساری زندگی سنا چکی تھی ذیشان کے بارے میں بھی بتا چکی تھی مگر اب یہ تو اللہ ہی جانتا تھا حیدر کتنا سن پایا تھا۔ اسکی اپنی آنکھ بھی اس سے باتیں کرتے لگ گئی تھی۔ مگر وہ اُٹھ اس سے پہلے گئی تھی۔ اسے نیند میں سوتا دیکھ ایک پر مسرت سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی تھی۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ فارغ ہوئی تھی کہ ڈاکٹر ندیم کا فون آیا کہ ان سے وڈیو کال پر بات کرے اور تب سے اب وہ فری ہو کر آئی تھی۔

ندیم لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب وہ اچانک شٹ ڈاؤن ہو گا اسنے دوبارہ آن کرنا چاہا مگر ہوا ہی نہیں بیٹری لو کا نوٹیفکیشن دے رہا تھا۔ "نازی!! نازی!! وہ کچن میں کچھ کام کر رہی تھی اسکی آواز کانوں میں پڑتے ہی وہ اسکی جانب بھاگی ہڑبڑی میں اسکے ہاتھوں سے زمان کا دلیہ بھی گر گیا تھا کیونکہ وہ بھی رو رہا تھا۔ اسے افسوس سے دیکھ کر وہ اسکی

بات سنے چلی گئی تھی۔کمرے میں آتے ہی عجیب تناؤسا تھا اسکے چہرے پر "جج۔۔جی ندیم؟"

تمہیں میں نے لیپ ٹاپ چارج پر لگانے کے لیے کہا تھا لگایا نہیں تھا؟؟"ماتھے پر بل لیے وہ اسکا بے رنگ کنفیوز سا چہرا دیکھ رہا تھا "لگایا تھا وہاں پر۔۔۔۔!چار جز بورڈ سے باہر گرا ہوا تھا"زمان آیا تھا کمرے میں اسے لیکر گئی پر اسے دیکھا نہیں سوری!! وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی تھی۔افسوس کی ایک نظر اس پر ڈال کر وہ باہر جانے لگا" ندیم!!

" شٹ اپ!!!دور رہو اب مجھ سے ورنہ کچھ کر دوں گا میں تمہیں!!اسکی بازو پر گرفت مضبوط کرتے اسے گھور رہا تھا جسکی آنکھیں ایک دم ہی بھر گئی تھی اسکا اداس پر نم چہرا دیکھ کر ندیم کو کوفت ہونے لگی تھی اسے جھٹکے سے چھوڑتا وہ باہر چلا گیا۔اسے اپنے آپ پر انتہا کا غصہ آیا تھا۔بجھے دل کے ساتھ لیپ ٹاپ چارج لگانے کے بعد وہ باہر آئی تو سامنے کا منظر اور بھی ہولناک تھا۔پانچ سال کا زمان ٹیبل پر بیٹھا رو رہا تھا اور حیدر اسکی ٹانگ پر اینٹی سیپٹک لگا رہا تھا۔"کیا ہوا اسے؟اسکی ٹانگ پر لگی کھروچ

کو اسنے چھونا چاہا مگر اسکا ہاتھ ندیم نے پکڑ لیا تھا وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی
۔بینڈج لگا کر وہ اسے لے گیا وہ اسکے پیچھے بھی گئی۔زمان کو بیڈ پر لیٹا کر اسے فون پکڑا
کر وہ باہر آ گیا اور ساتھ میں اسے بھی کھینچتا ہوا لے آیا"تم بہت ہی لاپرواہ ہو میری
ضروریات کا خیال تمہیں نہیں ہے تو نہ سہی کم سے کم اپنے بچے کا تو خیال رکھو صحن کی
بجائے سائکل ڈرائنگ روم میں کیوں رکھی تم نے شادی سے پہلے تو بہت زمہ دار
ہونے کا ناٹک کرتی تھی اور اب زمہ داریاں پوری نہیں ہو رہی تو بتا دو مجھے میں اپنے
بچے کے لیے کوئی نینی رکھ لو پھر تم آرام سے آرام کرنا اور میرا تو تمہیں ویسے کوئی
خیال نہیں تو سکون کرنا!!ناگواری سے دیکھ کر اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔اسکے جانے
کے بعد زمان کے پاس آ گئی جو کارٹونز دیکھتا بوجھل ہوتی آنکھوں کو کُھلا رکھنے کی
کوشش کر رہا تھا۔اس سے فون پکڑ کر سائیڈ پر رکھ کر اسے گود میں لیا"سوری شیری
ماما بہت بری ہیں کسی کا بھی خیال نہیں رکھ پاتی نہ آپکا نہ پاپا کا وہ سہی کہتے ہیں میں بلکل
بے کار ہوں!!"مگر وہ تو سو چکا تھا۔اور وہ آنسو بہاتی ندیم کی کہی باتوں کو یاد کرنے لگی
۔

⚙⚙⚙⚙⚙

وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی اور حیدر صرف اسے دیکھ رہا تھا۔سفیان اسکے سامنے ناشتے کی ٹرے لیے کھڑا تھا۔"رُکو سفیان یہ ناشتہ حیدر کو نہیں دینا آملیٹ میں ٹماٹر ہے۔۔۔" اسنے مسکرا کر حیدر کو دیکھا "جسکے بند آج سے آپ صرف یہ سب کھائیں گے۔۔۔اسنے اسکے سامنے چارٹ کیا گاجر شلجم بروکلی دلیہ۔۔۔۔ہر قسم کی نرم اور صحت بخش چیزیں تھیں۔وہ منہ بنا کر رُخ پھیر گیا" پہلے کونسا مرغ مسلم کھا رہا تھا میں!"" میں آپکے لیے ناشتہ بناتی ہوں!وہ کچن کی جاب بڑھ گئی حیدر عاشر صاحب سے کوئی بات کرنے لگا جب اچانک آواز آئی "اوئے حیدر لالے دی جان میں آ گیا!!

ان سب نے ایکساتھ دروازے پر دیکھا جہاں ذیشان بیگ کھینچتا ہوا اندر آ رہا تھا۔روبائشہ تب تک کچن میں گھُس چکی تھی اسے دیکھ کر حیدر کی روح تک کِھل گئی تھی آخری بار وہ اس سے ٹرینگ پر جانے سے پہلے ملا تھا اور اسکے بعد آج۔وہ جھک کر حیدر سے ملا سب سے سلام دعا کے بعد وہ وہیں اسکے ساتھ باتوں میں مشغول۔ہو گیا جو عام طور پر ٹرینگ اور آرمی کے متعلق تھیں۔روبا حیدر کے لیے اوٹس بنا رہی تھی

مگراس طریقے سے جو صحت بخش بھی رہیں اور مزیدار بھی۔ہاتھوں میں ٹرے پکڑے وہ اندر جارہی تھی جب سکینہ نے اسے کھینچا،ٹرے اسکے ہاتھوں گرتی بچی "یہ کیا؟؟

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنی گھٹیا بھی ہوسکتی ہو!"روبا کے ماتھے پر بل آگئے تھے "کیا گھٹیا پن دکھایا میں نے؟

تم حیدر کی زندگی میں پوراپلان کر کے آئی ہوں تم حیدر کی پراپرٹی کے لیے واپس آئی ہو تم نے سوچا مر تو رہا ہے شرعی طور پر اسکی بیوی ہونے کی حیثیت سے اسکی ساری دولت پر قبضہ جمالو گی یہی منصوبہ ہے نہ تمہارا؟؟"روبا نے افسوس سے اسے دیکھا" تمہیں پتہ ہے سکینہ انسان صبر اور یقین کے ساتھ پہاڑ کو بھی ہلا سکتا مگر غلط سوچ سے گوندی گئی زمین پر اچھائی کا بیج نہیں بوسکتے اور کوشش بھی کریں تو کوئی فائیدہ نہیں صرف وقت کیا ضائع جو میرے پاس تم پر ضائع کرنے کے لیے نہیں ہے ۔"اسے نظر انداز کر کے وہ آگے بڑھی۔

" چوری پکڑی جانے پر ہر چور یہی کہتا ہے کہ میں چور نہیں ہوں!" سینے پر ہاتھ باندھے اسکی مسکراہٹ میں ایک طنز تھا۔ "تم تو بہت عقلمند ہوں نہ سکینہ تو یہ بے واقوفی تم نے کیسی کر لی کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ یہ موقع تمہارا بھی ہو سکتا تھا چوں چوں سونے کے انڈے دینے والی مرغی گنوالی تم نے اب بیٹھ کر سر پیٹ لو!!" اسکے جواب پر وہ پیر پٹخ کر رہ گئی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙

"ہاں یار پروموشن ہو گیا تیری ہی پوسٹ ہے اور میشن بھی تو نے ہی کمپلیٹ کیا تھا مگر یار مجھے بہت برا لگتا ہے تیرے لیے۔۔۔۔"

" تم میری فکر مت کرو میں اب بہتر ہوں کوئی ہے جو میرا بہت خیال رکھتا ہے!! بات کرتے اسنے دروازے کی جانب دیکھا "ذیشان میری وائف روبائشہ!! ذیشان نے حیرت سے پہلے اسے دیکھا پھر مسکرا کر پیچھے مگر صورت دیکھتے ہی اسکے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی اور دوسری آواز جو ذیشان کے کانوں میں پڑی تھی وہ تھی شیشے کے برتن کے چکنا چور ہونے کی جو روبا کے ہاتھ سے گرا تھا۔ حیدر خودان

دونوں کو ایسے دیکھ کر حیران ہو گیا تھا۔روبا کا پورا جسم کانپنے لگا تھا کہ اسے ذیشان کی نظریں خود سے آر پار ہوتی لگ رہی تھیں۔ نظریں زمین پر گاڑے وہ پھر انگلیاں توڑنے مروڑنے میں لگ گئی تھی۔کالے بوٹ اسے اپنی جانب آتے دکھائی دے رہے تھے قریب۔۔۔اور قریب۔۔۔۔بہت قریب!!!یس کرنل!!!اسکے قریب سے فون کان سے لگاتا وہ باہر چلا گیا۔اسنے سکون کا سانس لیا اور جھک کر برتن اٹھانے لگی"روبائشہ آپ ٹھیک ہیں!"ماتھے سے پسینہ صاف کرتے وہ شیشے کے ٹکڑے چن رہی تھی جن میں سے ایک اسکے لگ بھی گیا۔"روبا دھیان سے؟"وہ اٹھنا چاہتا تھا مگر بے بس تھا"حیدر جو کچھ میں نے کل رات کو بتایا تھا آپ نے سب سنا تھا نہ آپکو مجھ پر یقین ہے نہ؟؟"حیدر کو اسکے سوال نہ شدید حیرت میں ڈال دیا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

ذیشان فون کا بہانہ کر کے نکل تو آیا تھا مگر اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ۔۔۔یہ سب جو اسنے ابھی دیکھا کیا وہ سچ ہے نہیں شاید آنکھوں کا دھوکا مجھے روبائشہ نظر آرہی ہے لیکن اتنا بے خود تو نہیں ہوں پچھلے چھے مہینوں میں تو نظر نہیں آئی

۔۔۔وہ لان میں بے چین پھر رہا تھا جب اچانک اسکی نظر چھت پر پڑی وہاں روبائشہ مسکراتی ریلنگ پر موجود پودوں کی گرافٹنگ کر رہی تھی "نہیں یہ میرا وہم نہیں ہے وہ سچ میں ہے!" تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اسکے پیچھے چھت پر آگیا۔وہ ابھی بھی اپنی دھیان اپنے کام پر توجہ دیے ہوئے تھے "کیا میں پوچھ سکتا ہے یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟" اسنے اچانک پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر پودے پر جھک گئی۔اسنے آج بھی ایسے سوال پر خاموشی ہی رکھی۔ذیشان کو یہ کچھ نیا نہیں لگا تھا مگر آج اسکے اندر بے چینی کا طوفان ٹھاٹھے مار رہا تھا آگے بڑھ کر اسے بازو سے کھینچ کر سامنے کیا "میں پوچھ رہا ہوں یہ سب کیا ہے تمہارا اور حیدر کا نکاح کب ہوا ؟" اسکے لہجے میں دکھ غصہ سب تھا روبا نے اسکا ہاتھ اپنی بازو سے ہٹایا "ہاتھ مت لگائیں آپکے دوست کی عزت ہوں میں .. اور جہاں تک رہی بات نکاح ہونے کی تین مہینے پہلے ہوا"

"کیوں ؟" اسکے دل کو ٹھیس پہنچی تھی "کیوں کیا مطلب ؟"

کیونکہ مجھے اس عظیم عورت کے منہ سے وہ عظیم وجہ سنی ہے جس کی بنا پر تم نے "

حیدر جیسے انسان۔۔۔۔۔"

حیدر جیسے انسان سے کیا مراد ہے آپکی؟ اسنے بھنویں آچکا کر پوچھا جس میں واضع "
گلہ تھا" آپ جانتی ہیں کہ کیا مراد اور یہ بھی جانتی ہیں اسکا کوئی غلط مطلب نہیں ہے
"تو بتاؤ مجھے روبائشہ کیسے ہوا یہ سب کیسے تم حیدر سے نکاح کرنے کے لیے مان گئی؟

میں۔۔۔ محبت کرتی ہوں حیدر سے اور میرا خیال ہے کسی رشتے کو استوار کرنے "
"کے لیے اس سے بہترین وجہ کوئی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔

محبت۔۔۔ تمہیں حیدر سے محبت کب ہوئی اور اسکے بارے میں جانتے ہوئے بھی "
"!نکاح کے لیے ہاں کر دی۔۔۔

محبت ہے جب ہو گی ڈھونڈو را تھوڑی پیٹوں گی اور ہاں سب کچھ جاننے کے بعد بھی "
"ہاں کر دی تو؟؟

روبائشہ میری محبت میں نے تم سے پہلے اظہار کیا تھا پہلے دیکھا تھا پہلے وقت گزارا تھا "
"تم کسی اور کو کیسے چُن سکتی ہو۔۔۔

ایک منٹ کیا مطلب پہلے دیکھا پہلے اظہار کیا زبردستی محبت تو نہیں ہو سکتی نہ "
۔۔۔!" قینچی اٹھاتی وہ جانے لگی جب وہ پھر چیخا" وہ تمہیں کبھی بھی ایک اچھی میرڈ

لائف نہیں دے پائے گا!"" اسکی بات اسکے پیر قدم جامد کر گئے تھے اسنے بے یقینی سے پلٹ کر اسے دیکھا" تمہیں شرم نہیں آتی تم حیدر کو اپنا بہترین دوست کہتے ہو اور اسکی عزت کی عزت تمہیں کرنی نہیں آتی اتنی گری ہوئی سوچ ہے تمہاری مجھے صرف حیدر چاہیے اور میں اسکے ساتھ ایک اچھی زندگی جی رہی ہوں اور کیا سمجھتے ہو تم خود کو یہ جو تمہارا عہدہ ہے نہ یہ بھی حیدر کی مرہونِ منت ہے اگر وہ اس حادثے کا شکار نہ ہوتے تم صرف کیڈٹ ذیشان افتخار ہوتے تو میرے شوہر کی وجہ سے اپنی کامیابیاں سمیٹو اور ہمیں ہماری زندگی سمیٹنے دو اور آئندہ کے بعد حیدر کے بارے میں ایسے الفاظ کا استعمال کیا تو سوچ لینا مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔" اسے تنبیہ کر کے وہ چلی گئی۔ پیچھے وہ چند لمحے بے یقینی سے سوچتا رہا کس موڑ پر دھوکا دیا تھا قسمت نے محبت یا دوستی!!! کچھ دیر وہیں رُکنے کے بعد وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نیچے آیا گزرتے اسکی ٹکر سکینہ سے ہوئی اور چائے کا کپ دھڑام اسنے ناگواری سے ذیشان کو دیکھا" گھر نہ ہو گیا سرائے ہو گیا جب دیکھو سارے یہی گُھسے رہتے ہیں۔" ذیشان نے غصے سے اسے دیکھا اسے یاد تھا اسنے انکار کر دیا تھا نہ یہ انکار کرتی نہ روبا حیدر کی زندگی میں آتی "گھر نہیں افریقہ کا جنگل کہو تم جیسی چالاک لومڑیاں وہی پائی جاتی ہیں

۔"اسکے ردِ عمل کی پرواہ کیے بغیر وہ باہر چلا گیا پیچھے وہ منہ کھولے دیکھتی رہ گئی

۔سفیان گلا پھاڑ کر ہنس رہا تھا" سکینہ آپی آپ نہ اپنے منہ پر لکھوالو میں بے عزتی کے

! لیے پیدا ہوئی ہوں لومڑی! میں نے کچھ نہیں سنا آپ کہتی رہی انگور کھٹے ہیں

-----------------⊙⊙⊙⊙-----------------

وہ جو ہر روز نئے خواب سجاتی ہے مرے

وہ نہیں جانتی، میں نیند میں ڈر جاتا ہوں

جس کہانی کو بڑے شوق سے پڑھتی ہو نا تم

اس کہانی کے تو آخر پہ میں مر جاتا ہوں

روبا سونے سے پہلے اسکی کروٹ دائیں یعنی صوفے کی جانب بدل کر لیٹ گئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے روبا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی تو حیدر کا چہرا سپاٹ تھا۔" آپکو ذیشان کا پرپوزل قبول کرلیا چاہیے تھا" روبا کے ہونٹ سُکڑ گئے تھے آج دوپہر میں جب اسنے ذیشان کو حیدر کے ساتھ دیکھا تھا تبھی دوبارہ سب کچھ حیدر کو بتادیا تھا وہ اس سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی اس لیے ہی وہ پرُسکون ہوگئی تھی

اور ذیشان کا منہ توڑ آئی تھی مگر حیدر سے اسے اس بات کی توقع نہیں تھی اسلیے خفگی سے کروٹ بدل کر سیدھی لیٹ گئی "روبائشہ! میری بات سنے اچھا سوری! مگر وہ اب چہرا بھی موڑ چکی تھی "حیدر آپ کو میں اچھی نہیں لگتی تو بتا دیں میں چلی جاتی ہوں"!

" نہیں ایسی بات نہیں ہے روبا لیکن۔۔۔۔۔!!افسوس کے مارے الفاظ بھی ساتھ چھوڑ گئے تھے۔روبا نے چور نظروں سے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر منہ بنا کر رُخ بدل گئی "سوری ایک اور بات پوچھو جب آپ کو میرے بارے میں سب پتا چلا تھا آپ جارہی تھیں تو چلی کیوں نہیں گئی؟"روبا نے حیرت سے اسے دیکھا"

"کیونکہ تب تک میں آپکی بیوی بن چکی تھی اور جب جارہی تھی تب لگا کچھ غلط کر رہی ہوں اسلیے واپس آگئی۔

" لیکن آپکو چلے جانا چاہیے تھا میں نے اجازت دی تھی آپ زندگی میں آگے بڑھ جاتی ذیشان جیسا انسان آپکا منتظر تھا۔"روبا کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا لیکن پھر مسکرا کر پنجوں کے بل اسکے قریب بیٹھ گئی آپکو پتہ ہے جلال الدین رومی کیا کہتے ہیں وہ کہتے ہیں شوہر اور بیوی کے رشتہ میں محبت کی حیثیت ثانوی ہوتی ہے، محبت سے بھی زیادہ

جو چیز شوہر اور بیوی کے درمیان ضروری ہے وہ ہے "درگذر". ایک دوسرے کی کمیوں خامیوں اور غلطیوں کو درگذر کرنے سے رشتہ میں سکون اور محبت قائم رہتی ہے. جب میں نے آپکو قبول کیا ہے نہ حیدر میں نے آپکو آپکی کمیوں خامیوں سمیت قبول کیا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کو کیا ہوا ہے مجھے صرف اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ آپ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں تو کیا سوچتے ہیں آپ میرے بارے میں ؟"کافی دیر تک وہ اسکے ہونٹوں کو گھورتی رہی اس امید میں کے اب ہلے اب ہلے مگر۔۔۔۔۔۔ گہرا سانس بھرتی وہ اٹھ گئی "روبائشہ !!"

روبائشہ ! اسنے پلٹ کر اسے دیکھا "روبا سب پیار سے مجھے روبا کہتے ہیں آپ بھی کہہ سکتے ہیں اگر پیار کرتے ہیں تو؟؟"صفدر لیوچی ایک بار پھر ہار گیا تھا۔ حیدر کو شدت سے اپنا آپ گیتی آرا جیسا لگا جسکے دل پر اکبر نے بے جا دستک دی تھی اور آخر اسنے دروازہ کھول دیا تھا لیکن وہ نہیں کھول پا رہا تھا وہ اپنی محبت سے کسی کو قید نہیں کرنا چاہتا تھا اسلئے دوری بنائے رکھتا تھا اسے اپنی زندگی کا بھروسہ تک نہیں تھا۔ اسے سوچتا دیکھ کر وہ واپس صوفے پر جا کر لیٹ گئی تو وہ خیالات سے باہر آیا۔ " آپ بیڈ پر

سو سکتی ہیں؟؟" اسنے حیرت سے اسے دیکھا چہرے پر چمک آگئی تھی لیکن پھر نفی میں سر ہلا دیا حیدر کو چوگنی حیرت ہوئی تھی "کیوں؟

گستاخی ہو جائے گی!! اسکی بات پر حیدر کا منہ کھلا رہ گیا تھا دانتوں تلے لب دبا کر وہ رُخ پھیر گیا" نہیں ہو گی مجھے اپنے آپ پر اعتماد ہے!! روبا نے رخ بدل کر اسے دیکھ جسنے مسکراہٹ چھپانے کی انتھک کوشش کی "پر مجھے خود پر نہیں ہے جب اتنا ہینڈسم ہزبنڈ ہو تو کوئی بھروسہ ہی نہیں ویسے آوں گی جب آپ خود لیکر جائیں گے بیڈ پر!!" حیدر کے گال واضع لال ہوتے جا رہے تھے اوپر سے مسکراہٹ چھپانے کی کوشش وہ ماتھا مسلنے لگا تھا" حیدر کیا ہوا؟

مجھے لگتا تھا لڑکیاں رومینٹک نہیں ہوتی پر آپ مجھ غلط ثابت کر رہی ہیں آپ " فلرٹ کر رہی ہیں میرے ساتھ؟

ہو فلرٹ کب میں الحمد اللہ شکر خدا سے اللہ کے کرم سے انکی رحمت سے اور " شرعت کے حساب سے آپکی جائز نیک صالح شریکِ حیات ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ میں کھل کر آپ سے محبت کا اظہار کر سکتی ہوں پھر کیا ہوا مجے ڈینگے ہانکنی نہیں

آتی میں یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا تارے توڑ کر لے آوں گی مجھے تو بچپن میں کوئی آم توڑنے نہیں دیتا تھا تارے تو دور کی بات ہے!! یہ بات اسنے اتنی حسرت سے کہی تھی جیسے پتہ نہیں کتنا افسوس ہوا ہو گا اس بات کا۔۔۔حیدر چند لمحے اسے دیکھتا پر کھکھلا کر ہنس دیا ہنستے ہنستے اسکا پیٹ دُکھنے لگا تھا۔اچانک ہنسی کھانسی میں تبدیل ہو گئی تھی روبا نے اسکے لبوں سے پانی لگایا پانی پینے کے بعد اسنے پھر روبا کے چہرے کو دیکھا تو ہنسی چھوٹ گئی" آپکو آم چوری کر کے کھانے ہیں ہاہاہا!" اسکی ہنسی دیکھ کے آنکھوں کے کنارے نم سے ہو گئے تھے جب اچانک ہنستے ہنستے اسے لگا لیا۔وہ حیران رہ گئی پھر اپنے بالوں پر محسوس ہوتا اسکا ہاتھ "کوئی نہیں میرا بچہ میں ٹھیک ہو جاو گا نہ آپکا یہ بھی شوق پورا ہو جائے گا!" اسکے کلون کی ڈارک خوشبو روبا کے سانسوں میں تحویل ہو رہی تھی۔حیدر خاموش ہو گیا۔اسے دیکھنے کی غرض سے وہ الگ ہونے لگی پر اسنے مزید اسے خود میں بھینچ لیا۔"پلیز!!" سرگوشی سی تھی جو اسکے کانوں میں پڑی تھی ۔روبا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔" دیکھا کہا تھا نہ گستاخی ہو جائے گی!" اسنے ایکدم اسے خود سے الگ کیا" میں ٹھیک ہو جاو گا نہ؟" ایک آس امید سوال سب یکجا تھے اس سوال میں جس پر روبا نے دل سے سر ہلایا تھا" انشاللہ!!"

۞۞۞۞

ندیم جیسے ہی گھر میں داخل ہوا ایک عجیب سی خاموشی تھی نظر شاہ پر پڑی جو ٹی وی دیکھ رہا تھا دوسری نظر اسکی مارتھا پر پڑی "مارتھا آپ آج ابھی تک یہی ہیں خیرت ہے؟"

سر وہ ایکچولی میم کو صبح سے بہت تیز بخار ہے اسلیے ؟"بیگ آورآل اسے تھما کر وہ اسکے کمرے میں آیا جو کمبل میں دُبکی لیٹی تھی ہلکے سے کمبل ہٹا کر اسکے ماتھے کو چھوا "! بخار تو تھا "نازی !! مگر جواب ندارد اسے دیکھ کر باہر آیا "اسے میڈیسن دی تھی

"یس سر پر انھوں نے کچھ کھایا نہیں ہے کہہ رہی تھیں دل نہیں کر رہا۔"

ٹھیک ہے آپ زمان کو کھانا کھلا کر سُلا دیں میں دیکھتا ہوں !"" اثبات میں سر ہلا کر وہ اسے لے گئی۔ فریش ہو کر وہ اسکے ساتھ ہی نیم دراز ہو گیا اسکا رُخ اپنی جانب کیا ہاتھ کی پشت سے اسکا گال سہلاتے اسکے بخار سے کملائے چہرے پر ٹوٹ کر پیار آرہا تھا۔ نرمی سے اسکے گال کو چھوا جس سے وہ بے چین سی ہو گئی اور پھر مندمل آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا "طبیعت کیسی ہے ؟" تھوڑا سا اوپر ہو کر

اسنے سر اسکے سینے پر رکھ دیا۔"سر میں بہت درد ہو رہا ہے؟"نرمی سے اسکے کنپٹیوں کی مساج کرتے اسے اور قریب کر گیا۔"بخار کیسے ہوا صبح تک ٹھیک تھی تم؟"

"پتا نہیں صبح بھی سر درد کر رہا تھا پھر کھانا بناتے چکر آ گیا اسکے بعد بخار چیک کیا تو ایک سو دو تھا۔۔۔"

"تین ہو چکا ہے!!لگائے گئے تھرمامیٹر کو نکال اسنے دیکھا تھرمامیٹر کو دیکھ کر اسنے حیرانی سے اسے دیکھا"یہ کب لگایا؟"

"کم آن مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی تمہیں یاد ہے نازی جب ہماری فیئرول تھی یونی میں اور تمہارے ڈریس کی زِپ کھُل گئی تھی؟"

"ہم آپ نے کوئی بھی احساس دلائے بغیر مجھے اپنا کوٹ پہنا دیا تھا پھر سائیڈ پر لیجا کر مجھ سے بند کروائی تھی اور کہا تھا"اپنے آپ سے اتنی لاپرواہی مہنگی پڑ سکتی ہے ."

"اور میرا خیال ہے تمہیں وہ پڑ چکی ہے تم پھر سے اپنے آپ سے لاپرواہی برتتی ہو مارتھا کے ہوتے ہوئے تمہیں کھانا خود بنانا۔۔

اپنوں کے لیے ہی تو بناتی ہوں۔۔۔ "

!اسکے ہوتے ہوئے تمہیں کپڑے خود دھونے ہیں۔۔۔۔۔ "

وہ سہی نہیں دھوتی نہ۔۔۔۔اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی وہ صفائیاں دے رہی تھی "تمہیں شاہ کا سایہ بنا ہے!!"زمان کا نام سنتے ہی وہ ایکدم اُٹھی "شاہ زمان کہاں۔۔۔۔۔۔!!!شدید درد کی ٹھیس اٹھی تھی سر میں ندیم نے افسوس سے اسے دوبارا اپنی جانب کھینچا"یہی بس یہی لاپرواہی ہے تمہاری میرا خیال ہے مارتھا کو فارغ "!کیا جائے اور شاہ کو بوڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر اکبر!!!اسنے غصے میں کہا وہ یہ تب کہتی تھی جب اسے ندیم کی کوئی بات بہت " بری لگتی تھی "برا لگا جب اتنی لاپرواہ رہو گی اپنی صحت کا دھیان نہیں رکھو گی تو ظاہر ہے کیسے سب سنبھالو گی پھر تو شاہ کے لیے مجھے ایسا فیصلہ لینا ہی ہو گا نہ!" لہجے میں نہ تو غصہ تھا نہ ڈانٹ وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

سوری ندیم!"اسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔ "

کوئی بات نہیں آئندہ خیال رکھنا اپنا بھی شاہ کا بھی اور.....چہرا اسکے قریب ” کر کے اسکی آنکھوں میں جھانکا" اور میرا بھی !"

⊙⊙⊙⊙⊙

سورج کی کرنوں نے حویلی کے کسی کونے کو ویران نہیں چھوڑا تھا ہر طرف اپنی گرمائش پہنچا رہی تھی حیدر لان میں بیٹھا تھا عاشر صاحب بھی وہیں بیٹھے تھے۔روبا چھت پر موجود پودوں کو پانی دیتی ساتھ ساتھ حیدر کو بھی دیکھ رہی تھی جب کبھی بات کرتا تو ٹھہر کو سنتا۔لائٹ بلو شرٹ میں وہ دلکش لگ رہا تھا۔اچانک جاگنگ شوز سے لیس پیر گھاس پر بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ذیشان تولیے سے پسینہ صاف کرتا انھیں کے پاس بیٹھ گیا چلملاتی دھوپ کو دیکھتے اچانک نظر روبا پر پڑی تو دل میں ہوک سی اٹھی اسنے چاہا تھا اسے پہلے بار وہ محبت میں سنجیدہ ہوا تھا کاش۔۔۔کاش۔

!!کوئی ایسا جادو ٹونہ کر۔۔

!!مرے عشق میں وہ دیوانہ ہو۔۔

!!یوں الٹ پلٹ کر گردش کی۔۔

!!میں شمع، وہ پروانہ ہو۔۔

!!زرا دیکھ کے چال ستاروں کی۔۔

!!کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا۔۔

!!کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ۔۔

!!جو کر دے بخت سکندر سا۔۔

!!کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر۔۔

!!کوئی اسکی کاٹ نہ کر پائے۔۔

!!کوئی ایسا دے تعویز مجھے۔۔

!!وہ مجھ پر عاشق ہو جائے۔۔

!!کوئی فال نکال کرشمہ گر۔۔

!!مری راہ میں پھول گلاب آئیں۔۔

!!کوئی پانی پھوک کے دے ایسا۔۔

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

!!وہ پئے تو میرے خواب آئیں۔۔

!!کوئی ایسا کالا جادو کر۔۔

!!جو جگمگ کر دے میرے دن۔۔

!!وہ کہے مبارک جلدی آ۔۔

!!اب جیا نہ جائے تیرے بن۔۔

!!کوئی ایسی رہ پہ ڈال مجھے۔۔

!!جس رہ سے وہ دلدار ملے۔۔

!!کوئی تسبیح دم درود بتا۔۔

!!جسے پڑھوں تو میرا یار ملے۔۔

!!کوئی قابو کر بے قابو جن۔۔

!!کوئی سانپ نکال پٹاری سے۔۔

!!کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا۔۔

!!کوئی منکا اکشا دھاری سے۔۔

!!کوئی ایسا بول سکھا دے نا۔۔

!!وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں۔۔

!!کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے۔۔

!!وہ جانے، جان نثار ہوں میں۔۔

!!کوئی ڈھونڈھ کے وہ کستوری لا۔۔

!!اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں۔۔

!!جو مرضی میرے یار کی ہے۔۔

!!اسے لگے میں بالکل ویسا ہوں۔۔

!!کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ۔۔

!!جو اشک بہا دے سجدوں میں۔۔

!!اور جیسے تیرا دعویٰ ہے۔۔

!!محبوب ہو میرے قدموں میں۔۔

!!پر عامل رک، اک بات کہوں۔۔

یہ قدموں والی بات ہے کیا۔۔؟؟

!!محبوب تو ہے سر آنکھوں پر۔۔

!!مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا۔۔

!!اور عامل سن یہ کام بدل۔۔

!!یہ کام بہت نقصان کا ہے۔۔

!!سب دھاگے اس کے ہاتھ میں ہیں۔۔

!!جو مالک کل جہان کا ہے۔۔

اسنے حسرت سے بھری ایک نظر حیدر پر ڈالی جو اسکی کُل کائنات کا مالک بن گیا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ آج اس سے کہہ دے تو وہ اس سے شرمندہ ہو جائے گا مگر ایسا کیوں اسے تھوڑی پتہ تھا۔۔۔ اپنے آپ سے لڑتا وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔ سکینہ ڈرائنگ

روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی اور سامنے سے روبا سیڑھیاں اتر کا اپنے کمرے میں چلی گئی سفیان کمرے کی صفائی کر رہا تھا۔تولیہ صوفے پر پھینک کر وہ اوپر گیسٹ کی طرف جانے لگا جب پیچھے سے آواز آئی "بیہودہ انسان گندا!!" اسنے پلٹ کر دیکھا تو سکینہ کوفت اور نفرت سے تولیہ کو دیکھ رہی تھی جو آدھا صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا۔" یہ شاید اتنا گندا اور گرا ہوا نہ ہو جتنی اجکل لوگوں کی سوچ ہے اور اسکی ذات کو گندا کہنے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھنا چاہیے ایک بات ورنہ دھول چہرے پر ہوتی ہے اور ساری زندگی آئینہ صاف کرنے میں نکل جاتی ہے!!"

سکینہ نے ناگواریت سے اسے دیکھا" کتنے بدتمیز ہو تم۔۔تم حیدر کے دوست ہو اسکا مطلب یہ نہیں تم کچھ بھی کہو تو میں برداشت کرلوں گی ابا کی سوچ کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے کیسے ایک نامحرم کو اس طرح گھر پر رہنے دیا۔۔۔۔" ٹی وی بند کر کے ریموٹ ٹیبل پر پٹخ دیا" چور کی داڑھی میں تنکا!۔۔۔اتنا برا کیوں لگ رہا ہے آپکو آپ ایسی ہیں میں نے تو کسی کا نام بھی نہیں لیا!! اسنے بھنورے آچکا کر اسے اور تپا دیا تھا۔غصے سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی وہ بھی اوپر کمرے میں آگیا۔نہا دھو کر فریش

ہو کر نیچے آیا تو پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے۔کچھ کھانے کی غرض سے کچن میں آیا وہ دودھ چینی اور آم بلینڈر میں ڈال رہی تھی منہ کے زاویے ابھی تک بگڑے ہوئے تھے۔غصے سے سوئچ بورڈ میں لگایا تو کرنٹ نے پکڑ لیا سوائچ سے چپکا اسکا ہاتھ اسکا پورا جسم کپکپا گیا۔ذیشان نے آگے بڑھ کر لکڑی کا چمچ زور سے اسکی بازو پر مارا لیکن تب تک سرکٹ شٹ ڈاؤن ہو گیا تھا سارے گھر کی بجلی چلی گئی۔روبا کمرے میں ٹیک ریک صاف کر رہی تھی جب اندھیرا چھا گیا" یہ کیا ہوا لگتا بجلی چلی گئی ہے؟ "سفیان نے ہاتھ میں پکڑی میڈیسن دراز میں رکھتے ہوئے کہا" نہیں لائٹ گئی ہوتی تو یو پی ایس آن ہونا تھا سرکٹ شٹ ڈاؤن ہوا ہے کسی کو کرنٹ لگا ہے چلو دیکھتے ہیں!! وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے سفیان مین بورڈ کی طرف چلا گیا اور وہ ڈرائنگ روم میں آ گئی۔سفیان نے جیسے ہی بریکر اپ کیا لائٹ آ گئی۔ذیشان نے خفگی سے کانپتی سکینہ کو دیکھا اور پھر بورڈ کو جسکا بٹن ان تھا وہ چلتے بورڈ میں سوائچ لگا رہی تھی "خود کو جھانسی کی رانی سمجھتی ہو یا بجلی تمہاری رشتہ دار ہے ہاتھ دیکھو اپنے پانی ٹپک رہا تھا ان سے مرنا ہے بے واقوف!!" وہ اسے ڈانٹ رہا تھا پر اسکی نظر اپنی کلائی پر تھی جہاں

چیچ مارا گیا تھا کرنٹ سے زیادہ وہ دُکھ رہا تھا۔روبا جب وہاں پہنچی تو ذیشان کو وہاں دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا اسنے ایکدم

سکینہ کو کندھوں سے تھام کر گھور کر ذیشان کو دیکھا "کیا ہو رہا ہے یہاں؟" اسے دیکھ کر ذیشان کا چہرا سنجیدہ ہو گیا تھا مگر سکینہ تو پھر سکینہ تھی اسکے ہاتھ جھٹک کر باہر چلی گئی۔ان دونوں نے اسکے تیور دیکھ کر سرد آہ بھری۔وہ بھی جانے لگی تو ذیشان "آگے آگیا" مجھے بات کرنی ہے

مجھے نہیں کرنی اور بچا ہی کیا ہے بات کرنے کے لیے میں نے جب ایک دفعہ آپکو بتا دیا کہ مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے میں حیدر سے محبت کرتی ہوں تو پھر بار بار بات کرنے کی کوشش کر کے آپ میرے کردار پر انگلی اٹھانا چاہتے ہیں!!" دبے ہوئے غصے سے اسے دیکھا جو دو قدم اور اسکی جانب بڑھ آیا "روبائشہ میری بات سنے میں آپ سے سچ میں بہت محبت کرتا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ حیدر سے دور ہوں لیکن مجھے بھی یاد رکھنا۔حیدر کی رپورٹس میں نے پڑھی ہیں اس میں۔۔۔۔۔"!!!

بس!!!وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی "یہ کیا بول رہے ہیں آپ آپکو شرم نہیں آرہی انکے بارے میں اس طرح کی بات کرتی انکی بیوی کو وغلاتے ہوئے!!!"

"نہیں روبا میں۔۔۔۔وہ دو قدم آگے بڑھا تو وہ ڈر کر پیچھے ہو گئ"

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔۔۔اسکے الفاظ ذیشان کے پیروں سے زمین کھینچ کر لے گئے۔ہاتھ بے جان سے ہو کر گرے تھے دوسری نظر اس پر ڈالے بغیر وہ کچن سے باہر نکل گئ۔

حیدر مسکرانے لگا تھا ہنسنے لگا تھا اسکے ہونٹوں پر اب ہر وقت ایک مسکان چھپی رہتی تھی۔ویل چیئر پر باہر کھڑکی سے صحن میں دیکھ رہا تھا جہاں پھیلے خشک پتے ہوا سے سرسرا رہے تھے۔سفیان اسکی ٹانگوں کی مالش کر رہا تھا۔اپنے ہاتھ سے اسکے پیروں کو ہلا رہا تھا۔جب ہاتھ میں کچھ کتابیں لیے وہ اسکے قریب آ کر نیچے بیٹھ گئ اسے دیکھتے ہی حیدر نے اپنی شلوار کا پائنچہ ایڑی تک کھینچ دیا اور خجل سا ہو گیا۔مشکل ہی تھا کہ

سفیان اپنی ہنسی روک سکتا اسلیے منہ پر ہاتھ رکھ کسر نکال لی۔"حیدر یہ میٹرک کی کچھ بُکس ہیں مجھے آپکے بُک ریک سے ملی ہیں میں زیبو کو بھجوادو اسکے کام آجائیں گی!"

" ہاں کیوں نہیں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ !! "

نہیں مجھے نہیں جانا سفیان دے آئے گا کیوں دے آؤ گے نہ؟"اسنے سوالیہ " نگاہوں سے سفیان کو دیکھا سفیان زیبو کا سوچتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

گلی سنسان تھی اکّا دکّا لوگ تھے جو آجارہے تھے۔ہاتھوں میں شاپر پکڑے وہ دروازے پر دستک دے رہا تھا۔پیلے رنگ کا گیٹ جس میں لال دھاریاں تھا کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا"گھر میں رہنے والے مر تو نہیں گئے کہیں؟؟"اسنے اب دروازہ پیٹنا شروع کردیا تھا۔"آرہی ہوں منگولوں نے حملہ کردیاہے کیا جو میرا دروازہ توڑنے آگئے!!"بیزاری سے زیبو نے دروازہ کھولا تو اسے دیکھ کر سفیان کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔منہ پر جگہ جگہ لگا بیسن ہاتھ میں چمچ کمر کے گرد بندھا دوپٹہ "تم کس سے جنگ کررہی تھی؟"لیکن اسکا جواب دینے کی بجائے اسنے دروازہ ہی بند کردیا"

یہ یہاں کیا کرنے آیا ہے چِمڑی چڑیل کیطرح چمٹ گیا ہے بھوت ناتھ کہیں کا۔۔۔"

اسے اپنے پیچھے دروازہ بجنے کی آواز اسے اپنے کانوں میں بجتی سنائی دے رہی تھی"

"کیا ہے؟

روبا آپی نے کتابیں بھیجی ہیں!!زیبو کے منہ کے زاویے حد تک بگڑ گئے تھے" "

"!!کونسی کتابیں گھر پر کوئی نہیں ہے ابھی

تو تم چڑیل ہو یا چھلاوا!!سینے پر ہاتھ باندھے وہ بیزار آگیا تھا"نن۔۔۔ نہیں آپ " جائیں یہاں سے!! حتمی فیصلہ سنا کر وہ آگے بڑھی تو دروازہ ٹوٹنے کی حد تک پہنچ گیا اسنے غصے سے دروازہ کھولا"کیا ہے؟؟مگر اسے پیچھے دھکیل کر وہ اندر آگیا۔ ٹھاٹھ باٹھ سے چلتا وہ برآمدے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔اور سونگھنے لگا"کچھ جل رہا ہے"

ہائے اللہ میرے پکوڑے!!وہ کچن کی جانب بھاگی کالے پکوڑے تیل میں ابھی بھی " چیخ رہے تھے۔منہ بنا کر اسنے انھیں نکال کر سائیڈ پر رکھا سینے پر ہاتھ باندھے وہ بھی دروازے کے ساتھ کھڑا اسے دیکھنے لگا"تمہاری وجہ سے سارے پکوڑے جل گئے

ہیں میرے اور اہ۔۔۔۔۔۔!!! تیل ہاتھ پر بھی گر گیا۔ سفیان نے ماتھا پیٹ لیا۔ ہاتھ پر پڑے ایک بوند تیل کو لیکر وہ رونے بیٹھ گئی جسے دیکھ کر سفیان کو اس پر ترس آ گیا "اسکے پاس گیا" زیادہ جل گیا ہے؟

ہاں بہت زیادہ میں تو دو تین دن تک کوئی کام بھی نہیں کر سکتی اب!! ہچکیوں کے ساتھ روتی وہ افسوس سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں صرف چند بوند ہی تیل گرا تھا" کام چور!! سفیان نے افسوس سے سر جھٹکا" اتنا دل کر رہا تھا پکوڑے کھانے کو اتنی محنت کی تھی اب کون کھلائے گا مجھے کون بنا کر دے گا!! زیبا نے چور نظروں سے سفیان کو دیکھا جو بکھرا باورچی خانہ دیکھ رہا تھا اسے متوجہ نہ پا کر اسنے اور اونچی رونا شروع کر دیا تھا جس پر وہ بوکھلا گیا" اوکے!! اوکے میں بنا دیتا ہوں!! کف موڑتے وہ کاؤنٹر پر جھکا زیبا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی" اب لوں گی میں بدلہ!! آرام سے پلو بازو پر لپیٹتی وہ باہر آ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ "یا اللہ کہاں پھنسا دیا کتابیں دینے آیا تھا باورچی بن کر رہ گیا۔

⚙⚙⚙⚙⚙

ویل چیئر کے پاس نیچے بیٹھی وہ سکیچ بُک کے ورقے پلٹ رہی تھی۔ حیدر کھڑکی سے باہر ڈھلتے سورج کی روشنی میں کھویا ہوا تھا" آپ سکیچنگ بہت اچھی کرتے ہیں حیدر ؟" اسنے نظر گھما کر سکیچ بُک کو دیکھا جہاں مختلف لوگوں کے فیس سکیچ موجود تھے " کالج تک کرتا تھا اسکے بعد سب چھوڑ دیا یہ چاچو ہیں! سکیچ پر انگلیاں پھیرتے اسنے مسکرا کر کہا" یہ ابو یہ امی یہ یشمان اور۔۔۔۔۔۔۔۔!!!سکینہ کے سکیچ پر اسنے نظر ہٹا لیں تھیں اور پھر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔روبانے حیرت سے اسے دیکھا" آپ سکینہ سے بات نہیں کرتے؟"

"نہیں!!کھوئے کھوئے لہجے میں کھڑکی سے باہر سورج میں کھوتا جارہا تھا" کیوں "

"! پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی آپ سے بات نہیں کرتی "

نہیں۔۔۔۔۔ "

کیوں۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ہر بات پر ایک ہی جواب روبانے سرد آہ بھر کر پھر پوچھا" دل نہیں کرتا اس سے بات کرنے کو؟"

... نہیں "

..... کیوں

پتہ نہیں۔۔۔۔۔

"میں اچھی لگتی ہوں مجھ سے بات کرنے کو دل کرتا ہے؟

!! ہاں "

کیوں؟؟؟

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا جو اپنی بُک پکڑے اٹھ گئی "آپ "ہمیشہ سے ایسے ہی دوسروں کو الجھا کر اپنی مطلب کی بات نکلوا لیتی ہیں؟

ہاں۔۔۔۔ "

کیوں۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔اسی کا جواب اسے دے کر کمرے سے باہر چلی گئی اور وہ پیچھے بس اسے دیکھتے رہ گیا۔ پھر نظر سٹڈی ٹیبل پر موجود ڈرائنگ پیپرز اور پینسلز پر پڑی کچھ سوچ کر پہیے اس طرف گھما دیے۔

⊙⊙⊙⊙

آنسو ٹپ ٹپ اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے ہر طرف تپش ہی تپش تھی اسکی انگلی سے خون نکل رہا تھا سانس بھی تیز ہو گئی ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور پھر سے کام شروع کیا اسے ڈر تھا اگر دیر ہو گئی اسکے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے بس دو۔۔۔بس دو پیاز رہ گئے تھے کاٹنے والے اور اسکے بعد مصالحہ تیار ہو جانا تھا کیونکہ پہلے والا تو سارا خراب ہو گیا تھا۔ اسنے بیسن آلو اور تمام مصالحے کو یکجان کر کے ابلتے تیل کو دیکھا جو پکانے کے لیے اسنے ڈرتے ڈرتے چمچ پر مصالحہ اٹھایا اور تین قدم کے فاصلے سے کڑاہی میں ڈالنے لگا۔ شڑ شڑ کی آواز کچن میں چار سو گونج گئی۔ وہ باہر سکون سے صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کچھ دیر بعد پلیٹ میں ایک پکوڑا لیے اسکے پاس آیا "چکھو!" زیبو نے حیرت سے پلیٹ میں پڑے لائٹ براؤن کلر کے واحد پکوڑے کو

دیکھا اور اٹھا کر منہ میں ڈال لیا اور اثبات میں سر ہلانے لگی "کچا ہے نمک بھی کم تھوڑا سا نمک اور ڈالو اور ڈارک براؤن کرو!!اسے حکم دے کر وہ چینل بدلنا شروع ہو گئی ۔ذیشان نے ناگواری سے اسے دیکھا اور واپس آ گیا نمک ملا کر دوبارہ پکوڑا بنایا اور اسے چکھانے چلا گیا جو اسے دیکھتے ہی اپنے ہاتھ پر موجود جلے نشان کو دیکھنے لگی تھی "یہ دیکھو!" پکوڑے کی حالت بتا رہی تھی اسے کتنے گرم تیل میں پھینکا گیا ہے اسنے ناگواری سے ذیشان کا دیکھا جو اس سے بھی زیادہ بیزار لگ رہا تھا۔اسکے تیور دیکھ کر پکوڑا اُٹھا لیا اور اگلے ہی لمحے وہ ابکایاں لے رہی تھی "اتنا کڑوا اتنا نمک پورا ڈبہ ڈال دیا ہے کیا!" ذیشان نے غصے سے پلیٹ ٹیبل پر پٹخی "تو خود بنا لو میں نوکر ہوں تمہارا!!! زیبو کو کام بگڑتا لگ رہا تھا اسلیے نین کٹورے لبالب آنسوں سے بھر لیا اور اُٹھ گئی "کوئی بات نہیں میں کرلوں گی پھر کیا ہوا جو ہاتھ جلا ہوا ہے میری فکر تھوڑی نہ کوئی کرے گا!!پلیٹ اٹھا آگے بڑھی تو ذیشان نے اسکے ہاتھ سے پلیٹ چھین لی بیٹھو اور خود اندر چلا گیا۔اندر جا کر اسنے تھوڑی مرچ اور گرم مصالحہ ملایا اسے چیک کیا اور سارے ایک ہی دفعہ لا کر اسکے سامنے رکھ دیے اور خود پسینے سے شرابور صوفے پر گر گیا آنکھیں بند کرلیں۔زیبو نے پکوڑا منہ میں ڈال کر اسے دیکھا جو ابھی بھی

آنکھیں موندے لیٹا تھا" ہائے اللہ مر تو نہیں گیا! اسنے دو تین بار انگلی اسکے بازو میں چھبوئی مگر وہ نہیں اٹھا دوپٹے سے اسے ہوا دیتی وہ اسکے زندہ ہونے کی دعائیں مانگ رہی تھی پھر ایکدم زور سے اسکا بازو جھنجھوڑا تو وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگے "

"زندہ ہوں پکوڑے ٹھیک ہیں؟

ہاں بس زیرہ تھوڑا زیادہ ڈال دیا ہے! ذیشان نے غصے سے اسے دیکھا اور کُشن اٹھا " کر اسے مارنا چاہا جس پر اسنے بچاؤ کے لیے ہاتھ اٹھائیے تو وہ وہیں رُک گیا۔ زیبو نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا تو پکوڑوں کے ساتھ انصاف کرنے میں لگا تھا" ہاہاہاہا!!! اسے ہنستا دیکھ کر سفیان کے تاثر بھی بحال ہو گئے تھے۔

⊙⊙⊙⊙

سفیان وہاں سے ہی گھر چلا گیا تھا اسے ضروری کام آگیا تھا۔ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ سکیچ پیڈ سے کچھ ڈرا کر رہا تھا۔ رات کے دس بج گئے تھے جب وہ کمرے میں آئی تو اسنے فوراً سکیچ پیڈ تکیے کے نیچے دھکیل دیا۔" حیدر آپ ابھی تک سوئے نہیں چلیں سو جائیں بہت دیر ہو گئی۔" اسے لیٹا کر وہ بھی صوفے پر لیٹ گئی۔

آہستہ آہستہ ہر چیز روزمرہ میں آتی جارہی تھی وہ گھر کے کام میں ہاتھ بٹانے لگی تھی سکینہ سے اسکی بات بے بات بحث ہونی لگی تھی۔کچھ یاد آنے پر اچانک کمرے کے باہر چلی گئی حیدر نے حیرت سے بس اسے جاتے دیکھا۔قدم بہ قدم سیڑھیاں چڑھتے وہ عاشر صاحب کے کمرے کے باہر دستک دینے کو تیار تھی مگر اندر سے آتی آوازیں اسے جامد کر گئی۔"عاشر اتنے پیسے کہاں سے آئے گے؟"

"کیا مطلب کہاں سے آئیں گے بینک سے لون لوں گا اب حیدر کو امریکہ بھی تو بھیجنا پھر اسکے علاج پر بھی خرچ ہو گا۔"

"وہ توٹھیک لیکن آپ یہ سوچ رہے ہے دس لاکھ جتنی بڑھی رقم آپ واپس کیسے کریں گے کتنی جان رولیں گے اپنی؟"

"کچھ نہیں ہو گا شہلا بس محنت تھوڑی زیادہ کرنی پڑے گی قسط دیتے رہیں گیں نہ!!"

"سکینہ کے لیے کیارہ گیا اسکے نام جو زمین تھی وہ آپ بیچ چکے جو کماتے آدھا حیدر پر لگ رہاہے اب کیا اسکے لیے بنائے زیورات بیچ دیں گے!!!"

شہلا!!!انکا ہاتھ اٹھتا اٹھتا رہ گیا تھا اور باہر روبا کو پریشانی نے گھیر لیا تھا۔ اُلٹے قدم " لیتی وہ واپس آئی۔ حیدر ابھی بھی جاگ رہا تھا اسکے چہرے پر پریشانی اسے واضع دکھائی دے رہی تھی۔ الماری سے فائل نکال کر وہ دوبارہ چلی گئی۔ ہمت کر کے اسنے دروازے پر دستک دی۔ عاشر صاحب بیڈ پر کاغذات بکھیرے بیٹھے تھے حیرت سے دروازے کو دیکھا پھر شہلا بیگم کو جو منہ پھلائے بیٹھی تھیں خود ہی اُٹھ کر دروازہ کھولا !روبا کو فائل پکڑے دیکھ وہ حیران ہو گئے "جی بیٹا

انکل وہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔انکل یہ کچھ زمین جو میرے نام ہے گاؤں سے باہر " علاقہ گنجان آباد نہیں مالیت بھی کوئی ڈیڑھ دو لاکھ ہو گی۔۔۔آ۔۔۔۔اسے بیچ !"دیں اور یہ چیک ہے میرے اکاؤنٹ میں کوئی تین لاکھ روپے ہیں وہ بھی نکلوا لیں

" ؟؟کیوں اور یہ سب اپکے"""

کچھ بابا نے جمع کروائے تھے کچھ میں نے خود جوڑے ہیں یونی ٹائم پر پارٹ ٹائم " جاب کرتی تھی تب جمع کیے تھے اور کچھ اب اپنے فیوچر کے لیے تھے !!"

تو بیٹے اب کیوں اسکی ضرورت نہیں ہے یہ آ چکے ہیں اپنے پاس رکھیں اپنے "مستقبل کے۔۔۔۔"

اپنے مستقبل کے لیے نکلوا رہی ہوں حیدر ہی میرا مستقبل ہے یہ اب آ چکے ہیں انھیں اپنے پاس رکھیں اور انشاللہ وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسنے شہلا بیگم کو دیکھا جو ناگواری سے رُخ پلٹ گئی۔ انھیں سب تھما کر وہ واپس آ گئی تھی "!!۔عاشر صاحب پریشانی سے اندر آئے" رکھ لیں احسان تو نہیں کر کے گئی بس کر دیں!! انھوں نے ہر چیز کو ایک ساتھ نیچے دھکیل دیا تھا۔ "

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تک وہ واپس آئی وہ سو چکا تھا۔ اسے دیکھ کر ایک انجانی سے مسکراہٹ لبوں پر آ گئی تھی پنکھے سے ماتھے پر بال بکھر بکھر جا رہے تھے۔ چہرے پر پہلے سے زیادہ اطمینان آ گیا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا۔ دراز میں سے تیل نکال کر اسکی پیروں کی جانب آ گئی" جاگتے ہوئے تو کبھی نہیں کرنے دیں گے مگر ابھی تو کر سکتی ہوں ہاں ہاں جانتی ہو آپکی نیند کا فائدہ اٹھا رہی ہوں مگر غلط نہیں اٹھا رہی! ہلکے سے بلیکنٹ ہٹا اسکے

پیروں کو چھوا ایک نظر اسے دیکھا۔ ہتھیلی پر تیل لگا کر آرام آرام سے پیروں کی مساج کرنے لگی "ایک دن ایسا ضرور آئے جس دن میں آپکے پیروں کو ہاتھ لگاؤں گی اور آپ انھیں پیچھے کھینچ لیں گے کیونکہ میں جانتی ہوں آپ یہ بات کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ پیروں سے ہاتھ آگے بڑھ گیا تھا پھر اسے ایک خیال آیا ۔اسکے پیر کی چھت پر اسنے چوٹی کاٹی دو تین بار اسے دیکھا جو بے فکر سو رہا تھا۔ جلد سُن تھی کچھ بھی تو محسوس نہیں ہوتا تھا وہاں آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر پیروں پر گر گیا" میں جانتی ہوں آپ کتنی تکلیف میں رہتے ہیں آپکو کتنا برا لگتا ہے کسی پر بوجھ بنا آپکی تکلیف کا کوئی مداوا نہیں کر سکتا مگر حیدر اسکا حل موت تو نہیں جو آپ مانگتے ہیں ۔"مساج کر کے وہ اسکے سرہانے کھڑی ہوگئی دھیرے سے اسکی جانب جھکی "کیا کرے گے ویسے آپ اگر آپکے سونے کا فائدہ اٹھالوں میں !!" عجیب نظروں سے اسے گھورتے وہ خود کلامی کر رہی تھی نرمی سے اسے باہوں میں بھرا اور دائیں جانب کروٹ بل دی جس سے وہ بے چین بھی ہوا تھا مگر اُٹھا نہیں " چلیں چھوڑ دی آپکی عزت !! شرارت سے کہہ کر مُڑنے لگی جب تکیے کے نیچے کچھ نظر آیا۔ اختیاط سے اسے نکالا خوصورت لان جس میں لگے پھول پرندے سہانا موسم اور شیشیے کے اندر

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

قید ایک ویل چیئر پر بیٹھا انسان مسکراہٹ ایک پل میں سمٹ گئی تھی اسنے حیرت سے اسے دیکھا بلکل وہی منظر بنایا تھا اسنے جو آج دوپہر کا تھا۔

⊙⊙⊙⊙

فجر کی نماز کے بعد اسکے سرہانے آئی درود پڑھ کر اس پر پھونکا نرمی سے اسکے ماتھے کو چھوا بکھرے بال ماتھے سے ہٹائے "آج سے آپ ایک نئی زندگی کا آغاز کریں گے حیدر وقت آگیا ہے اس چار دیواری کی قید سے آزاد ہو جائیں آپ جو اپنی تنہائی بے چینی کا شکار رہتے ہے جب تک میں آپکے ساتھ ہوں نہ آپکو زندگی سے ہارنے نہیں دوں گی آپکی چاہ جو اس کاغذ پر اتر آئی ہے اب حقیقت بھی بن کر رہے گی۔"اس پر بلیکنٹ ٹھیک کرتے اسکی نظر ہاتھ پر پڑی جہاں جھُریاں سی پڑرہی تھی" حیدر آپکی اداسی ناامیدی آپکو وقت سے پہلے بوسیدہ کر رہی ہے!"۔

ناشتے کے بعد ہمیشہ کی طرح وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سوچ میں مبتلا تھا۔روبا ناشتے کے بعد کچن میں کچھ کام کر رہی تھی۔کام ختم کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی سفیان اسے میڈیسن کھلا رہا تھا اسنے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں آسمان پر ڈیرہ جمائے

بادلوں نے موسم سُہانا کر دیا تھا۔"حیدر باہر چلیں؟"اسنے حیرت سے اسے دیکھا"
"ہاں لان میں چلتے ہیں تھوڑی دیر تک؟

لان میں نہیں باہر گاؤں گھوم کر آتے ہیں موسم بھی کتنا اچھا ہے!!"اسکے چہرے "
"پر ایک رنگ سا آکر چلا گیا تھا"نہیں میرا من نہیں ہے؟

کیوں من نہیں اتنا مزا آئے گا اتنا کچھ دیکھنا والا ہے یہ کمرا وحشت زدہ سا نہیں لگتا "
باہر گھوم کر آئیں گے تو موڈ بھی فریش ہو جائے گا چلیں سفیان!!سفیان نے اثبات
میں سر ہلا کر اسے ویل چیئر پر شفٹ کرنا چاہا تو اسنے روک دیا"نہیں مجھے نہیں جانا کیا
دیکھو لوگوں کی عجیب و غریب نظریں اکا ترس چہ مگوئیاں مجھے نہیں جانا!"سفیان نے
افسوس سے روبا کو دیکھا جو ابھی بھی مسکرا رہی تھی"آپ سکے کا ایک رُخ دیکھ رہے
ہیں حیدر دوسرا رُخ زیادہ خوبصورت ہے اسکے علاوہ اتنا کچھ ہے دیکھنے کے لیے
؟"اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا"اچھا کیا ہے دنیا میں دیکھنے کے لیے؟"اسکے
سوال پر اسے حیرت ہوئی تھی وہ حیدر نہیں اسکے اندر کی مایوسی بول رہی تھی اور
مایوسی کا صرف ایک ہی حل ہے اسنے قرآن پاک کھول کر اسکے سامنے رکھا۔"اسنے

کامل انسان کو پیدا فرمایا۔یہ دنیا بنائی آدم کے سکون کے لیے حوا بنائی اسکی ساتھی بنائی
پھل دار درخت خوشبو دار پھول بنائے نیلا آسمان بنایا سمندر بنائے بر بنائیں اسنے
انسان کو انسان پیدا کرنے کا شرف بخشا اسے اشرف المخلوقات بنایا اسے رزق دیا
شعور دیا حاکم بنایا اسنے جھرنے بنائے ندیاں بنائی بیلیں بنائی پھلوں سے لدی ڈالیاں
بنائی بھوسے میں محفوظ اناج بنایا انسان کو سماعت دی گوائی دی بصیرت دی چلنے کے
لیے نرم گھاس دی برداشت محبت دل والدین دیے بھائی بہن دیے محبت کے لیے
شریکِ حیات دی پہاڑ جیسی زندگی گزارنے کے لیے ساتھی دیے۔ہر مشکل کے
ساتھ حل کا وعدہ دیا اپنے ہونے کا حساس دیا جذبات سے بھرپور دل دیا اتار چڑھاو
سمجھنے کے لیے دماغ دیا منزلوں سے منسلک راستے دیے اور آپ کو کیا چاہیے۔
۔۔۔۔۔اسکے آخری لفظ پر اسنے حیرت سے اسے دیکھا" آپ نے مجھ سے پوچھا کیا
ہے دنیا میں دیکھنے محسوس کرنے کے لیے میں نے جواب دے دیا اب آپ اللہ کے
"سوال کا جواب دیں تو بتاؤ اے انسان۔۔۔

فبای الاء ربکما تکذبان !!اسکے سوال پر اسنے اپنے سامنے کُھلی سورت الرحمان کو دیکھا "کیا ان سب چیزوں کو بلائے طاق رکھے آپ چند چیزوں کو سوچ کر مایوس ہو گئے تو کیا آپ اللہ کی نعمتوں کو جھٹلا نہیں رہے اور آپ کہتے ہیں آپ ناشُکرے نہیں کیا یہ ناشُکری نہیں ہے اگر آپکو ابھی بھی آپ سہی لگتے ہیں تو ٹھیک ہے میں آپکو فورس نہیں کروں گی !"اسے سوچوں کے بھنور میں چھوڑ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی. اسنے قرآن اٹھا کر آنکھوں سے لگایا۔سفیان اسکے مقام پر رکھ دو اور میری شال نکال لینا الماری سے آتی سردی زیادہ لگے گی باہر !!!ان دونوں کے چہرے پر سوواٹ کا بلب جگ گیا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

تارکول کی سڑک پر ویل چیئر کے پہیے چرچرا رہے تھے۔ آٹھ مہینے بعد وہ گھر سے باہر نکلا تھا انکا رُخ گاؤں کی اندرونی جانب تھا جہاں لوگوں کا آنا جانا زیادہ تھا جہاں بازار سجتے تھے اور آج تو جمعہ تھا جمعہ بازار لگتا تھا اسلیے انھوں نے وہیں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔اسکی ویل چیئر روبا نے تھام رکھی تھی۔ ہلکے پیلے رنگ کا کرتا سفید آنچل کیچر

میں آدھے بندھے بال پیروں میں فلیٹ چپل وہ اسے آگے دھکیل رہی تھی۔سفیان بھی انکے ساتھ ہی تھا۔جیسے ہی وہ لوگ بازار کے قریب پہنچے حیدر کا ڈر اور بھی بڑھ گیا تھا اور رہی سہی کسر چہرا موڑ موڑ کر دیکھتے لوگوں نے پوری کر دی تھا اسنے چہرا اٹھا کر روبا کو دیکھا" واپس چلتے ہیں!" اسکے ماتھے پر آئے پسینے کو اور لوگوں کی نظروں کو دیکھ کر ایک پل کو تو اسکا بھی دل ڈوب گیا تھا اچانک سفیان کے الفاظ انھیں سنائے دیے" پیچھے وی سی آر لگا ہے اپنا کام کریں!!وہ حیدر کو گھورتی لڑکی کو کہہ رہا تھا جو دوبارہ چیزوں پر متوجہ ہوگئی تھی۔"حیدر کچھ نہیں ہوگا یہاں پر بہت سے لوگ آپکو جانتے بھی ہونگے اور کچھ نہیں بھی سب کا سامنا کرنا ہے حیدر!!" اپنے کندھے پر رکھا روبا کا ہاتھ اسنے نرمی سے دبایا" پلیز مجھے اچھا نہیں لگ رہا !!"

!!حیدر بچوں کی طرح ضد کر رہے ہیں آپ اور۔۔۔۔۔۔"

حیدر رضا کیسے ہیں آپ؟؟روبا کی چلتی زبان سامنے سے آتے بزرگ اور انکے " الفاظ نے روک دی تھی حیدر خود حیرت سے انھیں دیکھ رہا تھا" خلیل انکل!" انھوں نے گرمجوشی سے ان سے ہاتھ ملایا" کیسے ہو حیدر مجھے پتہ چلا تھا تمہارے بارے میں

ویل پراؤڈ آف یو مائے بوائے تم غازی ہو اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں مجھے دیکھو! انھوں نے اپنا ہاتھ جیب سے باہر نکالنا چاہا جسے حیدر نے روک دیا" نہیں انکل لوگ عجیب نظروں سے دیکھیں گے!!"

دیکھنے دو!! انھوں نے اپنا ہاتھ باہر نکالا جو مصنوعی تھا روبا اور سفیان کا منہ کھلا رہ گیا " حیدر نے روبا کی طرف دیکھا جو حیران پریشان کھڑی تھی پھر سفیان کو جو پلکے بھی نہیں جھپک رہا تھا" انکل بھی میری طرح آرمی آفیسر تھے ایک جنگ میں انکے بازو پر گولی لگی تھی دیری ہونے کی وجہ سے پورا ہاتھ خراب ہو گیا تھا تو انکا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا!!" انھوں نے مسکرا کر انھیں دیکھا" یہ دونوں کون ہے؟

انکل یہ میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہی ہے سفیان اور یہ روبائشہ ہیں میری وائف " آپ یہاں کیسے جہاں تک مجھے یاد ہے آپکو اس طرح کی محفلیں بلکل بھی پسند نہیں تھیں؟"

بھئی جو کام ہم خود اور ہمارے بچے ہم سے نہیں کروا سکتے وہ ہمارے بچوں کے بچے کروا لیتے ہیں وہ دیکھو وہ ہماری پوتیاں ہے کل ہی میرے ساتھ انگلینڈ سے آئی ہیں

بس انھیں یہاں آنا تھا سو آ گئے اچھا میں چلتا ہوں تم اپنا خیال رکھنا!! اسکا کندھا تھپتپا کر وہ چلے گئے تھے۔ روبا پنجوں کے بل اسکے پاس بیٹھی "مجھے یقین نہیں آتا حیدر اپکے ارگرد کتنی مثالیں موجود ہے اور آپ ایسے ہیں دیکھیں انھیں انکا ہاتھ نہیں ہے اور کتنی کُھل کر زندگی جیتے ہیں اور آپ ان سے کم عمر ہو کر اپنے تمام عضو کے ساتھ بھی اتنے ناامید!!"

انھیں وہ محتاج نہیں دیکھنی پڑتی جو میں دیکھتا ہوں وہ اپنے ضروریات کے لیے دوسروں پر انحصار نہیں کرتے!!"

وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں حیدر۔ اس سے بڑی مجبوری کیا ہو سکتی ہے "

وہ اپنا کام نارمل طریقے سے نہیں کرسکتے اِن شورٹ وہ نارمل نہیں ہے اور آپ۔۔ آپ کبھی بھی نارمل ہو سکتے ہیں آپکی ٹانگیں رُکیں ہیں جو کبھی بھی ٹھیک ہو سکتی ہے مگر انکا ہاتھ تو کبھی واپس نہیں آسکتا اب بھی آپ خود کو مجبور اور بے بس محسوس کریں گے بس حیدر تھوڑی سی تھوڑی سی وِل پاور پیدا کریں اندر تھوڑی سی ہمت یہ نظریں آپ کو گھور سکتی ہیں نگل نہیں تو کیوں ڈر رہے ہیں آپ ان سے وہ میجر حیدر

جو کبھی بندوق سے نہیں ڈرا وہ لوگوں کی نظروں سے گھبرانے لگا کیوں صرف اپنی کمی کی وجہ سے بیماری کی وجہ سے جسے اسنے بلاوجہ اپنے سر پر سوار کر رکھا ہے اپنی کمی کو اپنی طاقت بنائے کمزوری نہیں خود کو دیکھیں وہ چل سکتے ہیں مگر اپنے ہاتھ کو ایک حد تک استعمال کر سکتے ہیں آپ چل نہیں سکتے مگر آپ اپنے ہاتھوں کو منظر کشی میں صرف کر سکتے ہیں ان سے کچھ بھی کر سکتے ہیں اگر وہ اپنی کمی کے ساتھ زندگی جی سکتے ہیں تو آپ کو بھی اپنی کمی کے ساتھ مسکرانا ہو گا حیدر اٹھائیں سر دیکھیں ان لوگوں کو کیا یہ سب خوش ہیں دیکھیں اس لڑکی کو۔۔۔اسنے سامنے کہ طرف اشارہ کیا جہاں سورج مکھی نما لڑکی کھڑی تھی حد سے زیادہ گورا رنگ چہرے گردن ہاتھوں سے نظر آتی رگیں بھورے بال بھوری بھنویں چندھیا آنکھیں "اسے دھوپ سے خطرا ہے وہ دھوپ میں نہیں نکل سکتی اسکی آنکھیں نہیں کھل سکتی لیکن پھر بھی وہ سب کا سامنا کر رہی ہے لوگ اسے بھی دیکھ رہے ہیں وہ بھی ڈر کر گھر میں بیٹھ جائے

۔۔۔دیکھیں اس دوکاندار کو اسکے بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں آدھی ہیں جو کسی مشین میں آکر کٹ کر گر گئی تو کیا وہ اسکا رونا رو کر کام چھوڑ دیں کپڑا بیچنا چھوڑ دے دیکھیں اس اماں کو انکی کمر جھکی ہوئی ہے مگر پھر بھی وہ چوڑیاں بیچ کر اپنا گزارا کرتی ہیں اپنی

کمی کو وجہ بنا کر بھیک مانگنا منظور نہیں تو خود کو دیکھیں کیا آپ ان سے بھی کمزور سمجھتے ہیں خود کو؟ گردن جھکائے وہ سن رہا تھا" سفیان اس دوکان پر چلو مجھے کچھ پینٹس اور کلرز دیکھنے ہیں!! سفیان نے مسکرا کر ویل چیئر کو آگے دھکیل دیا وہ بھی انکے پیچھے ہی وہاں پہنچ گئی" آپ کیسے کر لیتی ہیں حیدر بھائی کو منانا مجھے سب سے مشکل کام لگتا ہے مگر آپ تو چٹکی بجاتے منا لیتی ہیں کیسے؟" سفیان کے سوال پر اسنے مسکرا کر اسے دیکھا" اور مجھے حیدر کو منانا سب سے آسان کام لگتا ہے۔ انکی غلط فہمیوں کو دور کر دو گے تو خود بخود مان جائیں گے اور ویسے بھی وہ مجھے منع نہیں کرتے شاید ادب اور احترام کی وجہ سے !!

روبا آپی!! ان تینوں نے ایکساتھ دائیں جانب دیکھا جہاں زیبا پر شوق نظروں سے " انھیں دیکھ رہی تھی سفیان کے ہونٹوں پر دلکش سی مسکراہٹ آگئی تھی" زیبو تم اکیلی یہاں کیا کر رہی ہو؟ "

اکیلی نہیں اپنی سہیلیوں کے ساتھ آئی ہوں اور بختو بھی وہیں ہے وہ دیکھیں! اسنے " خوف زدہ نظروں سے حیدر کو دیکھا" اسلام علیکم حیدر بھائی! بختو حیدر کو دیکھ کر روبا

کے پیچھے چھپ گیا تھا۔حیدر کو اسے دیکھ کر یشمان یاد آگیا تھا چھوٹا سا تو تھا وہ کسی سے کیا دشمنی تھی دشمنی تو اسکی بھی نہیں تھی وہ صرف ایک حادثہ تھا لیکن اس حادثے میں ایک اچھی چیز بھی تو ہوئی تھی .اسنے روبا کی جانب دیکھا جو اپنے پیچھے سے اسے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ویل چیئر کے پہیے آگے بڑھے تو وہ ڈر کر اور پیچھے

"ہو گیا" بختاور میری بات سُنو ؟

مم۔۔۔میں نے اسے جان بوجھ کر نہیں مارا تھا ہم کھیل رہے تھے !"" اسنے ہاتھ کھینچ کر اسے سامنے کیا" میں جانتا ہوں تم نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا ہم سب جانتے وہ ایک حادثہ تھا ! "

تو میری سزا میری آپا کو کیوں دی ؟" اسکے سوال پر روبا کو بھی حیرت ہوئی تھی " حیدر کو تو توقع ہی نہیں تھی اس بات کی " انھیں کیوں ونی کر دیا آپکے ساتھ آپ تو چل بھی نہیں سکتے میری بہن تو اتنی اچھی تھی اسکے ساتھ یہ نہیں کرنا چاہیے تھا میں بہت رویا تھا جب آپا گئی تھیں بہت زیادہ !! "

بختو یہ !! مگر حیدر نے اسے ہاتھ اٹھا کر روک دیا "ہاں تمہاری آپا کے ساتھ بہت غلط ہوا اسے ایک ایسے انسان کے ساتھ رہنے جانا پڑا جو چل نہیں سکتا مگر میں نے تو آزاد کر دیا تھا میرے پاس واپس آنا تمہاری آپا کی مرضی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ تمہاری حفاظت اسکی ذمہ داری تھی اور میں بھی اسکی ذمہ داری ہوں اور تمہاری آپا کو ذمہ داریاں نبھانا اچھا لگتا ہے اور اب تم اپنی آپا سے پوچھو کہ کیا وہ خوش ہیں؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا "بختو میں بہت خوش دیکھو میں آج یہاں آئی ہوں گھومنے انکے ساتھ اور تم فضول کی سوچیں مت پالو کہ تمہاری وجہ سے میں تکلیف میں ہوں اور۔۔۔۔۔

" اور تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے!" حیدر نے اسکے ہاتھ کو گرمجوشی سے دبایا۔ تو وہ دھیما سا مسکرا دیا۔ " آپا چلیں نہ کچھ خریدتے ہیں!! زیبو اسے کھینچتے ہوئے لے گئی تھی۔ حیدر سفیان بختو ایک ساتھ ہو گئے تھے۔

" یہ والی دیکھاؤ۔۔۔ہاں یہ دھانی رنگ کی چوڑیاں!! وہ دونوں جیولری سٹال پر کھڑی مصنوعی زیورات دیکھ رہی تھیں زیبو چوڑی مانگ رہی تھی تو وہ جھمکے ہار سب

دیکھ رہی تھی زیبو نے حیرت سے اسے جیولری خریدتے دیکھا" آپا آپ کب سے یہ سب اتنا زیادہ خریدنے لگیں؟" اسنے مسکرا کر اسے دیکھا اور ایک جھمکا کان سے لگایا"

"کیوں میں یہ نہیں خرید سکتی؟

نہیں پہلے آپ یہ سب نہیں خریدتی تھی نہ آپکو یہ سجنا سنورنا سنگھار پسند نہیں تھا "

؟"

شادی سے پہلے اسلیے نہیں کرتی تھی کہ کرکے دکھاؤ کسے سنگھار کرنے کا اصل مزا " تب آتا ہے جب آپکو کوئی دیکھنے والا ہو آپکی چوڑیوں کی کھنک کوئی سننے کے لیے بے تاب ہو آپکی بندیا کی چمک کسی کی آنکھ جھکا دیں آپکا حسن سراپا کوئی دل میں بسانا چاہے پہلے کوئی ایسا تھا نہیں اب حیدر ہیں نہ انکے لیے کروں گی!" زیبا کے ساتھ ساتھ دوسری عورتوں نے بھی حیرت سے اسے دیکھا" لگتا ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے

!"

جی میں آٹھ ماہ بوسیدہ وہ نئی نویلی دلہن ہوں جسکے ہاتھ پر نہ تو شگن کی مہندی لگی " تھی نہ ماتھے پر بندیا تھی جسکے تن پر نہ وہ سُہاجوڑا تھا جسکے شوق رنگ اسکے آنے والی

رنگین زندگی کا پیشِ خیمہ ہوتے ہیں لیکن اب ہو گا سولہ سنگھار ہو گا! ان عورتوں کو حیران چھوڑ کر وہ حیدر کی جانب آگئی۔ جو پُر شوق نظروں سے چاروں اور دیکھ رہا تھا لوگوں کی باتیں خوشیاں قہقہے رنگ برنگے کپڑے چہروں پر پڑتے شیشوں کے عکس بازار میں رقص کرتی چوڑیوں پائلوں کی چھنکار تازہ گلابوں کی خوشبو اتنے وقت بعد اپنے ارگرد اتنی چہل پہل دیکھ کر اسے سکون سا مل رہا تھا۔ ویل چیئر کے پہیے مٹی سے اَٹے سولنگ پر نشان چھوڑتے آگے بڑھتے جا رہے تھے "حیدر اچھا لگ رہا ہے ؟"

ہاں!! آواز پر توجہ دی تو پلٹ کر دیکھا روبا دانتوں کی نمائش کرتی اسے گھور رہی تھی "سفیان؟"

کیوں میرے ساتھ اچھا نہیں لگ رہا؟؟" اسنے بھنویں اُچکا کر کہا تو وہ سر جھکا گیا" " نہیں ایسی بات نہیں ہے؟" روبا کی نظر پھولوں پر پڑی تو اسے دھکیلتی وہاں لے آئے گلاب پنک روز گیندا چنبیلی ہر طرح کا پھول تھا وہ۔ روز کو پانی لگا کر برف کے اوپر رکھا گیا اسنے اشتیاق سے ایک پھول اٹھایا حیدر کی توجہ کتابوں کے سٹال پر تھی سٹال پر

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

لگے ناولزاسے اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔ان میں سے ایک اسنے پسند بھی کیا اچانک اسے تمام نظریں خود پر محسوس ہوئیں عورت مرد کجا بچے بھی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہے تھے اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو منہ کھلا رہ گیا وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اسے پھول دی رہی تھی۔ہونٹوں پر مسکراہٹ آنکھوں میں شرارت بازار کا ہر رنگ سمٹ کر اسکے چہرے پر اتر آیا تھا۔ہر منظر اسکے وجود کے آگے ماند پر پڑ گیا" لے لیں!" اسکی کھنکتی آواز اسے ہوش میں واپس لائی تھی۔اسنے پھول پکڑنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسکی انگلیوں کو چھوتی انگلیاں ان دونوں کے علاوہ ہر چیز پتھر کر گئی تھی

⊙⊙⊙⊙

چاچا چاشنی اور ڈال دو کے گھر لیکر جانی ہے تم نے ؟؟ زیبو جلیبی کھاتے جلیبی والے کو کم چاشنی پر کوس رہی تھی سفیان کچھ دور ہی اپنے لیے شرٹس دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر اسکے پاس آگیا" کچھ لوگ اس دنیا میں صرف کھانے کے لیے پیدا ہوتے ہیں اور تم ان میں سے ایک ہو؟ اپنے عقب سے آتی آواز پر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا منہ میں

جلیبی نے کڑواہٹ گھول دی تھی اس نے آنکھیں چندھیا کر اسے دیکھا "تو اپنے پیسوں سے کھاتی ہوں تمہاری چھاتی پر سانپ کیوں لوٹ رہا ہے۔"

"اللہ نہ کرے میری چھاتی پر سانپ لوٹے لیکن اتنا کھاؤ گی نہ تو تمہارے گال ہو جائیں گے موٹے موٹے پھر کسی نے لڑکا نہیں دینا۔"

"ہاں تو نہ دیں میں نے لڑکا لیکر کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔۔چاچا ایک پلیٹ پکوڑے دیں!!" پرس میں سے سو روپے نکال کر دوکاندار کو تھمائے تو سفیان اسے دیکھتا ہی رہ گیا دوکاندار سے نوٹ واپس کھینچا "خبر دار جو اور کھایا تو موٹی بھینس بن جاؤ گی!" زیبو نے اسکے ہاتھ سے نوٹ چھینا "تو ہونے دو تمہیں کیا ہے؟ نوٹ دوبارہ دوکاندار کو پکڑا کر پلیٹ پکڑی جس پر سفیان نے بھی ہاتھ ڈال لیا" نہیں تم یہ نہیں کھاؤ گی بہت تیل ہے اس میں۔۔۔!!!" پلیٹ اپنی طرف کھسکھا کر چیخا "اس میں تیل ہو یا پانی میں تو کھاوں گی!!" اس سے پلیٹ چھین کر پکوڑا اٹھالیا اور منہ میں ڈالنے لگی جب وہ بلند آواز سے چیخا "جو آج پکوڑے کھائے گا وہ سب بڑا لعنتی ہو گا!!!" زیبا کا ہاتھ وہیں رُک گیا تھا اور اسکے ساتھ ساتھ دوسرے لوگ بھی پکوڑے کھانا چھوڑ چکے تھے وہ ہلکا سا زیبو کی

جانب جھکا" اب کھاؤ پکوڑے!!"قہقہ لگا کر وہ چلا گیا پیچھے زیبو منہ بسور کر رہ گئی تھی اور دوکاندار سفیان پر لعنتے بھیج رہا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

ہیپی ویلنٹائن ڈے حیدر!!" اسنے حیرت سے اسے دیکھا اور پھول پکڑ لیا" اکتوبر "

"میں کونسا ویلنٹائن ڈے منا رہی ہیں آپ؟

ہم آزاد قوم ہیں حیدر ہمیں جس دن سچی محبت کا ادراک ہو جائے ہمارا ویلنٹائن " ڈے اسی دن ہو جاتا ہے!!" دوکاندار کو پیسے دے کر اسنے ویل چیئر آگے بڑھائی حیدر نے کچھ کہنے کی غرض سے اسے قریب بلایا کان قریب آنے پر وہ شرارت سے مسکرایا" روبا آپ نہ !"

جی میں نہ؟؟"۔۔۔۔اپ نہ ایک نمبر چھچھوری ہیں ہاہاہاہاہاہا!!! اپنا شوشہ چھوڑ کر وہ خودی ہنس دیا تھا جب کہ روبا کا چہرا بلکل سپاٹ ہو گیا اور اسی کے ساتھ ہی حیدر کا " بتیسی بند۔۔۔۔۔" سوری

"! اگر اس سے آپکے چہرے پر یہ مسکراہٹ رہے گی تو اٹس اوکے "

کھوئی مسکراہٹ پھر واپس آگئی تھی۔

تم تیار ہو؟گھر آتے ہی اسنے پہلا سوال نازی سے یہی کیا تو جو کچھ کنفیوز سی انگلیاں "مروڑنے لگی تھی "ندیم میں کہہ رہی تھی کہ میں نہیں جاتی؟

اسنے حیرت سے اسے دیکھا "نازی ہم اس بارے میں صبح بات کر چکے ہیں نہ چپ چاپ تیار ہو جاو!" وہ آگے بڑھنے لگا تو اسنے بازو تھام کر روک لیا "سُنے نہ آپ جانتے ہیں نہ شاہ کو ان محفلوں سے ہجوموں سے کتنی گھبراہٹ ہوتی ہے وہاں جائے گا تو صرف پریشان ہو گا گھبرا جائے گا اسلیے کہہ رہی ہوں وہاں جا کر بھی سارا دھیان اسی میں لگا رہے گا آپ کو کمپنی بھی نہیں دے پاؤں گی اور انجوئے بھی نہیں ہو گا تو فائدا اسلیے آپ اکیلے چلیں جائیں مجھے نہیں جانا میرا من بھی نہیں ہے!" اسے گہرا سانس "لیکر اسے دیکھا "اس دن میری بات سمجھ نہیں آئی تھی؟

آئی تھی لیکن مجھ سے شاہ کی پریشانی نہیں دیکھی جائے گی اسلیے پلیز پلیز!!" "معصوم سا چہرا بنا کر وہ اسے کنوینس کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو کامیاب بھی ہو گئی تھی

"""ٹھیک ہے؟

پارٹی اپنے عروج پر چل رہی تھی ڈاکٹر چارلس کے بیٹے کی برتھ ڈے تھے جس پر اسے بھی فیملی کے ساتھ مدعو کیا گیا تھا۔ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے وہ محو گفتگو تھا گفتگو کا موزو ہمیشہ کی طرح جدید تکنیک اور ملکی معاملات تھی جس پر وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا مسٹر اینڈ مسز چارلس بھی اسی ٹیبل پر آ گئے تھے۔ڈیمن اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔" آپکی وائف نہیں ائی مسٹر اکبر؟

"وہ ایکچولی میرے بیٹے کی طبعیت تھوڑی خراب تھی جسکی وجہ سے وہ نہیں آ پائی؟ "

او سیڈ کیا ہوا ہے اپکے بیٹے کو؟"۔۔ "

کچھ خاص نہیں ایکچولی اسے پارٹیز اور گیدرنگ سے تھوڑی گھبراہٹ ہوتی ہے تو " اس لیے نازی بھی اسے فورس نہیں کرتی اسلیے۔۔۔"مسز چارلس نے طنز سے اسے دیکھا"پاکستانی بیویوں کا یہی مسئلہ شادی کے بعد اپنے آپ کو بھول جاتی ہیں مگر مجھے یہ کبھی نہیں لگا تھا نازیہ بھی ان میں سے ایک ہو جائے گی مطلب وہ ایک اچھی گائناکالوجسٹ تھی لیکن شادی کے بعد اسنے اپنا فیوچر ہی برباد کر لیا مجھے دیکھو میں بھی تین بچوں کی ماں ہوں اور میرے بیٹے اپنی نینیز کے پاس ہی رہتے ہیں انھیں تو میں یاد

بھی نہیں خود سے لاپرواہ نہیں رہتی!!" وہاں بیٹھی ہر یورپی عورت نے اس بات سے اکتفا کیا تھا اور اپنی ہنسی چھپانی کی بھی کوشش کر رہی تھیں ندیم نے آنکھیں چندھیا کر اسے دیکھا "لیکن ہماری تربیت ایسا نہیں کہتی ہمارے یہاں بچے اپنی ماؤں کی گود میں ہی پلتے ہیں تاکہ انھیں پتہ ہو کہ ہمارے والدین نے ہمارے کیا حقوق ادا کیے ہیں ہم مشرقی لوگ پیسہ بینکوں میں کم اور اپنی اولادوں پر زیادہ انویسٹ کرتے ہیں تاکہ جب ہمیں ضرورت ہو تو پیسوں کی کمزور چھت نہیں ایک مضبوط لاٹھی مل سکے اور جہاں تک رہی بات مغربی بچوں کی تو وہ پرندوں کی مانند ہی جب بڑھے ہوئے اپنے گھونسلوں سے نکل کر اپنا ماضی بھول گئے رشتوں کا لحاظ بھول گئے لیکن ہم اپنی بچوں کی جڑیں اپنے ماضی کے اقدار سے جوڑے رکھتے ہیں تاکہ انھیں اپنے بزرگوں کی عزت اور انکے حقوق کی ادائیگی پتہ ہو اسلیے میں نے نازی کو صرف شاہ کی پرورش پر معمور کیا ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ وہ اتنی قابل ہے کہ میرے بعد بھی وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکتی ہے تو جب میں دھوپ میں جل رہا ہوں تو انھیں چھاوں میں رہنے دیں نہ جب وقت آئے گا تب دیکھیں گے۔" وہاں موجود ہر شخص کو اس بات کا بُرا تو لگا تھا لیکن ماحول میں تناؤ نہ ہو اسلیے خاموشی اختیار کر لی گئی لیکن اسکے بعد اسنے

پارٹی میں ایک گھنٹہ تنہائی کے عروج پر گزار تھا بنا بتائے وہاں سے نکل آیا۔گھر آیا تو ہر طرف ایک گہری خاموشی چھائی تھی نازی اور شاہ کا کمرا ابھی بند تھا۔ٹائی نوچنے کے انداز سے کھینچ کر ڈھیلی کر لی تھکا ماندہ وجود صوفے پر ڈھے سا گیا تھا۔سائیڈ ٹیبل سے اسکی تصویر اٹھائی "آج میں نے تمہیں بہت یاد کیا بلکل اکیلا ہو گیا تھا میں مگر کیا کرتا تمہارے خلاف ایک لفظ نہیں سن پاتا مگر تم بھی غلط ہو نازی تم نے مجھے اکیلا چھوڑ دیا اگر تمہیں میری ضرورت نہیں تو مجھے بھی تمہاری ضرورت نہیں! پٹخنے کے انداز سے تصویر واپس رکھی اور فون نکالا "لیلیٰ کہاں ہو۔۔۔۔ٹھیک ہے میں آرہا ہوں !"

تھوڑی دیر بعد وہ صوفے پر سر ٹکائے لیلیٰ کے گھر موجود تھا۔لیلیٰ نے ایک نظر ٹھنڈی ہوتی کافی کو دیکھا اور پھر اسے جو کنپٹیوں کو مسل رہا تھا "نازی سے جھگڑا ہوا ہے؟" اسنے نفی میں سر ہلایا "اسکے پاس لڑنے کے لیے بھی ٹائم نہیں ہے؟"

اور تمہیں یہ کیوں لگتا ہے کہ میرا سارا وقت تمہارا ہے ندیم!" اسنے حیرت سے " دیکھا "میں نے تم سے وقت کب مانگا لیلیٰ اور نہ ہی میں یہاں تم سے نازی کی چغلیاں کرنے آیا ہوں یا اپنے دکھ بتانے میں تم سے جوزف کے بارے میں بات کرنے آیا

ہوں۔"لیلیٰ کے چہرے ایک سایہ لہرا گیا تھا کافی کا سِپ لیکر اسنے بیزاری سے کپ دھکیل دیا"میں اور بنا دیتی ہوں؟"کپ اٹھا کر جانے لگی"رہنے دو تم نے جوزف کا پرپوزل ریجیکٹ کیوں کر دیا؟"گود میں رکھے ہاتھ آپس میں الجھ گئے تھے۔ہونٹ بھینچ لیے تھے"ندیم مجھے جوزف سے شادی نہیں کرنی؟"

چھے سال پہلے جب تم نے مجھے پرپوز کیا تھا تب میں نے تمہیں ریجیکٹ نہیں کیا تھا "لیلیٰ تب میری زندگی میں نازی تھی اگر وہ نہ ہوتی تو تم سے بہترین کوئی نہ ہوتا تو اسلیے اب تمہاری زندگی میں بھی نہیں ہوں تو اپنے خلا کو بھر لو ساکن زندگی ایک ڈمی کی طرح گزارنا کوئی علقمندی نہیں۔"لیلیٰ نے حیرت انگیز نظر اس پر ڈالی"تم مردوں کو یہ غلط فہمی کیوں رہتی ہے کہ تم کسی لڑکی کو چھوڑ دو گے تو وہ ساری زندگی تمہارا غم مناتی رہے گی بہت اونچے بھرم پالتے ہو!!"

تو توڑ دو میرا بھرم کیوں مجھے وہموں میں رہنے دیتی ہو کر دو جوزف کو ہاں وہ ایک " بہترین لڑکا ہے جس نے تمہیں پانے کے لیے مذہب بدل لیا اور کیا ثبوت چاہیے!"

ندیم مجھے لگتا ہے میرے اور اسکے خیالات ایک جیسے نہیں وہ بلکل بھی ویسا نہیں "
ہے جیسا میں چاہتی تھی وہ تمہارے جیسا نہیں !"

ہاہاہا بے واقوف تمہیں اس میں بھی مجھے ہی دیکھنا ہے تو کیا تم ساری زندگی میرا ہی " غم نہیں منا رہی اگر تم مجھے چھوڑ چکی ہو تو مجھ جیسے کی تلاش کیوں ہے تمہیں تو مجھ سے بلکل الگ انسان ڈھونڈنا چاہیے۔ مجھ میں بھی خامیاں ہے لیکن جب تم نے مجھے پسند کیا میری خامیوں سمیت کیا میں نے نازی کو خامیوں سمیت جوزف نے تمہیں خامیوں سمیت کیا جب ہم کسی کو پسند کرتے ہیں تو اسے اسی حالت میں کرتے ہیں اسے بدلنا مطلب دوسرے کو اپنے اشاروں پر نا چانا ایک جیسے خصوصیات کوفت کا باعث بنتی ہے مقناطیس کی بھی جُڑنے کے لیے ایک دوسرے سے مختلف ہونا پڑتا ہے کسی رشتے میں بھی مقناطیسی قوت کے لیے انکا ایک دوسرے سے تھوڑا مختلف ہونا ضروری ہے اسکی کچھ عادات تمہاری اسے ناگوار لگے کچھ اسکی تمہیں یہی تو زندگی کا مزا ہم کبھی بھی دوسرے انسان کا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں لیکر نہیں چلتے اسے ریجیکٹ مت کرو وہ اچھا لڑکا ہے وقت لے لو اپنی زندگی میں آگے بڑھو لیلیٰ میں نہیں چاہتا

میری بہترین دوست ساری زندگی ایک غیر عقلمندانہ عمل میں گزار دے۔" اسنے اثبات میں سر ہلایا ندیم نے ایک نظر اپنے فون کو دیکھا جہاں نازی کی کالز آئی ہوئیں تھیں وہ فون اٹھاتا اس سے پہلے لیلیٰ کا فون بج گیا اسنے حیرت سے ندیم کو دیکھا "نازی کا ہے!!" اسنے اشارے سے اٹھانے کا کہا "ہاں لیلیٰ ندیم نہ فون نہیں اٹھا رہے انھیں کہنا آتے ہوئے گاڑی احتیاط سے چلایے گا فائلز کے ساتھ گاڑی کا لا ئنسز بھی چھوڑ گئے ہیں وائلٹ بھی یہی ہے تو پلیز جلدی میں رش ڈرائیونگ مت کریں!" کال کٹ گئی تھی "تم اسے بتا کر آئے تھے؟" اسنے نفی میں سر ہلایا ء تو؟

" پانچ سال سے یہی تو کمایا ہے یقین وہ جانتی ہے رات کے اس وقت میں گھر سے باہر ہوں تو تمہارے ساتھ ایک واحد دوست تم ہو میری اور دوسری بات واپسی پر میں اکثر گاڑی اوور سپیڈ پر چلاتا ہوں میں نے نازی کو یقین دیا کیونکہ میں نے نازی پر یقین کیا تمہیں بھی جوزف پر یقین کرنا ہوگا!" اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ دروازے کی جانب بڑھا "ندیم میں دوست ہوں بچی نہیں جو میرے سر پر پیار دے کر جا رہے ہو!" وہ ہنستا ہوا پلٹا "پتہ نہیں یار شادی کے بعد مجھے ہر لڑکی میں بیٹی نظر آتی ہے شاید اسلیے تم

دوست سے بڑھ کر مجھے میری چھوٹی بہ۔۔۔۔!!!اسنے کشن اٹھا کر اسے مارا تو وہ ہنستا باہر نکل گیا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

کل کا دن حیدر کے خوبصورت دنوں میں سے ایک تھا کل صبح سے شام تک بازار میں گزرا تھا روبا نے اسکی زندگی کا رُخ ہی بدل دیا تھا مگر آج صبح سے اسے بے چینی سی ہو رہی تھی عجیب سی کیفیت تھی اسکی نہ کچھ کھانے کا من تھا اور نہ ہی پینے کا بیڈ پر لان میں کہیں بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔اسنے سونے کی بھی کوشش کی مگر کوئی فائدا نہیں۔دوپہر سر پر آگئی تھی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ بیزار بیٹھا تھا روبا اسکے لیے سوپ لیکر آئی تھی "حیدر سوپ پیئے !"

نہیں مجھے نہیں پینا میرا من نہیں ہے!"روبا نے خفگی سے اسے دیکھا"آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا یہ کھانا پڑے گا!!"اسنے چمچ منہ کو لگایا جو اسنے گرنے کے ڈر سے نگل مگر ان چاہی چیز ہمیشہ اُتھل پُتھل مچاتی ہے اسکے ساتھ بھی یہی ہوا تھا اسے اُلٹی آگئی تھی جو بلینکٹ کے ساتھ روبا کے کپڑے بھی خراب کر گئی تھی اسکے بعد تو سلسلہ

شروع ہو گیا تھا ایک کے بعد ایک محلول اسکے اندر سے اوپر آتا جارہا تھا اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر اسکے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے "سفیان!! سفیان!! خوفزدہ لزرتی آواز سن کر سفیان باہر سے اندر آیا تو سامنے کا۔ منظر اسکے لیے نیا نہیں تھا ٹیک لگائے وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اور روبا اسکے ہاتھ پیر مسلتی رونے میں مصروف تھی۔ حیدر!! سفیان نے ویل چیئر پر بیٹھایا اور واش روم لے گیا" کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہو جائیں گے!! وہ سر ہاتھوں میں گرائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی "سب میری غلطی ہے وہ نہیں کھانا چاہتے تھے تو کیوں کھلایا میں میری وجہ سے انکی طبعیت اتنی خراب ہو گئی ۔ تھوڑی دیر بعد سفیان باہر آیا" حیدر!" اسنے تحمل کا اشارہ کیا وہ واش روم کی طرف بڑھنے لگی تو سفیان نے روک دیا" انھیں بلکل بھی اچھا نہیں لگے لگا وہ اکیلا رہنے چاہتے ہیں آپ بھی چینج کر لیں وہ ٹھیک ہیں! خود وہ بیڈ کی جانب آ گیا بلینکٹ بیڈ شیٹ سب اتار کر پھینک دی تھی نئی بچھانے لگا جو اسنے پکڑ لی" انھیں دیکھو انھوں نے کہا اکیلا چھوڑ دو تو تم نے چھوڑ دیا جاو!" بغیر کوئی سوال جواب کے وہ چلا گیا تھا اسے چینج کروا کر وہ باہر لے آیا تب تک روبا بیڈ شیٹ بچھا چکی تھی اسکے آتے ہی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی" حیدر!! لیکن اسکے کپڑوں کو دیکھ کر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا" ائم

سوری!"بس اسی شرمندگی کی وجہ وہ بنا نہیں چاہتی تھی" حیدر میں۔۔۔۔!!" مگر وہ پہیوں کو دھکیلتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا سفیان نے اسے رُکنے کا کہاں الماری سے کپڑے نکال کر وہ واش روم آگئی شاور کے نیچے فرش گیلا تھا جب سفیان باہر تھا وہ شاور کے نیچے بھیگ رہا تھا نیچے بیٹھ کر فرش پر بہتے پانی کو دیکھا" ان میں حیدر کے آنسو بھی شامل ہوں گے کپڑوں سمیت ہی وہ شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی تھی۔ بوند بوند پانی اسکے بالوں سے گر کے اسے بھگو رہا تھا بند آنکھوں سے گرتے آنسو بھی اسی بوندوں میں شامل ہو گئے تھے۔ بند آنکھوں کے جھروکوں پر حیدر کا آبدیدہ اور نادم چہرا آرہا تھا کل جس چہرے پر صرف مسکراہٹیں تھے آج پھر وہی شرمندگی وہی شکرگزاری جو وہ دیکھنا نہیں چاہتی تھی وہ اس پر احسان تو نہیں کر رہی تھی جتنا وہ اسکی زندگی میں گھُسنا چاہتی ہے اتنا ہی وہ بیگانہ رویہ اختیار کر رہا کیوں!" اسنے غصے سے ہاتھ دیوار پر مارا۔

وہ بیڈ پر گُم سُم سا لیٹا تھا سفیان نا جانے کون کون سی میڈیسن اپنی ہتھیلی پر نکال رہا تھا اسے تو وہ منظر ہی نہیں بھول رہا تھا جو چند لمحے پہلے ہوا تھا اسکی بیماری اسے کس قدر

کمزور اور بے اختیار کرتی جارہی ہے۔ سفیان نے اسے میڈیسن کھلائی اس کا دماغ ماؤف ہورہا تھا آہستہ آہستہ چھت دھندلی ہوتی جارہی تھی پلکیں بے تحاشا بھاری ہوگئی تھیں کہ بوجھ لگنے لگی تھیں آنکھیں بند ہورہی تھی دوائی کا اثر شروع ہوگیا تھا نیند آرہی تھی ہر چیز پر سکون ہوتی جارہی تھی مکمل نیند میں جانے سے پہلے اسے محسوس ہوا تھا کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں اپنے ماتھے پر کسی کی انگلیوں کا لمس اپنی چہرے پر پڑتی کسی کی گرم سانسیں بالوں میں چلتے کسی کے ہاتھ مگر ہمت نہیں تھی آنکھیں کھول کر دیکھنے کی اسلیے خود کو نیند کے حوالے کردیا۔"سفیان انھیں کیا ہوا یہ "بے ہوش ہوگئے ہیں کیا؟

نہیں انھیں میڈیسن دی ہے سوگئے ہیں ایک گُڈ نیوز دوں؟ اسنے سوالیہ نگاہوں " سے اسے دیکھا"اس بار حیدر بھائی کی اُلٹی میں خون نہیں تھا بہت بڑی نہیں لیکن اچھی خبر تو ہے نہ؟"اسکی بات پر وہ مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔اسکا ہاتھ تھامے بیڈ کے "ساتھ نیچے ہی بیٹھ گئی" آپی کھانا کھالیں وہ ٹھیک ہیں؟

مجھے بھوک نہیں حیدر نے کچھ نہیں کھایا!! اسکا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر اس پر سر "
رکھ دیا۔ اسے دیکھ کر سفیان کو ان دونوں کے لیے خاصا بُرا لگا تھا۔

⊙⊙⊙⊙

رات گئے اسکی نیند ٹوٹی تھی زیرو بلب کی زرد روشنی پورے کمرے میں پھیلی تھی ٹھنڈ سی محسوس ہوئی تھی کھڑی میں اڑتے پردے پر نظر گئی کھلی کھڑکی کی وجہ سے سرد ہوا کمرے میں گھس گئی تھی وہ پہلے سے کافی اچھا محسوس کر رہا تھا غبار جو اتر گیا تھا گردن کندھوں میں درد ہو رہا تھا وہ دوپہر کا سویا اب اُٹھا تھا آنکھیں ملنے کے لیے ہاتھ اٹھایا تو اس پر وزن محسوس ہوا بلینکٹ کھسکا کر نیچے دیکھا تو وہ اسکا ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے سو رہی تھی اسے حیرت ہوئی اسے کچھ کچھ یاد تھا دوپہر کو وہ اسکے قریب آئی تھی اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اسکے بعد وہ ایسے ہی ہے "روبائشہ! نرمی سے اپنا ہاتھ اسکے سر کے نیچے سے نکالا روبا! شاید وہ گہری نیند میں تھی "روبا!!" اسکے کندھے کو جھنجھوڑا تو "ہڑبڑا کر اُٹھی "کیا ہوا؟ وہ بغیر تاثر چہرے کے اسے دیکھ رہا تھا" آپ کیسے ہیں اب؟

"آپ کب سے ایسے سو رہی ہیں؟ "

ابھی ابھی آپ کیسے ہیں طبعیت ٹھیک ہے اب تو متلی نہیں ہو رہی بھوک لگی ہے؟ "
بلیکنٹ کی سلوٹیں ٹھیک کرتے وہ کنفیوز سی لگی اسے ایکدم ہاتھ پکڑے جانے پر اسنے
سوالیہ نگاہوں سے حیدر کو دیکھا جو اسے اپنی جانب کھینچ رہا تھا" ادھر بیٹھیں!" گود
"میں ہاتھ رکھے وہ اسکے پاس بیٹھ گئی" آپ کب سے ایسی سو رہی ہیں؟

"دوپہر سے! دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی "کیوں؟ "

"پتہ نہیں؟؟"---------"کیا ضرورت تھی اتنی تکلیف برداشت کرنے کی؟ "

"پتہ نہیں!! اسکے پتہ نہیں سے کوفت ہونے لگی تھی "ہر بات پر پتہ نہیں؟ "

کیونکہ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی میں ناراض ہوں آپ سے! ایکدم سے اٹھ کر "
"جانے لگی تو اسنے پھر ہاتھ پکڑ لیا" اب وہ کیوں؟

کیونکہ آج آپ نے مجھے میری اوقات دکھائی ہے میری کوئی اہمیت نہیں ہے آپکی "
زندگی میں میں کل بھی آپ کے لیے اجنبی تھی اور آج بھی اجنبی ہوں میں ہی بے
واقوف تھی جو خود کو زبردستی آپ پر تھوپ رہی تھی اس رشتے کا حق جتا رہی تھی؟"

اسکے ہاتھ سے کلائی چھڑانے کی انتھک کوشش کے بعد وہ جھنجھلا کر رُخ موڑ گئی "کیا "کیا میں نے؟

ہم بچپن سے سیکھتے ہیں دوست میں شکریہ معذرت جیسے لفظ نہیں ہوتے تو ہمارا " رشتہ اس سے بھی بڑا ہے ہمارے رشتے میں شکریہ معذرت شرمندگی جیسے جذبات کیوں ہے حیدر؟" اسکے سوال نے ساری غلط فہمیاں دور کر دی تھیں "جو آج ہوا کیا وہ اچھا تھا میں نے تمہارے کپڑے گندے کر دیے کیا وہ اخلاقیات سے گری ہوئی بات "نہیں تھی۔

کیا ہوا تھا مجھے تو کچھ خاص نہیں یاد وہ ایک حادثہ تھا آپکی طبیعت خراب تھی آپکو " ہوش نہیں تھا وہ ایک بے اختیار عمل تھا لیکن اسکے بعد جو ردِ عمل تھا وہ بے اختیار نہیں تھا حیدر اپکا شرمندگی سے مجھے دیکھنا اپکے آنسو مجھے بہت تکلیف پہنچا چکے ہیں اسلیے میں نے سوچ لیا ہے میں اب سے اپکے قریب نہیں آؤں گی میں آپکو اور شرمندہ۔۔۔!!" اچانک اسکے کھینچنے پر وہ اسکے بہت قریب چلی گئی تھی چہرا بلکل "! آمنے سامنے تھا "میری آنکھوں میں دیکھ کر کہوں

"حیدر۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔!!پل پل کلائی پر بڑھتی اسکی گرفت اسکے چہرے پر گڑھی اسکی نظر اسکی سانسوں کی تپش اسکے نظریں جھکالی تھیں۔" اسکی کلائی چھوڑ کر اسکے حیا سے معمور چہرے کو دیکھنے لگا" بھوک لگی ہے مجھے ؟" اثبات میں سر ہلاتی وہ سیدھی ہوئی اور باہر چلی گئی اسکے جانے کے بعد اسنے بے قابو دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا" تو۔۔۔ابھی نہیں ؟"

وہ کچن میں تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی دبے قدموں سے اسنے ڈرائنگ روم میں دیکھا تو ذیشان آرہا تھا" یہ پھر آگیا ہے ؟"

اسلام علیکم !اثبات میں سر ہلا کر وہ دوبارہ کچن میں آگئے وہ بھی اسکے پیچھے ہی چلا آیا"

"! روبا

" روبائشہ۔۔۔۔روبا مجھے میرے اپنے کہتے ہیں۔ "

ہہ غلط ہے روبائشہ تم زیادتی کر رہی ہوں میرے ساتھ ہم دوست بھی تھے یار "

"!!۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کریں اس طرح کے الفاظ دوبارہ استعمال مت کریے گا اور "
جہاں تک رہی دوستی کی بات نہ ہم کل دوست تھے اور اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
اپکے جو بھی جذبات تھے سچائی دیکھ کر آپکو اپنے آپ پر قابو رکھنا چاہیے لیکن آپ
ہیں کہ روز منہ اٹھا کر مجھ سے اس طرح کی بات کرنے آجاتے ہیں اتنا بھی لحاظ نہیں
آپکو کہ میں شادی شدہ ہوں اور مجھ سے محبت کا اظہار کرتے رہتے ہیں یا۔۔۔۔"

ان دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سکینہ جگ لیے کھڑی تھی "اچھا تو یہ
"سب چل۔رہا ہے یہاں افف ویسے تو بڑی پاکباز بنتی ہوں اور ناجائز تعلق۔۔۔۔

زبان سنبھال کر کچھ بھی کہنے سے پہلے پورا سچ سن لو!!! روبا نے اسے تنبیہ کر دی مگر "
"!!ذیشان ڈر گیا تھاء سکینہ۔۔۔ایسا کچھ نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو

سوچ کیا رہی میں تو دیکھ چکی ہوں اپنے منہ سے کہہ رہی ہے تم نے محبت کا اظہار کیا "
تو میرا شک سہی تھا تم واقعی ہی حیدر کی پراپرٹی کے لیے اس سے رشتے میں ہو مین
ابھی بتاتی ہوں حیدر کو!! اُلٹے قدم لیتی وہ باہر نکل ذیشان اسکے پیچھے بھاگا مگر روبا وہ
پھر چین سے کاؤنٹر پر جھکی بریڈ پر ماوئنیز لگانے لگی۔

ایکدم دروازہ کھلنے پر اسنے دیکھا تو وہ آفت پر کالہ کی طرح آرہی تھی "حیدر مجھے تمہیں بتانا ہے کہ وہ جو تمہاری نیک سیرت پاکباز بیوی ہے نہ اسکا۔۔۔۔"

اسلام علیکم حیدر کیسے ہو تم؟ سکینہ کی بات بیچ میں کاٹ کر وہ حیدر کے حال احوال پر اتر آیا تھا حیدر کا یہ دوسرا جھٹکا تھا "وا علیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم۔۔۔۔"

"حیدر میری بات سنو مجھے تمہیں بتانا ہے کہ تمہاری بیوی کا تمہارے اس دوست ۔۔۔۔۔۔"

"صد شکر آپ آگئیں مجھے بہت بھوک لگی تھی۔ سکینہ اور ذیشان نے ایکساتھ دروازے پر دیکھا جہاں روبا ٹرے پکڑے اندر آرہی تھی "مسکرالو ابھی تمہاری ہنسی غائب کرتی ہوں بیڈ کے کنارے پر بیٹھ کر پلیٹ اسکی جانب کر دی "حیدر ذیشان اور تمہاری بیوی کا افیئر ہے میں نے انھیں رنگے ہاتھوں پکڑا ہے!" حیدر کا چلتا منہ رُک گیا سوالیہ نگاہوں سے روبا کر دیکھتے نوالیہ حلق سے نیچے اتارا روبا نے کندھے آچکا دیے ذیشان ماتھا پکڑ کر کھڑا تھا "افیئر نہیں ہے ذیشان روبا کو پسند کرتا تھا مگر روبا نہیں

!!حیدر کے انکشاف نے سکینہ اور ذیشان دونوں کو ساکن کر دیا تھا مگر ان دونوں کے تاثر بلکل نارمل تھے۔

حیدر تمہیں پتہ تھا؟" ذیشان کے سوال پر اسنے اثبات میں سر ہلایا "ہاں روبا نے " مجھے اسی دن سب بتا دیا تھا جس دن تم نے حویلی میں قدم رکھا تھا وہ مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی اور سکینہ تم تمہاری چغلی کرنے کی عادت گئی نہیں ابھی تک!" حیدر نے بھری محفل میں اسکے منہ پر جوتا مار دیا تھا ذیشان اور روبا سر جھکائے اپنی مسکراہٹ قابو میں کرنے کی کوشش کر رہے تھے پیر پٹختی وہ تو چلی گئی ذیشان بھی جانے والا تھا جب حیدر نے اسے روک دیا" جو بات مجھے روبا نے بتائی مجھے اچھا لگتا اگر تم خود بتاتے گھُٹ " گھُٹ کر جینا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

کیا بتاتا کہ میری محبت تمہاری ملکیت بن گئی ہے میں غلط تھا حیدر آج تمہیں سب " بتاتا ہوں کہ میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روبا نے بے تاثر اسے دیکھا" وغلا نے کی کوشش بھی کی تھی ہاں جانتا ہوں تمہارا دوست ہونے کی حیثیت سے یہ ایک انتہائی گھٹیا عمل ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر یار یہ میری مح۔۔۔۔۔۔۔۔!!!روبا کے

تاثرات بدل کر حیران ہو گئے تھے۔"میں پسند کرتا تھا انھیں مگر یہ اپنے ایمان سے نہیں ہلی جب بھی کیا مجھے انکار ہی کیا اور دوٹوک کیا مجھے جلن ہو رہی ہے حیدر تم سے اتنی وفا مجھے مل جاتی تو میں فنا ہو جاتا انکے لیے تم بہت قسمت والے ہو اور میری دعا قسمت تم پر ایک بار پھر مہربان ہو تا کہ تم انکا ساتھ نبھا سکو آمین!!!ساری بھڑاس ایک ساتھ نکال کر انھیں دیکھے بغیر باہر آ گیا تھا جہاں سکینہ اسے انتظار کرتی ملی ماتھے پر ڈھیروں بل آ گئے تھے ہلکے ہلکے قدم اٹھاتی وہ اسکے پاس آ گئی" دیکھو سب مجھے تو پتہ چل ہی گیا ہے تو کیوں نہ ایک سودہ کریں جس میں تمہارا بھی فائیدہ ہو اور میرا بھی ؟"ہاتھ سینے پر باندھے اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا"حیدر ٹھیک ہو رہا ہے اور مجھے وہ واپس چاہیے اور تمہیں روبا تو کیوں نہ ہم مل کر انھیں الگ کر دیں تمہیں روبا مل جائے گی اور مجھے حیدر!" سکینہ کی بات پر ذیشان کی آنکھوں میں ایک چمک سی آ گئی تھی مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کر لیا تھا کوٹ ٹھیک کرنے کے بعد ہاتھ پیچھے "باندھ کر اسے گھورنے لگا جس پر وہ بوکھلا سی گئی"کک۔۔کیا ہے؟

بچپن سے چغلی مطلب پرستی اور گندے کھیلوں کے علاوہ کیا کیا آتا ہے آپکو! سکینہ " کارنگ پل میں سُرخ ہو گیا تھا اسے تنبیہ کرنے کے لیے انگلی اٹھائی جو اسنے نیچے کر دی "میں ہر قسم کا گھٹیا انسان دیکھا ہے لیکن تمہارا مقام الگ ہے سکینہ عاشر تم تھوک کر چاٹنے والوں میں سے ہوں پہلے حیدر تمہاری کمزوری تھا پھر حیدد کی کمزوری تمہاری مجبوری بن گئی تم نے اسے چھوڑ دیا اور اب جب وہ لڑکی اسے ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے تو تمہیں حیدر واپس چاہیے اتنا دوغلا پن اتنا کوئی کیسے اتنا خود غرض ہو سکتا ہے میں لعنت بھیجتا ہوں تمہارے سودے پر اور اب اگر تم ان دونوں کے بیچ آئی تو میں تمہیں جہنم بھیج دوں گا" اسے پرے دھکیل کر وہ آگے بڑھا جب کراہنے کی آواز آئی پلٹ کر دیکھا پیر پکڑے نیچے بیٹھی تھی شاید موچ آگئی تھی۔ دو پل اسے گھور کر واپس پلٹ گیا "بھاڑ میں جاؤ!"

میری محبتوں کے چار دیواری تم ہو

میری عداوتوں کی شہ سواری تم ہو

تم ہو تو حسرتوں کے رنگین ہے باغ

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

تو تم ہی بے چینی اور بیزاری تم ہو

میری منزلوں کی رونقیں تم سے ہیں

تو میرے راستوں کی تنہائی تم ہو

کیا سوچ رہی ہیں ؟" اسے سوچ میں غرق دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا "میں نے کبھی " نہیں سوچا تھا کہ سارے اتفاق میرے ساتھ ہونگے مجھے کبھی بھی اتفاقوں پر یقین نہیں رہا مگر اب میرا یقین ٹوٹتا جارہا ہے پہلے اتفاق سے میں اسی دن گھر واپس آئی جس دن یشمان کی موت ہوئی مجھے ونی جیسی رسم سے چِڑ تھی اور اتفاق سے میں اسی کی بھینٹ چڑھ گئی اتفاق سے آپ میری زندگی میں آئے آپ سے دور جا کر بھی میرے ساتھ آپ سے جڑے اتفاق ہوتے رہے میں واپس آگئی اور جو ڈاکٹر آپکا علاج کر سکتا وہ میری پی جی اونر کا بیٹا نکلا اتفاق سے ذیشان آگیا اور اتفاق سے ہی آپ دونوں دوست نکلے اور آج اتفاق سے ہمیں بات کرتے سکینہ نے دیکھ لیا اور اُن دونوں کے لیے سب سے بڑا اتفاق تھا آپکو اس بات کا پہلے علم تھا اتفاق اتفاق اتفاق!!!

انھیں اتفاق نہیں خدا کی حکمتِ عملی کہتے جب وہ کسی کو کسی کے ساتھ جوڑتا ہے تو "
"!! اتفاق رونما ہوتے ہیں۔جب نئے رشتے بنتے ہیں

ہمم!! جیسے ہمارا!! پُر تپش روبا کی نظریں اسے ساکت کر گئی تھیں۔پلیٹ سائیڈ "
ٹیبل پر رکھ کر وہ سر پیچھے ٹکائے آنکھیں موندے گیا ایک نظر اسے دیکھ کر وہ بھی
"اٹھ گئی تو اسنے ہاتھ پکڑ کر پھر بیٹھا لیا" اگر میں کبھی ٹھیک نہیں ہوا تو؟

تو پھر بھی میں خدا کی تمام نعمتوں کو ایک لفظ میں لکھنا چاہوں تو لکھوں گی حیدر رضا!! "
"وہ مسکرا بھی نہیں پایا تھا ایک انجانے خوف نے اسے آن گھیرا تھا

معمول کے مطابق سورج کی کرنوں نے ہر گوشوارے کو روشن کر رکھا تھا پردے
کے عقب سے آتی تیز روشنی کی کوشش تھی کہ پردے چاک کر اندر گھس جائے وہ
ابھی تک نیند کے وادیوں میں تھا کہ اچانک اس روشنی کو راستہ مل گیا جو سید ھی حیدر
کے چہرے پر پڑی انکی حدت اور چندھیا دینے والی روشنی نے اسے جاگنے پر مجبور

کر گیا آنکھیں ملتے اسنے نظر اٹھائی تو وہ مسکراتی اسکے چہرے پر جھکی تھی "حیدر میری پاس ایک اچھی خبر ہے آپ ٹھیک ہونے والے ہیں !"

آج صبح۔۔۔

حیدر سو رہا ہے؟" ناشتے کے میز پر روبا کو مخاطب کرتے عاشر نے اسے دیکھا" جی آجکل وہ دیر سے اٹھنے لگے ہیں اور مجھے بھی اٹھانا مناسب نہیں لگا۔" فون کی بجتی رنگ ٹون پر عاشر صاحب نے نظر جھکا کر دیکھا" وعلیکم اسلام فہد؟

یار عاشر ایک اچھی خبر ہے اس ہفتے کی حیدر کی میڈیکل رپورٹس نارمل آئی ہیں یار " اسکی تمام پرابلمز ٹھیک ہو گئی ہے اسکا کڈنی ڈیمج بھی ریکور ہو گیا ہے اور اسکے آپریشن کی کامیابی کے چانسز بھی بڑھ گئے ہیں!!" عاشر صاحب کے ہاتھ سے چمچ گر گیا تھا روبا نے پریشانی سے انھیں دیکھا" کیا ہوا انکل؟" انھوں نے نظر گھما کر اسے دیکھا" حیدر کی رپورٹس نارمل آئی ہیں اور اسکے ٹھیک ہونے کے چانسز بھی بڑھ گئے ہیں!" انھیں اپنے ہی کہے لفظوں پر یقین نہیں آرہا تھا چند لمحے انکے چہرے طکو گھورتے اسکا وجود

خود بخود کرسی چھوڑ کر حیدر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ ابھی تک سو رہا تھا کھڑکی سے پردے ہٹا کر وہ اسکے نیند کے خمار سے لبریز چہرے پر جھک گئی۔

اسکی بات پر وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا اسکا چہرا بلکل اسکے چہرے کے قریب تھا انکی ناک ایک دوسرے کو چھو رہی تھی اسکی لودیتی نظر روبا کو بھی ایک لمحے کے لیے سب بھلا گئی تھی جانے کتنے ہی لمحے وہ ایک دوسرے کو ایسے دیکھتے رہے فسوں تو تب ٹوٹا جب دروازے پر دستک ہوئی روبا ایک دم سیدھی ہوئی تو حیدر مُٹھی بھینچ کر رہ گیا جسکا صاف مطلب تھا اسے ان لمحوں میں کسی کی مداخلت ناگوار گزری تھی۔ وہ سکینہ تھی جو ہاتھوں میں ٹرے پکڑے کھڑی تھی چہرے پر ایک عجیب مسکراہٹ سجائے وہ اندر کی جانب بڑھی جس پر ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا حیدر نے اٹھنے کی کوشش کی تو دو کی بجائے چار ہاتھ آئے تھے روبا نے حیرت سے دوسری جانب کھڑی سکینہ کو دیکھا جو گھٹنے موڑے بیڈ پر اسے سہارا دے رہی تھی۔ اسکا انداز آج بے سروپا تھا سمجھ سے باہر یہ لومڑی آج اتنی اچھی کیوں بن رہی ہے بیڈ کراون سے ٹیک لگائے وہ روبا کے ہونٹوں کو ہی دیکھ رہا تھا جو آپس میں پیوست ہو رہے تھے

وہ انھیں چھو ہی لیتے اگر یہ نہ آتی !!!اسنے ناگواری سے سکینہ کو دیکھا جو بیڈ کی ایک سائیڈ پر ٹِک گئی "حیدر گڈ مارننگ !اسنے حیدر کا ہاتھ پکڑنا چاہا جو اسنے پیچھے کھینچ لیا جس پر بھی وہ زبردستی مسکراتی رہی " تمہیں پتہ ہے فہد انکل کا فون آیا تھا ابا کو وہ کہہ ـــــ!!"

مجھے روبائشہ نے سب بتا دیا ہے ! بلینکٹ خود پر ٹھیک کرتے وہ رُخ موڑ گیا روبا " صوفے پر بیٹھی کچھ کام کرنے لگی سکینہ کو اسکا وہاں بیٹھنا کوفت کر رہا تھا" مجھے حیدر سے کچھ ضروری بات کرنی ہے تم باہر جا سکتی ہوں !روبا کے کشن ٹھیک کرتے ہاتھ رک گئے حیدر نے بھی حیرت سے اسے دیکھا" جاو مجھے کچھ بات کرنے ہے ؟"چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد وہ اٹھ کر باہر چلی گئی اور حیدر منہ کھولے بس دیکھتا رہ گیا دروزے سے غائب ہوتے تک نظریں اسکے تعاقب میں تھی جس نے پلٹ کر اسکا تاثر بھی نہیں دیکھا" حیدر تم جانتے ہوں میں تمہارے پاس کیوں نہیں آتی تھی !" دروازے سے نظر ہٹا کر اسنے سکینہ کو دیکھا تو منہ پھیرنے کو دل کیا کتنی بیزاری کتنی بے چینی محسوس ہوتی ہے اس چہرے کو دیکھ کر کبھی کبھی جب ہم کسی سے نفرت

کرنے لگتے ہیں تو ہمیں ہر اس چیز سے نفرت ہو جاتی ہے جو کہیں نہ کہیں اس سے تعلق رکھتی ہے اسکا چہرا تو دور ذہن میں اسکے خیال سے بھی چِڑ ہونے لگتی ہے" کیونکہ مجھ سے تمہاری حالت دیکھی نہیں جاتی تھی مجھے برا لگتا تھا تمہیں ایسی دیکھ کر "کیونکہ کہ۔۔۔۔۔

روبا کے ٹیلک کی خوشبو کتنی پیاری ہے نہ! وہ اپنی دھن میں ناجانے کیا بول رہا تھا اور وہ لپسٹک کا شیڈ بھی ایک ہی لگاتی ہے سوٹ کرتا ہے اس پر اور سکائے بلو تو ایسے جیسے "اسکے لیے ہی بنا ہو۔۔۔

"حیدر میں تم سے کچھ اور بات کر رہی ہوں اور تم۔۔۔۔"

وہ کتنی پیاری ہے نہ میرا کتنا خیال رکھتی ہے میں خاموش بھی ہوں تو مجھے ہونے نہیں دیتی کوئی نہ کوئی بات جاری رکھتی ہے مجھے تنہا نہیں رہنی دیتی اور تم۔۔۔ تم کتنی دوغلی ہو سکینہ جب میں بیمار تھا مر رہا تھا تب تمہیں مجھ سے نفرت تھی کوفت تھی گھن آتی تھی اور آج جب میرے ٹھیک ہو جانے کی خبر ملی تو تمہیں وجوہات بیان کرنی ہے کہ کیوں نہیں آتی تھی کوئی بھی وجہ کسی جذبے سے بڑی نہیں ہوتی تم مجھ

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

سے محبت کرتی تھی مگر میری تکلیف تمہیں تکلیف نہیں دیتی تھی اور روبا میری تکلیف میں خود کو سمالیتی ہے تکلیف مجھے ہوتے ہیں آنکھیں اسکی بھر جاتی ہیں سانس میرا بند ہونے لگتا ہے آواز اسکی نکلنا بند ہو جاتی ہے یہ ہوتی ہے محبت تمہاری جو تھی وہ ناجانے کیا تھی مگر محبت نہیں تھی تم جانتی ہو میں کیسے برداشت کر رہا ہوں تمہیں یہاں ابھی تم نے میری زندگی کا سب سے اہم اور خوبصورت لمحہ ضائع کروادیا تم ہوتی کون میرے کمرے میں آکر میری بیوی سے باہر جانے کا کہنے والی اور وہ خود کو میری شریکِ حیات کہتی ہے اور ایک نامحرم عورت کے ساتھ اپنے شوہر کو چھوڑ گئی اسے بھی پوچھ لوں گا مگر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ ہی کچھ سنا ہے۔" اسکے لفظ سکینہ کو نشتر کی طرح لگے تھے گہرا سانس لیکر وہ اٹھ کھڑی ہوئی "تمہارا ناراض ہونا بنتا ہے مگر میں اپنی کوشش نہیں چھوڑوں گی." الٹے قدم لیتی وہ واپس چلی گئی مگر اسے فکر کہاں تھیں اسے تو غصہ آرہا تھا روبا پر جو اتنے قریب آکر ایکدم دور چلی گئی تھی۔"

⚙⚙⚙⚙⚙⚙⚙⚙⚙

وہ منہ پھلائے کتاب پڑھنے میں مصروف تھا سفیان چلا گیا تھا۔ بالوں کا جوڑا بناتی ہاتھوں میں تیل پکڑے وہ کمرے میں آئی اسے دیکھ کر حیدر نے نظریں پھر کتاب پر ٹکا دی نا جانے کونسا کاروبار شروع کر لیا تھا اسنے جو اسے سارا دن وقت ہی نہیں ملا تھا مجھے دیکھنے کا نیم گرم تیل لیے وہ اسکے پیروں کی جانب بیٹھ گئی وہ روز اس وقت اسکے پیروں کی مالش کرتی تھی ہاتھوں کو تیل سے چوپڑ کر اسکی جانب بڑھائے تو اسنے زور سے کتاب بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی "یہ فکر کا دکھاوا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے روبائشہ!" اسکے الفاظ نے اسکے ہاتھ وہی جامد کر دیے تھے "حیدر؟"

حیدر بیمار کیا ہوا حیدر مذاق بن کر رہ گیا کبھی روبائشہ کے ہاتھوں کبھی سکینہ کے " ہاتھوں ایک جو مجھ سے محبت کی دعوے دار میری بیماری میں مجھے چھوڑ گئی اور دوسری میری بیماری سے محبت کرنے کا دعویٰ0

کرتی ہے مجھے اکیلے کسی اور عورت کے ساتھ چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی۔" چند لمحے اسے گھورنے کے بعد گلے سے کہیں گھٹی سی آواز نکلی " آپ ناراض ہیں؟"

نہیں میں سوالی ہوں مجھے ایک بات بتاؤ اس کمرے پر کس کا حق زیادہ تھا اسکا یا "
تمہارا اور تمہیں ایسا کیا لگا کہ ہم نے ایسی کونسی پرائیوٹ بات کرنی تھی جو چپ چاپ
چلی گئی اور اسکے بعد تو جیسے تمہیں یاد ہی نہیں رہا. جاہل لڑکی کونسی بیوی کسی دوسری
عورت کے کہنے پر اپنا کمرا چھوڑ کر جاتی ہے۔" وہ اسے ڈانٹ رہا تھا گلے کر رہا تھا اور وہ
" مسکرا رہی تھی اسکی مسکراہٹ دیکھ کر اسے اور تپ چڑھ گئی "میں لطیفے سنا رہا ہوں؟
نہیں تو آپ تو مجھے ڈانٹ رہے ہیں اور مجھے مزا آرہا ہے!! نرم ہاتھوں سے پیروں کی "
مالش کرتے اسنے جواب دیا حیدر سب بھول کر اس پل میں کھو گیا تھا اسکے نرم ہاتھ
اسکے پیروں کو چھو رہے تھے یقین انکی گرماہٹ بھی جلد سے منتقل ہو رہی ہو گی مگر
افسوس صد افسوس وہ کچھ محسوس نہیں کر سکتا تھا نہ نرمی نہ سختی نہ درد نہ ٹھنڈ نہ گرمی
کچھ بھی تو نہیں اسنے مشکل سے آگے جھک کر اسکا ہاتھ پکڑ لیا" رہنے دیں مت کیا
"! کریں آپ یہ سب مجھے اچھا نہیں لگتا

نہیں میں کرتی ہوں مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے،! وہ اپنا ہاتھ کھینچ رہی تھی حیدر نے "
اسکی انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر ہاتھ لاک کر دیا" کہا نہ نہیں!" مگر وہ اپنی پوری

کوشش سے اسکی انگلیوں کو چھو رہی تھی حیدر نے ایک جھٹکے سے اسے کھینچا تو اسکے بلکل قریب ہو گئی روبا کی حیران اور خوف زدہ نظریں اسکی گہری نظروں میں ڈوب رہی تھیں ہونٹوں پر پڑتی اسکی سانسیں سنسناہٹ پیدا کر رہی تھی ناچاہتے بھی اسکا تنفس تیز ہو گیا تھا اسکی لو دیتی نظریں ایک انجانے خوف میں مبتلا کر رہی تھی گزرتا ہر لمحہ صدیوں میں تبدیل ہو گیا تھا اور پھر اسکی قُربت اسے آنکھیں موندنے پر مجبور کر گئی صبح کا ضائع ہوا لمحہ حیدر نے سود سمیت واپس لے لیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس سے دور ہو گیا وہ آنکھیں بند کیے کتنی ہی دیر اسے محسوس کرتی رہی اور وہ اسے دیکھتا رہا" سو۔۔۔۔ سوری!" حیدر کی آواز اسے واپس لے آئی تھی اسنے سوالیہ "نگاہوں سے اسے دیکھا" کیا ہوا

وہ میں پتا نہیں مجھے ہوش کیوں نہیں رہا ائم سوری فار دِس! وہ اس سے نظریں بھی " نہیں ملا پا رہا تھا" کس بات کے لیے مجھ سے دوری اختیار کرنے کے لیے یا مجھے میرا حق دینے کے لیے اگر تو پہلی والی بات پر آپ سوری ہیں تو ہاں ہونا بھی چاہیے اور اگر

دوسری والی بات پر ہیں تو کوئی بات نہیں۔۔۔"وہ اٹھ گئی تو دل اور بے چین ہو گیا"

"آپکو بُرا لگا؟

مجھے اچھا لگا تھا بہت اچھا لگا کہ آپ نے حق جتایا مجھ پر مگر شاید میں آپکو ابھی اتنی " اچھی نہیں لگی آپکی محبت کی حقدار نہیں بن پائی!"افسوس سے سر جھکا کر وہ صوفے پر لیٹ گئی نا جانے کیوں حیدر کا اس سے ایسے دور جانا اسے اچھا نہیں لگا تھا وہ بھی اضطراب کی سی کیفیت میں تھا ابھی تک وہ لمحہ آنکھوں سے محو نہیں ہو رہا تھا مگر وہ اسے اپنا عادی نہیں کر سکتا تھا فلحال تو نہیں جب تک آپریشن کامیاب نہیں ہو جاتا اسنے نظر گھما کر روبا کو دیکھا جو بازو آنکھوں پر رکھے لیٹی تھی اسکے کُھلتے بند ہوتے ہونٹ اس بات کی گواہی تھے وہ بھی جاگ رہی ہے اگر وہ اس سے دور ہوا تھا تو

"قریب آنے کی کوشش اسنے بھی نہیں کی کیوں؟

میں قدم نہیں بڑھا سکتی حیدر میں آپکی مرضی کے خلاف نہیں جا سکتی میں اپنی " محبت آپ پر تھوپ نہیں سکتی اسلیے خاموش ہوں!سوچ کے تانے بانے سلجھاتی وہ اسکے نا پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔

تیرا غم میرا غم۔۔۔

اک جیسا صنم۔۔۔۔

ہم دونوں کی ایک کہانی۔۔۔۔

آجا لگ جا گلے دل جانی۔۔۔۔

رُخ پلٹ کر اسے دیکھا تو حیدر اسے ہی دیکھ رہا تھا من ہی من میں اس سے سوال کیا"

نیند نہیں آرہی؟ اسکی آنکھوں میں امنڈتے سوال کو دیکھ کر اسنے نفی میں سر ہلایا"

" کیوں

پتا نہیں آج روٹھ بیٹھی !حیدر ایک بات پوچھو؟ اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا "

"! جو سیدھی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی" ہمم

جب محبت ہوتی ہے پھر نیند کیوں نہیں آتی؟" اسکے معصوم سوال پر وہ مسکرادیا" "

محبت بہت ڈرپوک چھوئی موئی سی ہوتی ہے اسے ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر کبھی وہ نا آشنا

رہی تو کوئی اسکا محبوب چھین کر نہ لیجائے اسلیے وہ نیند کے حق میں نہیں ہے جہاں

محبت کے ڈیرے ہوتے ہیں وہاں نیند کے بسیرے نہیں ہوا کرتے کیونکہ نیند ہمیشہ سے محبت کی دشمن رہی ہے نہ سسی کو نیند آتی نہ پُنوں کو بلوچ لیجاتے نہ مرزا سوتا نہ صاحبہ تیر توڑتی نہ سوہنی سوتی کوئی کیسے پکے گھڑے کو کچے میں بدل دیتا اور نہ چناب انھیں اپنی آغوش میں لیتا یہ ہمیشہ محبت کی حریف رہی ہے۔" نظر گھما کر اسے دیکھا "تو گال کے نیچے ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی" آپ کتنی اچھی باتیں کرتے ہیں؟"

میں بُری باتیں بھی کرتا ہوں میں عجیب باتیں بھی کرتا ہوں میں ہر لہجہ اپنا سکتا ہو " کیونکہ میں انسان ہو مجھ میں ڈر ہے غصہ ہے محبت ہے نفرت ہے نیکی ہے تو بدی بھی ہے میں کامل نہیں ہوا سلیے مجھے اس بنیاد پر اچھا کہنا جلد بازی ہو گی پہلے اچھے سے سمجھ لو!"

اب تو جیسے ہیں میرے ہیں پھر چاہے آباد رہوں یا برباد!! نظریں ایک لمحے کو پھر " چار ہو گئی تھیں۔

میں اچھی بُری جیسی بھی ہوں۔۔

تو اچھا بُرا جیسا بھی ہے۔۔۔۔۔۔

میں تیری ہوں کیسی بھی ہوں۔۔۔

تو میرا ہے کیسا بھی ہے۔۔۔۔۔

تیرا غم میرا غم۔۔۔۔۔۔

اک جیسا صنم۔۔۔۔

ہم دونوں ایک کہانی۔۔۔۔

اجالگ جا گلے دل جانی۔۔۔۔

چلیں مان لیا میری محبت کو تو یہ ڈر ہے اسلیے نیند کو گھر سے نکال دیا تاکہ آپکو کوئی "چھین نہ سکے لیکن آپکی نیند کو کس کا ڈر ہے وہ کیوں نہیں آ رہی ."

میری نیندیں تم سے جدا کب ہے!!نہایت سرگوشی سے یہ کہا گیا تھا جسے وہ سن "نہیں پائی تھی"بولیں !"

کچھ نہیں اپنی محبت سے کہوں سکون سے سو جائے مجھے کوئی چھینے آئے گا تو میں "کونسا اسکے ساتھ بھاگ سکتا ہوں مجھے اٹھانے میں ہی تم نے جاگ جانا ہے !"

"ہاہاہاہاہاہا!!اسکی بات پر اسکا دلکش قہقہہ گونج اٹھا تھا۔جسے دیکھ کر حیدر خود اندر تک جی اٹھا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

"ہاہاہاہاہاہا!!!بس کردو سفیان خدا کے لیے بس کردو پیٹ دُکھنے لگ گیا ہے میرا ۔۔۔"سفیان کی چلتی زبان نے پورا کمرا سر پر اٹھار کھا تھا حیدر ہونٹ دانتوں تلے دبائے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستی روبا کو دیکھ رہا تھا۔ تبھی دروازے پر دستک نے ماحول بگاڑ دیا ان تینوں کے چہرے پر ایکساتھ ناگواری آگئی تھی سکینہ مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی مگر حیدر اسکا سر سے پیر تک جائزا لے رہا تھا جسنے بے بی پنک کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی گلے میں جھولتا ستاروں سے مزین سفید دوپٹہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسے ہیں سب حیدر یہ دیکھو مجھے کیا ملا الماری سے یاد ہے جب تمہاری اور میری منگنی ہوئی تھی یہ ڈریس تم خاص طور پر میرے لیے لائے تھے۔"روبا نے حیرت سے اسکے سراپے کو دیکھا اگر وہاں پر سفیان اور حیدر کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو شاید نظر ہٹا نہ پاتا روبا نے حسرت سے اس ڈریس کو دیکھا اسکی پسند بہترین تھی "اچھا ہے!

روبا کی تعریف پر سکینہ نے نخوت سے اسے دیکھا مگر حیدر شرمندہ سا ہو گیا تھا کیا وقت تھا وہ ہر پسند ہر خوشی ہر رنگ ہر محبت نچھاور کیا تھا اس پر مگر اسنے اسے بے رنگ کرتے ایک لمحہ نہیں لگایا سفیان خود کو مِس فِٹ محسوس کرتا وہاں سے چلا گیا تھا

"جانتے ہو حیدر آج میں نے اپنا وہ صندوق کھولا جس میں میری خوبصورت یادیں ہیں تو مجھے یہ ملا دیکھا آج بھی بلکل ویسا ہی ہے جیسا تب تھا اور۔۔۔۔

اور تب تمہیں یہ بلکل پسند نہیں تھا کہ یہ بہت سادہ ہے اسلیے تم نے منگنی پر پہنے "سے انکار کر دیا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ میری چاہت ہے صرف کپڑا نہیں!" روبا نے حیرت سے سکینہ کو دیکھا" نہیں حیدر تب یہ مجھے اسکی قیمت معلوم نہیں تھی مجھے !! سب سے بڑی بوتیک سے ڈریس لا کر دیا تھا ماموں نے کیسے انکار۔۔۔ کر دیتی

اسلیے تم نے میرا دل توڑنا مناسب سمجھا اور اٹھا کر پھینک دیا اسے اس صندوق میں " جہاں تم اپنی یادیں رکھتی تھی تمہارے لیے میں ہمیشہ سے غیر اہم تھا ورنہ اپنے حال کو تم یادوں کی کال کوٹھری میں نہیں پھینکتی بلکے اسے سہج کر رکھتی۔۔۔۔" غصے سے لال ہو گیا تھا سکینہ نے ناگواری سے روبا کو دیکھا" تم کیا دیکھ رہی باہر جاؤ کبھی

اسکی جان چھوڑ بھی دیا کرو!" روبا نے حیرت سے اسے دیکھا حیدر غصے سے کچھ کہتا اس سے پہلے روبا بول پڑی "کیوں یہ میرا کمرا اور میں اس کمرے سے کیوں جاؤں تمہیں اگر حیدر سے بات کرنی ہے تو تمہیں میرے سامنے کرنی ہوگی اور میں ایسے لہجے کی عادی نہیں تو زرا سنبھل کر بات کیا کرو مجھ سے اور جب حیدر میری زمہ داری ہیں تو میں انھیں اکیلا کیوں چھوڑوا پنے جیسا سمجھا ہے!" سکینہ کا منہ کھلا رہ گیا اسنے امید سے حیدر کو دیکھا جو سنجیدگی سے رُخ موڑے بیٹھا تھا" جیسے میں تو سمجھ ہی نہیں رہا تم یہ سب کیوں کر رہی ہوں! "

بدتمیز تم سمجھتی کیا ہو خود کو تم۔۔۔۔! اسنے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو روبا نے " پکڑ لیا" حد میں رہو اور اگر تمہیں زیادہ شور شرابا کرنا ہے تو باہر کرو حیدر کے سونے کا وقت ہو رہا اور اس بارے میں لاپرواہی مجھے برداشت نہیں! اسکی گرفت سے اپنی کلائی چھڑا کر وہ پھوپھو کرتی چلی گئی ریشمی فراک سے سرکتا ریشمی آنچل وہیں فرش پر گر گیا تھا جسے وہ نظر انداز کر گئی۔ روبا نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دوپٹہ ہاتھوں پر اٹھایا " جلا کر راکھ کر دو اسے! حیدر کی بات کو نظر انداز کیے وہ اس پر انگلیاں پھیر رہی

تھیں "کتنا خوبصورت ہے یہ جیسے آسمان کے سارے ستارے اس میں پرو دیے گئے ہوں کہاں سے لیا تھا۔

میری دوست کی امی اڈا چلاتی تھی انھوں نے خاص طور پر بنایا تھا میرے منگنی کے " طور پر کتنی محنت سے انھوں نے ریشم کے تانے بانے جوڑے ہوں گے نا جانے کتنے ہاتھوں نے ان پر موتی پروئے ہونگے کتنے بینائی ان پر ضائع ہوئی ہو گی انسان کسی کو بے وقعت کرتے ایک لمحہ نہیں لگاتا۔" اسے جواب دیتے نظر ڈریسنگ کی جانب گئی تو وہ سر پر اوڑھے اپنے سراپے کو دیکھ رہی تھی اسکے دل کو ٹھیس سی لگی تھی "اُتاریں اسے کہانہ جلادیں !"

اس میں آپکی چاہت کے ساتھ دوسروں کی دعائیں بھی ہیں وہ بھی جلادو مجھے یہ " بہت پسند ہے میں رکھ لوں ."

!!یہ اُترن ہے اسکی مجھے نہیں برداشت پہلے میں اور اب یہ "

حیدر!!! وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جسکی گردن کی رگیں غصے سے تن گئی " تھیں "کیا جھوٹ کہا میں نے کیا میں اُترن نہیں ہوں اسکی چھوڑ نہیں دیا اسنے مجھے

پہلے اپنے آپ میں گم رکھتی دنیا کی خبر نہیں رکھنے دیتی تھی اسکی چاہت فریب کا رنگ اترا تو پتہ چلا دنیا میں تو اس سے بھی زیادہ رنگ ہیں ایسے تو نہیں رنگی پھرتی تھی وہ اپنی محبت کا رنگ دکھا کر مجھے اپنا قائل کیا اور پھر چھوڑ دیا اور میں آپکے دامن میں اگرا ایک چھوڑا ہوا شخص اور آج جب اس دوپٹے کو وہ پھینک گئی اور آپ نے اوڑھا تو دل پھٹ رہا ہے میرا آپ اس قابل تو نہیں کہ اپکے حصے میں اسکی چھوڑی چیزیں آئیں جانتے ہیں کل رات میں آپ سے دور کیوں ہوا تھا کیونکہ میں نہیں سمجھتا خود کو اپکے لائق آپ۔۔۔ آپ طلاق لے لیں مجھ سے مجھ سے نہیں برداشت ہوتا سکینہ اور چاچی کا رویہ آپکے ساتھ آج اسنے میری موجودگی میں آپ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے میری غیر موجودگی میں کیا کرے گی۔" دوپٹہ ایک بار پر سرک کر زمین بوس ہو گیا تھا اسکی چمک ایک میں دن میلی لگنے لگی تھی منہ پر ہاتھ رکھتی وہ روتی واش روم میں گھس گئی "روبا!" اسنے تڑپ کر پکارہ بھی مگر دروازے کے بند ہونے کی آواز اسکی پکار دبا گئی۔ دروازے کے ساتھ لگی وہ ابھی بھی ساکت تھی اسکے کانوں میں جیسے کسی نے صور پھونکا دیا ہو یعنی تین مہینے سے وہ غلط فہمی میں جی رہی ہے کہ حیدر اس سے محبت کرنے لگا ہے وہ کل بھی اسکا شکر گزار تھا آج بھی وہی ہے وہ کل بھی اس سے

شرمندہ ہوتا تھا آج بھی وہ یہ احساس پال رہا ہے جو بات میں سوچ بھی نہیں سکتی وہ انھوں نے کتنی آسانی سے کہہ دی وہ خود کو ناکارہ سمجھتے ہیں چھوڑا ہوا شخص میری محبت کا کوئی مقام نہیں سکینہ کی بے وفائی کے سامنے میرا کوئی مول نہیں میری محبت اتنی بے مول ہے وہ خود کو میرے قابل نہیں سمجھتے!!منہ پر ہاتھ رکھے وہ نیچے بیٹھتی چلی جارہی تھی چیخوں کو گلہ گھوٹتی وہ ٹوٹ گئی تھی اسکا نام بھرم وہم سب چکنا چور ہو گیا تھا سب۔"

سفیان وہ دوپٹہ اور قینچی دو مجھے!!وہ جو ابھی دروازے سے داخل ہو رہا تھا حیدر کے " بگڑے تیور دیکھ کر حیران رہ گیا اوپر سے اسکا حکم! ہڑبڑاتے اسنے وہ سب اسے تھما دیا وہ طعیش کے عالم میں اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا سفیان نے نظر گھمائی تو روبا کہیں نظر نہیں آئی دوپٹے کے ٹکڑے کرتے حیدر کو دیکھا "روبا آپی!" قینچی چلاتے ہاتھ ایکدم رُک گئے تھے افسوس سے واش روم کے بند دروازے کو دیکھا جہاں وہ محسوس کر سکتا تھا کہ رونے میں شدت آگئی ہو گی پیروں سے بلینکٹ ہٹا کر سفیان کو آواز دی "بیٹھاؤ مجھے!"" اسکی جلدی دیکھ کر سفیان نے اسے تھاما۔ ویل چیئر کے پہیوں کو گھسیٹتا

وہ واش روم کی جانب گیا" سفیان جاؤ یہاں سے!" اثبات میں سر ہلا تا وہ نکلتا چلا گیا
۔حویلی سے باہر نکلتے ہی اسکی نظر فون پر پڑی جہاں زیبو کے بے شمار میسیجز آئے
ہوئے تھے ہونٹوں کا احاطہ ایک دلکش مسکراہٹ نے کر لیا اسکا رُخ گاؤں کے پیچھے
ٹوٹے مکان کی طرف تھا۔ اچانک ہی انکی ملاقاتیں بڑھنے لگی تھیں دوستی ہونے لگی
تھی اپنی امی کے بٹنوں والے فون سے وہ اسے کال میسج کرتی تھی وہ جیسے ہی وہاں پہنچا
کھٹی املی سے منہ بناتی زیبو نظر آئی پراندے میں مقید لمبی چھوٹی انچل سے نیچے کمر پر
جھول رہی تھی نارنجی رنگ کی چوڑیاں دھوپ میں چمک رہی تھی سرمے سے لبریز
آنکھیں اسکی منتظر اسنے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ایک چپت لگائی اور املی چھین کر نالی
میں پھینک دی" بیس روپے کی آئی تھی!! اسنے چیخ کر اپنی املی کو دیکھا پھر غصے سے
سفیان کو دیکھا جو پاکٹ سے چاکلیٹ نکال رہا تھا" بولو کیا کہنا ہے؟" اسنے دانت نکال
کر چاکلیٹ چھینی اور کھول کر لبوں سے لگالی" ایویں دل کر رہا تھا!"

اور اگر حیدر بھائی کو میری ضرورت پڑ گئی تو!" منہ میں گھلتی چاکلیٹ کو محسوس"
کرتے اسنے مسکرا کر سفیان کو دیکھا" تو روبا آپی ہیں نہ اچھا سنو مجھے تم سے کچھ کہنا

ہے!" اتنا میٹھا لہجہ اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" وہ۔۔۔۔میں نہ۔۔۔۔۔تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ائی۔۔۔۔لو.... سفیان کا دل ایک دم دھڑکا" آئی لو یو سفیان جی! چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا جو بات وہ بولنا چاہتا تھا اسنے کتنی آسانی سے بول دی تھی۔اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا ایک سوچ کوند پڑی تھی" پڑھتی تو یہ پہلے ہی نہیں ہے اوپر سے میں نے اسے ٹو بول دیا تو اسنے سب چھوڑ دینا ہے!"

اچھا تم تو مجھ سے پیار کرتی ہو لو کرتی ہوں عشق کرتی ہوں! اور وہ پاگلوں کی طرح اثبات میں سر ہلا رہی تھی" ایک چپیڑ ماروں گا کان کے نیچے ساری کی ساری عاشقی دھری رہ جائے گی آج ٹیسٹ تھا نہ سائنس کا دیکھاؤ کتنے نمبر آئے ہیں!"

"پپ۔۔۔پاس ہو گئی ہوں! نظریں چراتے اسنے جواب دیا تو سفیان نے کینہ توز نظروں سے اسے گھورا" نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا میری زیبو سائنس میں پاس ہو جائے ارے ارے کہاں!! اسے جاتے دیکھ وہ آوازیں لگا رہا تھا" امی انتظار کر رہی ہیں جوتے ماریں گی!!" اسنے چیخ کر کہا تو سفیان نے دانتوں تلے ہونٹ دبا کر اپنی ہنسی روکی" کل جب ملنے آؤ تو ٹیسٹ لیکر آنا اور اگر تم فیل ہو گئی تو میں شادی نہیں کروں

گا!!اسنے رونی صورت بنا کر اسے دیکھا" ظالم!""اور پھر پٹختی چلی گئی" ہائے غالب پتھر دل محبوب کو دیکھ کر تمہاری حالت سمجھ آگئی اب آئین گے پورے نمبر میرے اردو مین! دوپٹے کے پلو سے ناک پونچتی وہ چلی گئی۔ سفیان بامُشکل اپنی ہنسی روکے کھڑا تھا
""پاگل تو پاس ہو یا فیل شادی تو تمہیں سے کروں گا۔

واش روم کے دروازے سے سر ٹکائے وہ کتنی دیر سے اسکی ہچکیوں کی آوازیں سن رہا تھا وہ جانتا تھا کہ اسکے الفاظ اسے نشتر کی طرح چبھے ہیں "روبا!" وہ جو دروازے سے لگی بیٹھی تھی چونک گئی "میں جانتا ہوں آپ کو بہت بُرا لگا ہے میں نے کہا تھا نہ میں بُری باتیں بھی کرتا ہوں لیکن جو آپ کو بُرا لگ رہا ہے وہ سچ ہے اور سچ کڑواہی ہوتا ہے پلیز میری بات کو سمجھیں ائم سوری دروازے کھولیں! اسکی بات کو سنا ان سنا کر کے وہ پھر رونے میں مصروف ہوگئی تھی "روبا پلیز دروازہ کھولیں! مگر کوئی ردِ عمل نہیں "مجازی خُدا کہتی ہے نہ مجھے میرا حکم ہے دروازہ کھولیں!" چند لمحے انتظار کرنے کے بعد اسنے دوبارہ دستک دینے کے لیے ہاتھ اٹھایا مگر اسنے دروازہ کھول دیا آنسوں سے دُھلا چہرا گہری خاموشی اسے بات کرنے کا موقع دیے بغیر اسکی ویل چیئر تھامے

باہر کی جانب چل دی "روبا کہاں لیکر جارہی ہے مجھے میری بات..." مگر سامنے بیٹھے لوگوں کو دیکھ وہ خاموش ہو گیا تھا جہاں اسکے نانا جان بڑے ماموں آکر بیٹھے تھے اور ساتھ میں تھی انکی پھوپھو جسنے پانچ سال بعد پاکستان میں قدم رکھا تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ دبئی میں سیٹل تھیں۔ حیدر کو دیکھ کر انکی آنکھیں کھارے پانی سے بھر گئی تھیں "انکل نے بتایا تھا آج آنے والے ہیں یہ آپکو بتانے سے منع کیا تھا! اسکی پھوپھو کو اسکی جانب آتے دیکھ کر وہ اسے چھوڑ کر کچن کی جانب چل دی اور وہ اسکی پُشت کو گھورتا رہا گیا۔ اسکی پھوپھو اسے سینے سے لگائے رونے میں مصروف تھیں مگر اسکی آنکھوں میں اسکا روتا چہرا چھپا ہوا تھا جو ہوش میں نہیں آنے دے رہا تھا۔ پھوپھو اسکو سب کے درمیان لے آئی تھیں جہاں نانا جان ماموں اسکا انتظار کر رہے تھے انکے چہرے کی خوشی دیکھ کر وہ پر سکون ہو گیا تھا سب کو پتا چل گیا تھا کہ حیدر ٹھیک ہونے والا ہے مگر جسکی وجہ سے یہ سب ہو رہا تھا وہ تو آج ناراض تھی اس سے وہ بار بار گردن موڑ کر کچن میں دیکھ رہا تھا جہاں اسکا ہیولہ سا نظر آرہا تھا۔ نانا جان ماموں اور پھوپھو نے ایک ساتھ دو چیک عاشر کی جانب بڑھائے "عاشر یہ لو!"

"! یہ کیا کر رہے ہیں چچا آپا "

دیکھو تم نے حیدر کے لیے بہت کچھ کیا ہے کچھ ہماری زمہ داریاں ہیں اور یہ حیدر کا "

"! حق ہے

مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے میں حیدر کے علاج کا انتظام کر چکا ہوں اگلے ہفتے حیدر " امریکہ جا رہا ہے۔" اور جسکے بارے میں یہ باتیں ہو رہی تھیں اسے تو کوئی سروکار ہی نہیں تھا وہ تو روبا کو دیکھ رہا تھا جو باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی "عاشر میں جانتا ہوں تم انتظام کر چکے ہو مگر حیدر صرف تمہارا بیٹا تو نہیں ہے ہمارا بھی ہے اسکے علاج میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیے سو ضروریات حیدر کی جو اسکے ساتھ جائے گا اسکی ویسے مجھے یاد آیا تو کون جا رہا ہے حیدر کے ساتھ ؟" نانا جان کے سوال پر سکینہ الرٹ ہو گئی تھی۔ وہ چائے کی ٹرے لیے ان سب کے بیچ آئی چائے نانا جان کے سامنے کی تو اسے دیکھ کر انکے چہرے غصہ آ گیا تھا" تم! اتنی اونچی آواز سے ٹرے ہاتھوں میں تھرک گئی تھی حیدر خود حیران رہ گیا تھا" یہ۔۔۔ یہ وہی ونی لڑکی ہے نہ جو حیدر کو چھوڑ گئی تھی ہے نہ عاشر ؟" انھوں نے سر اثبات میں ہلا کر جھکا لیا وہ خوفزدہ نظروں سے

انھیں دیکھ رہی تھی جو غصے سے بھر گئے تھے "یہ یہاں کیا کر رہی ہے طلاق نہیں دی اسے ہم نے تمہارا وہ فیصلہ معاف کر دیا تھا عاشر کیونکہ تم حیدر کا علاج بھرپور کروا رہے تھے مگر یہ پھر سے یہاں کیوں ہے!"ٹرے وہیں چھوڑ کر پھر کچن میں بھاگ گئی تھی۔سِنک پر جھکی وہ پھر رونے لگی تھی یہ وقت بھی آنا تھا اب کیا ہو گا۔اسکا دوبارہ رونا اسکی بے عزتی اور سکینہ کا چوری ہسنا حیدر کی برداشت ختم ہو گئی تھی "بتاو عاشر یہ کیا کر رہی ہے یہاں؟"

وہی جو ایک بیوی کرتی ہے اپنی زمہ داریاں نبھا رہی ہے! حویلی میں گونجتی اسکی " آواز پر سب اسے دیکھنے لگے تھے نانا جان خود بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے حیدر اتنے اونچے لہجے میں کبھی بات نہیں کرتا۔"ماموں آپکو یاد جب چاچو نے ونی کا فیصلہ لیا تھا انھیں پورا یقین تھا کہ یہ فیصلہ میرے حق میں بہتر رہے گا اور میں نے کہا مجھے چاچو کے یقین پر یقین ہے تو دیکھیں وہ یقین سود سمیت ملا ہے مجھے آپکو یہ نظر آگیا کہ وہ مجھے چھوڑ گئی تھی یہ نظر نہیں آیا میرے سچ کو تسلیم کر کے واپس بھی آگئی دیکھیں مجھے کیا میں آپ کو چند ماہ پہلے والا حیدر لگ رہا ہوں جو موت کے منہ میں تھا جسکے

گردے خراب ہوگئے تھے جو السر جیسے مرض میں مبتلا تھا آج میں بلکل ٹھیک ہوں اور عنقریب شاید پہلے جیسا ہو جاو یہ کیوں نہیں دِکھا یہ سب صرف اسکی وجہ سے جسنے مجھے جینے کی امید دی میرے سارے سوالوں کے جوابات دیے جو ہر کسی سے میرے لیے لڑتی ہے غلطیاں سب سے ہوتی ہے فرق صرف اتنا ہوتا کسی کو غلطی کا احساس ہوتا ہے تو وہ کفارہ کرتا ہے اور کوئی احساس ہوتے ہوئے بھی بے حِس ہو جاتا اور جب سب ٹھیک ہونے لگتا ہے وہ پھر شامل ہونے لگتا ہے! اسنے غصیل نگاہ سکینہ پر ڈالی جو سر جھکا گئی "مگر اسکے لیے کوئی مقام باقی نہیں رہا میری بیوی ہے روبا اور وہ میری مرضی سے میرے لیے اس گھر میں ہے اور اگلے ہفتے وہ میرے ساتھ امریکہ جائے گی ورنہ میں اپنے علاج سے انکار کردوں گا۔" اسکے فیصلے پر عاشر صاحب کے علاوہ سب حیران ہوگئے تھے سکینہ کو آگ لگ گئی تھی۔ حیدر نے دروازے میں کھڑے سفیان کو گھور کر دیکھا تو ہڑبڑا کر اندر آگیا" اندر لیکر چلو مجھے مجھے وہاں نہیں رہنا جہاں میری بیوی کی حیثیت پر انگلی اٹھائی جائے۔" انھیں دنگ چھوڑ کر سفیان اسے لے گیا پھوپھو بھی اسکے پیچھے ہی چلی گئی انھیں اس بات سے بلکل فرق نہیں پڑتا

تھا کس کی انا سلامت ہے کس کی نہیں انھیں تو اس بات کی خوشی تھی اسکے مرحوم بھائی کی نشانی بچ گئی ہے۔

کچن کے بیک ڈور سے صحن میں آگئی تھی جہاں سے حیدر کی کمرے کی کھڑکی منسلک تھی اندر آتے ہی پہلی نظر جھولے پر اداس بیٹھی روبا پر پڑی ایک ٹھیس سی اٹھی دل میں وہ چہرا جو اسے ہنسانے کی کوشش میں لگا رہتا تھا آج اسے غمگین کر دیا اسنے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں اسکی سامنے والی کرسی پر پھوپھو نا جانے کیا کچھ پوچھ کہہ رہی تھی اسکی نظر جھولے پر بیٹھی زمین کو گھورتی روبا پر ہی تھی۔

۞۞۞

رات ہو گئی تھی لیکن صبح سے وہ کمرے میں آئے ہی نہیں تھی اب تو اسے اور بھی پریشانی ہونے لگی تھی کہ وہ آئے گی بھی یا نہیں کہیں ناراضگی میں مجھے چھوڑ تو نہیں دے گی کیا ضرورت تھی حیدر طلاق والی بکواس کرنے کی اکیلا لیٹا وہ انھیں سوچو میں گُم تھا دروازہ کھُلنے کی آواز پر اسنے سر اوپر اٹھا کر دیکھا دروازہ لاک کر وہ مُڑی اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر اسنے رُخ موڑ لیا۔ "روبا میری بات سنے بات کریں مجھ سے!"

مگر وہ صوفے پر لیٹ چکی تھی آج معاملہ کچھ زیادہ ہی بگڑ گیا تھا۔"روبا پلیز میری بات سُنئے !"

حیدر رات بہت ہو گئی ہے سو جائیں! کروٹ بدل کر اسنے جواب دیا حیدر کو صرف اسکی پُشت نظر آرہا تھا۔وہ اسے اپنے پاس بلانا چاہتا تھا" آہ!!!اسکے کراہنے کی آواز پر اسنے ایکدم پلٹ کر اسے دیکھا وہ اپنی گردن مسل رہا تھا" بہت درد ہو رہا ہے روبا!" دوپٹہ سیدھا کرتی وہ اسکے پاس آئی دراز سے بام نکال کر اسکی جانب جھکی تو اسنے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے پکڑ لیا ماتھا اسکے ماتھے سے جوڑ دیا"سوری! آئم سوری روبا میرے کہنے کا مطلب تم نہیں سمجھی ناراض مت ہو پلیز! اسکے چہرے کے تاثرات ابھی بھی بے تاثر تھے اپنے چہرے پر پڑتی اسکی سانسیں بھی پگھلا نہیں پا رہی تھیں اسکی پھر وہی گردان شروع ہو گئی"ائم سوری! نرمی سے اپنا آپ اسکی گرفت سے نکالا مگر ہاتھ پر اسکی پکڑ شاید زیادہ مضبوط تھی جو چھوٹنے میں ہی نہیں آرہا تھا"حیدر آج صبح آپ نے ایک فاصلہ سنایا تھا آپ ہی کہتے ہیں اگر فیصلہ لو تو یہ یقین رکھو سہی ہے اور اسکی صفائیاں نہ دو لیکن اگر لگتا ہے غلط ہے تو سوچیں کیوں غلط ہے یہ حربہ اپنے

آپ پر بھی آزما کر دیکھیں! جھک کر اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا پر وہ چھوڑنے کے ارادے میں نہیں تھا۔ "سوچا نہ غلط ہے غلط تھا میرا فیصلہ انسان بھی کبھی ہوا کہ بغیر رہ پایا ہے جسنے اسکا ماحول بدلا ہو ایم سوری تمہارے بعد میں اسی پستیوں میں دوبارہ گرنا نہیں چاہتا پلیز ائم سوری !"

میں ناراض اسلیے نہیں ہوں حیدر کے آپ نے مجھ سے طلاق کی بات کی مجھے " افسوس صرف اس بات کا ہے میری محبت کم پڑ گئی سکینہ کی بے وفائی کے سامنے اسے یاد کر کے آپکو اپنا آپ بے بس لگتا تو میری محبت آپکو معزز کیوں نہیں بنا پائی کہاں کمی رہ گئی مجھ سے اسی بات سے اداس ہوں!" بیڈ کے کنارے پر اسکے ساتھ بیٹھتی وہ ہتھیلیوں کو گھورنے لگی تھی" آپ نہیں میں سوری ہوں حیدر میں شرمندہ ہوں آپ سے میری ہر کوشش کے باوجود آپکو احساسِ کمتری سے نہیں نکال پائی !"

نہیں تم میں کوئی کمی نہیں ہے کمی مجھ میں ہے میں نہیں سمجھ پاتا خود مجھے کیا ہو گیا تھا " میں نے بس تمہیں اس کپڑے میں دیکھا جو کچھ وقت پہلے اس لڑکی نے پہنا تھا جس سے مجھے شدید نفرت ہے آپکو وہ نہیں لینا چاہیے تھا۔"

"وہ آپ لائے تھے حیدر اتنے پیار سے مجھے صرف یہ نظر آیا کہ اس میں آپکی محبت
ہے دعائیں ہیں !"

"اس میں وہ محبت تھی جسکا وجود مِٹ چکا ہے اور مردہ محبتوں کی نشانیاں سوائے
اذیت کے کچھ نہیں دیتی اس وقت مجھے وہ دوپٹہ کم اور کفن زیادہ لگ رہا تھا وہ کفن جو
میری اور سکینہ کی محبت کے جنازے سے لپٹا تھا میں نہیں چاہتا تھا اسکی سوگواریت
آپ پر چھائے وہ آپکو طعنہ دے اُترن کا۔"

"آپ نے خود کو بھی اسی لفظ سے نوازا تھا!!" پانی سے بھری آنکھیں شکوہ کناں اسے
دیکھ رہی تھیں جس پر وہ سر جھکا گیا تھا "اسنے مجھے چھوڑ دیا میں نے اسکے دل پر بھی
دستک دی تھی جہاں سے مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیا گیا تھا میری مجبوری کو دیکھ کر اور پھر ونی
جیسے رسم میں سزا بن گیا میں آپکی یہ بات مجھے روز اندر سے زخمی کرتی ہے کہ میں
آپکو سزا کی طور پر دیا گیا ہوں۔"

"لیکن میں نے تو آپکو کبھی سزا نہیں سمجھا سمجھا ہوتا تو واپس کیوں آتی میں تو محبت
لیکر آئی تھی حیدر میرا کیا قصور تھا جو مجھے آپ سزا دے رہے ہیں سکینہ ہمارے بیچ

کیسے آگئی!" اسنے حیرت سے اسے دیکھا" وہ ہمارے پیچ کبھی نہیں آسکتی سمجھی آپ! اسکی آنکھوں میں نظریں گاڑے جیسے وہ اسے تنبیہ کر رہا تھا۔ چند لمحے اسکا چہرا دیکھنے کے بعد وہ اٹھنے لگی تو اسنے پھر ہاتھ پکڑ لیا" مجھے معاف کر دیا نہ؟" اسنے مسکرا کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اثبات میں سر ہلایا حیدر کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آگئی تھی
۔

⊙⊙⊙⊙

ناشتے کے میز پر نانا جان ماموں پھوپھو عاشر صاحب ہادی (پھوپھو کا بیٹا) کیا ہر فرد موجود تھا سوائے حیدر کے وہ اپنے کمرے میں ہی ناشتہ کرتا تھا بلکے وہ زیادہ رہتا ہی کمرے تھا۔ ہاٹ پوٹ ٹیبل پر رکھتے وہ نانا جان کی تیکھی نظریں خود پر محسوس کر سکتی تھی سب ایکساتھ ہنستے کھیلتے خوش تھے ہادی من موجی اکیس بائیس سال کا لڑکا تھا جو اس وقت بھی کانوں میں ہیڈ فونز لگائے کیمرا ٹیبل پر رکھے ناشتہ کر رہا تھا ہیزل گرین آنکھیں ڈارک بلیک بکھرے بال ہلکی شیو بچے کا ہی لک دیتی تھیں اوپر سے اسکی فینٹسی سی پیچ کلر کی شرٹ اور ہم رنگ ٹراوزر نازک سی جان جسے دیکھ ایک بار ہنس کر

سکینہ اسکے بال بگاڑ چکی جس پر اسنے ناگواری سے دیکھا تھا کہہ بھی کیا سکتا تھا چھوٹا جو تھا۔"حیدر بھائی ہمارے ساتھ ناشتہ نہیں کریں گے !فون سے نظریں ہٹا کر اسنے عاشر صاحب سے سوال کیا جس پر روبا نے بھی انھیں دیکھا "نہیں وہ آتا نہیں ہے !" کیوں !روبا اور ہادی کے منہ سے ایکساتھ سوال پر سب انھیں دیکھنے لگے تھے " " بھابھی آپ بھی پوچھ رہی ہیں کیوں ؟"اسکے سوال پر وہ بوکھلا سی گئ " نہیں میرا مطلب کیوں نہیں آئیں گے میں لیکر آتی ہوں !اسے جاتے دیکھ کر نانا جان نے عاشر صاحب کو حیرت سے دیکھا " پچھلے آٹھ مہینوں سے حیدر سب کے ساتھ ناشتہ نہیں کرتا ؟"جس پر انھوں نے نفی میں سر ہلا کر کپ نیچے رکھا "وہ اپنے کمرے تک محدود ہو گیا ہے اسے اچھا نہیں لگتا گھلنا ملنا بہت زور لگایا میں نے مگر کبھی نہیں !" تو جو تم نہین کر پائے وہ یہ لڑکی کر لے گی حیدر اپنی ضد کا پکا ہے وہ اسے منا لے گا " مگر آئے گا نہیں !"عاشر صاحب نے سرد آہ بھر کر اسکے کمرے کی جانب دیکھا " حیدر کی زندگی بدل رہی ہے چچا وہ ضرور آئے گا !"

بیڈ کے کنارے پر بیٹھا سفیان بریڈ پر جیم لگا رہا تھا اور وہ دودھ کے گلاس کو دیکھ کر منہ بنا رہا تھا بلیک شرٹ بلیک پینٹ سلکی بلیک ماتھے پر بکھرے کلین شیف پہلے سے کہیں بہتر وہ آج لگ رہا تھا۔روبا کو دیکھ کر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اسکے چہرے پر آ گئی تھی ناشتے کی ٹرے اسکے سامنے سے اٹھائی بلینکٹ بھی ہٹا دی اسکا کالر ٹھیک کیا بالوں کو سیٹ کیا اور سفیان کو بلانے لگی "انھیں ویل چیئر پر بیٹھانے میں مدد کر دو!"سفیان آگے بڑھا تو اسنے روک دیا "ہم کہاں جا رہے ہیں !"

"ناشتہ کرنے!"۔۔۔۔۔۔"ہاں تو وہ کر تو رہا تھا میں ؟"

یہاں نہیں سب کے ساتھ باہر ڈائنگ ٹیبل پر!وہ اسکے پیروں میں سلیپرز ڈال رہی تھی "نہیں مجھے نہیں جانا باہر!"۔۔۔۔۔۔"آپ جائیں گے !"

روبا میں نے کہہ دیا کہ مجھے نہیں اچھا لگتا باہر جانا مجھے کمرے میں ہی رہنے دو!" "

سفیان نے روبا کو اشارے سے منع بھی کیا "تو ٹھیک مجھے ناشتہ نہیں کرنا حیدر نے خفگی سے اسے دیکھا "یہ بچپنا ہے !"

اپ اتنے بڑے ہو کر ضد کرسکتے ہیں تو میں کیا بچپنا نہیں کرسکتی کچھ تو سیکھوں گی ہی " نہ بڑوں سے ! گرنے کے انداز سے صوفے پر بیٹھے کتاب اٹھالی انکی نوک جھوک دیکھ کر سفیان مسکراتا باہر چلا گیا چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد ویل چیئر گھما کر کھڑکی کے پاس چلا گیا تھا جہاں خشک پتے بکھرے پڑے تھے خزاں کا موسم چار سو پھیلا جدائی کی چالیں چل رہا تھا ٹھنڈی صبح کی کرنیں چوری سے آنگن میں قدم رکھ چکی تھی مدھم چلتی ہوا سے کہیں کوئی پتہ ہلتا پھڑ پھڑاتا اور ٹوٹ کی گر جاتا " آج تم لوگوں کو کچھ نہیں ملے گا چپ کر کے بیٹھوں ! اسنے گردن گھما کر دیکھا تو وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے خود سے بڑبڑا رہی تھی اسکے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ آگئی تھی " کسے کہہ رہی ہیں ؟"

چوہوں کو پیٹ میں جنگا لالا ہو ہو مچا رکھا ہے انھیں کہہ رہی ہوں اُنکو کچھ نہیں ملے گا !"

"! روبا ضد نہیں کرتے ناشتے کریں "

"! حیدر ضد نہیں کرتے ناشتہ کریں "

"! مجھے باہر نہیں جانا "

"! مجھے ناشتہ نہیں کرنا "

"! روبا نکل اتار رہی ہیں "

میں سیکھ رہی ہوں ضد کیسے کرتے ہیں! پہیوں کا رُخ موڑ کر اسکی جانب آیا" وہاں "

"! سکینہ بھی ہو گی مجھے اسے نہیں دیکھنا

کل رات آپ نے مجھ سے کہا تھا وہ ہمارے بیچ کبھی نہیں آسکتی اور آج صبح ہی اسکی " وجہ سے آپ نے میرا دل توڑ دیا" اسکی آنکھوں میں واضع گلہ تھا۔ جو حیدر کو شرمندہ کر گیا گہرا سانس لیکر اسنے اسکا ہاتھ تھاما" ٹھیک ہے چلیں! روبا کے چہرے پر تاروں سے چمک آگئی تھی ایکدم اٹھ کر اسکی ویل چیئر پکڑی "اور تازہ ترین صورت حال ! میں گاڑی ایک پلیٹ فارم سے دوسرے کی طرف گامزن ہو گئی ہے

دروازہ کھلا تھا عاشر صاحب نے بے چینی سے دروازے کو دیکھا اور پھر طنزیہ مسکراہٹ سے نانا جان کو اور پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا۔

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

سب کی نظر ایکساتھ مسکراتے حیدر پر گئی تھی جو ناجانے روبا کو کو کہتا آرہا تھا سفیان نے ڈائنگ ٹیبل کی ایک کرسی ہٹا کر اسکے لیے جگہ بنادی تھی جہاں روبا نے ویل چیئر کھڑی کر دی۔"اسلام علیکم !"اسکے چہرے کی ہاش بشاش تاثرات اسکا دوبارہ سے کھلتا روپ دیکھ کر ان سبھی نے روبا کو دیکھا جو اسکے سامنے پلیٹس لگارہی تھی نانا جان نے بھی مسکرا کر روبا کو دیکھا اور عاشر صاحب کو دیکھا جو ہنس کر اثبات میں سر ہلا گیا۔

سکینہ سفیان روبا سب کو سرو کرنے میں لگے تھے سفیان تو حیدر کے آگے پیچھے ہی تھا "سفیان میں ٹھیک ہوں بیٹھ کر ناشتہ کرو!اسے کھڑا دیکھ کر حیدر نے کہا تو وہ بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔"روبا آپ بھی بیٹھ جائیں !"

جی حیدر بس یہ !!!۔۔۔۔"کہانہ بیٹھ جائیں !دوسرے پر لہجہ ذرا رعب دار تھا جس " پر اسنے ہار مان لی سب کو اسنے بیٹھنے کا کہا تھا سب سے بات کی سوائے سکینہ کے ناشتہ ختم کر کے عاشر صاحب جانے کے لیے اٹھے تو ماموں بھی ساتھ ہی اٹھ گئے حیدر سے چند دیر گفتگو کے بعد نانا جان بھی پھوپھو کو لیکر ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے تھے ٹیبل پر اب صرف سکینہ سفیان حیدر اور ہادی تھے ناشتہ تو سب نے کر لیا تھا ویسے ہی باتیں

کرتے رک گئے ہادی حیدر کو امریکہ کی حسیناوں کے قصے سنا رہا تھا سکینہ موقع دیکھ کر حیدر کے ساتھ والی کرسی پر آگئی تھی جس نے اس کوئی ردِ عمل نہیں دیا وہ ہادی کی "بات سن رہا تھا" اچھا تو آج کا کیا پلان ہے؟

یہ تو پڑا ہے پلان !اسنے کیمرے کی جانب اشارہ کیا" اس بیوٹی فُل ویلج کی پکچرز بنانی "! ہے ویلج گھومنے کا پلان ہے

اچھا کس کے ساتھ؟ چائے کا کپ لبوں سے لگاتے وہ بات ہادی سے کر رہا تھا اور " نظریں روبا کو گھور رہی تھی جو گندے برتن سمیٹنے میں لگی تھی سکینہ نے قہر آلودہ نظر اس پر ڈالی" آ۔۔ آ۔ میں یہاں ہوں حیدر ہوں بھائی !روبا کے سامنے ہو کر اسنے ہاتھ ہلایا تو چائے منہ سے باہر اگئی اسے ٹھسکہ سا لگ گیا" حیدر کیا ہوا !وہ پریشانی سے اسکی پیٹھ سہلانے لگی سانس بحال ہونے کے بعد اسنے ہادی کو دیکھا تو دونوں کھکھلا کر ہنس دیے سفیان بھی منہ نیچے کیے ہنس رہا تھا روبا حیرت سے انھیں دیکھ رہی تھی" کیا ہوا "؟

کچھ نہیں بھابھی حیدر بھائی کی نگاہیں کہیں اور تھیں اور نشانہ کہیں اور...!وہ کنفیوز " سے اسے دیکھنے لگی پھر برتن اٹھا کر کچن میں چلی گئی "سفیان ہادی کو گاؤں کی سیر کروا دوں!" اسنے حیرت سے حیدر کو دیکھا "لیکن حیدر بھائی آپ؟"

روبا ہے اسکے ہوتے کیسی فکر!سکینہ کو تو مکمل نظر انداز ہی کیا جارہا تھا "ہاں سفیان " میں بھی تو ہوں حیدر کے پاس چلو حیدر کمرے میں چھوڑ دوں!" حیدر نے کوئی بھی جواب دیے بغیر سفیان کو بلایا "مجھے پھوپھو اور نانا جان کے پاس لے چلو!سکینہ کو آگ لگ گئی تھی غصے سے کچن میں گئی "تم نے جادو کیا ہے نہ اس پر؟" روبا نے حیرت " سے اسے دیکھا "تم نے نشہ کیا ہے؟

بکواس بند کرو پہلے وہ مجھ سے بات کرتا تھا جب سے تم آئی ہو وہ مجھے دیکھتا بھی " نہیں رشتہ ٹوٹنے کے بعد بھی ہماری بات ہوتی تھی لیکن اب تو وہ بلکل ایسے جیسے میں "! ہوں ہی نہیں

اپنا یہ مقام تم نے خود بنایا ہے وہ تمہیں عزت دیتے تھے مگر تم نے اپنا آپ خود " گرایا انکی نظروں میں یہ بات تو مجھے بھی تم سے کرنی تھی کہ تمہیں شرم نہیں انکے

دیے تحفے کا غلط استعمال کرتے ہوئے پہلے تم نے اسے دھتکار کر رکھ دیا اور اب جب تم دوبارہ حیدر کو پانے کی کوشش کر رہی ہو تو اسے استمال کر لیا یاد رکھنا اب اس راکھ میں پھونکیں مارو گی نہ تو صرف راکھ اُڑے گی کیونکہ اب کوئی جنگاری باقی نہیں رہی تو اپنا آپ آلودہ کرنے کی بجائے اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ. "نیپکن سے ہاتھ پونچتی وہ باہر جانے لگی جب وہ پھر چیخی "ایسے کیسے جانے دوں حیدر پر پہلے میرا حق ہے تم تو ونی ہو اور ونی کی کوئی اوقات نہیں ہوتی وہ صرف ایک نشانی ہوتی ہے کہ ہم نے قاتلوں پر رحم کھایا ورنہ تمہارا بھائی جیل میں سڑ رہا ہوتا وہ بیوی کا مقام کبھی نہیں دے گا تمہیں نہ اب نہ ٹھیک ہونے کے بعد اپنی اوقات مت بھولنا ونی کہیں کی..." اسے کھری کھری سنا کر وہ چلی گئی روبا کی آنکھیں ایک دم ہی آنسوں سے بھر گئی تھیں حیدر کی آواز پر آنسو پونچتی کمرے میں آ گئی "روبا وہ مجھے بُک تو دے دیں جو میں رات کو پڑھ رہا تھا شاید سفیان نے شیلف میں رکھ دی ہے! اثبات میں سر ہلا کر وہ شیلف کی جانب مُڑ گئی کتاب پکڑاتے حیدر نے اسکے چہرے کو دیکھا تو پریشان سا ہو گیا "روبا کیا ہوا!" نفی میں سر ہلا کر مُڑنے لگی "میری طرف دیکھیں!" آنسوں سے

بوجھل آنکھیں اسنے اسکی جانب اٹھائی تو چھلک گئی اسے اپنے پاس بیٹھا کر چہرا ہاتھوں میں تھاما "کیا ہوا سکینہ نے کچھ کہا !"

"اسکے کہنے یا نہ کہنے سے حقیقت تو نہیں بدلے گی نہ "

کیسی حقیقت ؟ "

یہی کہ میں نشانی ہو کہ آپ نے میرے گھر والوں پر رحم کیا ہے میں ونی ہوں آپکی " بیوی نہیں مجھے وہ مقام کبھی نہیں ملے گا میں آپکی بیوی ہوں نہ حیدر !" جس پر اسنے نفی میں سر ہلایا وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی " آپ میری بیوی نہیں ہو بیوی ہوتی ہے جو زندگی بانٹنے آتی ہے نسلیں بڑھانے آتی ہے آپ تو میری شریکِ حیات ہو میری زندگی کا آدھا حصہ یا یوں کہوں میری آدھی عمر ہو ہر چیز سے عزیز میرے دکھ سُکھ درد غم سب بانٹا ہے آپ نے اور آپکا مقام بھی آپکو ضرور ملے گے بس دعا کرو میں ٹھیک ہو جاو !" اسکے بال کان کے پیچھے اڑیس کر آنسو پونچھے " چلیں مجھے سمائیل کرکے دکھائے میری مارننگ گُڈ کرنے کے لیے !"

حیدر آئی لو یو! اسکے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی "اچھا ٹھیک ہے! "

"! ۔۔۔۔۔۔اسنے منہ بنا کر اسے دیکھا" آئی لو یو نہ

اچھا بابا ٹھیک ہے! غصے سے ہاتھ چھڑا کر وہ اٹھ گئی منہ بنا کر اسے دیکھا اور الماری کی " طرف چلی گئی "ناشُکرے کبھی نہیں سوچا تھا اتنا اَن رومینٹک ہزبنڈ ملے گا! سوٹ کیس اتارتی وہ بڑبڑا رہی تھی اور وہ اسکے شگوفے سن رہا تھا اور من ہی من میں اپنے ٹھیک ہونے کی دعائیں کر رہا تھا۔ تبھی تو وہ اس سے اظہار کرتا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔⊙⊙⊙۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفیان ٹیوب ویل میں جاؤ نہ میں تمہاری پکچر بناتا ہوں! کسانوں فصلوں درختوں " اور نا جانے کس کس کی تصویریں کھینچنے کے بعد وہ سفیان سے ڈیمانڈ کر رہا تھا۔ پیچ کلر کی ڈھیلی سی شرٹ جس پر پیچ پرنٹ ہوا تھا وائٹ ٹراوزر ماتھے پر بکھرے بال پیروں میں قینچی چپل وہ رف سے حلیے میں ہی باہر آگیا تھا اسکے برعکس لائٹ بلو کلر کی شرٹ بلو جینز میں سفیان کافی جاذب نظر لگ رہا تھا کوئی دور سے دیکھتا تو یہی سوچتا سفیان اسکا

مالک ہے۔" نہیں میں کُھلے میں نہاتا نہیں اور ویسے بھی کپڑے خراب ہو جائیں گے !"

"تو ٹھیک ہے تم پکچر بناؤ میں جاتا ہوں!" کیمرا اسے تھما کر وہ ٹیوب ویل میں کود گیا تھا سفیان اسکی تصویریں بنا رہا تھا وہ کبھی پانی کے بہاؤ کو روکنے کے کوشش کرتا کبھی اپنے سینے پر گرتا محسوس کرتا اچانک اسے کھکھلاتی کھنکتی ہنسی سنائی دی اسنے باغ کی جانب دیکھا اور شاید تب ہادی کے بچپنے ہنسی اور لاوبالے پن نے ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا سفید سوٹ پر دھانی آنچل سُرمے سے بھری آنکھیں کھلے بال اور ہاتھوں میں امرود "دیکھ کنزا لگتا ہے پہلی دفعہ ٹیوب ویل دیکھا ہے!" سفیان نے آنکھوں سے کیمرا ہٹا کر کینہ توز نظروں سے زیبو کو دیکھا جو اپنی سہیلی کے ساتھ آج پھر باغ میں گھسی ہوئی تھی ہادی ابھی بھی ساکن اسے دیکھے جا رہا تھا جو سفیان کو اسیے دیکھتا پا کر وہاں سے چلی گئی تھی۔ ہادی کی نظروں نے اسکا دور تک تعاقب کیا تھا" ہادی! ہادی!! سفیان کے پکارنے پر وہ بوکھلا سا گیا" یہ کون تھیں؟"

"یہ روبا بھابھی کی بہن تھیں!" اسکے چہرے پر چمک آگئی تھی" نام کیا انکا؟ "

زیبو میرا مطلب زیبا! گیلے کپڑوں سمیت وہ ٹیوب ویل سے باہر آیا" چلو گھر چلیں "
!"

"! لیکن ابھی تو آدھا گاؤں بھی نہیں ہوا "

بس جتنا دیکھ لیا اس سے آگے اب دیکھا بھی نہیں جانا! کیمرا اسکے ہاتھ سے لیتے وہ کھوئے کھوئے انداز سے آگے بڑھ رہا تھا کھیتوں میں چار سو اسے اب بھی وہ گونج سنائی دے رہی تھی چمکتی دھوپ میں دھنک کی طرح اسکا آنچل لہراتا نظر آرہا تھا

"! اسنے دل پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس لیا۔" او حوصلہ

------------⊙⊙⊙------------------

سنو مجھ سے ناراض نہ ہونا۔۔۔۔۔

کہیں خاموشیاں آشیاں نہ کرلیں۔۔۔۔

کہ وہ تو بدگمانیوں کا ساماں ہوتی ہے نہ۔۔۔۔۔

میری آنسوں کو یوں بے مول نہ کرنا۔۔۔۔۔

محبتوں کی زبانیں ٹال مٹول نہ کرنا۔۔۔۔۔

کہ رنجشیں جدائیوں کا جہاں ہوتی ہے نہ۔۔۔۔

میری پاکیزگی کا عکس ہیں آنکھیں میری۔۔۔۔۔

کہ اسکی بنجر زمیں پر کسی کے قدموں کے نشان نہیں تمہارے سوا۔۔۔

مگر تمہارا یوں رُخ پھیر نا خوف دیتا۔۔۔۔

بے رُخی تو بے وفائی کی زباں ہوتی ہے نہ۔۔۔۔

سنو مجھ سے ناراض نہ ہونا۔۔۔

کہیں خاموشیاں آشیاں نہ کر لیں۔۔۔

کہ وہ تو بد گمانیاں کا جہاں ہوتی ہے نہ۔۔۔

ندیم ناشتے کے ٹیبل پر ٹوسٹ پر جیم لگا رہا تھا اور وہ حسرت اسے دیکھ رہی تھی پچھلے ہفتے انکی شادی کی سالگرہ تھی اسنے پورا ارینجمنٹ کیا تھا گفٹ لیا تھا مگر وہ بھول گئی شاہ کے ساتھ سو گئی اور وہ انتظار کرتا رہ گیا اور اس دن سے آج تک وہ اس سے بات نہیں

کر رہا تھا اگلی صبح اسکے کمرے کی اریجمنٹ کارڈز گفٹس دیکھ کر وہ کتنی ہی دیر روتی رہی تھی اپنی یاداشت کا ماتم کرتی رہی تھی۔ آج کتنی کوششیوں میں آج ایک اور کوشش کی تھی انڈے کا حلوہ بنا کر۔ وہ چائے پی رہا تھا حلوہ کھانا تو دور اسے دیکھا بھی نہیں "ندیم حلوہ نہیں کھایا بلکل ویسا ہے جیسا آپکو پسند ہے!"

من نہیں ہے!" چائے کا کپ رکھ کر اور آل اٹھا تا وہ جانے لگا جب اسنے ہاتھ پکڑ لیا" اسنے گردن گھما کر اسے دیکھا جو آنکھیں کھارے پانی سے بھرے بیٹھی تھی "سوری ندیم!" اسنے نرمی سے اسکا ہاتھ ہٹایا" گیسٹ روم تیار کروا دینا حیدر اور اسکی وائف یہیں رہیں گے!"

وہ میں نے کروا دیا ہے ندیم ائم سوری!" اسکا راستہ روکنے سے اسے لگتا تھا شاید وہ " رُک جائے مگر اسے ایک طرف کھسکا کر وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔ اور وہ پیچھے روتی رہ گئی۔ گاڑی میں بیٹھ کر اسنے سر پیچھے سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موندلیں بند آنکھوں سے آنسو نکل کر کالر میں جذب ہو گیا" تم بھول چکی ہو نازی کہ تم میری محبت تھی تم مجھے بھول گئی!" خود کو کمپوز کرتا وہ ہوسپیٹل کے لیے نکل گیا اسے لگ رہا

تھا شاید نازی اور اسکی زندگی پہلے جیسی کبھی نہیں ہو گی نازی کو کبھی احساس نہیں ہو گا کہ وہ شاہ میں کس قدر مصروف ہو گئی ہے کہ اپنے شوہر کو بھول گئی ہے مگر شاید کوئی تھا جو آ رہا تھا انکے رشتے کی گرہیں کھولنے۔

وہ آدھے گھنٹے سے پریشانی میں فون گھور رہی تھی جہاں سفیان کی والدہ کی کال بند ہوئی تھی اسے بہت تیز بخار تھا اور زکام بھی بدلتے موسم نے اسے اپنی زد میں لے لیا تھا اسلیے آج وہ نہیں آ سکتا تھا ایسا پہلے بار ہوا تھا عاشر صاحب بھی پچھلے دو دن سے گاؤں سے باہر تھا اسنے دو تین ہوسپیٹل فون کیا مگر کوئی بھی میل نرس موجود نہیں تھا اسنے ایک نظر سوتے ہوئے حیدر کو دیکھا جسکے اٹھنے میں کچھ ہی وقت رہ گیا تھا اسنے جو سوچا تھا وہ اسکے لیے کبھی نہیں ماننے والا تھا۔ وہ کبھی اپنا بوجھ روبا پر ڈالنے کے لیے نہیں ماننے والا تھا۔ گہرا سانس لیکر اسنے کھڑکی سے پردے ہٹائے کھڑکیاں کھولیں تو بے چین سورج کی کرنیں حیدر کا ماتھا چومنے اسے گُدگُدانے پہنچ گئی۔ چہرے پر ہاتھ رکھتے اسنے آنکھیں کھولیں تو سنہری روشنی میں روبا کا مسکراتا چہرا نظر آیا "گُڈ مارننگ

حیدر!" مسکرا کر اسنے اثبات میں سر ہلا ویل چیئر گھسیٹتی اسکے قریب آئی بیڈ کروان سے اسکی ٹیک لگوائی جمائی لیتے اسنے بالوں پر اوپر کی جانب ہاتھ پھیرا تو وہ پھر بکھر کر ماتھے پر آگئے وہ سر جھکائے اپنے پیروں کو دیکھ رہی تھی "کیا ہوا روبا کوئی بات ہے !"

حیدر وہ۔۔۔سفیان بیمار ہے اور ہادی عاشر انکل کے ساتھ گاؤں سے باہر ہے شام " "تک آئیں گے تو۔۔۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔

تو کیا؟ اسنے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا "تو آج آپکے سارے کام میں کروں گی " ! میں آپکو واش روم لیجاوں

نہیں!!! کبھی نہیں!! اسکی کرخ آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی جو اسے " کانپنے پر مجبور کر گئی اور وہ نا جانے کس کس کو فون ملا رہا تھا ہر طرف سے نہ ہی تھی کوئی بھی میل نرس نہیں مل رہا تھا اسنے بھی اسے کوششوں سے نہیں روکا تقریباً پونے گھنٹے بعد وہ پھر اسکے قریب آئی "روبا دور رہیں!! چند لمحے وہ اسکا چہرا دیکھتی رہی پھر کمرے سے چلی گئی اسکے جانے کے بعد اسنے فون زمین پر پٹخ دیا نا جانے کیوں آج

اتنے مہینوں بعد وہ پھر ٹوٹ رہا تھا محتاجی اپنا آپ دیکھانے آگئی تھی اسکا دل کر رہا تھا شرمندگی سے ڈوب مرے انھیں سوچوں میں گم اسنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں مالی روبا کے ساتھ چلا آرہا تھا" صاحب کو ویل چئیر پر بیٹھانے میں مدد کرو!" ویل چئیر کی پوزیشن سیٹ کرنے بعد وہ اسکی سر کی طرف آئی "روبا میں نے منع کر دیا ہے !"

" رفیق بھائی مضبوط ہاتھوں سے پکڑیے گا! اسنے گھور کر رفیق کو دیکھا جو کمبل ہٹا کر اسے اٹھانے کی تیاری کر رہا تھا اسکے لاکھ انکار کے باوجود بھی انھوں نے اسے ویل چئیر پر شفٹ کر لیا تھا" شکریہ رفیق بھائی !"

" کوئی بات نہیں ضرورت ہے تو مجھے بتا دیں میں گھر دیر سے چلا جاؤں گا !"

" نہیں ضرورت نہیں آپ جائیں میں دیکھ لوں گی ! مسکرا کر وہ پلٹا" کتنی نیک بیوی ہے ! اور وہ اسے گھسیٹتی واش روم میں لے آئی جو منہ پھلا کر بیٹھا تھا" حیدر

" روبا بس بہت ہو گیا جب نے منع کیا تھا تو کیا ضرورت تھی میرا بوجھ اٹھانے کی !"

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

حیدر آپ بوجھ نہیں ہیں مجھ پر میری زمہ داری ہیں !وہ جھک کر اسکی شرٹ کی بٹن " کھولنے لگی تو اسنے ویل چیئر پیچھے دھکیل دی "باہر جائیں میں کرلوں گا !"

حیدر کیا بچوں کی طرح ضد کررہے ہیں !وہ اسکی جانب بڑھی تو وہ پھر پیچھے کھسکنے لگا " مگر اس بار روبا نے ویل چیئر ہی پکڑلی پھر اسکے انکار کے باوجود اسنے اسکا ہر کام کیا تھا اسکے کپڑے تک بدلنے میں اسکی مدد کی تھی اس دوران وہ بس شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھا تھا اور یہ بات روبا کو اندر سے تکلیف دے رہی تھی اسے شرمندگی کے ساتھ شرم بھی آرہی تھی جو شاید آنسو بن کر آنکھوں کے کناروں پر پہنچ گئی تھی ۔اسے فریش کروانے کے بعد وہ کمرے کی جانب آئی بیڈ شیٹ تبدیل کرنے کے بعد وہ اسکی جانب مُڑی تو ابھی بھی منہ لٹکائے بیٹھا تھا" حیدر ہوگیا چلیں آپکو بیڈ پر شفٹ کردوں !"

نہیں میں ٹھیک ہوں یہی !مگر وہ ویل چیئر بیڈ تک لائی آرام سے اسکے پیر پائیدان " سے اتار کر زمین پر رکھے "روبا آپ اکیلے نہیں !!بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسنے چہرے اسکے برابر کیا اور

محبت سے اسکے ماتھے کو چھوا" حیدر میں کرلوں گی آپکو پتہ ہے مجھے آج کتنی خوشی ہوئی آپکی خدمت کر کے آج میں اپنے آپکو آپکی بیوی محسوس کر رہی ہوں ورنہ جب میں اپکا کوئی کام نہیں کر پاتی مجھے اجنبی سا محسوس ہوتا ہے اور ویسے بھی محبت میں تو سب کرنا پڑتا ہے نہ مجھ سے کیسی شرم کیسا پردہ یہ سب جو میں نے کیا وہ میرا حق میری زمہ داری میرا فرض تھا تو مجھے کرنے دیں نہ مجھے جنت میں آپکے ساتھ رہنا ہے ." اپنی بات مکمل کر کے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا" لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں تم میری گندگی اٹھاؤں میرا وزن اٹھاؤں اگر مجھے سنبھالتے تمہیں چوٹ لگ جاتی تو !"

تو میں مرہم لگواتی آپ سے اپنا سر دبواتی ٹانگیں دبواتی اپکے بازو پر سر رکھ کر اتنا " سوتی کی وہ درد سے کراہ اٹھتا پورا بدلا لیتی مگر ہائے رے قسمت کچھ نہیں ہوا پیر بھی نہیں پھسلا !!اسنے ایک حسرت سے آہ بھری اور وہ بس دیکھتا رہ گیا جو ہر بات کتنی آسانی سے بدل جاتی تھی" مجھے گھورنے ہی ہے یا ناشتہ بھی کرنا ہے !اپنی پوری ہمت سے اسنے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا پھر پیر اٹھا کر بیڈ پر رکھنے کے بعد اسکو سیدھا کیا اور بیڈ

کروان سے ٹیک لگوادی پھر ہاتھ جھاڑتے گہری سانس خارج اور ہنس کر اسے دیکھا"
دیکھا میں نے کرلیانہ مگر دیکھیں مجھے پھر کچھ نہیں ہوا اتنے بھی کوئی پہلوان نہیں ہیں
آپ اور نہ ہی میں اتنی کمزور آپ آرام کریں میں ناشتہ لاتی ہوں !اسے مسکراتا چھوڑ
کر وہ چلی تو دروازے کے پاس رُک کر اسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا" حیدر !اسنے
سوالیہ نظروں سے دیکھا" شرمائیں مت میں نے کپڑے بدلتے آپکو بلکل نہیں دیکھا!
حیدر کا منہ کُھلا رہا گیا اسنے کُشن اٹھا کر اسے مارنا چاہا تو وہ ہنستی غائب ہو گئ اور پھر وہ
بھی ہنس دیا" پاگل !"

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

ہمیں تم سے پیار کتنا ہم نہیں جانتے۔۔۔
مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔۔۔

وہ کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ گنگنا رہی تھی سکینہ دروازے میں کھڑی
اسکی خوشی دیکھ کر جل بُھن رہی تھی" خیریت ہے بڑے گیت گائے جا رہے ہیں
آجکل بے شرموں کی طرح!" روبا نے گہرا سانس لیکر دلیہ باؤل میں ڈالا" میں نے

ایک حساب لگایا ہے تمہارا دن میں دو تین بار تمہارے ہونہ جائے نہ تمہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا پر آج بلکل بھی موڈ خراب کرنے کا موڈ نہیں! ٹرے اُٹھا کر کچن سے باہر چلی گئی وہ کمرے میں آئی تو وہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا ناشتہ ٹیبل پر رکھ کر وہ انتظار کرنے لگی وہ دن بہ دن اچھا ہوتا جارہا تھا کملایا سا چہرا اب کِھلا کِھلا فریش رہتا تھا ہونٹوں پر ایک مستقل مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا وہ باتیں سنانے لگا تھا روبا اور اسکی نوک جھوک ہونے لگی تھی روبا اسے تنگ کرتی تو وہ مصنوعی اور کبھی کبھی اصلی غصہ بھی کرتا تھا وقت سب سے بڑا مرہم ہوتا گزرتا جاتا ہے اور وقت کے ساتھ ہر زخم بھر کر مندمل ہو جاتا ہے یہ ڈھائی مہینے روبا کے لیے ڈھائی سو سال کی مانند گزرے تھے وہی جانتی تھی کہ اسنے کیسے زرہ زرہ جوڑ کر حیدر کا وجود دوبارہ سنجویا ہے کیسے اسکی زندگی جینے کی کھوئی ہوئی امید کو واپس لائی ہے کیسے وہ اسے سکینہ کی بے وفائی سے باہر لائی ہے کیسے اسنے اسکی موت کی دعا زندگی کی دعا میں بدلی...وہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا اور پھر احترام سے قرآن پاک دراز میں رکھ دیا" کیا مانگا؟"

یہی کہ میں امریکہ سے واپس اپنے پیروں پر چل کر آؤں!"بیڈ کر کنارے پر بیٹھ " کر اسنے ٹرے سامنے رکھی دلیے کو دیکھ کر حیدر کے تاثرات کچھ اچھے نہیں تھے اور روبا کے ہاتھوں سے چمچ اسکے منہ تک پہنچتے وہ اور بگڑ گئے تھے مگر پھر بھی اسے حلق سے اتار لیا وہ اسے کھلا رہی تھی اور وہ اسے نظریں اٹھا کر دیکھ بھی نہیں رہا تھا اچانک اسکی نظر روبا پر پڑی تھی وہ دانتوں تلے نچلا ہونٹ دبائے اسے دیکھ رہی تھی "کیا ہے ؟"

کیاہے۔۔۔اسنے بھی پلٹ کر یہی جواب دیا۔ "

روبا کیا ہے ؟"۔۔۔ "

.....حیدر آپکو کیا ہے ؟

یہ چوری چوری ہنسی کس بات کی آرہی ہے ؟ "

آپ یہ نئ نویلی دُلہن جیسی ادائیں کیوں دکھا رہے ہیں افف میرے اللہ آپ کتنا " شرماتے ہیں میں لڑکی ہوکر اتنے نخرے نہیں کرتی جتنے آپ لڑکے ہوکر کر رہے ہیں ہاہاہا!" اسنے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا "آپ نہ آج بہت بے باک باتیں کر

رہی ہیں ؟" چمچ نیچے کر کے اسنے مصنوعی غصے سے کہا جس پر وہ آنکھیں پٹپٹا کر

معصومیت سے دیکھنے لگی" آپ نے مجھے بے شرم کہا !!"

"ہاں جی ! "

اچھا جی چلیں کوئی بات نہیں کہہ لیں حق ہے اپکا کیونکہ مجھے اپنا آپ بیوی کم اور " شوہر زیادہ لگتا ہے ہاہاہاہاہاہاہا! ایک اور شوشہ چھوڑ کر وہ ہسنے لگی حیدر نے مسکرا کر سر جھٹکا جب دروازے سے اتی سکینہ پر نظر پڑی ایک نظر ہنستی روبا کو دیکھا اور پھر اسے چہرا تن کر سپاٹ ہو گیا تھا اور اندر آتی اس سے پہلے ہی حیدر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کا کہہ دیا تھا وہ کچھ کہنا چاہتی مگر اسکی جلادینی والی نظر اسے ڈرا گئی اسلیے وہ چلی خود کو کمپوز کر کے اسنے مسکرا کر روبا کو دیکھا اور بازو سے کھینچ پر اپنے قریب کر لیا کھُلے بال حیدر کے سینے سے ٹکرا گئے تھے ایک دوسرے کے چہرے پر پڑتی گرم سانسیں ایک دم ہی گہری ہو گئی تھیں " نظر لگ جائے گی میری ! اسکے بال کان کے پیچھے اڑیس کر نرمی سے کہا تو وہ مسکرا کر دور ہوئی "میرے علاوہ کسی اور

کے سامنے مت،منسیے گا ایسے نظر لگ جائے گی!" اسنے مسکرا آکر اثبات میں سر ہلایا مگر اسکی قربت میں دل بے قابو ہو کر ابھی تک دھڑک رہا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

ذیشان اپنے کمرے میں چِت لیٹا تھا اس دن حیدر کے سامنے سب کچھ کھل جانے کے بعد وہ واپس آگیا تھا اسنے فون آن کیا تو اسکی والدہ کے مسیجز آئے ہوئے تھے وہ غالباً لڑکیوں کی تصاویر تھیں جن سے وہ جان چھڑاتا پھر رہا تھا بے دلی سے اسنے تصویریں دیکھنی شروع کی کہ اچانک ایک تصویر پر اسکی آنکھیں پھیل گئی ایکدم بیڈ سے اترا اور نیچے کو بھاگا" امی! امی! انھیں ڈھونڈتا وہ کچن میں آیا تو ڈری سی اسے دیکھ رہی تھی" کیا ہوا؟

امی یہ لڑکی اسکا رشتہ بھی آیا ہے؟" انھوں نے حیرت سے فون پر جگمگاتی سکینہ کی تصویر کو دیکھا" یہ اچھی لگی!"

"کس نے بھیجی یہ تصویر!"

شکورن یہ ہم سے دو گلیاں چھوڑ جو ارشد صاحب رہتے ہیں انکی بھانجی ہیں پیاری ہے "

نہ!" پر سوچ انداز میں اسنے ہاں میں سر ہلایا

" تو ٹھیک ہے میں شکورن سے کہتی ہوں بات شروع کر دے! اسنے کوفت سے فون

جیب میں رکھا اور ٹھوڑی کُھجاتا باہر آیا" تو اسکے لیے رشتہ ڈھونڈا جا رہا ہے موقع اچھا

حیدر کے ساتھ کیے گئے سلوک کا بدلہ لینے کا اسکی زبان کو لگام لگانے کا موقع ہے اب

آئی نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے "!

امی یہ پسند ہے مجھے شکورن سے کہیں بھیجی اسے میری تصویر "!

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

وہ کچی نیند میں تھا جب اسے حرکت محسوس ہوئی اسنے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ

شرمندگی سے اسے دیکھ رہی تھی "سوری آپ اُٹھ گئے وہ میں آپکی گردن ٹھیک کر

رہی تھی تھک جاتی نہ! اسنے ایک نظر کھڑکی سے باہر چمکتے سورج کو دیکھا اس وقت

تقریباً سب سو چکے ہوتے ہیں" آپ سوئی نہیں آج؟"

وہ آج سفیان نہیں نہ تو اسلیے آپکو کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو؟" اسنے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما" اتنی فکر مت کریں میری تھک جائیں گی!" بیڈ پر اسکے ساتھ بیٹھے کر اسکے ماتھے سے بال ہٹائے "میں نہیں تھکتی اور آپ کا کام کرتے تو بلکل بھی نہیں مجھے تو خوشی ہوتی ہے!"

آپ نے پیکنگ کرلی؟" اسکے اچانک سوال پر اسنے حیرت سے اسے دیکھا" کیسی پیکنگ؟"

منڈے کو ہم امریکہ جارہے ہیں نہ؟" یہ دوسری حیرت کی بات تھی اسکے لیے" "میں جارہی آپکے ساتھ مجھے تو بتایا نہیں کسی نے!"

کیونکہ ہم آپکو سرپرائز دینا چاہتے تھے روبا بھابھی! ان دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ہادی ہاتھوں میں چند کاغذات پکڑے کھڑا تھا" یہ لیں اپکا ویزہ اور پاس پورٹ اسی معاملے سے ہم دو دن سے شہر گئے تھے تاکہ جس دن جانا ہو اس دن آپکو بتایا جائے کہ آپ حیدر بھائی کے ساتھ انکی گارڈئین کے طور پر جارہی ہے مگر

حیدر بھائی نے سارا سرپرائز ہی تباہ کر دیا حالانکہ فیصلہ بھی انکا تھا۔" روبا حیرت سے

"! پاس پورٹس اور ویزا کو دیکھ رہی تھی "لیکن مجھے لگا عاشر انکل کو جانا چاہیے تھا

نہیں یہ اپکا حق ہے بیٹا حیدر کو اس مقام تک لانے والی آپ ہیں اور آگے بھی آپ "

ساتھ رہیں گی تو وہ ٹھیک رہے گا ورنہ وہاں آدھا یہ آپکی اُداسی میں بیمار رہے گا۔"

عاشر صاحب بھی تھک کر صوفے پر گر سے گئے تھے ہادی حیدر کو بیٹھا رہا تھا روبا کی نم

آنکھیں حیدر کو دیکھ رہی تھی "میں نے کہا تھا نہ ہمارے بیچ کوئی نہیں آسکتا!" کتنی ہی

دیر وہ ایسے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے ہادی کبھی حیدر کو دیکھتا کبھی روبا کو دیکھتا اور

"پھر پیٹ پر ہاتھ رکھا "اہم اگر آپکا سین ہو گیا ہو تو کچھ کھانے کو مل سکتا ہے؟

وہ بوکھلا کر شرمندہ سی ہو گئی "میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں آپ دونوں کے لیے!"

سامان وہیں رکھ کر وہ باہر چلی گئی۔

سفیان نظر نہیں آرہا کہاں گیا ہے؟" عاشر انکل نے اِدھر اُدھر دیکھ کر پوچھا" "

"! سفیان بیمار ہے نہیں آیا

"! تو پھر آج؟" وہ سنجیدگی سے سر جھکا گیا" روبا نے "

"اسنے کرلیا میچنج؟ "

پتہ نہیں کیسے پرہاں اسنے کرلیا! اسنے مسکرا کر جواب دیا تو وہ بھی مطمئین سے ہو گئے ۔ کھانے کے بعد کافی دیر وہ سب وہیں باتیں کرتے رہے پھر ہادی حویلی سے باہر آگیا کچھ سوچ کر اسنے وہی راہ اختیار کرلی جو انکی زمینوں کی طرف جاتی تھی شاید آج بھی وہ وہی ہو بالوں میں ہاتھ پھیرتا باغوں کی جانب آگیا نظر متلاشی تھیں چار سو درختوں پر کنوئیں کی منڈیر پر ٹیوب ویل کے گرد مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ افسوس سے واپس جانے کے لیے۔ مڑا جیسے ہی وہ باغ سے کچھ دور آبادی کی جانب آیا تو وہ اسے سکول سے آتی دکھائی دی راستے میں بھی کتاب کھولے رٹے مار رہی تھی قدم موڑتے وہ اسکے پیچھے ہو لیا۔۔

پھر یوں ہوا کہ راستے یکجانہ رہے۔۔۔۔ اس سے آگے وہ شعر بھول گئی تھی "یکجانہ رہے۔۔ یکجانہ رہے !! کیا تھا یار !!

وہ بھی انا پرست تھے ہم بھی انا پرست !! عقب سے آنے والی آواز پر وہ مڑی تو " !! اس پر گرتی گرتی سنبھلی "تت۔۔۔۔ تم تو وہی ہو جو اس دن سفیان جی کے ساتھ

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

"! ہادی کے ہونٹوں کو ایک دلکش مسکراہٹ چھو گئی تھی "جی میں وہی ہوں

دیکھو اگر تم مجھ سے اس بات کا بدلا لینے آئے ہو کہ تم پر ہنسی تھی تو اسکے لیے پہلے " سے سوری ہاں!" یہ کہہ کر اسنے بھاگنے کے کی مگر وہ آگے آگیا" ارے نہیں میں آپ سے بدلہ لینے نہیں آیا میں تو آپ سے ایک ریکوسٹ کرنے آیا تھا ویسے ہائی میرا نام ہادی ہے میں روبا بھابھی کا دیور ہوں!" اسکے ہاتھوں سے کتاب نیچے گر گئی تھی ہادی نے ایک نظر اسکی اُڑی رنگت کو دیکھا پھر نیچے جھک کر کتاب اُٹھائی "روبا آپی ." سے شکایت تو نہیں کی نہ انھیں بتایا تو نہیں میں باغ میں تھی

ہادی پہلے تو اسے دیکھتے رہا پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا" ابھی تک تو نہیں بتایا مگر اگر آپ مجھ سے دوستی سے انکار کریں گی تو میں انھیں بتادوں گا! زیبو نے حیرت سے اسکے بڑھے ہاتھ کو دیکھا پھر اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا" سفیان جی کو ! اچھا نہیں لگے گا

"سفیان جی میرا مطلب سفیان کو اچھا کیوں نہیں لگے گا؟ "

وہ اسلیے کہ میرا اور انکا۔۔۔۔پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئی پھر ہاتھ ملالیا"ٹھیک "
ہے دوست مگر پلیز روبا آپی اور سفیان جی کو پتہ نہ چلے!"" اسنے مسکرا کر اثبات میں سر
!" ہلایا" پر میری ایک شرط ہے آپ میرے ساتھ اسی باغ میں چلیں
کیوں ایسے کیسے چل دوں مجھے نہیں جانا تم روبا آپی کو بتا ہی دینا!" اپنی کتاب اس "
سے چھین کر وہ آگے بڑھی وہ تو ویسے ہی کہہ رہا تھا اسے کیا پتہ تھا اسے اتنا برا لگے گا
اسنے ماتھا پیٹنا" یہ مشرقی لڑکیاں ہے یہ جھجھکتی ہیں! اسنے بھاگ کر اسکا راستہ روکا"
ائم سوری اگر آپکو بُرا لگا تو پلیز ناراض نہ ہوں میں روبا آپی کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور
سفیان کو بھی نہیں دوستی مت توڑنا!" زیبا نے مسکرا آکر اسے دیکھا" پھر ٹھیک ہے
میں چلتی ہوں کل ملتے ہیں!" اسے ہجر کی سولی پر لٹکا کر وہ خود چلی گئی تھی" یہ کیا ہو رہا
." ہے میرے ساتھ اسکی معصومیت مجھے شہ مات دے رہی ہے

⊙⊙⊙⊙⊙

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ کمرے میں آئی سفیان کی اس سے بات ہوئی تھی وہ
اب ٹھیک تھا اسنے روبا کو سمجھایا تھا کہ حیدر کی سونے سے پہلے کیا ضروریات ہین

جنہیں وہ پورا کر چکی تھی اور ابھی بھی وہ اسکے پیروں کی مالش کر رہی تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح سر جھکائے گہری سوچ میں مبتلا تھا روبا نے ہمیشہ کی طرح سوئی اسکے پیروں میں ماری جہاں پر کتنی ہی دیر اسے کچھ بھی محسوس نہ ہوا اسکا دل ڈوب گیا تھا اتنی محنت کوئی رسپانس نہیں آرہا سینس وہ ٹچ تو بحال ہونی چاہیے نہ سوئی مارتی مارتی وہ انگوٹھے تک پہنچی بے دلی سے اسنے سوئی چبھوئی تو حیدر کے منہ سے سسکی نکلی اسنے "حیرت سے دیکھا" کیا ہوا؟

ایسا لگا جیسے انگوٹھے میں کچھ چبھا!" وہ اسے دیکھتی رہ گئی تھی "سچ میں حیدر آپ سچ " کہہ رہے ہیں آپکو درد محسوس ہوا!" اسنے حیرت سے اثبات میں سر ہلا وہ خوشی سے اچھل پڑی "یعنی آپ کی حس بیدار ہونے لگی ہے میں عاشر انکل کو بتاؤں! وہ باہر کی جانب بھاگی پھر رُک گئی" وہ تو سوگئے ہونگے! حیدر کو اسکی خوشی دیکھ کر اور بھی زیادہ خوشی ہورہی تھی اسنے اثبات میں سر ہلایا" سفیان کو بتاؤں! فون نکال کر نمبر ملایا" وہ تو بیمار ہے وہ بھی سو گیا ہو گا کسے بتاؤں کسے ندیم بھائی!! ندیم بھائی وہ تو جاگ رہے ہوں گے ہو سپیٹل میں ہونگے وہاں تو دن ہی ہے!" نمبر ملاتی وہ کھڑکی کی جانب آئی

پیچھے حیدر کے ہونٹ سُکڑ سے گئے تھے اسنے افسوس سے اپنے پیر کے انگوٹھے کو دیکھا جو بلکل سُن پڑا تھا اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا وہ تو بس اسکی محنت کو رائیگاں جانے نہیں دے سکتا تھا اسے اداس ہوتے نہیں دیکھ سکتا اسلیے جھوٹ بولا تھا۔ اسکی کھنکتی آواز نے اسے خیالوں سے باہر کھینچا" ندیم بھائی کہہ رہے تھے یہ تو اچھی بات ہے یعنی آپکے ٹھیک ہونے کے چانسز دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں وہ بھی انتظار کر رہے ہیں آپکا۔ آج میں بہت خوش ہوں اچھا یہ بتائیں جب چلنے لگے گے تو سب سے پہلے کہاں چل کر جائیں گے ارے میں بھی پاگل ہوں آپ تو اپنے امی ابو کی قبر ہی جائیں گے نہ اور اسکے بعد آپ اپنے دوستوں سے ملے گے اور۔۔۔۔ اسنے جوش سے اسکا ہاتھ پکڑا" اور ہم پورا گاؤں گھومیں گے اور اسکے بعد۔۔۔۔ اچانک اسنے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا" جب میں چلنے لگوں گا تو اپنے پہلے قدم آپکی جانب لوں گا!" اسنے محبت سے اسکے بال چہرے سے پیچھے کیے" ہر وقت بکھیرے کیوں رکھتی ہیں انھیں!" دراز میں سے کنگھا نکال کر اسے گھومنے کا اشارہ کیا اور اسکے بال بنانے لگا" میں جب چلوں گا تو پہلا قدم میں آپکی جانب لوں گا اسکا شکریہ ادا کرنے کے لیے جس نے مجھے چلنے کے قابل بنایا جس نے مجھے میری اہمیت بتائی جس نے مجھے جینا

سکھایا میں پہلا قدم روبائشہ حیدر رضا کی طرف لوں گا! بال سمیٹ کر تھوڑی اسکے کندھے پر رکھ دی اسنے محبت سے اسکی گال کو چھوا تو اسنے گھوم کر چہرا اسکے سینے میں چھپالیا جس پر وہ کھکھلا کر ہنس دیا" دوبارہ سوئیاں مت چبھوئیے گا اب درد ہوتا ہے مجھے ایویں اپنی میڈیکل سائنس کے تجربے مجھ پر کرتی رہتی ہیں!"" اسنے مسکرا کر اپنے آنسوں صاف کیے سب ٹھیک ہوتا جارہا تھا۔ مگر شاید ابھی کچھ دیر تھی۔

ہاہاہاہاہاہا تم نے سچ میں ایسا کیا مطلب تمہارے دماغ میں خرافات آتی کہاں سے ہیں کہ کُرسی پر رسی باندھ کر کھینچنے پر تمہاری پرنسپل نیچے گر گئی اگر تم پکڑی جاتی تو؟" ہادی زیبو کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے خوگپیوں میں مصروف تھے وائٹ کلر کی شرٹ بلیک ڈریس پینٹ کوٹ بھی منڈیر پر پڑا تھا کف موڑے وہ درخت سے امرود توڑ کر کھانے میں مصروف تھے نارنجی سفید کپڑوں میں اپنے خرافات اور انکے نتائج بتارہی تھی اور وہ ہنس ہنس کر دوہرا ہو رہا تھا اُدھر سفیان ٹھیک ہوتے ہی واپس آگیا تھا گر ابھی بھی کچھ کمزوری کی باعث وہ زیبو سے مل نہیں پایا تھا" ایسے کیسے پکڑی جاتی کسی کو "کیا پتہ اتنے مجمع میں وہ باریک سی ڈور کس کے ہاتھ میں تھی۔

ویسے میں سکول سے یونی تک ختم کر چکا ہوں مگر اللہ توبہ کبھی پرنسپل سے پنگا لینے کا "
نہیں سوچا ہاں ٹیچرز کے ساتھ تھوڑا بہت ہو جاتا تھا ٹیچرز ڈے پھر انھیں پارٹی دے
"کر سب سیٹ ہو جاتا تھا۔

لیکن ہمارے مڈل کلاس سکول میں ٹیچرز ڈے پر ایک کارڈ ہوتا ہے وائٹ بورڈ پر "
بڑا سا ہیپی ٹیچرز ڈے لکھا ہوتا ہے کنٹین سے میم کے لیے پکوڑے سموسے ڈرنکس
اور کچھ خرید کو پارٹی دی جاتی ہے اور ہماری ٹیچریں خود کو کوئیں الزبتھ سمجھنے لگ جاتی
ہیں اور پھر پیپرز زر سکون سے نکل جاتے ہیں! اسنے ایک آنکھ دبا کر کہا تو پھر ہنس دیا"
تم نقل بھی کرتی ہو اب تک کتنی دفعہ محنت سے پاس ہوئی ہوں! اسکی بات پر وہ سوچ
"! میں پڑ گئی اور انگلیوں میں کچھ گننے لگی" ایک دفعہ نرسری میں

ہاہاہا اُفف پیٹ دُکھنے لگ گیا" پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسنے گہرا سانس لیا

لیک اس بار پوری محنت سے پاس ہونا ہے!" اسنے حیرت سے اسے دیکھا" اس بار "
"کیوں؟

کیونکہ اگر میرے میٹرک میں اچھے نمبر آئے تو سفیان جی! ایکدم زبان دانتوں تلے " دبالی ہادی کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی "سفیان جی کیا؟

"سفیان نہیں امی۔۔۔امی جی مجھے ایک اچھا سا تحفہ دیں گی "

"! تو تمہیں کیا چاہیے مجھے بتاؤں میں لیکر دیتا ہوں "

نہیں آپ مجھے کیوں لیکر دیں گے اور ویسے بھی وہ آپ نہیں دے سکتے وہ بس امی " ہی دے سکتی ہیں سفیان جی کے لیے ہاں کر کے!" آخری جملہ اسے دل سوچا تھا مگر شاید دو دل جُڑنے کے ساتھ کوئی دل ٹوٹنے بھی والا تھا۔

____________ ⊙⊙⊙ ____________

سفیان تم آج کے دن بھی نہ آتے!"سفیان میڈیکل باکس سے اسکی دوائیاں دیکھ " رہا تھا حیدر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس سے اسے محسوس ہوا اسکا جسم ابھی بھی گرم ہے "ایسے کیسے نہیں آتا حیدر بھائی پتہ نہیں کل روبا آپی نے آپکو کیسے سنبھالا ہو گا اور ویسے بھی پرسوں تو آپ امریکہ چلیں جائیں گے پھر میں یہاں کیوں آؤں گا کیونکہ واپسی پر تو آپ انشاللہ چلنے لگے پھر میری ضرورت کیوں رہے گی آپکو! آخر

میں اسکی آواز بھر اسی گئی حیدر کا دل بھی اداس ہو گیا تھا اسنے تڑپ کر اسے گلے لگایا"
میں چلو یانہ مگر تم سے رشتہ کبھی ختم نہیں ہو گا تم میرے بھائی ہو چھوٹے بلکل یشمان
جیسے تم مجھ ملنے آیا کرنا اور میں بھی تم سے ملنے آؤ گا کاش تمہارے اور میرے بیچ کوئی
ایسا رشتہ بن جائے کہ ہم ملتے رہیں!" اسکی بات پر سفیان کے ہونٹوں پر ایک دلکش
مسکراہٹ آگئی تھی "بن جائے گا انشاللہ!"

روبا کمرے میں آئی تو گلے لگے مسکرا رہے تھے "خیریت ہے!سفیان کی جانب دودھ
کا گلاس بڑھاتے ہوئے اسنے پوچھا تو ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیا" کچھ نہیں بس
ایسے ہی آپ بتائیں صبح سے کہاں غائب تھیں۔"

وہ کچھ ضروری کام تھے وہ مکمل کر رہی تھی حیدر آپکی پیکنگ کر دی ہے میں نے "
کوئی چیز جو آپ رکھوانا چاہتے ہیں!"

بس اپنے آپ کو مت بھول جایئے گا باقی خیر ہے!" سفیان صوفے پر بیٹھا دودھ "
کے گھونٹ بھر رہا تھا جب دروازے پر نظر پڑی ہادی مسکرا کر حیدر اور روبا کو دیکھ رہا
تھا جو اپنی باتوں میں لگے تھے "بھابھی!" روبا نے حیرت سے اسے دیکھا "سرپرائز!"

وہ سامنے سے ہٹا تو بختو اور زیبا اسکے پیچھے کھڑے روبا تو اچھل ہی پڑی تھی "آپا!" ہوش میں تب آئی جب وہ دونوں اس سے لپٹ گئے سفیان کا گلاس ہاتھوں سے چھوٹنے ہی والا تھا زیبا پورے جوبن کے ساتھ گیندا پھول بنی گھوم رہی تھی اور پھر ہادی کو دیکھا جسکی نظریں صرف زیبا پر ہی ٹِکی تھیں "تم دونوں یہاں کیسے اور ہادی کے ساتھ؟"

"بھابھی اس دن جب ہم گاؤں گھومنے گئے تھے زیبا ہمیں تب ملی تھی سفیان نے مجھے بتایا تھا کہ یہ آپکی بہن آج مس پھر ان دونوں سے ملا تو مجھے پتہ چلا یہ لوگ کبھی حویلی آئے ہی نہیں اسلیے سوچا آپکو سرپرائز دے دوں کیسا لگا میرا سرپرائز!!"

"بہت اچھا!" روبا نے بختو کے بال بگاڑتے ہوئے جواب دیا زیبا حیدر سے مل کر جیسے ہی سیدھی ہوئی نظر سفیان پر پڑی جو کڑی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا فوراً دوپٹہ سر پر آگیا تھا مگر اسکے تاثرات میں زرا بھی فرق نہیں آیا تھا اسلیے وہ منہ بنا کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی "حیدر بھائی آپ کیسے ہیں؟"

"میں ٹھیک ہو بچے آپ کیسے ہو سٹڈی کیسی جا رہی ہے!"

پڑھائی ہائے کیا پوچھ لیا ہے اس سے تو پوچھے فلاں ڈرامے میں ہیرو کے ساتھ کیا " میرب والا ڈرامہ کہاں پہنچا فلانے گانے کے کیا بول تھے پڑھائی سے تو ہماری زیبا کو کوئی تعلق نہیں" بختو کے جواب پر زیبا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا باقی سب سر جھکائے ہنس رہے تھے روبا انکے چائے کا انتظام کرنے گئی تھی

" ایسی بات نہیں ہے حیدر بھائی میں پڑھتی ہوں آپکو پتہ ہے اس بار کے ٹیسٹ سیشن میرے پچاسی فیصد نمبر آئے ہیں اور بائیو فزکس کیمسٹری میں بھی اچھے نمبر لیے ہیں میں نے! وہ اتنا بلند بول رہی تھی کہ جس کے کانوں کو سُنا چاہیے وہ سُن لیے ورنہ وہ تو انجان بنا دودھ کے گھونٹ بھر رہا تھا

" آہستہ تمہارے پاس ہی بیٹھے ہیں چوتھے محلے میں نہیں تمہیں تو مسجدوں میں اعلان کرنا چاہیے سپیکر اور مائیک کسی کی ضرورت نہیں تمہیں تو!" حیدر نے مصنوعی غصے سے بختو کو دیکھا جو زیبا کو جینے نہیں دے رہا تھا اچانک اسکی نظر سائیڈ ٹیبل کے فریم پر گئی جہاں عاشر صاحب حیدر اور یشمان کی تصویر تھے بختو کی آنکھیں نم ہو گئی حیدر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا" وہ میرا اچھا دوست تھا ہم ایکساتھ سکول جاتے تھے پڑھتے

تھے کھیلتے اسنے مجھے کئی دفعہ منع کیا کہ میں سگریٹ نہ پیو اور جس دن میں شراب کا ایک گھونٹ لگایا تھا اس دن اسنے مجھے تھپڑ مارا تھا مجھے غصے آیا مگر اسنے تو میرے بھلے کے لیے مارا تھا اسکے بعد ہم میں جھگڑے ہونے لگے اور اس دن غلطی سے وہ ...." حیدر کے گلے لگ کر وہ پھوڑ پھوٹ کر رونے لگا تھا یشمان کو یاد کر کے وہاں سب کی آنکھیں اشکبار ہو گئی تھیں روبا چائے لیکر آئی تو پیچھے ہی چچی بھی آ گئی "یہ لڑکا کیا کر رہا ہے اس گھر میں !" ان سب نے پریشانی سے چچی جان کو دیکھا بختو روبا سے چپک گیا تھا پھوپھو کو بھی خاص اچھا نہیں لگا تھا انکے بھائی کے بیٹے کا قاتل ہے " ممانی وہ میں لا یا تھا انھیں یہاں !" زیبا بھی ڈر کر روبا کے پیچھے چھپ گئی تھی "کیوں ہادی وجہ ؟" پھوپھو نے گھور کر ہادی کو دیکھا "امی وہ روبا بھابھی کے بھائی بہن ہیں تو میں نے سوچا۔۔۔۔

" یہ قاتل ہے میرے بیٹے کا ہادی اسکی وجہ میری کوکھ خالی ہوئی ہے اسکی وجہ سے ہمیں اس لڑکی کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے !روبا نے صدمے سے چچی جان کو دیکھا حیدر

خود شاک رہ گیا تھا روبا کی آنکھیں آنسوں سے بھر گئی تھیں سفیان کا دل روتی زیبا کو دیکھ کر بے چین ہو گیا تھا حیدر نے غصے سے مُٹھی بند کی

نکالو اسے باہر ابھی کے ابھی! وہ بختو کی جانب بڑھی تو وہ مزید روبا کے پیچھے چُھپ گیا" بس چچی!" حیدر کی آواز پر سب نے اسکی جانب دیکھا جو غصے سے ان سب کو دیکھ رہا تھا" بس اب اور کچھ نہیں اور روبائشہ کے بارے میں تو بلکل نہیں اور کونسا قاتل اگر بھول رہی ہیں تو میں آپکو یاد دلا دوں آپ اس قتل کے لیے بختو کو معاف کر چکی ہے ہیں اور صُلح کی نشانی ہے جسکا فیصلہ آپکا تھا چچی میں جانتا ہوں چچا نے آپکی وجہ سے وہ فیصلہ کیا تھا روبا میری بیوی ہے وہ اور یہ لوگ اس وقت میرے کمرے ہیں تو پلیز چچی چلی جائیں یہاں سے میں ہاتھ جوڑتا ہوں میں آپکے ساتھ کوئی بدتمیزی نہیں کرنا چاہتا" روبا نے تڑپ کر اسکے جُڑے ہاتھوں کو دیکھا چچی جان چند لمحے غصے سے گھور کر چلی گئی۔ "سفیان! زیبا اور بختو کو ابھی انکے گھر چھوڑ کر آؤ! اثبات میں سر ہلا کر باہر نکلا تو زیبا اور بختو روتے پیچھے ہی نکل گئے ہادی نے تڑپ کر زیبا کو دیکھ جو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

"! سوری حیدر بھائی مجھے نہیں پتا تھا ممانی کا ردِ عمل اتنا شدید ہو گا سوری بھا بھی "

ہادی کچھ فیصلے بڑوں کی اجازت کے ساتھ کرنا بھی سیکھو تب شاید یہ غلطیاں نہ ہوں "
چچی نے بیٹا کھویا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ایک حادثہ تھا مگر ایک ماں نہیں سمجھ پا رہی تم
"! نے غلطی کی ہے جاؤ یہاں سے

"! سوری حیدر بھائی "

تمہاری وجہ سے رو بارہ روئی ہے ہادی چلے جاؤ!" وہ سر جھکائے چپ چاپ چلا گیا روبا "
ابھی بھی خاموش کھڑی تھی حیدر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا تب بھی اسنے اسے
نہیں دیکھا" چچی کی بات کے لیے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں ائم سوری! اسنے نم
آنکھوں سے مُسکرا کر حیدر کو دیکھا" مجھے بُرا نہیں لگا انکی کا غم بہت بڑا ہے کوئی اسکا
مداوا نہیں کر سکتا اسلیے کوئی بات نہیں مجھے بس بختاور کے لیے پریشانی ہو رہی ہے وہ
سہم نہ جائے اسلیے ڈر لگ رہا ہے میں اسلیے بہت کم جاتی ہوں انھیں یہاں نہیں بلاتی
انکے ذہن کچے ہیں کوئی بات بیٹھ گئی تو نسلوں میں منتقل ہو جائی گی بلاوجہ کی کھنک جنم
"! لے لی گی چاہتی ہوں امن رہے اسلیے!" اسنے نرمی سے اسکا ہاتھ دبایا" میں بھی

⚙⚙⚙⚙

سفیان بائیک پر ان دونوں کو گھر چھوڑنے آیا تھا بختو تو ڈراسا پہلے ہی اندر بھاگ گیا گلی میں کوئی نہیں تھا زیبا جانے لگی تو اسنے ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا اور کڑے تیوروں سے اسے دیکھا "ہادی کے ساتھ کیا کر رہی تھی!" اسکی نظروں میں موجود غصے کو دیکھ وہ ڈر گئی تھی "وہ خود ہی آیا تھا اسنے دوست بنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اتنی بات سُنتے ہی کلائی پر گرفت مضبوط ہو گئی تھی "وہ اچھا ہے اسنے کہا کہ وہ روبا آپی سے ملانے کا کہا تھا "میری بہن قید ہے وہاں اسلیے دل کر رہا تھا۔

پہلی بات تو وہ اچھا ہے یا نہیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا فرق اس بات سے پڑتا " ہے کہ وہ انجان ہے اور دوسری بات روبا آپی وہاں قید نہیں ہے وہ حیدر بھائی کو چھوڑ کر کسی سے ملنے نہیں جاتی ورنہ انھیں کسی نے نہیں روک رکھا آئیندہ کے بعد تم مجھے یوں بلاوجہ باہر گھومتی نظر آئی اور خاص طور پر یہ سج سنور کر تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا اور بس یہ دو سال انتظار کر لو پھر تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے!" اسکا غصہ دیکھ کر وہ منہ بسورنے لگی تھی ہاتھ چھڑا کر اندر بھاگ گئی سفیان نے خود پر کنٹرول کرتے

گہرا سانس لیا" کیسے سمجھاؤ تمہیں میں کتنا ڈرتا ہوں میں تمہارے بارے میں معصوم ہو تم !"

---------------۞۞۞---------------

ہادی راکنگ چیئر پر سر ٹکائے چھت کو گھور رہا تھا آج جو کچھ بھی ہوا تھا اسے اس چیز کی بلکل بھی اُمید نہیں تھی وہ تو بس زیبا کو خوش کرنا چاہتا تھا اسکے چہرے پر وہ میجکل مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا جسے دیکھ کر اسے سکون نہیں ملتا تھا مگر سرمے سے بھری آنکھوں میں آئے آنسو ناقابلِ برداشت تھے اوپر سے اسکا سفیان کے ساتھ جانا اور بھی محال تھا" میں نہیں جانتا یہ محبت ہے یا نہیں پر مجھے اچھا لگتا ہے اس سے ملنا اسے دیکھنا اسکی مسکراہٹ اچھی لگتی ہے اسکے آنسوں تکلیف دیتے ہیں اسکی معصومیت ہر چیز سے قیمتی ہے !اچانک جیب ٹٹولنے پر ایک کالا دھاگہ برآمد ہوا جو کنوئیں کی منڈیر سے اترتے پیر سے کھل کر نیچے گِر گیا تھا تو اسنے جیب میں رکھ لیا مٹھی بند کر کے ہاتھ دل پر رکھ لیا۔۔۔

میری منزلوں کا پتہ کیا ہو۔۔۔۔۔

ہمیں توراستے کی رکاوٹوں سے عشق ہے۔۔۔۔

⊙⊙⊙⊙۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر والے واقعے کے بعد ایک گہری خاموشی چھاگئی تھی بظاہر وہ خود کو نارمل دکھا رہی تھی مگر اندر سے وہ ابھی بھی دونوں بچوں کے لیے پریشان تھیں صوفے پر لیٹی وہ ناجانے کن کن خیالوں کو ذہن سے جھٹکنے میں ناکام ہورہی تھی "روبا !"

جی حیدر!" چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ اسکی جانب آئی اسنے بیٹھنے کے "اشارہ کیا" آپ ابھی بھی پریشان ہیں؟

نہیں حیدر میں ٹھیک ہوں "!

ٹھیک ہوتی تو یہ کبھی نہیں بھولتی کی میری ٹانگوں کے نیچے جو کُشنز رکھتی ہے وہ " نکالنے بھی ہیں !"

https://winapster.com/urdu-novels/
https://www.facebook.com/winapster.novels

اوسوری میں ابھی نکال دیتی ہوں! وہ اٹھنے لگی تو اسنے پھر روک دیا" دیکھا آپ اتنی " پریشان ہیں کہ آپکو یہ یاد ہی نہیں کے آپ کبھی کُشنز رکھتی ہی نہیں تھیں تو نکالیں گی "کیسے سچ سچ بتائیں کیا ہوا ہے کونسی بات اتنی پریشان کر رہی ہے آپکو؟

"! آپ سچ کہہ رہے ہیں میں بہت پریشان ہوں "

"میں نے آج ہی تو سمجھایا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔ "

بختو کے لیے نہیں سکینہ کے لیے.... حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا"سکینہ کے " "لیے سکینہ کو کیا ہوا

سکینہ کے لیے رشتہ آیا ہے اور۔۔۔۔۔۔اور وہ لڑکا کوئی اور نہیں اپکا دوست " "! ذیشان ہے

واٹ! اسکے منہ سے دبی سی چیخ نکلی "جی آج شام کو ہی پتہ چلا ہے مجھے خود شدید " ". حیرت ہو رہی ہے بلکے سب ہی حیران ہیں

اور سکینہ نے کیا جواب دیا "

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے فون میں موجود ذیشان کی تصویر کو گھور رہی تھی آج شام کو جب ماموں کا فون آیا تو انھوں نے رشتے کے بارے میں بتایا تصویر جب بھیجی گئی تو دیکھتے ہی سب کے طوطے اُڑ گئے تھے اور سب سے بُرا حال تو سکینہ کا تھا جو انسان اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا اسنے اسکے لیے رشتہ بھیج دیا بار ہا پوچھے جانے پر ایک ہی جواب آیا کہ لڑکے نے لڑکی کی تصویر دیکھنے کے بعد ہی ہاں کی ہے بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ اچانک فون کے شور نے خاموشی توڑ دی غیر شناسا نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا۔ "ہہ۔۔۔ہیلو !"

مت گھورو مجھے ایسے نظر لگانی ہے؟ اسنے حیرت سے فون کی سکرین کو دیکھا" "

"کون

وہی جسکی تصویر کھولے بیٹھی ہو! سمجھے آتی ہیں اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے" "

"تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا؟

بھئی رشتہ بھیجا ہے اور میں میجر ہوں تمہارا نمبر حاصل کرنا کوئی مُشکل کام نہیں " ویسے کیسی لگی میری تصویر پورے اٹھائیس منٹ لگے مجھے گیلری کھنگال کر یہ تصویر نکالنے میں !"

دیکھیں آگر تو یہ اپکا کوئی مذاق ہے تو انتہائی گھٹیا مذاق ہے لیکن اگر سچ ہے تو یہ کیا حرکت ہے ؟"

مذاق کرنا میری عادت نہیں اور نہ ہی دھمکی دینا میں سیدھا کر کے دیکھاتا ہوں جو " میں کر چکا ہوں آپکو کچھ بھی کہنے سے پہلے محرم بنانے کا فیصلہ کیا ہے میں نے یہ مذاق لگتا ہے اپکو"

دیکھیں ہم دونوں ایک دوسرے کو بلکل پسند نہیں کرتے تو پھر اس رشتے کی وجہ " ؟؟؟؟ء

آپ نہیں کرتی میں تو کرتا ہوں ایکچولی اس دن جس دن حیدر کو سب پتہ چلا تھا اس " دن مجھے آپکی حالت پر بے حد ترس آیا تھا خاص طور پر جب اپکے پیر پر چوٹ لگ گئ تھی آئی فیل بیڈ پھر آپ تو میری سوچ پر غالب آگئ مجھے آپکی حرکتیں باتیں سب یاد

آنے لگا پھر امی نے شادی کا کہہ دیا لڑکیوں کی تصویریں دکھانی شروع کر دیں اور ان میں مجھے آپ بھی نظر آگئ پہلے مجھے لگا میرا وہم ہے پھر چار بار آنکھیں ملنے کے باوجود بھی وہ آپ ہی تھیں تو میں نے آپکو سلیکٹ کر کے رشتہ بھیج دیا!" سکینہ حیرت سے اسکی باتیں سن رہی تو جسکے چہرے پر منافقت کی ہنسی تھی مگر وہ سکینہ تھوڑی دیکھ سکتی تھی کافی دیر خاموشی پر ذیشان نے فون کی سکرین دیکھی کال تو نہیں "کاٹی" آپ زندہ ہیں نہ؟

! مجھے تو کوما میں ہی بھیج دیا تھا آپ نے خیر میں اس رشتے کے لیے ہاں نہیں کر رہی "
لے وجہ؟ اسکے ماتھے پر بل آگئے تھے۔ "

وجہ جیسے معلوم نہیں آپکو میں حیدر کی سابقہ منگیتر ہوں اور آپ اسکے سب سے "
"اچھے دوست آپکو شرم نہین ائی

نہیں مجھے بس اتنا نظر آیا کہ آپ ایک لڑکی ہیں اور میں ایک لڑکا مجھے آپ اچھی "
لگی میں نے رشتہ بھیج دیا پرانی باتیں بھول کر اور۔۔۔۔۔۔ذیشان نے کان سے فون ہٹا کر دیکھا تو حیدر کی کال بھی آرہی تھی "میں بھی کہوں یہ ابھی تک پہنچا کیوں نہیں

!گر فلحال سوری یار ا مجھے اسے کنوینس کرنا ہے۔ اگنور کر کے پھر اس سے مخاطب ہو گیا" ہاں تو میں کہہ رہا تھا پرانی باتیں بھول کر ایک نئی شروعات کرتے ہیں!" وہ چند لمحے تو فون کو دیکھتی رہی" مجھے سوچنے کے لیے وقت دیں!" کال فوراً ہی کاٹ دی گئی تھی۔ ذیشان نے بھی فون سوائچ آف کر دیا" رئیلی سوری حیدر پر ابھی نہیں بات " کریں گے مگر ابھی موڈ نہیں بحث کا۔

کیا ہوا نہیں اٹھایا" روبا کے سوال پر اسنے فون بیڈ پر اچھال دیا" اس بغیرت کی " عادت ہے جب بحث کا موڈ نہ ہو تو فون اور کان دونوں بند کر لیتا ہے خیر باقی سب نے "کیا جواب دیا؟

آنٹی تو خوش ہیں عاشر انکل تھوڑے شاک میں ہیں مگر آنٹی انھیں منا ہی لیں گے " حیدر آپکو بُرا تو نہیں لگا! اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسنے فکر مندی سے پوچھا جس پر وہ اسے دیکھنے لگا" میرے دل میں سکینہ کے لیے کچھ نہیں ہے تو مجھے بُرا کیوں لگتا مجھے بس اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ ذیشان نے فیصلہ کیوں لیا کہیں وہ میرا بدلہ تو نہیں

لیناچاہتایاشاید اسے سچ میں سکینہ پسند آگئی ہو یا پھر وہ کچھ اور......" اسنے روبا کو دیکھا

"تو وہ دلکش مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی" کیا ہوا؟

آپ اُلجھے اُلجھے بھی کتنے پیارے لگتے ہیں! اسنے مسکرا کر سر اسکے سینے پر رکھا" "

مجھے کبھی سمجھ نہیں آئے گی مجھے آپ سے محبت کب ہوئی تب جب میں آپکو چھوڑ کر

گئی تھی یا تھ جب میں اپنی غلطی کا کفارہ کرنے آئی تھی یاشاید تب جب آپ میری

بات نہیں ٹالتے یاشاید تب جب آپ غصہ کرتے ہیں یا مسکراتے ہیں یا کنفیوز ہوتے

ہیں مجھے سچ میں سمجھ نہیں آتی کب ہوئی مگر ہو گئی! وہ ایکدم اس سے الگ ہوئی حیدر

سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا اُسنے اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا" دیکھیں

جب بھی آپکے قریب آتی ہوں کیسے پاگل سا ہو جاتا ہے!" پھر اسکے دل پر ہاتھ رکھا"

" مگر اپکا نہیں ہوتا کیوں آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے؟

یہ بھی پاگلوں کی طرح دھڑکتا لیکن تب نہیں جب تم قریب ہوتی ہو تم جب تم دور "

جاتی ہوں جب تم ناراض ہوتی ہو پاگل ہو جاتا ہے لیکن جب تم قریب ہوتی ہو تبھی تو

سکون ملتا ہے اسے تب منتشر نہیں ہوتا تو اسلیے اپنی دھیمی لے پر دھڑکتا ہے۔"وہ
چند لمحے تو اسے دیکھتی رہی پھر گہری مسکرا دی" انتظار رہے گا !"

کس بات کا؟ حیدر نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" جب آپ مجھ سے اظہار
کریں گے اپنی محبت کا !"

لیکن آپکے تو ہر عمل میں آپکی محبت نظر آتی ہے! اسنے سنجیدگی سے اثبات میں سر
ہلایا" مگر پھر بھی کہیں کمی رہ جاتی ہے!" حیدر نے حیرتل سے اسکا ہاتھ تھاما" ایسا کیوں
لگا؟"

کیونکہ آپ مجھ پر حق جتاتے ہی نہیں التجائیہ سا لہجہ ہوتا ہے تب لگتا ہے شاہد کمی "
ہے جو اپنا حق نہیں جتاتے!" حیدر نے محبت سے اسکی گال پر ہاتھ رکھا" جتاوں گا
سارے حق جتاوں گا مگر سہی وقت آنے پر ابھی نہیں!" اسکی بات پر وہ خاموشی سے
سر جھکا گئی" جلدی آجائے !"

سفیان صبح جب حویلی آیا تو ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام افراد کا موزوِ گفتگو سکینہ اور
ذیشان کا رشتہ ہی تھا اسے حیرت ہو رہی تھی حیدر کو تیار کر کے وہ باہر ہی لے آیا تھا

جسے دیکھ کر سکینہ اوپر چلی گئی تھی آج اسے حیدر سے ڈر نہیں شرم اور شرمندگی دونوں ہو رہی تھی کیونکہ اسنے ہاں کر دی تھی "کیا فیصلہ کیا چاچا آپ نے؟ حیدر کے سوال پر عاشر صاحب نے روبا کو دیکھا جو سر جھکا گئی "میں خود حیران ہوں حیدر ذیشان اچھا لڑکا ہے اور اسکے یہاں رہتے ہوئے مجھے ذرا نہیں لگا کہ وہ سکینہ میں دلچسپی لیتا ہے یوں اچانک رشتہ بھیجنا مجھے عجیب لگ رہا ہے میں سوچ رہا ہوں انکار کر دوں؟" "حیدر نے حیرت سے انھیں دیکھا "کیوں انکار کیوں؟

حیدر ذیشان تمہارا دوست ہے اور سکینہ تمہاری سابقہ منگیتر اچھا نہیں لگتا!" وہ " شرمندہ ہو گئے تھے حیدر نے انکے گھٹنے پر ہاتھ رکھا "ایسا مت سوچیں چاچو کہ مجھے بُرے لگے گا میرے دل میں سکینہ کے لیے کوئی گلہ کوئی شکواہ کوئی جذبہ نہیں اور ذیشان میرا دوست ہے اسکا مطلب نہیں کہ وہ سکینہ سے پسندیدگی ظاہر نہیں کر سکتا اتنی چھوٹی سوچ نہیں ہے میری آپ سکینہ سے پوچھ لیں اگر تو وہ ہاں کر دیں تو بسم اللہ کریں!" عاشر صاحب نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ "شاباش! سفیان کافی دیر

سے وہاں موجود تمام افراد کو دیکھ رہا تھا جہاں ہادی نہیں تھا "روبا آپی ہادی کہاں ہے ؟"

وہ کہہ رہا تھا میرا گھر دیکھنا چاہتا ہے شاید رحیم چچا کے ساتھ گھر گیا ہے ؟ جلدی " جلدی میں بتاتی وہ کچن میں چلی اور پیچھے سفیان وہیں کھڑا رہ گیا "گھر دیکھنے یا گھر والے دیکھنے ؟ تیز تیز قدم اٹھاتا وہ حویلی سے باہر نکل گیا۔

⚙⚙⚙

ہادی کی گاڑی روبا کے گھر کے باہر کھڑی تھی دروازہ بھی کھلا تھا آج اتوار تھا زیبا گھر پر تھی غصے سے بھرا وہ دروازے سے اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر ہی کچھ اور تھا بلیک ڈنر سوٹ میں ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر بیٹھا تھا زیبا کی ماں ہادی سے علیک سلیک بڑھا رہی تھیں اور زیبا۔۔۔۔۔ آسمانی رنگ کے کھلتے سوٹ میں بالوں کو کھولے کانوں میں جھمکے ہاتھوں میں چوڑیاں پیروں میں پائل وہ سجی سنوری چائے کی ٹرے تھامے آگے بڑھ رہی تھی۔ ٹرے رکھتے ہادی کی سلگتی نظریں اسکا جائزہ لے رہی تھیں جسے دیکھ کر سفیان کے تن بدن میں آگے لگ گئی ایکدم جا کر اسکا ہاتھ پکڑ

کرسیدھا کیا" تمہیں میں نے منع کیا تھا کہ یوں سج سنور کر کسی کے سامنے مت جانا تو یہ نئی نویلی دلہن کس خوشی میں بنی ہوئی ہو!!!" اسنے چیخ کر کہا تو تمام لوگ ہادی سمیت اپنی جگہ سے اُٹھ گئے تھے سفیان کو یہاں دیکھ کر زیبا ہکی بکی رہ گئی تھی "پوچھا ہے کچھ ؟؟" اسنے دوبارہ چیخا تو وہ کانپ گئی "وہ۔۔۔وہ سفیان جی۔۔۔ مم۔۔۔میں خود نہیں ہوئی امی نہ کہا تھا میں نے منع بھی کیا تھا مگر انھوں نے یہ۔۔۔۔یہ سب پہنا دیا مم۔۔۔مجھے پتا تھا آپکو۔۔۔پپ۔۔۔پتا چلا تو غصہ کریں گے۔"

"او لڑکے تم ہوتے کون میری بیٹی سے یہ سوال کرنے والے اور ہاتھ چھوڑ اسکا!" فرزانہ کی بات کو نظر انداز کئے وہ ابھی تک زیبا کو ہی گھور رہا تھا جب ڈر سے رونے لگی تھی ہادی نے آگے بڑھ کر سفیان کے ہاتھ کو کھینچا "ہاتھ چھوڑو؟" مگر دوسری جانب کوئی اثر نہیں "سفیان تماشہ مت لگاؤ جا کر اپنا کام کرو!"

"میرے کیا کام ہیں کیا نہین یہ مجھے آپ سے جاننے کی ضرورت نہیں ہے اور تم۔۔۔تم جانتی ہو تمہیں اتنا سجا کر اسکے سامنے کیوں بلایا جا رہا ہے؟" اسنے نفی میں سر ہلایا "یہ تمہاری ماں تمہاری نمائش لگا رہی ہے اس شخص کے سامنے تمہاری شادی

کروانے چاہتی ہیں اس سے جانتی بھی ہو! اسکی چیخ پورے گھر میں گونج گئی تھی جھٹک کر اسکی کلائی چھوڑی مگر وہ تو اسکے الفاظ پر ساکن ہی ہو گئی تھی "ہاں تو اس میں کیا غلط ہے میری بیٹی کا رشتہ ہو رہا ہے تو تجھے کا تکلیف ہے!" ہادی نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے فرزانہ بیگم کو دیکھا یعنی وہ بھی زیبا کے لیے مجھے پسند کر چکی ہیں مگر زیبا کو دیکھ کر اسکے ہونٹ سُکڑ گئے تھے جو بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی ۔حالات کو دیکھتے بختو نے روبا کو فون ملا دیا" ہہ۔ہیلو آپا وہ سفیان بھائی

"-------------

کیا سفیان گھر یہ سب میں آتی ہو!" فون بند کر کے حیدر کو دیکھا تو عاشر صاحب اور وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے "سفیان اور ہادی گھر پر ہیں اور ان دونوں کا جھگڑا ہو گیا ہے زیبا کی وجہ سے !"

کیا!!! دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا" مجھے جانا ہو گا! وہ باہر جانے لگے تو عاشر صاحب بھی اُٹھ گئے "میں بھی چلتا ہوں !"

مجھے بھی جانا ہے! ان دونوں نے ایکساتھ حیدر کی جانب دیکھا۔ "

☼☼☼

دیکھو سفیان تمہاری پرابلم کیا ہے کیوں آئے ہو میرے پیچھے اور زیبا سے تمہارا کیا تعلق ہے؟"ہادی نے دبے ہوئے غصے سے اسکا رُخ اپنی جانب کیا"محبت کرتا ہوں میں اس سے!"اسکے بازو پر موجود ہادی کا ہاتھ امبر گیا تھا زیبا خود پُر نم آنکھو سے اسے دیکھنے لگی اسنے تو کبھی اظہار نہیں کیا تھا اور آج سب کے سامنے۔

سفیان!!حیدر کی بلند آواز پر ان سب نے بیرونی دروازے کی جانب دیکھا جہاں " !" عاشر صاحب روبا اور حیدر سب موجود تھے سفیان تھوڑا پریشان ہو گیا"حیدر بھائی

"یہ سب کیا ہو رہا ہے سفیان؟ "

حیدر بھائی وہ میں ۔۔۔!وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا۔ "

اپنے نوکر کو سنبھال کر رکھو حیدر دوسروں کے معاملے میں ٹانگ بہت اڑاتا ہے لیکر " جاو اسے!حیدر نے حیرت سے فرزانہ بیگم کو دیکھا"وہ نوکر نہیں ہے فیملی ہے میری اور اگر یہاں وہ یہ سب کر رہا ہے تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہو گی بتاؤ سفیان کیا وجہ ہے!"سفیان نے ایک نظر ساکن زیبا کو دیکھا اور پھر حیرت زدہ کھڑے ہادی

کو"میں اور زیبا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں چند ماہ سے !روبا نے حیرت سے زیبا کو دیکھا جو پلو سے آنسو پونچھ رہی تھی. اور حیدر سوالیہ نگاہوں سے ہادی کو جو گردن جھکا گیا۔

"ہادی اور تم ؟؟؟؟ "

قسم سے نہیں جانتا تھا کہ سفیان اور زیبا کے بیچ کیا ہے میں یہاں زیبا کو ہی دیکھنے آیا تھا کیونکہ مجھے بھی وہ پسند ہے اور پہلے دن سے پسند ہے جب اسے پہلی بار دیکھا تھا!" زیبا اُسے دیکھتی رہ گئی تھی روبا زیبا کے سامنے کھڑی تھی جو اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی مگر اسکا ردِ عمل شدید نہیں تھا اسنے ہاتھوں میں بھر کر اسکا چہرا اوپر اٹھایا"سفیان کہہ رہا ہے تم اور وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو کیا یہ سچ ہے ؟"اسکے سوال پر آنسوں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی "بولو!زیبا نے ایک ڈری سی نظر سے اپنی ماں کو دیکھا جسکے نتھنے غصے سے پھول رہے تھے۔"مجھے دیکھو امی ہمارے ہوتے تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتی وہ ہم سے بہت پیار کرتی ہیں تم۔مجھے بتاؤ تم کسے پسند کرتی ہو ہادی کو یا سفیان کو!ان دونوں نے سوالیہ نگاہوں سے زیبا کو دیکھا ہر نظر ہی اسکے جواب کی

منتظر تھی ہادی کے ساتھ گزارا ہر لمحہ دوستی کا ثبوت تھا لیکن سفیان نے اسکی جان بچائی تھی اسکے لیے پکوڑے بنائے تھے میلے میں اسے رنگ لیا تھا پھر ہر بار ملنے پر وہ اسے کچھ نہ کچھ لا کر دیتا اسنے کبھی اس سے محبت بھری باتیں نہیں کی تھیں کبھی گہری نظروں سے اسکا جائزہ نہیں لیا تھا کبھی اسے چھونے کی کوشش نہیں کی تھی اور جب اسنے اظہار کیا تھا تب بھی اسنے ڈانٹ کر اسے پڑھنے کا کہا تھا ہاں کبھی کبھی حق بھی جتایا تھا مگر وہ تو بنتا تھا نہ اسنے جوابدہ نظروں سے روبا کو دیکھا، "مم۔۔۔میں سفیان کو پسند کرتی ہوں آپا میں اسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں !سفیان کے چہرے پر سوواٹ کا بلب جگ گیا مگر ہادی نے کرب سے آنکھیں بند کرلیں ایک آنسوں نکل کر زمین بوس ہوگیا تیز قدم اٹھاتا وہ باہر جانے لگا تو حیدر کے ہاتھ پکڑ کر روک لیا" ہادی !" کوئی بات نہیں حیدر بھائی ہوتا ہے زندگی میں سب کچھ تھوڑی ملتا ہے سمجھو یہ ایک " ہفتہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت دور تھا اور میں سنجیدہ بھی تو نہیں تھا زندگی کو لیکر اب ہوگیا اسے سمجھنا لگا ہوں میں سنبھل جاؤ گا مگر اگر یہ دونوں الگ ہوگئے تو شاید نہ سنبھل پائیں کل ایکساتھ اپنی اپنی منزلوں کے لیے نکلے گے اور پاپا بھی تو اتنے

وقت سے کہہ رہے ہیں بزنس جوائن کرو اب سے آفس جایا کروں گا من لگا رہے گا!

نرمی سے ہاتھ ہٹا کر وہ باہر چلا گیا۔

بکواس بند کرو زیبا اپنی تم اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ اپنے فیصلے خود لے سکو؟" "

فرزانہ بیگم غصے سے اسکی جانب بڑھی تو وہ روبا کے پیچھے چھپ گئی۔"امی کیا ہو گیا ہے ؟"

! آنٹی پلیز اسے کچھ مت کہیں "

تم اپنا منہ بند رکھو سمجھ آئی ہے۔۔ہے ہی کیا تمہارے پاس میری بیٹی کو دینی کے " لیے چند ہزاروں کی نوکری کر کے تم میری بیٹی کو خوش نہیں رکھ سکتے."سفیان نے شرمندگی سے سر جھکایا اور ایک قدم پیچھے ہو گیا زیبا نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا پھر سفیان کی جھکی گردن کو دل میں ٹیس سی اٹھی اسے ایسے دیکھ کر آنسو پونچھتی وہ اسکے قریب گئی"امی کہہ رہی ہے تم چند ہزاروں کی نوکری کر کے مجھے خوش نہیں رکھ سکتے یہ سچ ہے!"اسنے نادم سی نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا"میں شاہد تمہارا ہر شوق پورا نہ کر پاؤ وہ سہی کہہ رہی ہے میں بھی ایویں محبت لیکر منہ اٹھا کر

آگیا یہاں تو محبت سے پہلے جیب دیکھتے ہیں!" زیبا کو دل اور دُکھ گیا تھا بازو سے کھینچ کر اسکا رُخ اپنی جانب کیا" تین وقت کی روٹی بھی نہیں کھلا سکتے سال میں ایک دو بار کپڑے نہیں لیکر دے سکتے مہنگی گاڑی نہ سہی سائیکل بھی نہیں لے سکتے سر چھت نہیں دے سکتے بولو کیا اتنا بھی نہیں کر سکتے !"

" یہ سب کر لوں گا مگر بڑی بڑی خواہشات پوری نہیں ہو نگی !"

میری سب بڑی خواہش یہ ہے کہ تم مجھے ساری زندگی ایسے ہی چاہو ڈانٹوں نہیں " مارو نہیں لڑو نہیں میں تنگدستی میں رہ لوں گی لیکن بے سکونی میں نہیں یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے!" سفیان نے محبت پاس نظروں سے اسے دیکھا" ایک یہی تو کرنا آتا ہے !"

تو بس نہ امی اور کیا چاہیے ہر ماں باپ کو اپنی اولاد کی خوشی چاہیے میں بھوکی رہ کر " بھی خوش رہ لوں گی لیکن سفیان کے ساتھ۔" پر انھوں نے خفگی سے منہ پھیر لیا" امی پلیز مان جائیں نہ میں وعدہ کرتی ہوں روز آپ سے ملنے آیا کروں گی آپکے پاس رہ کر جایا کروں گی کچھ نہیں مانگا کروں گی روبا آپی کی طرح بلکل بھی ملنا بند نہیں کروں گی

آپکو بھولوں گی نہیں!"" اسکی بات پر حیدر کے حیرت سے روبا کو دیکھا جو شرمندگی سے سر جھکا گئی۔ زیبا انکی پُشت سے سر ٹکائے رو رہی تھی اور وہ منہ پھلائے آگے کھڑی تھیں پھر کچھ دیر بعد رُخ موڑ کر اسے دیکھا اور پھر سفیان کو "وہ پڑھ رہی ہے ابھی بارہویں کی بعد آکر نکاح لے لینا! سفیان کو ہاتھ منہ پر آگیا تھا سب کے چہروں پر خوشی در آئی تھی زیبا تو انکے گلے سے جھول ہی گئی تھی۔

⊙⊙⊙⊙⊙

ہادی جب سے آیا تھا کمرے میں ہی بند تھا نہ کسی سے بات کر رہا تھا نہ کچھ کھا رہا تھا پھوپھو دروازہ پیٹ پیٹ چلی گئی تھیں۔ سکینہ اور شہلا بیگم بت چینی سے عاشر صاحب کا انتظار کر رہی تھی انکے آتے ہی مٹھائی کی پلیٹ انکی جانب بڑھائی "مبارک ہو عاشر سکینہ کی منگنی طے کر دی ہے کل! عاشر صاحب نے حیرت سے پلیٹ دور کیا" لیکن کب اور کیسے صبح تک تو ہم نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

آپکی اور حیدر کی باتیں سن لی تھیں میں نے اور سکینہ نے بھی تو ہاں کر دی تھی انکا " فون آیا تو میں نے ہاں کر دی اور کل کا دن اسلیے رکھا کہ کل رات کی فلائٹ سے روبا

اور حیدر امریکہ چلے جائیں گے اس سے پہلے رسم دیکھ لیں! ان دونوں کے چہرے بلکل سپاٹ تھے جیسے انھیں اس بات سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا جب رشتہ طے ہو ہی چکا تھا تو یہ سب تو ہونا اور ویسے بھی جس جگہ کو ہی چھوڑ دیا اسکا نام کیا لینا ویل چئیر کے پہیے دھکیتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا تو روبا اسے لیے کمرے میں آگئی پیچھے عاشر صاحب بس انکا منہ دیکھ کر رہ گئے تھے۔

اپنی مخصوص جگہ وہ کھڑکی کے پاس بیٹھا باہر دیکھنے لگا تھا جہاں دوپہر کی چمکتی دھوپ ہر زرے کو چمکا رہی تھی اس دھوپ میں بھی اب وہ تاثیر کہاں تھا کہاں وہ گرمائش تھی جو گرمیوں میں جھلسا دیتی تھی موسم بدلتے ہیں اور ہر چیز کی تاثیر بدل جاتی ہے جو دھوپ گرمیوں میں الجھن دیتی ہے وہی دھوپ سردیوں میں ساتھی سی لگتی اسی طرح انسان ہے مطلب جب بدلتا ہے تو انھیں بھی دوست بنالیتا ہے جن سے کبھی دشمنی ہوا کرتی تھی کون کہہ سکتا تھا کہ جس سکینہ اور ذیشان کی آپس میں بنتی نہیں تھی وہ یوں ایک رشتے میں منسلک ہونے والے تھے لیکن حیدر کو اس بات کی فکر نہیں تھی اصل پریشان تو وہ زیبا کے الفاظ پر تھا روبا کیوں اپنے گھر والوں سے ملنے

نہیں جاتی! اسی سوچ کے ساتھ وہ باہر کا منظر دیکھ رہا تھا جب دروازہ کھُلنے کی آواز آئی سوپ ٹیبل پر رکھنے کے بعد وہ اسکے پاس اسے لگ رہا تھا شاید وہ سکینہ اور ذیشان کی منگنی کو لیکر پریشان ہے اسلیے اسکا موڈ بدلنے کے لیے وہ گنگناتی اسے بیڈ کے قریب لائی مگر اسکے تاثرات میں کوئی کمی نہیں آئی اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ سوپ اسکی جانب کیا جسے اسنے پکڑ کر ٹیبل پر رکھ دیا اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے "روبا آپ اپنی فیملی سے ملنے کیوں نہیں جاتی وہ یہاں نہیں آسکتے آپ تو جاسکتی ہیں میں نے کبھی نہیں روکا نہ چاچو نے تو پھر کیوں!" اسنے مسکرا کر اسے دیکھا "آپکی وجہ سے؟

" روبا میری وجہ سے کیا مجھے کیا ہو جائے گا آپ جایا کریں پلیز آج زیبا کی بات پر مجھے شرمندگی ہوئی بہت دُکھ ہوا ."

" حیدر میں بھی جانا چاہتی ہو مگر اکیلے نہیں آپکے ساتھ ایک بار آپ ٹھیک ہو جائیں پھر چلیں گے نہ ایکساتھ مگر اکیلے نہیں میرا دل نہیں لگتا! اسنے بے بس سا منہ بنا کر کہا

-

بچی ہیں آپ جو اُداس ہو جاتی ہیں !روبا نے پُر اسرار مسکراہٹ سے اسے دیکھا "تو ٹھیک ہے سہی کہہ رہے ہیں مجھے میرے میکے جانا چاہیے رہنا چاہیے تو ٹھیک ہے آپ امریکہ چلے جائیں اور میں گھر نہ آپ یہاں ہونگے نہ میرا دل کرے گا آپ سے ملنے پتہ ہو گا نہ سات سمندر پار ہیں تو میں کل امی کی طرف چلی جاؤں گی !وہ اٹھنے لگی تو حیدر نے کھینچ کر پھر بیڈ پر بیٹھا دیا" ایمو شنل فول نہ بنائیں وعدہ کریں مجھ سے واپس آنے کے بعد اپ اپنے گھر کچھ دن رہنے جائیں گی !روبا نے چند لمحے حیرت سے اسکے ہاتھ کو دیکھا پھر ہاتھ رکھ دیا" میں روبا حیدر رضا اپنے شوہر حیدر رضا سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں واپس آکر کر اپنے گھر جاؤں گی صرف اپنے شوہر کے ساتھ !اور اسی کے ساتھ وہ اُٹھ کر بھاگ گئی تھی پیچھے حیدر غصے سے اسے دیکھتا رہا پھر ہنس دیا۔

⊙⊙⊙⊙

سارے گھر کو لائٹوں اور پھولوں سے سجایا گیا تھا آج سکینہ اور ذیشان کی منگنی تھی اور آج رات کی فلائٹ سے حیدر اور روبا نے چلے جانا تھا۔ تمام افرادِ خانی تیاریوں میں لگے تھے سفیان بھنورے کی طرح چہکتا کبھی بازار جارہا تھا تو کبھی باقیوں سے کام کروا

رہا تھا عاشر صاحب مہمانوں کی فہرست دیکھ رہے تھے کھانوں کی نگرانی انکا ذمہ تھی سکینہ کو پارلر والی نے آئینے کے سامنے بیٹھا رکھا تھا اور روبا شہلا بیگم کے ساتھ دوسرے کاموں میں لگی تھی ایک حیدر تھا جو کبھی روبا کو کچن میں بھاگتے دیکھتا تو کبھی سفیان کو باہر جاتے کبھی پھول والا ٹوکری لیکر آتا تو کبھی رحیم چاچا کچن سے کوئی سامان باہر لیجاتے وہ بچوں کی طرح معصومیت سے سب کو مصروف دیکھ رہا تھا سے اپنا آپ سب سے نکارہ لگ رہا تھا جب اچانک اسکی ویل چیئر کسی نے آگے دھکیلی اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو روبا کا معصوم مسکراتا چہرا نظر آیا جو اسے کمرے میں لیجا رہی تھی

""کیا ہوا؟

ایک گھنٹے میں وہ لوگ آرہے ہیں آپکو تیار نہیں ہونا کیا!"" اسنے منہ بسور کر گردن " جھکائی "مجھے نہیں تیار ہونا!"" کمرے میں سفیان پہلے سے اسکے لیے کپڑے لیے کھڑا تھا کریم کلر کا تھری پیس دیکھ کر اسنے روبا کو دیکھا "مجھے نہیں تیار ہونا! روبا نے سفیان کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گئی اسکا چہرا ہاتھوں میں

"تھاما "کیا ہوا ہے؟

"پتہ نہیں مجھے برا نہیں لگ رہا کہ ذیشان اور سکینہ کی منگنی ہو رہی ہے پھر بھی دل اداس سا ہے عجیب سا لگ رہا ہے میرا بیسٹ فرینڈ اور میری سابقہ منگیتر عجیب نہیں ہے"۔

"آپکو یہ سب عجیب لگے کیونکہ یہ عجیب ہے مگر ایک بات یاد رکھیں آپ سکینہ کو چھوڑ چکے ہیں اسکے بعد اسکی زندگی میں کون آرہا ہے کون نہیں اس بات سے آپکو غرض نہین ہونی چاہیے اور دوسری بات ذیشان ایک عقلمند اور باشعور لڑکا ہے وہ جو کر رہا ہے سب کچھ اپنی مرضی سے کر رہا ہے کیوں کر رہا وہ جاننے کی کوشش میں ہم اپنا وقت کیوں ضائع کریں اسکی زندگی ہے اسکے فیصلے ہیں انھیں لینے دیں یہ نہ ہو کہ وہ دونوں سچ میں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہوں اور ہماری وجہ سے وہ ادھورے رہ جائیں اور اگر آپ ایسے رہیں گے تو سب کو یہی لگے گا کہ آپکو فرق پڑتا ہے حالانکہ آپکو فرق نہیں پڑتا نہیں پڑتا نہ؟" اسنے کھوجتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں اقرار تھا ہاں مجھے فرق نہیں پڑتا اسنے نفی میں سر ہلایا "تو ٹھیک ہے میں سفیان کو بھیجتی ہوں وہ آپکو تیار کر دے گا یا پھر میں کر دوں!"

نہیں!!!اسکے منہ سے فوراً انکار نکلا جس پر وہ ہنس کر باہر چلی گئی۔ "

⚙⚙⚙⚙

" ذیشان کیا مجھے اتنا پوچھنے کا حق ہے کہ تم نے یہ فیصلہ کیوں لیا؟ ذیشان اور اسکی فیملی آچکی تھی ذیشان جس وقت سے بچنا چاہتا تھا آخر وہ آگیا اور اس وقت میں حیدر کے سامنے بیٹھا تھا اسنے محبت اور شفقت سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا "بتاؤں گا سہی وقت آنے دے بس اتنا یاد رکھوں میری دوستی مجھے ہر چیز سے عزیز ہے اگر میں تیرے لیے روبا سے قدم پیچھے لے سکتا ہوں تو سکینہ کی طرف قدم بڑھانے کا مقصد بھی تیرے حق میں ہو گا۔" حیدر کے ماتھے پر بل آگئے تھے "کیا مطلب ہے تمہارا کہیں تم میرا بدلا لینے کے لیے تو یہ سب نہیں کر رہے؟"

" ارے یار اتنا گھٹیا نہیں ہوں کہ بدلا لوں ہاں جو میرے ساتھ بدتمیزیاں کی ہیں انکا حساب میں ضرور لوں گا خیر ابھی میں تجھے کچھ نہیں بتا سکتا تم فلحال اپنے علاج پر توجہ دوں رات کو ائیر پورٹ میں بھی چلوں گا اور ہاں وہاں جا کر مجھ سے رابطے میں رہنا بھول مت جانا!اسے وہیں چھوڑ کر وہ اٹھ گیا چند قدم چلنے کے بعد پلٹ کر اسے دیکھا

کریم کلر کا تھری پیس جیل سے بنائے گئے بال نفاست سی بنائی گئی داڑھی اور دن بہ دن اسکا بھرتا جسم اسکے ہونٹوں پر پر سکون مسکراہٹ آگئی تھی" تمہیں دیکھ کر کہا جاسکتا ہے حیدر تمہارا چاہنے والا تمہیں کتنا چاہتا ہے! حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا جسکی اب صرف جاتی پُشت نظر آرہی تھی۔ڈرائنگ روم مہمانوں کے شور و غل سے چھک رہا تھا ہادی قدرے بہتر تھا مگر سفیان اور وہ ایک دوسرے سے سامنے اب تک نہیں آئے تھے اور شاید آنا بھی نہیں چاہتے تھے ذیشان بلیک ڈنر سوٹ میں صوفے پر بیٹھا سکینہ کا انتظار کر رہا تھا جب سب کی نظروں کے تعاقب میں اسنے سیڑھیوں کی جانب دیکھا آسمانی رنگ کی لانگ فیری میکسی میں اسکے لیے سجی نیچے آرہی تھی ذیشان نے ایک سرسری سی نظر سے اسے دیکھا پھر رُخ موڑ لیا حیدر بھی نظریں پھیر گیا تھا جب سفیان نے اسکا چہرا کمرے کی جانب موڑ دیا جہاں سے وہ اپنا دوپٹہ سیٹ کرتی باہر آرہی تھی حیدر کے ہم رنگ لباس میں وہ اسی کا حصہ لگ رہی تھی پنک اور کریم کلر کی فراک چوڑے دار پجامے میں وہ سادہ بھی منفرد لگ رہی تھی شولڈر تک آتے بال اب زرا اور نیچے آگئے تھے حیدر تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا نظر ذیشان کی بھی اسی جانب تھی جب اپنے پہلو میں بیٹھتی سکینہ کا احساس ہوا تو آنکھیں بند کرلیں بند

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

آنکھوں سے ایک آوارہ آنسوں کپڑوں میں گر کر جذب ہو گیا۔روبا سیدھی حیدر کے قریب جاکر کھڑی ہو گئی تھی "کیا ہوا؟"

اچھی لگ رہی ہیں!" اسکی بات کا اقرار اسکی آنکھیں بھی کر رہی تھیں جس پر وہ " شرم سے نظریں جھکا گئی۔کچھ ہی دیر میں تقریب شروع ہوئی اور سکینہ ذیشان سے منسوب ہو گئی اس پوری تقریب کے دوران حیدر روبا اور ذیشان تینوں کے چہرے بلکل سپاٹ تھے بلکل تاثرات سے عاری کھانے کے دوران بھی روبا حیدر کے آگے پیچھے ہی پھرتی رہی تھی جسے دیکھ کر ذیشان حیدر کی قسمت پر رشک کر رہا تھا کاش حیدر اپاہج نہ ہوتا کاش سکینہ اس سے رشتہ نہ توڑتی کاش یشمان نہ مرتا کاش ونی جیسی کوئی رسم نہ ہوتی کاش روبا اس رشتے کو توڑ ہی دیتی کاش آج روبا میری ہوتی!!!اہہہ کاش کاش کاش!!!!!قسمت کے کھیل نے ان چار زندگیوں کو شہ مات دے دی تھی جس میں سے صرف روبا تھیء جسنے اپنی شکست کو تسلیم کر کے نئے سرے سے کھیلنا شروع کیا تھا حیدر نے بیساکھی کا سہارا لیکر چلنے کا فیصلہ کیا تھا سکینہ نے خود کو قسمت کے حوالے کر دیا تو ذیشان نے منزلیں ہی بدل لیں سکینہ کی مسکراہٹ کو دیکھ کر

سب یہی دعا کر رہے تھے کہ وہ ابدی ہو مگر شاید ذیشان کی محبت اتنی آسان نہیں ہونی والی تھی اسکے لیے ذیشان کو پانے کے لیے اسے کھونا پڑے گا اپنے عورت ہونے کا حق۔۔۔۔

⊙⊙⊙⊙

تمام لوگ حیدر اور روبا کے گرد موجود تھے بیگز گاڑیوں میں رکھوا دیے گئے تھے سب باری باری ان سے مل رہے تھے عاشر صاحب نے اس سے گلے مل کر اسکا ماتھا چوما "واپس آؤں تو اپنے پیروں پر چل کر آنا! چاچی نے پہلی بار نم آنکھوں سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا "خدا تمہیں کامیاب کرے۔سفیان تو اسکے گلے سے لگ کر رونے لگا تھا "میں آپکو بہت یاد کروں گا بہت زیادہ مجھے بھولیے گا مت اللہ کرے واپسی پر آپکو میری ضرورت نہ پڑے پر مجھ سے تعلق ختم نہ کریے گا چھوٹا بھائی کہا ہے بھولنا مت پلیز!! ہر جملے کے ساتھ وہ اسے خود میں بھینچے جا رہا تھا حیدر نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا "نہیں بھول سکتا کبھی نہیں!" عاشر صاحب نے شفقت سے روبا کے سر پر ہاتھ رکھا جو مشکل سے خود کو قابو میں کیے بیٹھی تھی "مجھے فخر ہے میرے فیصلے

پر! سکینہ اور ذیشان ایکساتھ گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھے تھے سکینہ سر جھکائے رو رہی تھی حیدر نے نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا" مجھے معاف کر دینا حیدر ائم سوری میں نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ مگر سچ میں میں دل سے دعا کرتی ہو تم ٹھیک ہو کر واپس آؤ پہلے جیسے ہو جاؤ سب کچھ پہلے جیسا نہیں ہو گا مگر جو تبدیلی تمہارے زندگی میں آئی ہے وہ تمہارے لیے بہت اچھی آگے بھی سب اچھا ہو گا! ذیشان نے بے تاثر سکینہ کو دیکھا اور پھر حیدر کی جانب متوجہ ہو گیا" میں انتظار کروں گا یہاں! اسنے اسکے سینے پر دائیں جانب انگلی رکھی " یہاں حیدر رضا کی نیم پلیٹ دیکھنے کا آرمی انتظار کرے گی اپنے آفیسر کا!!!" حیدر نے مسکرا آکر اسے دیکھا" آرمی سے کہوں انتظار چھوڑ دے میں واپس نہیں آوں گا! ان سب نے حیرت سے اسے دیکھا جو سنجیدگی سے ذیشان کو دیکھ رہا تھا۔ ان سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ کراچی ائیر پورٹ کے لیے نکل گئے تھے ہادی اور پھوپھو بھی اسی دن دبئی کے لیے نکلے تھے حیدر کو بھی جہاز پر بیٹھایا دیا گیا اور کچھ وقت بعد جہاز ہوا سے ہمکلام ہو گیا اور سر پُشت سے ٹکائے آنکھیں موندیں بیٹھا تھا روبا اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی پھر اچانک ایک خیال آنے پر اس سے پوچھا" آپ آرمی واپس جوائن نہیں کریں گے !ء اسکے سوال پر وہ

بند آنکھوں سے ہی مسکرایا" ذیشان دل رکھتا ہے میرا آرمی میرا انتظار کرتی ہے اصل میں اجکل کے دور میں کسی کے پاس کسی کو یاد کرنے کا وقت نہیں اور ایسی جگہ جہاں ہر وقت متبادل موجود ہو وہ کسی کو یاد کرے گی میں واپس آرمی میں نہیں جا سکتا ہوں میڈیکلی اَن فِٹ ہوں وہ نہیں لیں گے اور ویسے بھی وہ میرا خواب تھا جو پورا ہوا اور جسکا ہرجانہ بھی ادا کر لیا میں نے اسلیے اب میرے پاس اس خواب کو دینے کے لیے کچھ نہیں یہ زندگی جسکی امانت ہے بس آگے اسی کے ساتھ عام سی گزارنا چاہتا ہوں ایک اچھی سی نوکری کرنا چاہتا جہاں صبح کو جا کر شام کو واپس اسکوں جہاں ہر وقت موت کا ڈر نہ ہو جہاں کچھ کھونے کا خوف نہ ہو جہاں میرے بچے میری راہ تکتے ناامید نا ہو جائیں میں انکا بچپن نہ مِس کر دوں جہاں انھیں میری شکل بھولنے کی ضرورت نہ ہو جہاں میں ہر وقت ہوں جب جب انھیں میری ضرورت ہے میں بیٹھا کروں انکے ساتھ کھیلوں تمہاری ڈانٹ سے بچاوں انھیں بگاڑوں !!!

اپ۔ہمارے بچوں کو بگاڑے گے حیدر!!اسنے خفا سے لہجے میں کہا تو وہ ہنس دیا" "
ہاہاہاہاتھوڑاسا!اسنے ہنس کر سر اسکے کندھے پر رکھ دیا باقی سفر یونہی ایک دوسرے کے آسرے نکل گیا۔

اندھیری رات کو چھانٹ کر امریکہ میں انکا استقبال یک اُجلے دن نے کیا تھا عملے کی مدد سے اسے ویل چیئر پر شفٹ کرنے بعد وہ باہر آگئ تھی جہاں وہ اِدھر اُدھر تلاش کر اپنا نام ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک ہاتھ میں حیدر رضا کے نام کا بورڈ دیکھا ویل چیئر کو دھکیلتی وہ اسی جانب آگئ"حیدر رضا !"

جی مجھے ڈاکٹر ندیم نے بھیجا ہے آپکو گھر لانے کے لیے!"اُن دونوں نے حیرت سے " ایک دوسرے کو دیکھا"گھر مطلب ہم تو ہوٹل میں رُکنے والے ہیں ہوٹل لے چلیں !"

نہیں مجھے تو انھوں نے یہی کہا کہ میں آپکو انکے گھر لیجاوں آپ چلیں ایک بار ان " سے مل لیں!!اثبات میں سر ہلا کر وہ اسکے پیچھے چل دیے۔گاڑی نیویارک کی سڑکوں کو پار کرتی جا رہی روبا اشتیاق سے باہر دیکھ رہی اور اشاروں سے کبھی کسی طرف

اشارہ کرتی کبھی کسی طرف مگر حیدر کا کوئی جواب نہ پاکر اسنے اسکی جانب دیکھا تو وہ مسکرا کر صرف اسے ہی دیکھی جارہی تھی وہ خجل سی ہوگئی تھی۔

کیا ہوا؟" اسکے یوں اچانک سمِٹ کر بیٹھنے پر وہ پریشان ہو گیا تھا" وہ میں کچھ زیادہ ہی " ! ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔ "

میں اسلیے تو نہیں مسکرا رہا تھا میں تو دیکھ کر خوش تھا کہ آپ کتنی خوش ہیں گھر پر تو " بہت کم ایسے ریکٹ کرتی ہیں آپ کا یہ پہلو بھی کتنا خوبصورت لگتا ہے! اسنے حیرت سے حیدر کو دیکھا" یہ پہلو اور کون کون سے پہلو اچھے لگتے ہیں آپکو میرے؟" اس سوال پر وہ چہرا موڑ کر باہر دیکھنے لگا" یہ غلط بات ہے حیدر میں آپکے ہر سوال کا جواب دیتی ہوں مگر آپ نہیں؟" منہ بنا کر وہ باہر دیکھنے لگی جب کچھ دیر بعد اپنے ہاتھ میں اسکا ہاتھ محسوس ہوا اسنے حیرت سے اسے دیکھا" بتاوں گا مگر ابھی نہیں آپکے سارے سوال یاد ہیں مجھے ہر ایک کا جواب دوں گا مگر وقت آنے پر !!"

گاڑی مین گیٹ سے اندر دروازے کے باہر رُکی تو ندیم اور نازی وہاں پہلے سے موجود تھے ندیم کا بھیجا آدمی حیدد کو ویل چیئر پر بیٹھانے کے بعد سامان نکال رہا تھا اور روبا اسے لیکر دروازے تک پہنچی جہاں وہ دونوں مسکرا کر انکا انتظار کر رہے تھے "اسلام علیکم !ان دونوں نے ایکساتھ روبا کو جواب دینے کے بعد وہ حیدر کی جانب متوجہ ہوا" تو یس کوپ ویلکم ٹو امریکہ !حیدر نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا انھیں لیکر وہ اندر آ گئے تھے ڈرائنگ روم میں ایک گہری سنجیدہ سی خاموشی طاری ہو گئی تھی شاہ دور اپنی گاڑی میں انھیں گھور کر دیکھ رہا تھا ندیم نے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھاگ گیا جس پر حیدر اور روبا مسکرا دیے نازی انکے لیے چائے لیکر آئی تھی جو اسنے پہلے حیدر پھر روبا کو پکڑائی ندیم کی جانب مُڑی تو اسنے سنجیدگی سے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روک دیا جس پر نازی کا چہرا اُتر گیا تھا اور یہ بات روبا نے بھی محسوس کی تھی مگر پھر بھی سر جھٹک گئی "حیدد یہ میری وائف ہیں نازیہ اور وہ میرا بیٹا تھا شاہ زمان !"

ماشاللہ بہت پیارا تھا علاج کب سے شروع ہو گا میرا !!!چائے کا کپ میز پر رکھتے " اسنے ہچکچاتے ہوئے پوچھ لیا جس پر ندیم کے چہرے کی ازلی سنجیدگی واپس آگئی تھی"

ہاں تمہارا آپریشن تو ضرور ہو گا لیکن اس سے پہلے تمہارے کچھ ٹیسٹ ہونگے ایم آر آئی کروانی پڑے گی تمہارا کمپلیٹ باڈی چیک اپ ہو گا تمہارے آپریشن میں میری ہیلپ کے لیے ایک اور سینئیر ڈاکٹر آرہے ہیں ایک بار ان سے تمہارا کیس ڈسکس کرنا پڑے گا ایکچولی تمہاری ڈِسک ڈیمج ہوئی ہے تو ہمیں دیکھنا پڑے گا ہم کتنا ریکور کر سکتے ہیں اور اس میں رِسک کیا کیا ہیں تو شاید ایک دو ماہ تمہیں رہنے پڑا کیونکہ ہم تمہیں تمہارے پیروں پر کھڑا کیے بغیر جانے نہیں دیں گے تو تمہیں یہی رہنا ہو گا ".

تو یہاں کوئی جگہ ہے ایسی جو ہمیں رینٹ پر مل سکے!" ندیم نے حیرت سے اسے دیکھا "کیا مطلب آپ لوگ یہی میرے گھر پر رہنے والے ہیں !"

نہیں ڈاکٹر ایسا نہیں ہو سکتا! روبا نے پہلے حیدر کو دیکھا پھر ندیم کو" حیدر ٹھیک کہہ رہے ندیم بھائی اتنی دیر ہم آپ لوگوں تنگ نہیں کرنا چاہتے آپ ہمیں کوئی اپارٹمنٹ رینٹ پر دلوا دیں ".

روبا امی نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا تھا اور وہ حیدر کا ٹریٹمنٹ تھا حیدر کا ٹریٹمنٹ کرنے کے لیے میں نے اپنے کتنے کیسز پینڈنگ پر چھوڑے ہیں مجھے آپ سے زیادہ

جلدی ہے حیدر کے ٹھیک ہونے کی تا کہ میں دوسروں کو دیکھ پاؤں یہ میرے پاس رہے گا اسکی اپرووومنٹ پر میری نظر رہے گی اور جہاں تک رہی بات رینٹ کی تو حیدر کے ٹھیک ہونے کے بعد وہ سب میں سود سمیت لے لوں گا تو اور بحث نہیں تم لوگ یہی رہو گے۔ انھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پر پھر اثبات میں سر ہلا دیا اس پوری بات چیت کے دوران نازی بس مسکرا کر ندیم کو کو ہی دیکھ رہی تھی اسکی ہاں میں ہاں ملا رہی تھی جسے دیکھ کر روبا کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آگئی تھی چائے ناشتے کے بعد وہ برتن سمیٹنے لگی تو روبا بھی اسکا ہاتھ بٹانے لگی ندیم اور حیدر کے معاشرتی باتیں انھیں بور کر رہی تھیں وہ دونوں کچن سمیٹنے کے بعد کھانے کی تیاری میں تھیں روبا کب سے حیدر کو دیکھ رہی تھی جو ہنس ہنس کر ندیم سے باتیں کر رہا تھا ۔"کیا ہوا تھا؟ نازی کے سوال پر اسنے حیدر کو چھوڑ کر اسے دیکھنا شروع کر دیا" آرمی میں تھے میشن کے دوران ریڑھ کی ہڈی میں گولی لگنے کے وجہ سے چل نہیں پائے "ڈاکٹرز نے بھی انکار کر دیا۔

ندیم کرلیں گے انکے ہاتھ میں بہت شفا ہے آج تک انکا کوئی کیس ناکام نہیں ہوا "
سوائے ایک کے!!وہ شرمندہ سی ہو کر گردن جھکا گئی تھی روبا کو کچھ حیرت ہوئی مگر
پھر سر جھٹک دیا۔

"شادی کے کتنے عرصے بعد ہوا تھا یہ حادثہ ؟اسکے دوسرے سوال پر روبا کو حیرت کا
جھٹکا لگا پھر کچھ سوچ کر مسکرا دی "شادی سے پہلے ہوا تھا۔"اس بار حیران ہونے کی
!" باری نازی کی تھی "پھر بھی شادی کر لی پسند کرتی تھی لو میرج ہے

اس سوال پر اسنے گہرا سانس لیکر حیدر کو دیکھا "میں ونی ہوئی تھی حیدر کے ساتھ مجھے
سزا کے طور انکی زندگی میں شامل کیا گیا تھا!"اسنے نظر اٹھا کر نازی کو دیکھا جسکے ہاتھ
رُک چکے تھے اسنے پڑھا تھا اس رسم کے بارے یہ بھی کہ پاکستان سندھ میں یہ رسم
آج بھی کی جاتی ہے مگر اسنے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہاں امریکہ میں کسی ایسے
." جوڑے کو ملے گی جو اس رسم کی بھینٹ چڑھ چکے ہونگے

"چھپی ہوئی رحمت وہ رسم میرے Blessing in disguise مگر وہ کہتے ہیں نہ
!" لیے وہی ثابت ہوئی تھی ورنہ شاید میں انھیں کھو دیتی

"امی بہت ذکر کرتی ہی تمہارا ہے یاد کرتی ہیں؟"

"آسیہ آنٹی میری فرشتہ ہیں انھی کی وجہ سے حیدر میری زندگی میں ہیں میں اپنی بے واقوفی میں چھوڑ آئی تھی حیدر کو میں انکی حالت دیکھ کر ڈر گئی کراچی چلی گئی جاب شروع کر دی آنٹی کے پاس بھی پین گیسٹ بن کر رہی تھی پھر ایک دن میں نے بہت برا خواب دیکھا تب آنٹی کو میں نے سب کچھ بتا دیا تو انھوں نے مجھے سمجھایا مجھے حیدد کے پاس واپس بھیجا آج انھیں کی وجہ سے ہم ساتھ ہیں اور اب بھی وہ مجھ پر اتنا بڑا احسان کر رہی ہیں۔" نازی غور سے اسکی باتیں سن رہی تھی کہ کب چھری آلو سے پھسل کر انگلی کاٹ گئی پتہ ہی نہیں چلا ایک بلند چیخ اسکی منہ سے نکلی تو روبا ہڑبڑا کر اسکی جانب بڑھی حیدر اور ندیم بھی دیکھنے لگے "کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں ندیم بھائی نازی بھابھی کے ہاتھ پر چھُری لگ گئی ہے!"

"دھیان سے کام نہ کرنے کی تو قسم کھا رکھی ہے اسنے! اسکی خفگی پر حیدر اور روبا دونوں اسے دیکھتے رہ گئے تھے نازی ہاتھ سنبھالتی کچن میں چلی گئی کاوئنٹر پر جھکی ٹیپ کے نیچے ہاتھ کیے وہ بے آواز رو رہی تھی۔

ندیم جھک کر حیدر کے پاؤں سے جوتے نکالنے لگا تو وہ گھبرا گیا "ڈاکٹر یہ کیوں کر رہے ہیں!! ندیم نے خفت سے اسے دیکھا "حیدر میں ڈاکٹر ہوں اور تم پیشنٹ یہ کام ہے میرا فورمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اہستہ سے اسکا جوتا اتارا اسکی جانچ کی " روبا کہہ رہی تھی تمہیں پیروں میں درد محسوس ہوا تھا۔" جس پر اسنے نفی میں سر ہلا "دیا ندیم نے حیرت سے اسے دیکھا "مطلب؟

روز جب بھی مالش کرتی تھی سوئیاں چبھو کر دیکھتی تھی جب مجھے کچھ بھی محسوس " نہ ہوتا تو اُداس ہو جاتی تھی مجھے اچھا نہیں لگتا تھا اسلیے اس دن ایسے ہی کہہ دیا کہ درد "ہوا تھی اس دن وہ بہت خوش تھی۔

ہاں اسکی آواز میں محسوس ہو رہی تھی چلو خیر کوئی بات نہیں کل تمہارے ٹیسٹ " کرواتے ہیں دیکھتے ہیں ابھی تک آرام کرو اور مجھے ہوسپیٹل جانا ہے کل ملتے ہیں!"

اس سے مل کر کر وہ باہر چلا گیا۔ حیدر دیکھ سکتا تھا شاہ کھیلتے کھیلتے بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے بچپن سے ہی بچے بہت پسند تھے یشمان کے لاڈ بھی وہ اسی لیے اُٹھاتا تھا چچا کے خلاف جا کر اسنے اسے فون لیکر دیا بائیک لیکر دی اور اس بار اسے لیپ ٹاپ گفٹ

کرنا تھا مگر اس سے پہلے ہی وہ چلا گیا۔پہیوں کو دھکیلتا وہ شاہ کے پاس پہنچا تو بلکل ساکن اسے دیکھنے لگا حیدر نے مسکرا کر ہاتھ بڑھایا"اسلام علیکم شاہ زمان میں حیدر ہوں!"وہ ابھی بھی اسے گھورے جا رہا تھا"میرے دوست بنو گے!" مگر وہ ویل چیئر کو ہاتھ لگا رہا تھا"یہ۔۔۔یہ گاڑی آپکی ہے!"اسکی بات پر وہ ہنس دیا"جی یہ گاڑی میری ہے !"

"مم۔۔۔میری تو ایسی نہیں ہے اس پر بیٹھنے کے لیے بڑا ہونا پڑتا ہے میں بھی بڑا ہو کر اس پر بیٹھو گا!"حیدر نے تڑپ کر اسے اپنی جانب کھینچا"اللہ نہ کرے آپ کبھی اس پر بیٹھو یہ اچھی گاڑی نہیں آپکی والی زیادہ اچھی ہے!حیدر نے اسے اٹھا کر گود میں بیٹھایا اور وہ بیٹھ بھی گیا"پاپا لائے تھے پر اب پاپا نہیں لاتے اور غصے میں رہتے ہیں ماما کو بھی ڈانٹتے رہتے ہیں میں نے ماما کو روتے دیکھا ہے!"حیدر کو حیرت ہوئی تھی لیکن اسکی باتیں سُنی جانا بھی اسے مناسب نہیں لگا تھا اسلیے اسے بھی منع کر دیا"ایسی باتیں نہیں کرتے چلو میں آپکے ساتھ کھیلو!"وہ کود کر اُترا"فُٹ بال کھلیں!"حیدر نے منہ بسور کر اسے دیکھا"مجھ سے نہیں کھیلا جائے گا ڈرائنگ بنائیں میں بھی بناتا ہوں!"

اس پر اسکی آنکھیں چمک گئی تھیں "ہاں میرے پاس اتنے سارے کلرز ہیں پاپا لائے تھے چلیں میں دیکھاتا ہوں !اسنے حیدر کی انگلی پکڑی تو اسنے بھی پہیے آگے کی جانب دھکیل دیے !"

⊙⊙⊙⊙⊙

روبا آپ اپنا سامان سیٹ کرلیں اور کسی چیز کی بھی ضرورت ہوئی تو مجھے بتادیجیے گا اور آپ آرام کرلیں !"اسنے مسکراکر اثبات میں سر ہلایا اور سامان رکھنے لگی نازی بھی اسکی مدد کررہی تھی جب اسکے بیگ سے فوٹوز گری وہ پوری فیملی کی تھی اور دوسری روبا کی فیملی کی "یہ کون کون ہے !"الماری میں کپڑے رکھتے اسنے مُڑ کر دیکھا "یہ میری فیملی ہے یہ امی یہ میری بہن زیبا اور یہ بختاور میرا بھائی !"

آپ اپنی فیملی سے ملتی ہی مطلب مجھے اس رسم کے بارے میں جتنا پتا ہے لڑکی کا " تعلق بلکل ہی ختم ہو جاتا ہے ؟"

ایسا بھی نہیں ہوتا کچھ فیملیز اچھی ہوتی ہیں جیسے حیدر کی فیملی انھوں نے نا صرف " بختاور کو معاف کیا مجھے بھی کبھی اس بات کا احساس نہیں دلایا حیدر کی وجہ میں نہیں

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

جاتی گھر اور وہ اس بات پر وہ خفا بھی رہتے ہیں ویسے وہ ہیں کہاں باہر تو نہیں ہیں!"
نازی نے بھی نفی میں سر ہلایا سامان وہیں چھوڑ وہ باہر آگئی ڈرائنگ روم سے ندیم کی
کمرے تک اور پھر نازی کا اپنا کمرا مگر وہ دونوں وہاں بھی نہیں۔"شاہ بھی نہیں ہے
دونوں ایکساتھ تو نہیں!"روبا نے پریشانی سے ادھر اُدھر دیکھا پھر آخری کمرے کو
امید سے کھولا تو سامنے بیڈ پر گھٹڑی بنا شاہ سو رہا تھا اور حیدر اسکے آس پاس سے پیپر
اکٹھے کر کے رکھ رہا تھا پھر اس پر بلیکنٹ دی کلرز اٹھا کر دراز میں رکھنے لگا تو ان دونوں
پر نظر پڑی جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اسنے نازی کو دیکھ کر نظریں جھکا لیں پھر
روبا سے مخاطب ہو گیا وہ یہ مجھے ڈرائنگ کر کے دکھا رہا تھا پھر کھیلتے کھیلتے سو گیا!"
اسے آپ اچھے لگے ہیں ورنہ شاہ ہر کسی سے یوں نہیں ملتا بہت چھوئی موئی سی "
شخصیت ہے اسکی!"حیدر نے محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا"بہت پیارا ہے
پہلے مجھے بھی دیکھ رہا تھا پھر دوست بن گیا ابھی کل اسنے مجھے فٹ بال کھیل کر دیکھانا
ہے!نازی ہنس کر وہاں سے چلی گئی تھی حیدر ابھی بھی ہاتھ کی پُشت سے شاہ کے
چہرے کو چھو رہا تھا"حیدر!اسکی آنکھوں کی نمی دیکھ کر اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

"یشمان بھی ایسا ہی تھا بہت پیارا ہر وقت بھائی مجھے بھائی میرے لیے یہ لانا بھائی میرے سکول میں فنکشن ہے میں اپکا یونیفارم پہن جاؤں بب بھائی میرے ساتھ مری چلیں !!!اسکی لڑکھڑاتی آواز کو محسوس کرکے روبا نے اسے خود میں سمیٹ لیا تھا" وہ کیوں چلا گیا کیوں اتنی کم سانسیں کیوں لایا تھا!اسکی گردن میں چہرا چھپائے وہ رو رہا تھا روبا بھی خود پر ضبط کرکے بیٹھی تھی اسے آج پھر شرمندگی ہو رہی تھی "ائم سوری حیدر ائم ریئلی سوری بختو کی ایک غلطی کی وجہ سے سب تباہ ہو گیا!"اسکی بات پر وہ مزید اس میں سمٹ گیا اسے خود میں بھینچ لیا۔

⊙⊙⊙

گیسٹ روم میں لانے کے بعد روبا نے ہی اسکی فریش ہونے میں مدد کی تھی اس بات کے لیے وہ خود کو تیار کرکے لائی تھی اب حیدر اس سے شرمندہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ یہاں وہ روبا کو خود لایا تھا ہر پہلو پر سوچنے کے بعد ورنہ وہ کسی مرد کے ساتھ آتا مگر یہاں ندیم تھا جسکی وہ لوگ زمہ داری تھے دروازے پر دستک ہوئی" وہ یہ!نازی نے ساتھ کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا جو حُلیے سے وارڈ بوائے لگ رہا تھا"ڈاکٹر ندیم

نے مجھے بھیجا ہے حیدر رضا کے کام کے لیے انکا نرس ہی سمجھ لیں! ان دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا انھیں اس بات کا بلکل بھی اندازہ نہیں تھا وہ ڈاکٹر جو کسی کی بات مطلب کی بغیر نہیں سُنتا وہ اُنھیں اتنا پروٹوکول دے گا۔ نرس کو اسکے پاس چھوڑ کر وہ نازی کے ساتھ باہر آگئی تھی کھانا تیار تھا مگر کھانے والے صرف تین لوگ میز پر بیٹھے اچانک روبا کے سوال نے نازی کو حیران کر دیا" آپ ٹھیک ہیں؟

"ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہوا ہے!"روبا نے یہ سوال اسے گہری سوچ میں مبتلا دیکھ کر کہا تھا اسکے جواب پر اثبات میں سر ہلا کر وہ دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گئی۔ کھانے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو وہ کھڑکی کے پار کا منظر دیکھ رہا تھا بڑی بڑی اونچی عمارتیں دھوپ میں چمکتے انکے شیشے آسمان پر پرندے کا کوئی نشان نہیں تھا وہ بیزاری سے سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ اچانک کھڑکی کے شیشے میں روبا کا عکس دیکھ ویل چیئر گھمائی لیکن اس بات سے ناآشنا کی وہ زیادہ قریب ہے ویل چیئر کے گھومتے ٹائر کی زد میں اسکے پیر کی انگلیاں آگئی تھیں "آہ!! پیر پکڑتی وہ رکوع کے بل جھکی تو وہ گھبرا گیا اسنے ہمت کر کے ویل چیئر پیچھے کی جس سے ٹائر کے نیچے آیا انگوٹھا باہر نکلا، جس

دیکھ کر حیدر کا منہ کُھلا رہ گیا تھا" سوری سوری !!!اسکا پاؤں دیکھنے کے لیے وہ جھکا تو اسنے روک دیا" کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں !"

ایسے کیسے ٹھیک ہو آپکے چہرے سے صاف لگ رہا ہے درد ہو رہا ہے دیکھائیں مجھے " !اسے بیڈ پر بیٹھا کر اسکا پاؤں اپنی گود میں رکھا نرمی سے انگوٹھے کو سہلایا تو وہ کچھ گھبرا سی گئی اپنے پیر پر رینگتی اسکی انگلیوں کو محسوس کر کے اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی چہرے پر بھی حیا کا رنگ اُتر آیا تھا آہستہ سے اسکے ہاتھ سے اپنا پیر نکالا اور دوپٹہ سیدھی کرتی اُٹھ گئی "ممم۔۔۔۔میں ابھی آئی !مگر حیدر نے اسے کھینچ کر پھر بیڈ پر بیٹھا دیا" جب سے آئی ہیں ایک بار بھی ٹِک نہیں بیٹھیں میں سو گیا تھا اسکا مطلب یہ نہیں مجھے پتہ نہیں چلا کہ آپ سوئی نہیں ہیں چلیں آرام کریں !اسکی ضد کے آگے اسنے ہتھیار ڈال دیے تھے اپنے ہاتھوں سے اسے بلیکنٹ اوڑھانے کے بعد محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا" اتنا مت تھکایا کریں خود کو !انگوٹھا اسکے ماتھے پر رب کرتے اسے آنکھیں بند کرنے کے اشارے کر رہا تھا اور وہ دیوانوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی" آئی لو یو !حیدر کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی "ہمم !!"اسکے ہمم کہنے

پر اسے تھوڑا بُرا تو لگا تھا پر سر جھٹک کر آنکھیں بند کر گئی نیند تو پہلے سے بو جھل کئے ہوئے تھے کافی دیر اسکے بالوں میں یونہی انگلیاں چلاتے وہ اسے دیکھتا رہا پھر جب احساس ہوا کہ وہ سو گئی ہے تو بلیکنٹ ٹھیک کر کے مُڑنے لگا تھا سائیڈ ٹیبل پر موجود اسکا پرس گر گیا چند سامان کہ ساتھ ایک ڈائری بھی گری تھی مشکل سے جھک کر وہ سامان اٹھا رہا تھا ڈائری اٹھا کر رکھنی چاہی تو کُھلے ورق نے ہاتھ وہیں ساکن کر دیے

12 جنوری 2023 یہ تو ان دونوں کے نکاح سے ایک دن پہلی کی تاریخ تھی

جنوری 2023 یہ تو ان دونوں کے نکاح سے ایک دن پہلی کی تاریخ تھی نظریں 12 نیچلی تحریر پر پڑی (زندگی عجیب دوہرا ہے پر لے ائی ہے نا جانے کل جرگہ میری زندگی کا کیا فیصلہ کرے گا مگر) اس سے آگے وہ نظریں پھیر گیا "یہ غلط ہے کسی کی ڈائری یوں پڑھنا بری بات ہے !ڈائری سمیٹ کر اسکے پرس میں رکھنی چاہیے پھر ہاتھ رُک گئے وہ جاننا چاہتا تھا نکاح سے پہلے اسکے دل میں کیا چل رہا تھا مگر یہ اسکی پرسنل ڈائری ہے پر اس رشتہ میں کیا ذاتی ڈائری ہاتھ میں پکڑ کر بالکونی کے قریب آیا

ایک نظر اسے دیکھ پھر بالکونی کا دروازہ بند کر دیا گہرا سانس لیکر ڈائری کھولی (20 نومبر 2022

آج ایک حادثہ ہو گیا کسی لڑکے کی کتابیں میں غلطی سے لے آئی وہ چیختا رہ گیا مگر میں نظر انداز کر کے آگئی کہ بات کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے مگر وہ سچ کہہ رہا تھا کہ وہ میں اسکی کتابیں لے آئی ہوں اب کل اسکے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا مجھے تو اتنی شرمندگی ہو رہی ہے کیسے واپس کروں گی") اسنے ورق پلٹا۔۔

نومبر 2022۔۔ 21)

کر دیں کتابیں واپس کر دیں آج بھی اسنے بہت بات کرنے کی کوشش کی مگر میں نے کوئی جواب نہیں دیا مگر نا جانے کیوں مجھے اس لڑکے سے خود آنے لگا ہے کیونکہ وہ عام لڑکوں کی طرح ہنس کر بات نہیں کرتا سنجیدگی سے بات کرتا اور جو مرد کسی عورت سے سنجیدگی سے بات کرے وہ آوارہ کیسے ہو سکتا ہے مگر مجھے کیا میں تو چاہتی ہوں وہ دوبارہ کبھی نہ ملے...) اسکے ماتھے پر بل آگئے تھے کون ہو سکتا ہے وہ لڑکا اسی سوچ کے تحت اسنے اگلا صفحہ کھولا

دسمبر 2022 4)

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ کیوں وہ بار بار ٹکراتا مجھ سے اور آج تو اتنی انسلٹ بھی کی میری اور میری دوستیں بھی مجھے ہی غلط کہہ رہی ہے کیا میں سچ میں غلط ہوں ہانیہ کہہ رہی تھی وہ مجھے پسند کرتا ہے شاید کیا سچ میں ایسا ہے کیا مجھے سچ میں لڑکوں پر یقین کرنا چاہیے کیا مجھے اسے ایک موقع دینا چاہیے !") حیدر کو اب اس لڑکے سے جلن ہونے لگی تھی مگر اسکی سوچ ابھی تک یہ نہیں سوچ پائی تھی کہ وہ ذیشان بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اتنا کچھ روبانے اسے کبھی نہیں بتایا تھا منہ بناتے اسنے روق پلٹا

دسمبر 2023 15)

وہ کہتا ہے اسے مجھ میں دلچسپی ہے وہ کیوں مجھے ہر جگہ مل جاتا ہے کیوں اسکی اور میری سوچ اتنی ملتی ہے اب تو مجھے بھی اس میں دلچسپی ہونے لگی ہے نا چاہتے ہوئے بھی وہ میری سوچ میں آ ہی جاتا ہے وہ پیارا ہے کسی کو بھی اپنی طرف کھینچنے کی کشش رکھتا ہے آج باتوں میں اسنے اپنے ایک دوست کا بھی ذکر کیا تھا شاید بیسٹ فرینڈ ہے

اسکا۔۔۔۔) چلو اب بیسٹ فرینڈ بھی آگیا سٹوری میں ایک لمحے کو ڈائری بند کر کے شیشے سے روبا کو دیکھا جو ابھی تک سو رہی تھی پھر کھول لی

دسمبر 2022 29

آج تو بال بال بچی ورنہ ساری رات جیل میں گُزارنی پڑتی اگر میجر ذیشان نہ ہوتا ہاں یہی نام ہے اسکا) حیدر کے ہاتھ کانپ گئے تھے(اگر آج ذیشان نہ ہوتا تو شاید میری عزت بھی جاتی مگر شکر کہ وہ پہلے سے پولیس سٹیشن میں تھے کیا ڈانٹا انھوں نے پولیس آفیسر کو کیا کہا تھا ہاں اگر اب اس لڑکی کو نظر اٹھا کر دیکھا تو آپکو اٹھانے پوری بٹالین آئی گی ہانیہ سہی کہتی ہے مجھے ذیشان کو ایک موقع دینا چاہیے مگر ابھی نہیں آہستہ آہستہ۔۔۔۔۔) اسکے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔اسکے ہمت نہیں ہو رہی تھی ورق پلٹنے کی وہ کتنی خوش تھی ذیشان مجھ سے پہلے اسکی زندگی میں آیا تھا وہ اسکے قابل تھا بوجھل دل کے ساتھ اسنے ڈائری دوبارہ کھولی

جنوری 2023۔۔۔ 4 "

آج ہمارے بیج کا آخری دن ہے یونی میں آج میں گاؤں واپس جا رہی ہوں ذیشان (آیا تھا کچھ کہا نہیں اسنے ایک لیٹر پکڑا گیا میں نے اسے کھولا نہیں گھر جا کر سکون سے بیٹھ کر پڑھو گی کہ کہنا کیا چاہتے ہیں ویسے تو مجھے پتہ ہے اس میں کیا ہو گا مگر ابھی ہمت نہیں ہو رہی دوسری لڑکیوں کے سامنے اسے کھولنے کی۔۔۔۔۔۔) اس سے آگے وہ پڑھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس سے آگے ایک درد کی لازوال داستان شروع ہو جانی تھی سب ختم ہونے والا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اسکی خوشیوں کو لگتی آگ کا سوچ کر آنکھوں نے کھارا پانی چھوڑ دیا اسنے غصے سے ڈائری بند کی تیز تیز ویل چیئر اندر کی جانب بھگائی اسکے چہرے کو ایک نظر دیکھ ڈائری دراز میں رکھی اور نم آنکھوں سے اسے دیکھا "ائم سوری روبا میں نے تمہاری ہر خوشی برباد کر دی۔ میرا سارا بوجھ تم پر آ گیا ائم سوری تم اور ذیشان ایک دوسرے کے لیے بہت بہترین تھے میں تو ایسے ہی آ گیا بیچ میں مجھے مر جانا چاہیے اگر میں ٹھیک نہیں ہوا نہ تو تمہیں تمہاری زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا چھوڑ دوں گا تمہیں میں ذیشان سے کہہ دوں گا انتظار کرے لیکن اگر میں ٹھیک ہو گیا تو تمہیں اتنی خوشیاں دو گا اتنی کہ تمہیں سمیٹنے کے لیے جگہ نہیں ملے گی تم مجھ سے محبت کا اظہار کرتی میں جواب نہیں دیتا کیونکہ مجھے میرے ہی الفاظ

کھو کھلے لگتے ہیں صرف زبان سے کہہ دیناہاں کر تا کافی تھوڑی ہو تا جتنا تم میرے لیے کرتی ہو اسکا تو ایک فیصد بھی ادا نہیں کر پاتا اسلیے اظہار کر کے تمہیں خود سے باندھنا نہیں چاہتا اب آخری امید یہی آپریشن ہے اگر کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ورنہ میری محبت میں دفنا کر چھوڑ دوں گا تمہیں میں نہیں جانتا تم کیوں لوٹ کر آگئی کیا ہوا کیا نہیں لیکن یہ تمہارا سب سے بڑا خسارہ تھا۔" اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگا کر پھر دل کے مقام پر رکھ لیا حیدر نے ڈائری آدھی پڑھی آگے پڑھتا تو شاید جان پاتا کہ خساروں کو خوش آمدید کہہ کر آئی تھی وہ۔۔۔۔

⊙⊙⊙

شام کو کہیں جا کر اسکی آنکھ کھُلی تھی انگڑائی لیتے اسنے آنکھیں کھولیں تو وہ ابھی کھڑکی سے ڈھلتے سورج کو دیکھ رہا تھا روبا نے پر سکون مسکراہٹ سے اسکی جانب قدم بڑھائے "تو یہاں بھی آپ نے ایسی جگہ ڈھونڈ ہی لی! روبا کی آواز سُن کر اسنے ہاتھ چہرے پر پھیر کر خود کو کمپوز کیا روبا نے ویل چیئر گھما کر اسکا رُخ اپنی جانب کیا ابھی وہ بات کرتی اسکے چہرے کو دیکھ کر حیران رہ گئی آنکھوں میں سُرخی اداس چہرا" حیدر کیا

ہوا ہے اپکو؟" اسنے مصنوعی مسکراہٹ سے اسے دیکھا" کچھ بھی تو نہیں ایسے بس سفیان اور چچا کی یاد آگئی تھی ابھی اس وقت سفیان مجھے باتیں سنا رہا ہوتا ہے نہ اسلیے!" روبا نے پیار سے اسکے بال سنوارے "سوری میں کچھ زیادہ ہی سو گئی نہ تو۔۔۔!" حیدر نے ایکدم اسکا ہاتھ جھٹک دیا" میں بچہ نہیں ہوں روبا میں ٹھیک ہوں! بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ باہر دیکھنے لگا روبا چند لمحے حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پر اپنے بیگ پر پڑی کچھ سوچتے ہوئے اسنے اندر دیکھا تو ڈائری نہیں تھی اسنے ادھر اُدھر دیکھا مگر وہ نظر نہیں آئی پھر دراز کھولا تو وہ سامنے ہی پڑی تھی اسنے گہرا سانس لیا حیدر ہر چیز سنبھال کر رکھنے کا عادی تھا ڈائری نکال کر ورق گردانی کی" کہاں "تک پڑھی؟" اسکے سوال پر اسنے حیرت سے اسے دیکھا" کک۔۔۔ کیا مطلب؟

ڈائری کہاں تک پڑھی؟" چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ اس سے سوال کر رہی " تھی اور وہ شرمندہ سا ہو رہا تھا" ائم سوری روبا میری وجہ سے تمہارا اور ذیشان کا ریلیشن خراب نہ ہوتا کاش تم وہ لیٹر وہیں کھول کر پڑھ لیتی اسے جواب دے دیتی تو ۔۔۔۔ڈائری ہاتھوں میں تھامے وہ پنجوں کے بل اسکے پاس بیٹھی ڈائری اسکے

ہاتھوں میں رکھی "مجھے شکایت رہی ہے حیدر کہ آپ چیزیں ادھوری چھوڑ دیتے ہیں لیکن التجا کر رہی ہوں اسے ادھورا مت چھوڑیں پلیز کچھ سوال اسلیے بھی رہ جاتے ہیں کہ ہم انکے جواب تلاش کرنا چھوڑ دیتے ہیں اپنے سوالوں کے جواب ڈھونڈیں خود کو الجھائیں مت!ڈائری اسے پکڑا کر وہ باہر چلی گئی تھی وہ کتنی ہی دیر ڈائری کو دیکھتے رہا پھر باہر سے رونے کی آواز سن کر باہر آگیا سامنے ہی روبا اور نازی شاہ کو گود میں بیٹھائے چُپ کروا رہی تھیں تیز پہیے گھوماتا وہ ان تک پہنچا تو اسے دیکھ نازی نے شاہ کا چہرا اوپر اٹھایا ءوہ دیکھو اپکا فرینڈ آگیا وہ کہیں بھی نہیں گیا!

شکر ہے حیدر آپ آگئے میں بلانے ہی جا رہی تھی ابھی سو کر اٹھا ہے آپکو ڈھونڈ رہا ہے!اسنے پیار سے اسے اپنی جانب کھینچا"ارے میں تو ادھر ہی تھا آپ کیوں رو رہے ہو!"اسے گود میں بیٹھا کر اسکا چہرا صاف کیا"آپ کہاں تھے مجھے لگا پاپا نے آپکو بی ڈانٹ کر بھگا دیا جیسے ماما کو ڈانٹتے ہیں!"اسکی بات پر نازی چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر شرمندہ سے وہاں سے اُٹھ گئی حیدر اور روبا کو تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سچوئیشن کو ڈیل کیسے کریں تبھی شاہ نے حیدر کا چہرا ہاتھوں میں تھاما"فرینڈ میری ٹیچر

نہیں آئی آج ہم پڑھائی کریں!"نازی انکے لیے شام کی چائے لائی تھی ءٹیچر نہیں "آئی مطلب آپ سکول نہیں جاتے

نہیں ندیم نے کہاہے کہ نرسری پریپ ہم اسے گھر پر پڑھائیں گے اور کلاس ون مین اسکا ایڈمیشن کروائیں گے ایکچولی وہ بہت پیار کرتے ہیں اس سے انھیں انہیں لگتا "!جب کوئی اسے ڈانٹے اسلیے۔۔۔۔

پیار کیاہوتاہے؟"شاہ کے معصوم سوال پر ان تینوں نے مسکرا کر اسے دیکھا حیدر " نے اسکے گال کھینچے "پیار ہوتاہے خیال رکھنا جیسے آپکی ماما اور بابا اپکا خیال رکھتے ہیں اپکے کھانے کا کھیلنے کا آپکو چوٹ نہ لگ جائے اپکے ساتھ کھیلتے ہیں اتنی ساری باتیں "!کرتے ہیں ہنستے ہیں یہ پیار ہوتاہے

باباتوماماکاخیال نہیں رکھتے تو.....!!!شاہ!!!نازی کی کرخ آواز پر شاہ سمیت وہ بھی " گھبرا گئے تھے "بہت بولنے لگے ہو آپ ادھر آئیں!اسنے نرمی سے اسے حیدر کی گود سے اتارا"آپ دونوں چائے پیے میں اسے کچھ کھلا دوں!اسے لیکر وہ چلیں گئی تھیں "حیدر بھی گہری سوچ میں غرق ہو گیا تھا۔"کیاہوا حیدر؟

نہیں ہونا چاہیے نیچی مسائل کا اثر بچوں پر نہیں ہونا چاہیے کچے ذہنوں میں کب " کونسی بات پکی ہو جائی پتہ نہیں چلتا وہ بہت چھوٹا ہے ڈاکٹر ندیم اور انکی وائف کے جو بھی ایشوز ہیں یوں بچے کے سامنے نہیں ہونے چاہیے ہمارے ملک میں بہت سی تعداد ایسے بچوں کی ہے جو اپنے ماں باپ کے جھگڑوں سے فرسٹریٹڈ ہیں پریشان رہتے اپنی پڑھائی پر توجہ نہیں دیتے گھویلو ماحول بچے کے ذہن پر گہرا اثر رکھتی لڑائی جھگڑے سے بھرا ماحول ہمیشہ ایک متاثر اور تنگ نظر دماغ بناتا ہے جسنے جو بچپن سے دیکھا ہو اسے لگتا ہے یہی سچ ہے اور وہ بلکل ویسا ہی بن جاتا ہے۔" روبا نے پریشانی سے ڈائنگ ٹیبل۔پر بیٹھی نازی کو دیکھا جو چیچ شاہ کی طرف بڑھائے اسکے ہاتھ قابو میں کیے کھلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

۞۞۞

ندیم سے ملاقات انکی رات کے کھانے پر ہی ہوئی تھی وہ سب لوگ ڈائنگ پر بیٹھے تھے روبا اور نازی سرو کر رہی تھیں نازی نے اسے کتنی بار کہا کہ تم رہنے دوں "نہیں ! اب تو ایک لمبے وقت کے لیے یہیں ہیں فارغ بیٹھ بیٹھ کر موٹی نہیں ہونا

" حیدر تمہیں صبح آٹھ بجے ہوسپیٹل آنا ہے مجھے پہلے جانا پڑے گا مگر تمہیں نِک وہ تمہارا نرس وہ تمہیں لے آئے گا اور ہاں روبا آپ حیدر کی ساری میڈیکل ہسڑی لیکر آئی ہیں نہ ؟ جس پر اسنے اثبات میں سر ہلا دیا وہ پھر حید د سے مخاطب ہو گیا" وہاں ہو سکتا ہے بہت زیادہ ٹائم لگ جائے تو روبا کو رہنے دیتے ہیں ! کھانا کھاتے اسنے چور نظروں سے حیدر کو دیکھا جو پریشان ہو گیا تھا روبا بھی بے چینی سے انھیں دیکھ رہی تھی ندیم نے پھر سوالیہ نگاہوں سے حیدر کو دیکھا تو اسنے نفی میں سر ہلا دیا ندیم کا جاندار قہقہ پورے گھر میں گونج گیا تھا روبا خجل سی ہو کر اٹھ گئی تھی نازی بھی ہنستی کچن میں چلی گئی .

" وہاں میرے علاوہ اور بھی ڈاکٹرز ہونگے تمہارے ٹیسٹ ہونگے وہ تم سے سوال بھی کریں گے تم گھبرانا مت انکے سوالوں کا اچھے سے جواب دینا بہت مشکل سے ٹیم شیڈول سے ہٹ کر مانی ہے !" سمجھنے کے انداز سے اسنے اثبات میں سر ہلایا۔

" ندیم بھائی کافی خوش مزاج ہیں !"روبا کے سوال پر نازی نے مسکرا آکر اسے دیکھا" ہاں ابھی تو بہت کم ہو گئے ہیں کالج میں اتنا شُغل لگاتے تھے ہر وقت کوئی نئی شرارت

کوئی نیاڈرامہ ہمارے کالج میں ایک لڑکا تھا اسکا رنگ بہت گہرا تھا ندیم پورا ایک مہینہ اس سے لڑکی بن کر بات کرتے رہے تھے اور دوستی کے نام پر ان سے جو ٹریٹ لیتے وہ الگ وہ جب بھی منع کرتا اسے کہتے تمہیں شیلا کی قسم اب اس بچارے کو کیا پتہ تھا کہ شیلا اور ندیم ایک ہی ہیں اور جب اسے پتہ چلا تھا جوتا پکڑ کر وہ پیچھے اور ندیم پورے کالج میں بھاگ رہے تھے۔وہیں پہلی دفعہ ملی تھی میں ندیم سے اب تو بہت کم ہو گئے ہیں کام کی وجہ سے بہت بزی رہتے ہیں !"

اور شاید غصے بھی !روبا کی بات پر اسکا ہاتھ وہیں رُک گیا تھا مصنوعی مسکراہٹ سے " اسنے روبا کو دیکھا" آپ شاہ کی باتوں پر غور نہ کیا کریں وہ تو بچہ ہے مسائل تو ہر گھر میں ہوتے ہیں نہ !"باؤل اٹھا کر وہ باہر چلی گئی پیچھے روبا نے ماتھے پر ہاتھ مارا" فٹے منہ تیرا روبا پتہ نہیں وہ کیا سوچ رہی ہو نگی !"۔

شاہ کھانے کے دوران بھی اپنی میٹھی آواز میں حیدر سے باتیں کر رہا تھا گول مٹول چہرا بڑھے بال جنہیں وہ بار بار ماتھے سے پیچھے کر رہا تھا ندیم حیرت سے حیدر اور اسکی باتیں سن رہا تھا" حیرت یہ تو کبھی کسی کے ساتھ اتنا گھلتا ملتا نہیں ہے !"

لیکن مجھ سے تو مل گیا ہے کیوں شاہ! اسنے پنچ بنا کر شاہ کی طرف کیا تو اسنے بھی "
بھرپور ردِ عمل دیا جس پر ندیم کو حیرت انگیز خوشی ہوئی تھی "شاہ میرے ساتھ بھی!
ایک نظر ندیم کو دیکھ کر وہ پھر پلیٹ کو دیکھنے لگا ندیم کو یہ بات محسوس تو ہوئی مگر اسنے
سر جھٹک دیا اسکا موڈ نہیں ہو گا۔

۞۞۞

حیدر اور روبا اپنے کمرے میں چلے گئے تھے انھیں گھر بات کرنی تھی۔نازی شاہ کو
سلانے کے بعد کافی کا مگ لیے ندیم کے کمرے میں آئی تو اسے دیکھ کر اسکے چہرے پر
کوئی تاثر نہیں آیا تھا "ندیم مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی!"
ہاں بولو! لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بعد اسنے جواب دیا "ندیم اپکا جو رویہ میرے "
ساتھ وہ اب ......!"
اتنا بے واقوف مت سمجھو کے حیدر اور روبا کھ سامنے میں تمہیں کچھ کہوں گا اتنی "
عقل ہے اب تم جا سکتی ہو مجھے کام ہے!" اسنے نفی میں سر ہلایا "نن۔۔۔ نہیں میں تو
کہہ۔۔۔۔۔

!!!

کہانہ جاؤں سمجھ نہیں آئی!اسنے دبے ہوئی غصے میں کہاتووہ گھبراکر چلی گئی "مین تو " کہناچاہتی تھی کہ آپکارویہ اب شاہ بھی محسوس کرنے لگاہے وہ حیدر سے اس بارے میں بات کرتاہے ندیم اپکابیٹادورہورہاہے آپ سے !!"

گھر پر بات کرنے کے بعد روبانے اسے بیڈ پر لیٹادیاتھااور خودوہ صوفے کی جانب چل دی "کہاں؟" بالوں کاجوڑے کھولتے اسنے پلٹ کراسے دیکھا "سونے !" وہاں کیوں یہاں کیوں نہیں!صوفے پر سکون سے بیٹھ کراسنے اسے دیکھا "کہانہ اس دن آوں گی جس دن آپ خودلیکر جائیں گے!" حیدرنے گہرااسانس لیکراسے دیکھا "دوپہر میں توسوگئی تھیں !"

"تب آپ تھوڑی دوسری سائیڈپر لیٹے تھے !"

روباپلیز آجائیں یہاں!" مگروہ اسے پیار سے دیکھتی کمفرٹراوڑھاکرلیٹ گئی "روبا! " روبا!اسکے دوبار بلانے پرجب اسنے کوئی جواب نہیں دیاتووہ چپ کرگیاپھرایک خیال کے تحت اسنے لیمپ آن کیااورڈائری نکالی ایک نظراسے دیکھاجومنہ تک کمبل

اوڑھے سو رہی تھی پھر ڈائری کھولی روبا نے تھوڑا سا کمبل نیچے کر کے دیکھا تو مسکرا دیں "ڈھونڈ لیں حیدر اپنے سوالوں کے جواب وہ سوال جو آپ مجھ سے پوچھ نہیں پاتے " اپنا ہر راز اسکے حوالے کر کے وہ سو گئی۔

پنے پلٹتے وہ بار بار اسے دیکھ بھی رہا تھا پھر 9 جنوری 2023 کی تاریخ پر ہاتھ رُک گئے۔

یہ کیا ہو گیا زندگی نے کیسا موڑ لے لیا میرا چھوٹا بھائی قاتل کیسے ہو سکتا ہے اور قتل (بھی کسی عام کا نہیں کیا زمینداروں کے بیٹے کا ہوا ہے جن سے ایک بار ابا جی الجھ چکے ہیں ابا نے بھی زمیندار عاشر سے مڈ بھیڑ کی تھی تب انھوں نے ابو کو کچھ دن جیل میں رکھا تھا اب پتہ نہیں اپنے بیٹے کے قتل پر بختو کے ساتھ کیا کریں زیبو اور امی کا رو رو کر بُرا حال ہے زیبو کہہ رہی تھی اگر انھوں نے ونی مانگ لی تو ہم کیا کریں گے مجھے خود بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔) اسنے ترس کی نگاہ سے روبا کو دیکھا جو اب گہری سانسیں لے رہی تھی پھر پیج پلٹا

جنوری 2023 10

آج یشمان کے قتل کو دوسرا روز ہے بڑی حویلی سے ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی (
انھوں نے کچھ کہا نہیں ہے نہ ہی پولیس آئی ہے پتہ نہیں انکے دل۔میں کیا چل رہا
ہے میری تو راتوں کی نیند اُڑی ہوئی ہے سوچا تھا گھر جا کر ذیشان کا خط پڑھ کر امی سے
بات کروں گی مگر یہاں تو محبت ہی داؤ پر لگ گئی ہے اگر فیصلہ ونی میں ہوا تو میں کسی
صورت زیبو پر انگلی نہین آنے دے سکتی وہ تو بچی ہے نا جانے اسکے ساتھ کیسا سلوک
ہو میں تو برداشت کرلوں گی مگر اسکا دکھ شاید نہیں اسلیے میں نے سوچ لیا ہے میں وہ
خط جلادوں گی جرگے کے فیصلے کے بعد!!!)اسے ایک بار پھر شرمندگی نے ان گھیرا
تھا۔

11 جنوری 2023

(کل رات اچانک آنکھ لگ گئی ایک عجیب خواب دیکھا ویل چیئر پر بیٹھا انسان مجھے
اسکے پیروں میں ڈال دیا گیا کیا مجھے کسی کی غلامی میں دے دیا جائے گا) اگر حیدر
ٹھیک ہوتا تو کوئی شک نہیں تھا وہ اس وقت حیرت سے اُٹھ بیٹھتا (اس کی شکل تو نہیں

دیکھ پائی لیکن اسکے ہاتھ پیر ضرور دیکھے تھے ناجانے کون ہو گا وہ اور مجھے کیوں دکھایا گیا وہ بھی ان دِنوں۔۔۔) اسنے حیرت سے روبا کو دیکھا ورق پلٹا

12 2023 جنوری

زندگی عجیب دوہرا ہے پر لے آئی ہے ناجانے کل جرگہ میری زندگی کا کیا فیصلہ کرے مگر میں اتنا جانتی ہوں کہ اگر کل فیصلہ ونی کا ہوا تو بہت کچھ بچ جائے گا اسلیے خاموشی سے سر خم کر دوں گی۔۔۔۔) اسنے بے چینی سے ورق پلٹا مگر آگے پنے خالی تھے بہت سارے ورق خالی تھی پھر تقریباً چند صفحوں بعد ایک اور تاریخ نظر آئی

2 ۔۔۔۔۔جون

یہ کیا ہو رہا ہے تین مہینے پہلے مین جس حیدر رضا کے ساتھ ونی ہوئی تھی جسے میں یہ کہہ کر چھوڑ آئی تھی کہ میں ساری زندگی ایک اپاہج کی غلام نہیں بن سکتی اسکے سیر اب کیوں ہونے لگے ہیں کیوں انکا وہ آخری بار کا چہرا میری نظروں میں گھومتا جتنا بھی سر جھٹکنے کی کوشش کر و وہ میرے ذہن میں آہی جاتا ہے ایسا کیوں ہو رہا ہے "

اللہ تعالیٰ بھی کوئی جواب نہیں دیتے کیا میں کوئی گناہ کر آئی ہوں جو مجھے سکون لینے نہیں دے رہا کیا میں نے حیدر کو چھوڑ کر کوئی غلطی کر دی ہے مگر میں تو اسلیے چھوڑ آئی تھی کہ وہ تو مجھ سے بہت شرمندہ ہوتے تھے اور انکو اس شرمندگی سے نجات دلانے کے لیے مجھے جانا مناسب لگا وہ کہتے تھے اگر فیصلہ کر و اور وہ سہی لگے تو اسکی صفائیاں مت دو اور اگر غلط لگے تو دیکھو کہا غلط ہے میں تو اپنے کیے کی صفائیاں ابھی تک خود کو دے رہی ہوں جو کسی طور بھی مجھے تسلی بخش نہیں لگ رہی تو کیا میرا فیصلہ غلط ہے لیکن کہاں سے..؟"اس سوال کا جواب تو وہ بھی جاننا چاہتا تھا ایک اپاہج کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہ کرنے کا فیصلہ کیسے اور کہاں غلط تھا اسنے صفے پلٹے پھر کتنیں ہی ورقوں کے بعد ایک تحریر دکھائی دی جس پر کوئی تاریخ نہیں تھی

مجھے میرے سوالوں کے جواب مل گئے کہ میرا فیصلہ کہاں غلط تھا آسیہ آنٹی نے (سب بتا دیا اور یہ بھی کہ مجھے اسے سہی کیسے کرنا ہے اسلیے میں نے واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے اور میں آج واپس جا رہی ہوں ہمشیہ کے لیے حیدر کے پاس اپنے حیدر کے پاس جو میرے ہیں جنہیں خدا نے میرے لیے چنا ہے میں نے گناہ کیا تھا انھیں چھوڑ

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

کر اسلیے دل بے چین تھا اور آج جب ان سے دوبارہ ملنے کی بات آئی تو کیسے زور زور سے دھڑک رہا ہے لیکن اسے راحت مل جائے گی حیدر جو مل جائیں گے !!اس سے آگے کئی تحریریں ائیں جن میں اسنے اپنے احساسات لکھے تھے حیدر کے بارے میں دعائیں لکھی تھیں اسکے ساتھ گزرا ہر خوبصورت پل لکھا تھا آخری تحریر کے بعد اسنے ڈائری بے چینی سے بند کی "یہ تو لکھا ہی نہیں وہ فیصلہ غلط کیسے تھا یہی تو میرا سب سے بڑا سوال ہے !اسنے پریشانی سے روبا کو دیکھا "اب یہ تو وہ خود ہی بتا سکتی ہیں یہ فیصلہ غلط کیسے تھا۔

۞۞۞

حیدر کھڑکی سے انکی صبح کو دیکھ رہا تھا آج وہ ایک نئی زندگی کی طرف پہلا قدم اٹھانے جا رہا تھا مگر اس سے زیادہ پریشان وہ اپنے سوال کے لیے تھے اسکی حالت کو سمجھتے روبا اسکا ناشتہ کمرے میں ہی لے آئی تھی چئیر اسکی ویل چئیر کے پاس رکھنے کے بعد لقمہ بنا کر اسکی جانب بڑھایا جسے اسنے چپ چاپ کھالیا اسکی معصومیت اور خاموشی دیکھ کر روبا کی چہرے پر پر سکون مسکراہٹ آگئی تھی "جواب ملے حیدر ؟ حیدر نے بے تاثر

نظروں سے اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا روبا نے حیرت سے اسے دیکھا ہر چیز تو "لکھی تھی اسنی "سب کچھ تو لکھا تھا؟

ہاں لکھا سب کچھ لکھا کیوں واپس آئیں کیا وجہ تھی لیکن میرا سب سے بڑا سوال " وہیں کا وہیں ہے! اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" مجھے چھوڑ کر جانے کا فیصلہ غلط "کیسے تھا؟

"نکاح سے پہلے یشمان کے قتل کے بعد میں نے جو کچھ لکھا وہ نہیں پڑھا؟ "

پڑھا تھا سب پڑھا تھا میں تمہارے خواب میں بھی آیا تھا مگر یہ میرے سوال کا " جواب تو نہیں تھا؟" اسنے مسکرا کر دوسرا لقمہ اسکی جانب بڑھایا" آپ بھی وہ نہیں سمجھ پائے جو میں نے سمجھ پائی تھی!" حیدر نے بے چینی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا" نکاح سے پہلے مجھے اس بات کا بلکل بھی علم نہیں تھا کہ جرگہ کیا فیصلہ کرے گا میرا نکاح کس سے ہو گا اور وہ معذور ہو گا یہ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا تو میرے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں تھی پھر میں نے آپکو خواب میں دیکھا یعنی اپکے آنے کی پیشن گوئی ہوئی تھی یعنی آپکو خدا نے میرے لیے چُنا تھا جب آپ سے نکاح ہوا

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

تب بھی اس بات کا حساس نہیں ہوا پھر ایک دن آپکو کھڑکی سے دیکھا ویل چیئر پر
بیٹھے وہی کپڑے وہی انداز دویسے ہی گود میں رکھے ہاتھ خواب میں چہرا نہیں دیکھ پائی
تھی مگر تب اپکا چہرا میرے سامنے تھا میں ڈر گئی کہ مجھے آپکی غلامی میں دیا گیا ہے میں
کیسے سنبھالوں گی اپکو عاشر انکل کہتے مجھے آپکو زندگی کی طرف واپس لانا ہے میں ڈر
گئی اللہ سے مدد مانگی تو انھوں نے کہا صبر کرو میں نے کوشش مگر ڈاکٹرز نے جب یہ کہا
کہ آپ بلکل ہی زندگی کی امید چھوڑ گئے ہیں مجھے سمجھ ہی نہیں آئی میں آپکی مدد کرتی
تو آپ شرمندہ ہوتے شکر گزار ہوتے مجھے تکلیف ہوتی تھی حیدر آپکو شرمندہ دیکھ کر
اسلیے میں نے سوچا میں آپکو چھوڑ دوں گی تو آپکو شرمندگی سے نجات مل جائے گی
اسلیے میں نے طلاق کا فیصلہ لیا تھا مجھے لگتا تھا کسی کو تکلیف سے نکالنا اسکی شرمندگی سے
نجات دلانا غلط تو نہیں اسلیے چلی گئی مگر۔۔۔۔اسنے آنسوں سے بھری آنکھوں سے
اسے دیکھا" میں نہیں چھوڑ پائی اس دن جب میں گئی تھی موسم تک نے روکنے کی
کوشش کی مگر میں نہیں رُکی پھر تو جیسے اللہ پاک بھی ناراض ہو گئے جب بھی مدد مانگی
کوئی نہ کوئی ایسا ہی جواب آیا جس سے لگتا کچھ غلط کیا ہے میں نے نفس کو قابو کرنے
تک کا حکم آ گیا تہجد میں بھی سکون مانگا نہیں ملا ہر وقت سوچ آپ کی ہی رہتی ہے پہلے

یاد آتے تھی پھر اپکے سیر اب ہونے لگے یونہی ویل چیئر پر بیٹھے آپ مجھے بے جان نظروں سے دیکھتے تو مجھے خوف آتا پھر ایک دن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے ضبط سے آنکھیں بند کرلیں اسے آج بھی خواب کا وہ سوگوار منظر یاد آتا تو اسکا دل کانپ جاتا حیدر نے نرمی سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا" پھر؟" اسکے گلے لگے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی" میں نے خواب میں میت دیکھی سوگ دیکھا ماتم دیکھا میں ڈر گئی میں مجھے لگا آپ کو کچھ ہو گیا اتنا گھبرا گئی کہ آسیہ انئی کے سامنے آپکا ذکر کر دیا پھر انھوں مجھے سمجھایا کہ میں اللہ سے مدد مانگتی ہوں تو مجھے جواب کیوں نہیں ملتا کیونکہ میں تو اللہ کی دوست رہی نہیں میں ظالم ہوں اللہ ظالموں کا دوست نہیں ہوتا۔اللہ نے مجھے آپکو دیا تھا صبر کا کہا تھا مگر میں اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور آپکو اس حالت میں چھوڑ گئی تھی آپ تو پہلے ہی سکینہ کی بے وفائی دیکھ چکے تھے میں نے تو یقین توڑ دیا اس حالت میں آپکو چھوڑ کر ظلم کیا میں نے آپکو اللہ تعالیٰ نے سونپا تھا مجھے ہر چیز نے روکا مگر میں نہیں رُکی لیکن جب یہ سمجھ آیا کہ یہ تو روحانی رشتہ ہے تب یہ بھی سمجھ آیا یہ فیصلہ بھی غلط ہے اسلیے واپس آگئی اللہ کے فیصلوں میں خوش رہنا بہت سکون دہتا ہے اللہ کی دی ہوئی نعمت سے محبت کرنا اور بھی سکون دیتا اسلیے تو میں آپ سے اتنی محبت

کرتی ہوں !!"اس سے الگ ہو کر ایک نظر اسکے نم چہرے کو دیکھا جو خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا لقمہ بنا کر اسکی جانب بڑھایا تو اسنے ہاتھ پکڑ لیا" اتنی تکلیف اکیلے برداشت کی !"

آپ کی تکلیف کے برابر نہیں تھی میں آج بھی جب آپکی ان تین مہینوں کی تکلیف " کا سوچتی ہو میری روح زخمی ہوتی ہیں میں شرمندہ ہوتی ہوں میرا دل کرتا اتنا پیار کروں آپ سے آپ بھول جائیں مگر ہمت ہی نہیں ہوتی۔۔۔جب عاشر انکل نے بتایا کہ آپکی۔۔۔۔۔۔۔یوں لگا جیسے جسم سے کسی نے کچھ نکال لیا ہو آدھا کر دیا ہوں مجھے سانس بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی خواب سچ ہوتا دکھائی دے رہا تھا مر رہی تھی اگر سفیان نظر نہ آتا میں یہ کیسے بھول گئی جس خدا نے مجھے آپکو سونپا ہے میرے بعد آپکی حفاظت بھی وہ کریں میری غلطی کا مداوا کرنے کا موقع وہ مجھ سے کیسے لے سکتے ہیں انھوں نے نہیں کیا تھوڑی سزا دے کر آپکو لوٹا ہی دیا نہ وہ تو بخش ہی دیتا ہے نہ ندامت کا ایک انسو دیکھ کر۔۔۔" اپنے سوال کا جواب سن کر وہ یک ٹک اسے دیکھے

ہی جا رہا تھا۔جو اپنے آنسو پونچھ کر نارمل طریقے سے اسے کھانا کھلا رہی تھی "اتنی صبر کہاں سے آیا !"

وہیں سے جس نے تلقین کی تھی کہ صبر کرو اسے نے دیا اور اب باتیں نہ کریں " ناشتہ کریں اٹھ بجے ہوسپیٹل جانا ہے !!اسنے مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھائیں تو وہ نم آنکھوں سے بھی مُسکرا دیا۔

وہ دونوں کچھ دیر پہلے ہی ہوسپیٹل پہنچے تھے ہر طرف گہما گھمی کا ماحول تھا کوئی کہیں بھاگ رہا تھا تو کوئی ایمر جنسی کو دیکھ رہا تھا روبا اور نِک اسے ندیم کے کمرے کی جانب لیجا رہے تھے جب روبا کی نظر ایک بچے پر پڑی جو شاید چند دن کا تھا جسکی دونوں ٹانگیں پلاسٹر میں جکڑی تھیں اسکی تکلیف کا سوچ کر اسکے دل کو ٹھیس لگی آگے بڑھی تو کوئی عورت ایک لاش پر سر رکھے رو رہی تھی اسنے تڑپ کر حیدر کی کندھے پر ہاتھ رکھا حیدر نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس لڑکی کے آنسوں دیکھ کر اسنے روبا کو دیکھا جو افسوس سے اسے دیکھ رہی تھی پھر اپنے کندھے پر موجود اسکے ہاتھ کو ہلکا سا دبایا وارڈز میں پہنچے تو ایک ایسا آدمی نظر آیا جو بلکل حیدر جیسا تھا وہ یل

چئیر پر جسکی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی تھی دوسری طرف کوئی لیبر پین سے جو نج رہی تھی اسکے پاس موجود نرسیں اسکے لواحقین کو بتارہی تھیں کہ ایمبلیکل کارڈ بچے کے گلے میں پھنس گئی ہے ہو سکتا ہے انکا بچہ مر جائے یا اس مرد کی بیوی اسکے لیے تو دوہری قیامت تھی روبا کی گرفت کندھے پر مضبوط ہو گئی تھی حیدر اسکی کنڈیشن سمجھ سکتا تھا اسلیے نک کو مخاطب کیا" جلدی چلو!" کچھ دیر بعد وہ دنوں ندیم کے آفس میں موجود تھے جہاں اسکی اور دوسرے ڈاکٹرز کی تصاویر کے ساتھ اسکی ڈگری بھی لگی تھی ائیر کنڈیشنڈ کمرے میں بھی روبا کا دم گُھٹ رہا تھا اسے حیدر کی فکر کھائے جارہی تھی کہیں وہ پریشان نہ ہو جائیں اور حیدر اسکی پریشانی سے پریشان تھا جب کچھ ڈاکٹر اور وارڈ بوائز آئے وہ ندیم نہیں تھا کوئی اور تھا مگر حیدر سے اسکا رویہ نہایت نرم تھا وارڈ بوائز کو اسکے سامپل لینے کا کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔وارڈ بوائز نے حیدر کی چئیر کو آگے دھکیلا تو روبا بھی اٹھ کھڑی ہوئی" میم آپ یہیں رُکیں ہمیں انکے کچھ ٹیسٹ کرنے ہیں تو آپ پلیز!!!" اسنے پریشانی سے روبا کو دیکھا جو خود پریشان تھی جب ندیم اندر آیا" حیدر چلو!" ندیم کو دیکھ کر اسے کچھ سکون ہو گیا تھا روبا بھی خاموشی سے بیٹھ گئی۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

ٹیسٹوں کے بعد اسے جنرل روم میں لیٹا دیا گیا تھا اسکے کپڑے بھی تبدیل کر دیے گئے تھے نرسز کے کمرے سے جانے کے بعد اسنے ندیم کو مخاطب کیا"ڈاکٹر ندیم !"

ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا دو گھنٹے تک رپورٹس آجائیں گی پھر تمہاری ایم آر آئی ہے "اسکے بعد کچھ نارمل باتیں اور بس...."

نہیں میں کہہ رہا تھا روبا کو بھیج دیں پلیز!اسنے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور باہر نکل گیا کچھ دیر روبا آگئ تھی بھاگ کر اسکے سرہانے پہنچی اسکا ہاتھ تھاما"حیدر آپ ٹھیک ہیں آپ پریشان تو نہیں ہوئے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔۔۔"اسنے ایکدم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا"کچھ نہیں ہوا بس نارمل ٹیسٹ تھے میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو نہ!

حیدر نے اسکا ہاتھ لبوں سے لگایا تو وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہ گئ ء کیا یار میں نے مِس کیا تمہیں اور لائسنس ہے میرے پاس!اسنے جوس کا گلاس اسکی سامنے کیا چند گھونٹ لینے کے بعد وہ اسنے روبا کے لبوں سے لگا دیا"میں جانتا ہوں جتنا میں نے کھایا اس سے بھی کم تم نے کھایا ہے پیو اسے!آج تو اسکا حق جمانے کا انداز ہی کچھ اور تھا۔"روبا

میں جب ٹھیک ہو جاوں گا نہ تو ہم سب سے پہلے ناہید خالہ سے ملنے جائیں گے !'' اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا'' ناہید خالہ میرے دوست کی امی جوزری کا کام کرتی ہیں انسے سپیشل تمہارے لیے ڈریس بنوائیں گے تم مجھے پہن کر دکھانا تم کرو گی نہ خود کو میرے لیے آراستہ !روبا کا دل بھر آیا تھا اسنے اثبات میں سر ہلایا تو وہ خوش ہو گیا اور پھر نا جانے حیدر نے اسے دو گھنٹوں میں پہلی دفعہ کون کونسے قصے سنانے لگا تھا آج صبح کے بعد تو وہ بلکل ہی بدل گیا تھا۔ پھر باتوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب ندیم ہوائی میل کی طرح نازل ہوا'' حیدر چلو تمہاری ائم آر آئی ہے !'' اور دیکھتے ہی دیکھتے وارڈ بوائز اسے ایک چئیر پر بیٹھا کر لے گئے تھے روبا وہیں ائم آر آئی روم کے اندر ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی حیدر کو لیٹا کر مشین کے اندر بھیجا جا رہا تھا جہاں اس پر سے لیزر گُزر رہی تھی اور ایک پوائنٹ پر جا کر رُک گئی ندیم سمیت کئی ڈاکٹر کچھ ڈسکشن کر رہے تھے روبا کا سارا دھیان حیدر کی جانب ہی تھا جو چِت لیٹا آنکھیں بند تھیں جسے دیکھ کر اسے خوف آ رہا تھا دم گھُٹ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ دوسرے لمحے وہاں سے نکل جائے کافی دیر ڈسکشن کے بعد ندیم نے آپریٹر کو اشارہ کیا باہر نکالنے کا اسنے بٹن تو

Get " پریس کئے مگر وہ چلی نہیں حیدر باہر نہیں آیا ندیم نے دوبارہ آپریٹر کو دیکھا
him out !

آپریٹر کی پریشان آواز روبا نے بھی سنی تھی ! System is not working sir
وہ آگے بڑھی حیدر کو دیکھا جو اندر بے چین ہو رہا تھا ندیم نے آپریٹر کو ہٹا کر خود بھی
چلائی مگر کوئی فرق نہیں تھا اندر اندر حیدر کا دم گھُٹ رہا تھا اسے بے چینی ہو رہی تھی
"اور کتنی دیر ہے ڈاکٹر ! حیدر کی بے چین آواز روبا کو اسکے پاس لے آئی تھی" حیدر
بس دو منٹ ! اسنے سوالیہ نگاہوں سے ندیم کو دیکھا جسنے اسے صبر رکھنے کا اشارہ کیا"
یہ اچانک کیسے بند ہو گئی !ء

"! سر پتہ نہیں کچھ دن سے ایشو تو کر رہی تھی مگر آج تو بلکل ہی بند ہو گئی "
مینیجمینٹ کو کیوں نہیں بتایا اندر پیشنٹ ہے اور مشین بند ہو گئی تم جانتے ہو یہ "
کتنی بڑی بات ہے !" اندر اب حیدر کو پسینہ آ رہا تھا" ماتھے سے پسینہ صاف کر کے گہرا
سانس لیکر آنکھیں کھولیں مگر روشنی پڑنے کی وجہ سے پھر بند کر لی" روبا پلیز باہر
"! نکالیں مجھے

ندیم بھائی کچھ کریں! اسکی آواز نا چاہتے ہوئے بھی بھرا گئی ندیم کبھی پریشانی سے " روبا کو دیکھ رہا تھا کبھی مشین کو روبا کو اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا اسنے حیدر کو ٹانگوں سے پکڑ کر کھینچا شروع کر دیا اسکی کوشش آپریٹر نے ندیم کو دیکھا "پیشنٹ کو کھینچ کر باہر نکال لیتے ہیں!" مگر تب تک ندیم وہاں پہنچ چکا تھا روبا کی مدد۔ کرنے ان تینوں نے مل کر اسے کھینچا اور مشین سے باہر نکال لیا باہر آنے پر وہ ہونکوں کی طرح ان تینوں کو دیکھ رہا تھا جو تیز سانس لے رہے تھے پھر حیدر کے منہ کو دیکھ کر منہ دیکھ کر ہنس دیے "پاکستان کی مشین تو خودی باہر نکال دیتی ہے آپکی ٹانگے کھینچ کر چھوڑتی ہے !" نہیں ہماری بھی خودی نکال دیتی ہے سوری سسٹم میں تھوڑی خرابی آگئی تھی اسلیے " وہ تو بھلا ہو روبا کا جسکا دماغ کام کر رہا تھا یہ اسی کا آئیڈیا ورنہ میں تو مکینک کے آنے تک کچھ نہیں کرنے والا تھا ویل تم ٹھیک ہو نہ "

نی میں ٹھیک تو ہوں لیکن پلیز مجھے دوبارہ نہیں جانا! حیدر کے ڈرے ہوئے لہجے کو " دیکھ کر ندیم کی ہنسی نکل گئی تھی "ڈونٹ وری کام ہو گیا تھا اب نہیں جانا ایک ہفتے تک رپورٹ آئے گی تو تب تک ریسٹ کرو! اسے ویل چیئر پر شفٹ کرنے بعد روم بھی

بھیج دیا گیا تھا" حیدر آپ ٹھیک ہیں نہ کوئی پرابلم تو نہیں ہے؟" اسنے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا" تمہارے ہوتے مجھے کچھ ہو سکتا ہے تم تو نظر پٹو ہو میرا!" اسکے شگوفے پر وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جو ہنس رہا تھا۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

شام کو وہ تینوں ایک ساتھ ہی واپس آئے تھے دروازے سے داخل ہوتے ہی شاہ بھاگ کر حیدر کے پاس آگیا تھا" آپ کہاں گئے تھے! ندیم اور روبا اسکی بے چینی دیکھ رہے تھے ندیم تھکاماندہ سا آگے بڑھ گیا اور شاہ پھر سے حیدر کی گود میں آ بیٹھا تھا" میں تو ہوسپیٹل گیا تھا!" شاہ نے ہاتھ ماتھے پر مارا" میں شارے گھر میں۔۔۔ڈھونڈ رہا تھا! ماتھے سے بال ہٹاتے اسنے افسوس سے کہا دو دن میں ہی وہ حیدر سے مانوس ہو گیا تھا روبا ویل چیئر دھکیلتی انھیں سب کے پاس لے آئیں تھی حیدر کورٹ اتار کر صوفے سے سر ٹکائے لیٹا تھا نازی نے اسے پانی دیا تو پکڑ کر ٹیبل پر رکھ دیا" کیا ہوا سب ٹھیک رہا نہ! روبا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا نازی نے حیدر کو دیکھا تو وہ پانی کا گلاس شاہ کے منہ سے لگائے اسے پانی پلا رہا تھا اسنے ندیم کو دیکھا جو پُرسکون بیٹھا تھا

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

اسکے کان کے قریب جھکی "ندیم شاہ کو اپنے پاس بلائیں نہ آپ بھی پیار کریں اس سے
!" اسنے ماتھے پر بل لا کر اسے دیکھا "وہ حیدد کے ساتھ کھیل رہا ہے تو تمہیں کیا مسئلہ
ہے میں تھک گیا ہوں پریشان مت کرو!" اور آل اٹھا کر وہ اندر چلا گیا "حیدر آپ
بھی آرام کر لیں تھک گئے ہونگے !!!

ہاں بس تھوڑی دیر اسکے ساتھ کھیل لوں پھر !! نازی نے ایک نظر ندیم کے کمرے "
کے بند دروازے کو دیکھا۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

ندیم کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ ریڈ کر رہا تھا بیڈ پر نیم دراز ایک ٹانگ سیدھی
کیے دوسری ٹانگ فولڈ کر کے لیٹ ٹاپ رکھے وہ بلکل اس میں کھویا تھا جب دروازہ
کھُلا اسنے ناگواری سے نازی کو دیکھا وہ اس دن سے ہی سخت ناراض تھا اس سے اور اس
سے زیادہ ناراضی یہ تھی اسنے اسے منانے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔"ندیم مجھے
بات کرنی ہے پلیز غصہ مت کریے گا!" اسکے تنبیہ کرنے پر اسنے ایک نظر
!" اسے دیکھا پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا "بولو

ندیم شاہ بڑا ہو رہا ہے وہ چیزوں کا مشاہدہ کرنے لگا اور حیدر بھائی کے ساتھ وہ بہت "
"مانوس ہوتا جا رہا ہے اس دن جب آپ مجھ سے ناراض ہوئے تھے تو۔۔۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے تمہارے پاس کرنے کے لیے اس دن جو کچھ بھی "
وہ تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے ہوا خیر مجھے اب تم سے کوئی امید نہیں ہے جاؤ اور جا کر
اپنے کام دیکھو مجھے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔!!".

ندیم پلیز میری بات پوری سن لیں میں۔۔۔۔۔۔ مگر اس سے پہلے ہی وہ لیپ ٹاپ "
اٹھائے باہر نکل گیا تھا۔"ندیم آپ غور نہیں کر رہے پھر نہ کہے گا آپکا بیٹا آپ سے
!!" دور ہو رہا ہے

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

حیدر کو امریکہ آئے دو ہفتے ہو گے تھے اور ان دو ہفتوں میں اسکے تمام خاص و عام
ٹیسٹ ہو گئے جن میں کچھ کا مپلیکیشنز کو اور کم کرنے کے لیے میڈیکشنز ہو رہی تھی
ندیم اور نازی کے درمیان کی غلط فہمیاں دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھیں شاہ اور حیدر کی
اُنسیت بھی بڑھ گئی تھی حیدر اب لفظوں سے زیادہ روبا کو پیار جتانے لگا تھا اسے

ستانے لگا تھا اسے باتیں سُنانے لگا تھا ندیم کمرے میں ہوسپیٹل جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا ادھر اُدھر نظر دوڑائی تو اورآل کہیں نظر نہیں آیا "نازی! نازی! دوپٹے سے ہاتھ پونچھتی وہ کمرے میں آئی "جی ندیم! حیدر اور روبا بھی سامنے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے کمرے کا دروازہ بھی کھلا تھا "میرا اورآل کہاں ؟" اسکے سوال پر اسنے ماتھے پر ہاتھ رکھا وہ تو میں پریس کرنا ہی بھول گئی اور دوسرا دھونے والا ہے!" اسنے غصے سے اسے دیکھا دو قدم اسکی طرف بڑھائے "کیوں ؟

وہ۔۔۔وہ کل رات کو شاہ کا ہاتھ۔۔۔۔!اسنے حیرت سے اسے دیکھا "کیا ہوا شاہ " کے ہاتھ کو؟

وہ۔۔۔وہ کل اسنے ہاتھ پر۔۔۔چ۔۔چائے گرالی تھی اس وجہ سے۔۔۔۔۔۔!! "

ندیم کا پارہ اور بھی ہائی ہو گیا تھا اور غصے میں ہاتھ اٹھایا مگر پھر خود کو روک لیا ہاتھ نیچے کر لیا "اتنی لاپرواہی تم کہاں تھی !"

...... مم میں کچن میں کھانا "

بس یہی رہ گیا میرا تو خیال ویسے چھوڑ چکی ہو اسکا تو رکھ لو!!!روبا اور حیدر نے یہ " منظر دیکھا"روبا چلیں یہاں سے!اثبات میں سر ہلا کر وہ اسے لے گئی۔

میں تمہیں بتا رہا ہوں نازیہ اگر میرے بچے کو دوبارہ کھروچ بھی آئی تو میں بھول " جاؤں گا تم اسکی ماں ہوں میں تمہیں اس سے الگ۔کر دوں گا اسکی بھی ہر زمہ داری اسے آزاد کر دوں گا!انگلی سے تنبیہ کرتا وہ باہر نکل گیا اور وہ وہیں سُن ہو گئی۔"

حیدر۔کو کمرے میں چھوڑنے کے بعد وہ باہر آئی تو ندیم جاتا دکھائی دیا قدم بے ساختہ ہی نازی کی کمرے کی جانب بڑھ گئے جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی "نازی بھابھی آپ کو کیا ہوا!"روبا کو دیکھ کر وہ بے ساختہ ہی اسکے گلے سے لگ کر رو دیء"ندیم کہہ رہے تھے وہ شاہ کو مجھ سے دور کر دیں گے میں اسکی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی میں مر جاؤگی شاہ کے بغیر وہ میرے بغیر نہیں رہتا میں کیا کروں گی!"روبا نے ہمدردی سے اسے چپ کروانی کی کوشش کی جواب بھی دیتی تو کیا اسے تو ابھی تک سمجھ نہیں آرہی تھی انکے بیچ میں بولے یا نہ۔۔۔

✦✦✦✦✦✦

سارادن روبانازی کا اُترا چہرا دیکھ دیکھ کُھلتی رہی تھی ان سب میں اسے اپنا آپ ایک تماشائی جیسا لگ رہا تھا جو خاموشی سے اسکی بے بسی دیکھ رہی تھی نازی نے اسے بتایا تھا کہ انکی پسند کی شادی ہے پھر انکے بیچ یہ اختلافات کیوں۔ندیم تو ایسے تھا جیسے اسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا مگر روز کے برعکس وہ زیادہ خاموش تھا۔روبا صوفے پر لیٹی انھیں کے بارے میں سوچ رہی تھی اور حیدر مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا "روبا بات سُنیں !

پاس آنے پر اس نے ہاتھ پکڑ کر بیٹھا یا لیا"ایسی کونسی سوچ در آئی ہے جو آج مجھے دیکھنے کا بھی وقت نہیں۔۔۔!"ہمیشہ کی طرح اسنے انگلیوں سے کھیلتے سر جھکا لیا اسکی نوچتی انگلیوں کو دیکھ کر اسنے روبا کر ہاتھ پکڑ لیا"روبا کیا؟"

حیدر ایک بات کہوں مانے گے ؟"اسکا سنجیدہ چہرا دیکھ کر اسنے اٹھنے کی کوشش کی تو "روبانے اسکی ٹیک بیڈ کراؤن سے لگا دی "سب ٹھیک ہے ؟

حیدر ندیم بھائی کا رویہ نازی بھابھی سے ٹھیک نہیں ہے وہ ان پر غصہ کرتے ہیں اور "۔۔۔۔۔۔

روبا میری بات سنو!! اسکی بات کاٹ کر اسنے اسکا چہرا اوپر اٹھایا" ہم یہاں مہمان ہیں ہم غیر ہم انکے بیچ نہیں بول سکتے انکے ذاتی مسائل میں بولنا ٹھیک نہیں ہے وہ کیا سوچیں گے اسلیے کچھ بھی کہنے کی کوشش مت کرنا مجھے بھی نظر آتا ہے جو کچھ بھی ہو رہا ہے مگر کیا کریں انھیں آپس میں حل کرنے دو۔"!

لیکن حیدر آپس میں بات کروانے کے لیے بھی تو کسی کو انھیں منانا ہوگا حیدر کسی کی صُلح کروانا نیکی ہے"!

اور کبھی کبھی ایسی نیکیاں گلے پڑ جاتی ہیں ڈاکٹر ندیم کا رویہ میرے ساتھ لاکھ اچھا سہی مگر میں نے محسوس کیا ہے وہ اپنے معملات میں دخل اندازی پسند نہیں کرتے اور اگر انھوں نے یہ کہہ دیا کہ تم ہوتے کون ہو بولنے والے تو؟"

آسیہ آنٹی کو بتادیں!" اسنے کچھ سوچ کر جواب دیا۔"

مجھے لگتا تھا تم بہت سمجھدار ہو مگر نہیں تم میں تھوڑی بے عقلی ہے! اسکی بات پر اسنے تاصف سے اسے دیکھا۔

حیدر ہمیں دو ہفتے ہو چکے ہیں یہاں ابھی تک تو انھوں نے ہمارے ساتھ فیملی جیسا رویہ رکھا ہے ایک بار بات تو کر کے دیکھتے ہیں انھیں سمجھا کر دیکھتے ہیں آخر مسئلہ کیا ہے حیدر آسیہ آنٹی میری رہنما تب بنی تھیں جب میں الجھنوں میں پھنسی تھی آج میرا فرض ہے انکے بچوں کو الجھن سے نکالنے کا پلیز ایک بار بات کرتے ہیں میرے لیے پلیز! اسکے زور دینے پر وہ چند لمحے اس دیکھتا رہا اسکے پریشان چہرے کو دیکھ کر اسنے ہامی بھی لی اسکے چہرے پر ایک چمک آگئی تھی "تھینک یو حیدر میں نازی بھابھی سے بات کرتی ہوں اور ندیم بھائی سے آپ پھر ایک دوسرے کو بتائیں گے وہ کیا کہتے ہیں! اسکے معصومیت سے سر ہلانے پر روبا نے اسے زور سے گلے لگایا" تھینک یو اگین ڈیئر ہبی!" وہ الگ ہونے لگی تو۔ناکام رہی بس حیدر کی سرگوشی کی آواز آئی" پلیز کچھ دیر اور!" روبا نے مسکرا کر اپنی کوشش ترک کر دی۔

✦✦✦✦

اگلی صبح اتوار کی تھی ندیم آج گھر پر ہی تھا اسلیے صبح سے ماحول میں ایک تناؤ تھا نازی اور ندیم کی کل رات سے کوئی بات نہیں کوئی تھی دونوں ہی خاموش تھے روبا اور

نازی دونوں ناشتہ بنا رہی تھیں ندیم واک سے واپس آیا تھا حیدر بھی لان میں ہی بیٹھا صبح کا منظر دیکھ رہا تھا جب وہ تھکا ماندہ رکوع کے بل جھکا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا اور سوچ میں پڑ گیا کہ وہ بات شروع کرے بھی تو کیسے۔ندیم پانی کو بوتل منہ سے لگا تا وہیں بیٹھ گیا ایک نظر حیدر کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا "سب ٹھیک ؟" اسنے مصنوعی مسکراہٹ سے اسے دیکھا "جی!" مگر۔ندیم کے لیے یہ بات تسلیم بخش نہیں تھی۔

ناشتے کے میز پر بھی وہ دونوں اشاروں سے بات کرنے کا کہہ رہے تھے۔جسے ندیم بخوبی دیکھ رہا تھا۔اسنے ایک نظر نازی کو دیکھا جو افسردہ سا سراپا لیے شاہ کو کھلانے کی کوشش کر رہی تھی اسکی یہ حالت دیکھ کر اسے برا تو لگا تھا مگر اسکی بڑھتی لاپرواہی کا غصہ شاید زیادہ تھا۔

ناشتے کے بعد وہ دونوں لان میں ہی دھوپ انجوئے کر رہے تھے روبا اور نازی اندر تھیں یہی سہی موقع تھا۔ندیم ٹیبل پر بیٹھا حیدر کو دیکھ رہا تھا جو کبھی اسے دیکھتا کبھی ادھر اُدھر دیکھنے لگتا روبا اسے میڈیسن دینے آئی تھی تب بھی آنکھوں میں اشاروں

کا تبادلہ ہو رہا تھا ندیم ٹھوری کے نیچے ہاتھ رکھے انھیں دیکھ رہا تھا روبا کے جانے کے بعد اسنے گھور کر حیدر کو دیکھا "کیا چھپا رہے ہو؟ پانی پیتے حیدر کو ٹھسکا لگ گیا تھا "کک ۔۔۔کچھ نہیں بس ایسے ہی؟" وہ پھر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا "نئ نویلی شادی ہوئی ہے "! ؟" اسنے حیرت سے ندیم کو دیکھا "نن۔۔۔ نہیں ایک سال ہونے والا ہے

تو پھر نئے نویلے دلہے جیسے لُکس کیوں دے رہے ہو سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے " تمہارا ڈاکٹر تمہاری رگ رگ جانتا ہوں یہ کیا نینی گفتگو ہو رہی ہے روبا اور تمہارے درمیان...." حیدر نے گہرا سانس لیکر گلاس ٹیبل پر رکھا "آپکا رویہ آپکی وائف کے ساتھ اچھا نہیں ہے!" ایک ہی سانس میں بولے جانے والے جملے پر ندیم ریلیکس ہو کر ٹیک لگا، کُرسی پر سیدھا ہوا "مجھے لگا ہی تھا کہ بات تم لوگوں کو بھی محسوس ہوئی ہو گی !!!"

"!!! آپکی اور انکی ارینج میرج تھی آپ پسند نہیں کرتے انھیں "

میرا اور اسکا دو سال افیئر چلا یونی میں پوری یونی جانتی تھی کہ می نازی کے علاوہ کسی " میں بھی دلچسپی نہیں لیتا آدھی یونی ہمارے نکاح میں شریک تھی میں نے محبت کی حد

تک محبت کی ہی اس سے!!" دور درختوں کو گھورتے اسنے جواب دیا۔ "تو محبت کہاں گئی؟"

" وہ محبت وہیں تھی حیدر جب تک وہ میری نازی تھی لیکن جیسے ہی وہ شاہ کی ماں بنی وہ مجھے بھول گئی میری ضروریات بھول گئی ہے مجھے وقت دینا بھول گئی ہے یہی مسئلہ ہے شادی کے بعد۔ صرف نکاح سے پہلے محبت رہتی مگر شادی کے بعد وہ محبت روز کچھ کچھ بن جاتی ہے کیونکہ یہ عورتیں صرف ماں بن کر رہ جاتی ہیں وہ کئی دفعہ مجھے اگنور کر دیتی ہے شاہ کی وجہ سے میں شاہ سے جلتا نہیں حسد نہیں کرتا میری اولاد ہے مگر وہ توازن نہیں رکھ پائی ابھی تو ایک ہے تو پاگل ہوئی رہتی ہے دوسرے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا جانے تب اسکا کیا حال ہوگا مجھے اگنور کیا ٹھیک چلتا ہے کل شاہ کا ہاتھ جل گیا اسکے ہوتے ہوئے کم سے کم اسکا خیال تو پورا رکھ لے اس بات پر غصہ آیا مجھے ہر بات پر انکار اکیلا ہو گیا میں ہر روز اپنے سر درد کے ساتھ اکیلے جو نجتا بے قابو ہو جاتا ہوں میں دو پل میرے ساتھ بیٹھ کر مجھ سے میری پرابلم پوچھنے کا وقت نہیں ہے اسکے پاس۔۔۔۔"

✦✦✦✦✦✦✦

شاہ کے پیدا اسے پہلے ٹھیک تھے بہت پیار کرتے بہت خیال رکھتے تھے پھر جیسے " جیسے شاہ بڑا ہونے لگا میری توجہ زیادہ اس پر رہنی لگی وہ چلتا تھا مجھے ڈر لگا رہتا کہیں گر نہ جائے کوئی چیز خود پر نا گرا لے کچھ منہ میں ڈال نہ لے سوئچ بورڈ کو ہاتھ نہ لگا لے میں ہر وقت اسکے پیچھا گتی رہتی اس دوران ندیم اگنور ہونے لگے مگر مجھے لگا انھیں فیل نہین ہو گا وہ بہت اچھے ہیں سمجھیں گے انھوں نے خود کو کام میں بہت بزی کر لیا ہڈیوں کے ڈاکٹر کی نائٹ نہین لگتی وہ ساری ساری رات ہوسپٹل میں گزار دیتے اتنا خود کو مصروف کر لیا کہ ہمارے ساتھ وقت ہی نہیں گزارتے شاہ کئی دفعہ بابا کہتا سو جاتا تھا مگر وہ نہیں ہوتے سوتے ہوئے بچے کو تو نہیں پتا اسکے باپ نے اس سے پیار کیا یا نہیں وہ اپنے باپ کو بہت کم دیکھ پاتا تھا مجھ سے پوچھتا تو میں کہتی بابا بلے گئے وہ اداس ہو جاتا لیکن میں نے کبھی ندیم سے اس بات کا ذکر نہیں کیا۔۔۔

✦✦✦✦✦✦✦

جب وہ مجھے اگنور کر کے شاہ کی ہو گئی تو میں نے بھی خود کو بہت مصروف کر لیا اتنا "
کہ شاید اسے احساس ہو کے میں بھی ہوں ساری ساری رات ہوسپیٹل میں فضول
کیس پڑھتا رہتا مہینوں میں کرنے والا کام میں نے دنوں میں شروع کر دیا کہ شاید
مجھے مصروف دیکھ کر وہ مجھ سے کہے کہ ندیم مجھے آپکی ضرورت ہے شاہ کو ہماری
ضرورت ہے مگر اسنے کبھی کچھ کہا ہی نہیں بس شاہ شاہ اور شاہ جب بھی کچھ کہتا انکار
کر دیا شاہ کو اچھا نہیں لگتا وڈر جائے گا آیا کے پاس نہیں چھوڑنا جانے کیسا سلوک
کرے تھک گیا میں یونی فرینڈز کو جواب دیتے کہ گائنا کالوجسٹ نازیہ کہاں ہے میں
نے اسے گھر میں قید کر دیا میں نے جسنے اسے یہ تک کہا تھا کہ بچے کے بعد بھی اسے
اپنا پروفیشن نہیں چھوڑنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

جب شاہ آنے والا تھا تب ساری رات سوچتی اپنا پروفیشن چھوڑنے کے لیے ندیم کہتے
تھے مت چھوڑو اپنے آپ پر ڈیپنڈ رہنا مت چھوڑو تمہارے لیے اچھا رہے گا مگر مجھے
امی جیسا بننا تھا شاہ کی پرورش کرنی تھی ندیم کا خیال رکھنا گھر سنبھالنا تھا نارمل ہاوس

وائف بنا تھا اس بات پر بھی ندیم کافی وقت ناراض رہے تھے یہ اب تک میرے بغیر نہیں رہتا تھا تب کیسے چند ماہ کے بچے کو چھوڑ کر ہوسپیٹل چلی جاتی اور بعد میں اسنے جانے نہیں دیا ندیم پہلے توجہ نہیں دیتے تھے میں بھی کام میں بزی ہو جاتی تو اپنا بچہ نہ کھو دیتے ہیں ہم۔۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

میں نے اسکی ہر غلطی معاف کی چھوٹی بڑی سب کچھ اپنے احساس دنوں میں اسنے مجھے آدھی رات کو بھی اٹھا کر یہ کہا ہے نہ مجھے یہ کھانا باہر جانا ہے میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں کرتا تھا مگر اسکے پاس میرے لیے آج ایک منٹ تک نہیں ہے میرا لائسنس کینسل ہونے والا تھا اسکی وجہ سے پھر بھی ایک لفظ نہیں کہا اس سے میں اس سے "محبت نہیں کرتا؟؟؟

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

انکی میڈیکل ہسٹری کا فسٹ کیس تھا ایک ایلیٹ فیملی کے بیٹے کا آپریشن تھا اسکی میڈکل ہسٹری مجھ سے گم ہو گئی اس پیشنٹ کو ایک میڈیسن سے الرجی تھی ندیم نے

اسے اسکا انجیکشن دے دیا تھا اسکی جان جاتے جاتے بچی تھی ہوسپیٹل کمیٹی کے سامنے بہت شرمندہ ہوئے تھے لائسنس تک کینسل ہونے والا تھا تب میری پریگننسی کا ایٹتھ منتھ تھا ایک لفظ نہیں کہا بلکل۔نارمل وہ تو ڈیلیوری کے بعد نرس نے بتایا کہ ڈاکٹر ندیم کا لائسنس کینسل ہونے والا اتنا پیار کرتے تھے پھر پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

اسے لگتا میں ایسا اسلیے ہو گیا ہوں کہ کام کا بہت ٹینشن ہے حالانکہ میں اسکی عدم توجہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہوں مجھے گھر واپسی پر میری بیوی چاہیے جو میرا خیال رکھے کیا حال پوچھے مجھ سے یہ پوچھے سارا دن کیسا گزرا مجھے میری مشکلات کا حل بتائے ایسی نہیں کہ پانی کا گلاس دے کر کچن میں گھس جائے بچے کے پیچھے شور مچائے اکتا گیا ہوں میں!"۔۔۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

ایسا لگتا ہے جیسے گھر کے ماحول سے اکتا گئے ہیں گھر سے دور بھاگتے ہیں بات بھی نہیں کرتے اور آج صبح تو جو کچھ ہوا وہ دیکھ ہی لیا نہ میں بزی ہو گئی اتنی کہ اپنی شادی کی سالگرہ بھول گئی ندیم نے تیاریاں کی تھی ساری ناراضگی بلائے طاق رکھے مگر میں بھول گئی کمرے میں گئی ہی نہیں۔۔۔۔۔اس بات پر روبا پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

ہماری زندگی کا سب سے بڑا دن بھول گئی اتنا کیا بزی ہونا کہ اپنے ساتھ والے کمرے میں قدم رکھنے کا وقت نہیں اتنا غصہ آیا مجھے اس دن سے دل اتنا دُکھا آج تک سہی نہیں ہو پایا اور اسکے بعد بھی منانے کی کوشش نہیں کی ہر بات میں شاہ

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ندیم کہاں گیا؟؟؟

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

میں نے کوشش کی منانے کی مگر وہ بات نہیں سنتے ہر طریقہ اپنایا مگر نہیں اور اب شاہ پر توجہ نہیں دے رہے شاہ ندیم سے زیادہ حیدر بھائی کے کلوز ہو رہا ہے مجھے برا نہیں

لگا مگر حیدر بھائی چلیں جائیں گے تو وہ اداس ہو جائے گا تو تب اگر ندیم اسے اپنے ہونے کا احساس دلائیں گے لیکن وہ تو توجہ ہی نہیں دیتے وہ دور ہو رہا ہے ان، سے ----

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

اسکی لاپرواہیوں نے مجھے شاہ سے بھی دور کر دیا اسے بھی وقت نہیں دے پاتا میں میں تھک گیا ہوں بس اسلیے اس طرح رویہ ہو گیا ہے میرا باقی کچھ نہیں محبت آج بھی اتنی ہے---- کرسی اکتاہٹ سے دھکیل کر وہ باہر چلا گیا پیچھے حیدر پریشانی سے اسکی پُشت کو گھورتا رہ گیا۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

بس اسلیے میں نے بھی منانا چھوڑ دیا اگر انکے پاس میرے بچے کے لیے وقت نہیں تو میرے پاس بھی انکے کے لیے وقت نہیں... ٹرے اٹھاتی وہ بھی کچن میں گھس گئی روبا افسردگی سے شاہ کو دیکھنے لگی جو ڈرائنگ روم میں سائیکل گھمارہا تھا یہ بچہ پِس رہا ہے !"

ڈائنگ ٹیبل پر موجود چاروں وجود عجیب سے بے چینی میں مبتلا تھے۔اور سب سے زیادہ ندیم سنجیدہ تھانازی نے اسے روٹی دی جو اسنے ہاتھ اٹھا کر منع کر دیا"بھوک نہیں ہے!"حیدر اور روبا نے ضبط سے سر جھکا لیا تھا۔کھانے کے بعد اپنے کمروں کا رُخ ہوا تو نازی الگ اور ندیم الگ اور وہ گہرا سانس لیکر دیکھتے رہ گئے۔کمرے میں آنے کے بعد روبا نے دروازہ بند کیا اور دونوں کی زبان ایکساتھ بول پڑی "مجھے بہت کچھ بتانا ہے!"اپنی بے اختیاری پر دونوں ہنس دیے پھر حیدر بولا "پہلے تم بتاؤ؟"

"وہی کامن مسئلہ بچوں پر توجہ نہیں دیتے!!!اور ندیم بھائی کا؟ "

وہی ٹیپیکل گلہ بچوں میں پڑ کر مجھے بھول گئی گھر کی ہو کر رہ گئی میری بیوی بنا بھول گئی!"لمبی سانس خارج کرکے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی حیدر بھی اسکے پاس آگیا"دُنیا میں اسی فیصد میاں بیوی کا جھگڑا اسی وجہ سے ہوتا ہے سچ ہی تو کہہ رہی ہیں ناں بھابھی اب مرد تو بچوں پر توجہ نہیں دیتے انھیں پالنا پڑھانا سب عورت ہی کرتی پھر گھر کے کام سب کی ذمہ داری وہ اکیلی ہوتی ہے کیا کیا کرے۔حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا"تو ان سب میں یہ کیوں بھول جاتی ہے کہ وہ ایک عدد شوہر بھی رکھتی ہے جسکا خیال اسنے

رکھنا ہے وہ اسے کیوں بھول جاتی ہے بیوی بنا بھول کر ماں بن کر رہ جاتی ہے شوہر کا خیال رکھے تو وہ بھی اسکا خیال رکھے گا اسکی مدد کرے گا ان سب میں.... روبا منہ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی یعنی "آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ عورت غلط ہے مرد کمائی کرتا ہے مان لیا محنت کرتا ہے تو عورت کیا کم محنت کرتی ہے شوہر کے رومال دھونے سے لیکر انکے والدین کی دوائیوں تک کا خیال اسے رکھنا پڑتا ہے یہ کم کام ہے جو شوہر اپنا بھی تھوپ دے شانہ بشانہ چلنا چاہیے تھوڑا کام خود بھی کر لے۔۔۔"!

"یار باہر محنت کرنا بھی اتنا آسان نہیں ہے محنت کرو لوگوں کی بات سنوں گھر آکر بھی وہی کچھ کچھ تو تنگ تو آئیں گے نہ یعنی باہر کا کام بھی کرو گھر آکر بیوی کے ساتھ کپڑے بھی دھلواوں۔"

"حیدر آپ بحث کیوں کر رہے ہیں مرد کو بچوں کی پرورش میں سنبھالنے میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔۔

ہاں تو عورت بھی تو بھول جاتی ہے کہ وہ کسی کی بیوی ہے کسی کی محبت ہے کسی کا سکون ہے۔۔۔ حیدر نے بیزاری سے کہا۔

تو یہ سب یاد کرتے وہ بھول جائے کہ وہ ایک بہو ہے ایک ماں ہے ایک گھریلو " عورت ہے یہی مسئلہ ہے مردوں کا بات سمجھنے کی بجائے یہ کہہ۔۔۔۔"بات پوری کرنے سے پہلے حیدر نے اسے کھینچ کر سینے سے لگا اور حصار مضبوط کر لیا" نہیں روبا نہیں ہمیں نہیں لڑنا یار انکی صُلح کرواتے ہم کیوں لڑنے لگے میں لڑنا نہیں چاہتا میں ہار اتم جیتی اب سوچو انھیں کیسے منانا ہے۔" مگر روبا اسے سن کب رہی تھی وہ تو اسکے سینے سے لگی دل کی دھڑکن سن رہی تھی مسکرائے جا رہی تھی حیدر نے کھینچ کر اسے الگ کیا اسنے دانت نکالے اسے دیکھا" آئی لو یو "!

"ہاں تم مجھے بتاؤ کہ نازیہ آپی نے تمہیں کیا بتایا پھر میں بتاتا ہوں "!

ہاں انھوں نے بتایا کہ شاہ کی پیدائش سے پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں نے " من و من ساری باتیں ایک دوسرے کو بتائیں حیدر ٹھوڑی پر انگلی پھیر رہا تھا" یہ دل کے غصے ہیں چند غلط فہمیاں ہیں یہ باتیں وہ ایکدوسرے کو کیوں نہیں کہتے "!

کیونکہ ندیم بھائی بات نہیں سُنتے! حیدر نے اثبات میں سر ہلایا" ہمیں انھیں ایک " دوسرے سے بات کرنے پر آمادہ کرنا ہوگا مگر کیسے۔۔۔۔"روبا بھی ٹھوڑی نیچے

ہاتھ رکھے سوچ میں پڑ گئی پھر ایکدم بولے آئیڈیا!!!حیدر کے اچانک چیخنے پر وہ اسے دیکھنے لگی۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

نازی بھابھی وہ ندیم بھائی نہ سٹور روم میں گئے ہیں شاید کوئی پرانا سامان ڈھونڈنا " چاہتے تھے ایک بار دیکھ لیں انھیں کہاں ملنا ہے!"روبا کچن میں آئی تو نازی چائے بنا رہی تھی چند لمحے اسے دیکھنے بعد اسنے فلیم کم کی"یہ تھوڑی دیر چائے دیکھ دو!روبا نے اثبات میں سر ہلایا نازی کے کچن سے جانے کے بعد اسنے ڈرائنگ روم میں بیٹھے حیدر کو دیکھا جسنے تھمز اپ کا اشارہ کیا "!

ندیم سٹور روم میں شاہ کو دیکھ رہا تھا حیدر نے اسے بتایا کہ وہ فٹ بال سے کھیلتا " سٹور روم میں چلا گیا ہے وہ اندر ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا جب نازی اندر آئی"ندیم آپ کیا ڈھونڈ رہے ہیں!"ندیم نے ایک نظر اسے دیکھا شاہ کہاں ہے؟...."شاہ تو نیچے لان میں کھیل رہا ہے!"اسکی بات سن کر وہ دروازے کی جانب بڑھا تو وہ بیچ میں کھڑی تھی اسے نظروں سے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کر کے دروازہ دیکھا جو لاک ہو گیا تھا۔باہر

روبا حیدر کو تھمز اپ دکھا رہی تھی جو نیچے بیٹھا مسکرا رہا تھا یہ اسی کا پلان تھا انھیں ایک روم میں بند کر دیا جائے ٹیپکل فلموں والا طریقہ پہلے تو روبا نہیں مانی تھی پھر سوچا شاید کام کر جائے انھیں بند کر کے جیسے ہی وہ نیچے آئی وہاں سے شاہ اوپر کی جانب چل دیا جس پر اسنے توجہ نہیں دیا۔ شاہ جیسے ہی روم کے باہر سے گزرا ڈر گیا اندر ندیم آوازیں دے رہا" دروازہ کھولوں کوئی ہے روبا حیدر !نازی پریشانی سے اسکے پیچھے کھڑی تھی اسنے ندیم کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے کو جھٹک دیا۔ شاہ کچھ دیر آوازیں سننے کے بعد وہ تھوڑا قریب گیا" بابا!شاہ کی آواز سن اسے کچھ سکون ہوا"شاہ "!!! بیٹا ہم اندر بند ہو گئے ہیں جاؤ روبا انٹی کو بلاؤ انھیں بتاؤ

بابا ماما بھی ہیں ؟؟؟نازی نے ندیم کو ہٹا کر دروازے پر ہاتھ رکھا"جی ماما کی جان میں "یہی ہوں پلیز روبا انٹی سے کہوں دروزہ کھولیں !"

اچھا ماما آپ ڈر نا مت ابھی لاتا ہوں انھیں !!!فٹ بال وہیں پھینک کر وہ نیچے بھاگ " گیا"روبا آنٹی !!روبا انٹی !؟وہ دونوں جو خوشیاں منا رہے تھے شاہ کو یوں بھاگتے دیکھ "ڈر گئے "کیا ہوا شاہ ؟

روبا انٹی ماما بابا روم میں بند ہو گئے انھیں نکالیں نہ پلیز!!!اسمے روتے ہوئے اسکا "
ہاتھ پکڑا روبانے افسوس سے حیدر کو دیکھا جو خود بیزار ہو گیا اسکے ضد کرنے پر روبا
اسکی مدد کرنے کے لیے اوپر آگئی تھی روم کھولا تو ندیم دوسری نظر بھی نازی پر ڈالے
بغیر آگے بڑھ گیا پیچھے نازی بھی اسکی فکر کیے بغیر شاہ کی طرف متوجہ ہو گئی روبانے
"حیدر کو تھم ڈاؤن کا اشارہ کیا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

حیدر اپکا پلان تو کام نہیں کیا تو میر اوالا ٹرائی کرتے ہیں!" حیدر نے گھور کر اسے "
!" دیکھا "روبا انھیں چوٹ لگ جائے گی
!" تبھی تو پتہ چلے گا ندیم بھائی کتنی کیئر کرتے ہیں تبھی تو احساس ہو گا پیار وہیں ہے "
!!" روبا یہ رِسک ہے "
ڈر کے آگے جیت ہے حیدر!!"۔۔۔۔اسنے گھور کر اسے دیکھا "وہ سٹِنگ کا اشتہار "
نہیں دے رہی چوٹ لگ جائے گی!!" مگر اسے سنے بغیر ہی وہ کچن کے قریب جا کر
کھڑی ہو گئی تھی واز دیکھنے کے بہانے حیدر بھی ویل چیئر گھما کر ندیم کے پاس آگیا تھا

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

مگر اسکی نظر روبا کے کارنامے کی طرف ہی تھی. نازی چائے لیکر باہر آئی تو روبا نے پیر آگے کر دیا جس میں الجھ کر ٹرے زمین بوس ہو گئی مگر نازی سنبھل گئی۔روبا کا پلان اسے گرانے کا تھا مگر وہ بچ گئی ندیم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر افسوس سے سر جھٹک دیا وہ شرمندہ سی ہو کر ٹوٹے کپس اٹھانے لگی روبا بھی اس سے خیریت پوچھتی "مدد کرنے لگی ایک نظر حیدرر کو دیکھا جو چور ہنسی ہنس رہا تھا۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

نازی بھابھی آپ کے پاس ہائی ہیلز نہیں ہے آپ پہنتی نہیں ہیں؟" اسکے شوریک " کو دیکھتے روبا نے سوال کیا جس پر اسنے نفی میں سر ہلا دیا" مجھے پسند نہیں مگر ندیم کو اچھی لگتی ہیں اسلیے ایک بار پہنی تھی انکے لیے مگر چل ہی نہیں پائی اسلیے پھر کبھی پہنی نہیں!!اسے کے ساتھ روبا کے دماغ نے نئی خرافات پکا لی تھی "ویسے آپکو کوشش کرنی چاہیے مطلب ایسے شاید وہ مان جائے اگر آپ انکے لیے کریں تو پہن کر چلنے کی کوشش کریں تو! سرسری سے بات کر کے اسے چھوڑ کر چلی گئی۔نازی کچھ لمحے تو اسے دیکھتے رہی پھر سر جھٹک دیا جب کافی دیر تک ایسا کچھ نہ ہوا تو روبا کا منہ اُتر گیا وہ

دونوں ہی اترا منہ لیکر بیٹھ گئے تھے ایک نظر مخالف سمت میں جاتے نازی اور ندیم کو دیکھا پھر ایک فیصلہ کیا حیدر نازی کی طرف مُڑ گیا اور روبا ندیم کی طرف۔

نازی ڈائنگ پر بیٹھی سبزی بنا رہی تھی جب حیدر اسکے پاس آیا وہ اسے بہت کم ہی مخاطب کرتا تھا بھابھی کی بجائے اسے باجی کہنا زیادہ مناسب لگتا تھا جیسے سفیان روبا کو بھابھی نہیں آپی کہتا تھا کچھ رشتوں کو مخاطب کرنے کے لیے لفظ دل سے نکلتے ہیں "

نازی باجی!" اسنے حیرت سے حیدر کو دیکھا جو تقریباً نظریں جھکائے وہاں موجود تھا"

"جی حیدر بھائی آپکو کچھ چاہیے؟

مجھے آپ سے ڈاکٹر ندیم کے بارے میں بات کرنی ہے؟" اسکی بات نے اسکے ہاتھ " روک دیے تھے۔

میں جانتا ہوں یہ بات ہمارا کرنا مناسب نہیں مگر آپ دونوں نے ہمارے لیے اتنا " کچھ کیا ہے میں نے ندیم بھائی کے رویہ کے بارے میں ان سے بات کی تھی انھوں نے مجھے بتایا وہ آپ سے اس وجہ سے ناراض ہیں کیونکہ آپ ان پر توجہ نہیں دیتیں آپ "صرف شاہ کی والدہ بن کر رہ گئی ہیں انکی بیوی بنا بھول گئی ہیں۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

ہاں وہ یہ کہتی ہیں کہ آپ اپنے کام میں اتنے بزی ہو گئے کہ شاہ پر توجہ ہی نہیں " دیتے اسلیے وہ شاہ پر زیادہ توجہ دیتی ہیں تاکہ وہ اکیلا نہ ہو جائے جب شاہ چھوٹا تھا اسے بہت زیادہ توجہ کی ضرورت تھی تب آپ بھی اپنے کریئر کو لیکر پریشان تھے یہ انکی غلطی ہے کہ وہ آپ پر توجہ نہیں دے پائیں مگر انھیں اس بات کا احساس ہے مگر اب شاہ انکا اتنا عادی ہو چکا کہ وہ انکی جان ہی چھوڑ تا اگر آپ بھی شاہ کو خود سے مانوس کرتے تو شاید انکی کچھ مدد ہوتی مگر آپ نے خود کو کام میں بزی کرنا مناسب سمجھ تو انھوں نے شاہ پر مکمل توجہ دینا شروع کر دی.. ندیم خاموشی سے سر جھکائے اسکی ساری باتیں سن رہا تھا۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

انھوں نے خود کو کام میں اتنا مصروف کر لیا کہ وہ آپ سے دور رہیں آپکی اگنورنس " سے دور رہیں انھیں برا لگتا تھا میں مانتا ہوں اس وقت آپ شاہ پر متوجہ تھیں مگر آپ تھوڑا وقت نکال انکی پرابلمز پوچھ سکتی تھیں یہ بات انھیں بہت ہرٹ کی آپ

نے انکی مصروفیت کی وجہ جاننے کی بجائے خاموش ہونا بہتر سمجھا جب کہ وہ انتظار کرتے رہے کہ آپ ایک بار ان سے کہہ دیں کہ آپ کو اور شاہ زمان کو انکی ضرورت ہے وہ لوٹ آتے مگر آپ نے انھیں چھوڑ کر شاہ کو دیکھنا ضروری سمجھا۔۔۔۔"!

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

آپکے سٹرگل اور محنت کو دیکھتے انھوں نے کچھ نہیں کہا آپ تھک جاتے تھے شاہ کے رونے سے آپکو مسئلہ نہ ہو اسلیے وہ روم سے چلیں گئ آپ نے بھی تو مسائل حل کرنے کی کوشش نہیں کی ایک بار بات تو کرتے کہ روم الگ کر لیا آپکو غصے میں دیکھ کر وہ اسلیے خاموش ہو جاتی کہ آپ پریشان ہیں اور پریشان نہ کروں تو بہتر ہو گا آپ نے بھی تو حق سے ایک دفعہ نہیں کہا مجھے تمہاری ضرورت ہے ایک بار کہنا چاہیے تھے نہ کہ نازی لوٹ آؤ میں اکیلا ہو گیا ہوں ہو سکتا ہے وہ منتظر ہوں"!!!

✦✧✦✧✦✧✦✧

وہ منتظر تھے آپکے ہر ناراضگی بھلا کر انھوں نے روم سجایا تھا آپکو سرپرائز دینے کے لیے جس دن اپنی محبت پائی اسی دن کو بھول گئ اور اسکے بات منایا بھی نہیں صرف

سوری کہہ دینے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے کچھ جذبات کھل کر بتانے پڑتے ہیں

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

جذبات کو کھل کر بتائیں انھیں بتائیں کہ آپکی محبت مری نہیں ہے بس چند غلط فہمیوں کے نیچے دب گئی ہے اپنی غلط فہمیوں کو دور کرلیں ندیم بھائی ورنہ شاہ آپ سے دور ہو جائے گا وہ آپکے رویے دیکھتا ہے محسوس کرتا ہے وہ حیدر سے کہتا کہ اسکے پاپا اسکی ماما کو ڈانٹتے ہیں آپ سے دور دور رہتا ہے اور یہ بات نازی بھابھی آپکو بتانے کی کوشش کررہی تھیں مگر آپ ناراض تھے۔۔۔"ندیم کو اب اسکی دودن کی باتیں کوششیں یاد آئیں اسنے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

کوشش کریں اپنی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی اس سے پہلے آپ اس رشتے کو کھو دیں !!بات ختم کرکے وہ بنا اسے دیکھا چلا گیا تھا روبا نے بھی ایک نظر سر جھکائے ندیم کو دیکھا اور آٹھ گئی۔ملنے پر حیدر نے مضبوطی سے روبا کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا"

ہمارے بیچ کبھی غلط فہمیاں نہیں آئیں گی نہ!!"وہ پنجوں کے بل اسکے پاس بیٹھی"ہم نہیں آنے دیں گے اگر میں کبھی آپکی بات نہ سنو نہ تو دو تھپڑ لگا کر سنا ہی دیجیے گا غلط فہمی دور کر دیجیے گا۔!اسنے مسکرا کر اسکی گال پر ہاتھ رکھا

روبانے بھی سکون سے سر اسکی گود میں رکھ لیا اور ان دونوں کے بارے میں سوچنے لگی۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

رات کے دو بج رہے تھے مگر نیند تھی کہ نازی کے قریب تک نہیں آرہی تھی بازو آنکھوں پر رکھے وہ ندیم کے ساتھ یونی کے دن یاد کر رہی تھی انکی محبت مثال تھی ندیم لاکھ شرارتی سہی مگر نازی کے علاوہ اسنے کبھی کسی کو نہیں سوچا تھا کلاسیں بنک کرنا ڈھیروں باتیں کرنا لیکس پر بیٹھ کر شرارتیں کرنا۔حیدر کا ایک لفظ اسے یاد آرہا تھا کیا اسنے سچ میں ندیم کے ساتھ اتنی ناانصافی کر دی ہاں مجھے تھوڑا وقت دینا چاہیے تھا انکے حصے کا جو میں نہیں دے پائی کتنا وقت ہوا ایک ساتھ وقت گزارے اور اسے منایا بھی نہیں سوری بولنے سے سب ٹھیک تو نہیں ہوتا کچھ اور کرنا چاہیے!

بازو ہٹا کر ایک نظر شاہ کو دیکھا جو سکون سے سو رہا تھا۔کچھ سوچ کر اٹھی الماری کھولیں کپڑے کھنگالنے کے بعد اسے مطلوبہ ڈریس مل گئی۔واش روم سے چینج کیا نارمل بناو سنگھار اور پھر ندیم کی دلائی ہائی ہیلز پہن کر باہر کی جانب چل دی

سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ندیم کی انگلیاں تو لیپ ٹاپ پر تھی مگر سوچ کہیں روبا کی باتوں میں الجھی تھی اسنے بھی ناراضگی کی حد ہی کر دی ایک بار بات تو کرتا وہ محبت کرتا تھا سے تبھی دروازہ کھلا تھا کمرے کی نیم سنہری روشنی میں اسکا سراپا جگمگا رہا تھا ۔بلیک شفون کی بیک لیس ساڑھی جسکے سفید موتیے چمک رہے تھے ندیم بے ساختہ ہی بیڈ سے اٹھ گیا۔ساڑھی سنبھالتی وہ بڑی مشکل سے چلتی اسکے قریب آرہی تھی جب پیر مُڑا وہ گر جاتی مگر جسنے ہاتھ تھاما تھا وہ کیسے گرنے دیتا اسکے مضبوط بازوں میں وہ سنبھل گئی تھی ندیم نے بیڈ پر بیٹھایا پھر جھک کر اسکے پیروں سے ہیلز نکالی "جب پتہ ہے نہیں چلنا آتا تو کیوں پہنی ؟"

وو۔۔۔وہ آپکو اچھی لگتی ہیں نہ ؟" اسنے نخوت سے اسے دیکھا "مجھے اور بھی بہت کچھ اچھا لگتا تمہارا مجھے بلاوجہ دیکھنا مسکرانا میرے بالوں میں ہاتھ پھیرنا میرا سر دبانا

ان سب میں سے بھی کچھ ہو سکتا تھا ضروری تھا وہ کرنا جس میں خود کو تکلیف دینی ہو!! وہ بلکل نارمل انداز میں اس سے بات کر رہا تھا۔بیڈ پر اسکے ساتھ بیڈ کر اپنی جیکٹ اسکے کندھوں پر ڈالی" اتنی ٹھنڈ میں یہ کیوں پہنا ہے ہاں ٹھیک ہے ہاٹ لگ رہی ہوں مگر کولڈ ہو گیا تو!!محبت سے اسکی ناک دبا کر کہا تو اسکا ضبط جواب دے گیا وہ اسکے گلے لگ کر ٹوٹ کر رونے لگی ندیم نے اسکے گرد مضبوط حصر بنایا" ائم سوری ندیم ائم سوری میں نے بہت ناانصافی کی آپکے ساتھ میں آپکے مشکل وقت میں ساتھ ہوتے ہوئے آپکا ساتھ نہیں دے پائی ائم سوری مجھے صرف شاہ یاد رہا کہ وہ میری سب سے بڑی خوشی میں یہ کیسے بھول گئی وہ بھی تو آپ نے ہی دی ہے میں صرف ماں بن کر رہ گئی آپکی شریکِ حیات نہیں بن پائے آپکی حیات تو بانٹ لی لیکن آپکے دکھ سکھ کی شریک نہیں بن پائی ائم سوری حیدر نے مجھے بتایا آپ کتنے ہرٹ ہیں میری لاپرواہی کی وجہ سے!!ایکدم اس سے الگ ہوئی کان پکڑ لیے" سوری!!سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا میں آپکو اگنور نہیں کروں گی آپکے حصے کا وقت آپکو ضرور دوں گی پلیز مجھے معاف کر دیں!"ندیم نے نرمی سے ہاتھ ہٹائے"شاہ؟

وہ سورہا ہے اسے کچھ نہیں ہو گا!!اسکی بات سن کر وہ دوسرے کمرے سے اسے "
بھی لے آیا تھا بیڈ کے درمیان میں اسے لیٹا کر کمفرٹر دے کر اسکی جانب مڑا اسکا چہرا
ہاتھوں میں بھر" ائم آلسو سوری مجھے خود کو تب اتنا مصروف نہیں کرنا چاہیے تھا روبا
نے سہی کہا مجھے تمہاری مدد کرنی چاہیے تھے تمہیں آواز دے کر بلانا چاہیے تھا۔ کہ
میں اکیلا ہو گیا ہوں پر اب نہیں اب سے کوئی غلط فہمی نہیں ایک دوسرے کو وقت
دے گے ساتھ رہیں گے وعدہ کرو تم مجھے دوبارہ نہیں بھولو گی میڈ کو اسکا کام کرنے دو
گی خود کو تھکاو گی نہیں اور میرے ساتھ یہی اس کمرے میں رہو گی شاہ کے ساتھ
میرے بیٹے کے ساتھ۔۔۔!شاہ کی بات پر اسنے آنسو پونچھ کر ندیم کر دیکھا" ندیم
شاہ آپکو غصہ کرتے دیکھ ڈر گیا ہے وہ آپ سے دور ہو رہا ہے پلیز ایسا مت ہونے دیں
!!اسنے مسکرا کر اثبات میں ہلایا" لگ گیا پتہ اب سے ایسا کچھ نہیں ہو گا!اسکی ماتھے کو
محبت سے چھو کر اسے گلے لگایا۔ اخر انکے بیچ غلط فہمیوں کی دیوار گر گئ تھی کسی دو صُلح
کاروں کی وجہ سے جو خراٹے بھر رہے تھے۔ یہ جانے بغیر کے کتنا خوبصورت منظر
رات سمیٹ گئ۔

ذیشان آپ کہاں بزی رہتے ہیں مجھ سے بات ہی نہیں کرتے !!! آج بہت دنوں بعد سکینہ کی کال ذیشان نے اٹھائی تھی ذیشان کے دل میں اسکے لیے کچھ تھا نہین وہ تو بس اسے سبق سیکھانا چاہتا تھا مگر سکینہ شاید امیدیں وابستہ کرتی جارہی تھی ذیشان نے بیزاریت سے فون کو گھورا" کچھ نہیں یار ویسے ہی چند دن سے بہت مصروف تھا تم بتاؤں کیسی ہو گھر والے سب کیسے ہیں؟"

ذیشان ایک سوال کروں؟ لہجے میں انتہا کی بے بسی معصومیت تھی جس پر اسے حیرت ہوئی" آپ سچ میں مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ کہیں حیدر کے ساتھ جو میں نے کیا اسکا بدلہ تو نہیں لے رہے نہ !" ذیشان نے دلچسپی لیتے بیڈ کروان سے ٹیک لگائی"

"ایسا کیوں لگا؟

کیونکہ میں نے جو حیدر کے ساتھ کیا وہ بہت غلط تھا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مگر "میں کیا کرتی میں ڈر گئی تھی کیسے حیدر جیسے جوان انسان کا بوجھ اٹھا سکتی تھی۔

جیسے روبا اٹھا رہی ہے !! نا چاہتے ہوئے بھی دل نے گلہ کر ہی دیا تھا جس پر وہ سر جھکا گئی ناخن سے بیڈ پر لکیریں کھینچتی وہ سوچ میں پڑ گئی تھی کافی دیر خاموشی کے بعد وہ پھر

بولا" دیکھو سکینہ محبت میں بہت طاقت ہوتی ہے تم مجھے ایک بات بتاؤں تم حیدر سے محبت کرتی تھی یا اسکی شخصیت سے مانوس تھی!" اسکے سوال پر اسے حیرت بھی ہوئی اور شرمندگی بھی" بتاؤ !"

وہ خوبصورت تھا ذیشان بہت وجاہت بھری شخصیت تھی اسکی ہر لڑکی کا خواب بن سکتا تھا وہ اور مجھے بھی وہ اچھا لگتا تھا اسلیے اپنا بنانا چاہتی تھی ." اسنے گھور کر فون کی سکرین کو دیکھا" تمہیں صرف اسکا حسن پیارا تھا اور جیسے ہی اس میں داغ لگا تم نے اسے چھوڑ دیا تم نے اس سے محبت نہیں کی روبا نے اس سے محبت کی اسکی حقیقت سے محبت کی اور نا صرف محبت کی اسے ٹھیک کرنے کے لیے حد کر دی ایک ہفتے بعد حیدر کا آپریشن ہے جو کامیاب ہو گیا تو حیدر پہلے جیسا ہو جائے گا ویسے ایک خوبصورت وجاہت بھرا ہر لڑکی کا خواب لیکن اسکی تعبیر روبا کے حصے میں آئے گی تم نہیں میں نے دیکھا ہے حیدر کی نظر میں روبا کی قدر اسکے لیے محبت ادب احترام وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا تم نے ہیرا کھو دیا سکینہ ہیرا خیر تم نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں یا نہیں تو سنو نہیں میں تم سے محبت نہیں کرتا مگر

اب تم یہ رشتہ بھی نہیں توڑ سکتی کیونکہ حیدر کے ساتھ جو تم نے کیا اسکے بعد تم پر کوئی یقین نہین کرے گا دو ماہ بعد ہمارا نکاح ہے تمام رشتہ داروں میں بات پھیل چکی ہے تو تمہارے پاس کوئی آپشن نہیں سوائے میری سیج پر بیٹھ کر میرا انتظار کرنے کے اور میں کبھی نہیں آنے والا۔۔۔۔۔سکینہ کے ہاتھوں سے فون چھوٹ گیا تھا اتنا بڑا دھوکا ذیشان نے میرے ساتھ دھوکا کیا۔

فون بند کرنے کے بعد اسنے ایک اور کال ملائی "ہاں ذیشان بات کر رہا ہوں سنو ایک لڑکی کو اغواہ کرنا ہے نام سکینہ عاشر فوٹو بھیج رہا ہوں ہاں کل ہی کر لو تو بہتر رہے گا مجھے نکاح سے انکار کی وجہ مل جائے گی اور اسے سبق پر اپنی پاکبازی ثابت کرتی رہنا اور سنو صرف ڈرانا ہے ہاتھ بھی لگایا تو کاٹ کر پھینک دوں گا تم لوگوں کو!!! فون بیڈ پر اچھالنے کے بعد بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا" تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے میں نے روبا کو کھویا تمہیں میں کہیں کا نہیں چھوڑو گا !!"

⚙⚙⚙⚙⚙⚙

اگلی صبح ڈاکٹر ندیم کے گھر میں بہار سے کم نہیں تھی نازی کی آنکھ کھلی اپنا سر اسکے سینے پر پایا رات باتیں کرتے محبت میں ڈوبے کب نیند آگئی پتا ہی نہیں چلا اسنے زرا سا اٹھ کر ندیم کا چہرا دیکھا جو سوتے میں بھی مسکرا رہا تھا۔ اٹھ کر جانے لگی تو اسنے ہاتھ پکڑ لیا

"مت جاؤں نہ !

ندیم صبح کے سات بج رہے ہیں اٹھ جائیں ہوسپیٹل نہیں جانا آپکو؟ اسنے کھینچ کر " اپنے ساتھ لگایا" نہیں موڈ نہیں ہے !"

نازی نے حیرت سے اسکا خمار سے بھرا چہرا دیکھا" آپکا ہوسپیٹل جانے کا موڈ نہیں ہے !!"

ہاں نیکسٹ ویک حیدر کا آپریشن ہے تبھی جاؤں گا یہ ویک ہم سب پارٹی کریں " گے پارٹی! اسنے سوتے شاہ کے بال سنوارتے ہوئے کہا۔

ندیم حیدر بھائی اور روبا کتنے اچھے ہیں نہ انھوں نے ہم دونوں کو سمجھایا ہمیں پھر " سے ایک کر دیا ہماری غلطیاں ہمیں جتائیں !!! ندیم نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا"

ہاں بس دعا کرو حیدر ٹھیک ہو جائے ان دونوں کی لائف بھی نارمل ہو جائے آمین !!!"

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

"سفیان جی روبا آپی اور حیدر بھائی کتنے اچھے ہیں کہ انھوں نے امی کو منالیا ہمیں ایک کرنے کے لیے !!!" رات کے دس بجے اپنی امی سے چوری زیبو سفیان سے باتیں کر رہی تھی۔

"ہاں وہ بہت اچھے ہیں اور اچھوں کے ساتھ اچھا ہی ہوتا ہے اب بس یہ دعا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ بھی اچھا ہو حیدر بھائی چلنے لگ جائیں... آمین !!!

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

روبا بلاشبہ ایک بہترین فیصلہ تھا حیدر کے لیے اور اسنے یہ ثابت بھی کیا بڑی خدمت بڑا صبر کیا ہے اس بچی نے یا اللہ اسکا صبر رائیگاں نہ جانے دینا اسکی زندگی میں اب آسانیاں پیدا فرمائے حیدر کو اس تکلیف سے نجات دلا میرے مالک..... مسٹر اینڈ مسز عاشر جائے نماز پر ہاتھ دعا میں اٹھائے بیٹھے تھے

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧،

ہر۔طرف روبا اور حیدر کی آسان زندگی کے لیے دعائیں کی جارہی تھی۔ہمیشہ کی طرح حیدر کی آنکھ منہ پر پڑنے والی سورج کی روشنی کی وجہ سے کھلی تھی اسنے آنکھیں ملتے دیکھا تو روبا کھڑکی سے پردے ہٹارہی تھی "یہ صبح صبح مجھے فلمی انداز سے اٹھانا اچھا لگتا ہے آپکو!!!وہ پردے کی ڈوری باندھ رہی تھی جب اسکی آواز پر پلٹی "نہیں صبح صبح کی دھوپ میں شفا ہوتی ہے ہر بیماری سے نجات کی ایک نئ امید ہوتی ایک نئ اس ایک نئے کے دن آغاز میں میں چاہتی ہوں وہ دھوپ آپ پر ضرور پڑے مگر وہ حیدر تھا منہ پر بلیکنٹ لے کر پھر سو گیا اور وہ بولتی جارہی تھی اسے دیکھ کر اسکی جانب بڑھی بلیکنٹ کھینچا"حیدر اٹھیں نو بج گئے ہیں"!!

پہلی دفعہ بجے ہیں بجنے دو دس بھی بجنے دو!!!!اسنے پھر بلیکنٹ منہ پر لے لی روبا نے "پھر کھینچی ساڑھے نو بجے تک آجائے گا!"

تو آنے دو روز آتا ہے پہلی دفعہ آرہا تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے جارج بُش آرہا ہے!" "

دن بہ دن حیدر کو سوتے سے جگانا روبا کے لیے مشکل ہوتا جارہا تھا ٹھیک ہونے کے

ساتھ وہ ڈھیٹ بھی ہوتا جارہا تھا" حیدر آپ نہیں اٹھیں گے تو میں جارہی ہوں آپکو چھوڑ کر!! مگر اسکے پلٹنے سے پہلے ہی حیدر نے اسے اپنی جانب کھینچا" دوبارہ یہ جملہ مت بولنا کہ چھوڑ کر جارہی ہوں جان نکل جاتی ہے میری ڈر جاتا ہوں میں!" روبا نے آہستہ سے خود کو اس سے الگ کیا اور گھورنے لگی" میرے آئی لو یو کا جواب آپ دیتے نہیں اور جانے سے جان نکلتی ہے یہ کیسی محبت ہے!!"

وہ کوئی سوال۔ تو نہیں جسکا جواب دوں آپ اپنے طریقے سے محبت کا اظہار کرتی ہے مجھے الفاظ استعمال کرنا اچھا نہیں لگتا مجھے لگتا الفاظ سے زیادہ عمل میں محبت جھلکنی چاہیے جتاتا ہوں آئی لو یو کہنا ضروری ہے؟؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا جو کمر پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی" شاید ہاں عمل۔ اپنی جگہ الفاظ اپنی ہر کسی کی اپنی ویلیو اب جیسے نازی بھابھی کے عمل میں انکی محبت نظر آتی ہے مگر ندیم بھائی سمجھتے ہیں وہ گلہ کرتے ہیں تو جب تک نازی بھابھی انھیں بتائیں گی نہین کہ انھیں کیا غلط فہمی ہے تو ندیم بھائی سمجھے گے کیسے انھیں سمجھائی گی کہ وہ ان سے کتنی محبت کرتی ہیں انھیں پتہ کیسے چلا یہ تو وہی بات کر دی کسی لڑکی نے لڑکے کو آئی لو یو کہنے کی بجائے

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

اچار بھیج دیا اور وہ اچار اسکے دوست کھا گئے جب لڑکے نے پوچھا جواب نہیں دیا تو اسنے کہا" دیا تو بھیجا تو تھا اچار !!!

وہ لڑکا منہ دیکھتا رہ گیا"یعنی تمہارا آئی لو یو میرے دوست کھا گئے اور وہ کھٹا بھی بہت تھا یہ کیسا اظہار تھا!!!منہ بنا کر کمرے میں بکھرا چھوٹا موٹا سامان اٹھانی لگی جب حیدر کی آواز آئی" آئی لو یو ٹو تھری فار فائیو سکس سیون ایٹ نائن م ٹن ایلیون ٹو یلو ـــــــــــــــــ"وہ بچوں کی طرح ہل ہل کاؤنٹنگ کر رہا تھا اور وہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی پھر ایک دم اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا"بس !!!"حیدر نے محبت سے ہاتھ ہٹایا اور پکڑ لیا" ابھی کہاں بس ابھی تو۔ٹرین سٹیشن سے نکلی ہے ابھی تو زندگی بھر کا سفر باقی ہے !!!اسے باہوں میں بھرتے وہ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گیا۔

⊙⊙⊙⊙

نازی کے ساتھ کچن میں ندیم نے اُدھم مچایا ہوا تھا وہ کام کر کم اور بگاڑ زیادہ رہا تھا آٹا گوندتے اسنے پورے کاؤنٹر پر بکھیر دیا تھا اسے بھی نازی نے صاف کر کے ٹھیک کیا اسکے بعد آملیٹ کے لیے پیاز کاٹتے وہ رو بھی رہا تھا وہ بھی نازی کو ہی کاٹنے پڑے اور

اب وہ انڈے پھینٹ رہا تھا جس میں سے چھینٹے کچھ اسکے ایپرن پر پڑ رہے تھے کچھ پھر کاؤنٹر پر اور کچھ زمین پر نازی نے اچانک اسکا ہاتھ پکڑا "ندیم بیٹر تھوڑا اندر کریں آدھے سے زیادہ باہر رہے گا تو انڈے کا یہ رائتہ تو پھیلے گا نہ! اسے سیکھا کر وہ چولہے کے پاس آئی تھوڑی دیر بعد پھر وہی حال "یہ نہیں ہو رہا نازی! نازی نے اکتا کر اسکا رُخ اپنی جانب کیا ایپرن اتارا اسکے ہاتھ سے بیٹر لیکر اسے باہر دھکیل دیا "میں کر لوں گی!" منہ بنا تا وہ شرٹ کے کف سیدھے کر تا وہ باہر آگیا جہاں روبا حیدر کو نِک کے حوالے کر کے باہر آرہی تھی "گُڈ مارننگ! ندیم کی چہکتی آواز پر اسنے حیرت انگیز نظر سے اسے دیکھا اور جواب دیتی کچن میں آگئی "شکر روبا آپ آگئیں میری مدد کر دیں ندیم کیا حال کر کے گئے ہیں!" اسنے حیرت سے نازی کو دیکھا "ندیم بھائی یہاں کچن میں آپکی مدد کر رہے تھے !"

ہاں مدد کم کام بڑھا زیادہ رہے تھے!" اسنے خوشی سے اسے کھینچ کر سیدھا کیا جو نیچے " کیبنٹ سے کچھ نکال رہی تھی" وہ مان گئے "

اسکے سوال پر وہ مسکرا کر سر جھکا گئی "کل رات کو منالیا میں نے ویسے جیسے انھیں "

اچھا لگتا ہے !!"

ہائی ہیلز پہن کر !!اسنے خفت سے اسے دیکھا "ڈانٹا انھوں نے کہ یہ پہنے کی کیا "

ضرورت تھی پر مان گئے ساری غلط فہمیاں دور ہو گئی تھینک یو تمہارا اور حیدر بھائی کا !!

اسنے تشکر سے اسے گلے لگایا "صد شکر !"

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

حیدر ریڈی ہو کر باہر آیا تو سامنے کا منظر حیرت انگیز طور پر مکمل تھا شاہ ندیم کی گود میں بیٹھا کھا رہا تھا۔نازی باہر آئی تو پلیٹ رکھتے ندیم نے اسکا ہاتھ پکڑا جسے چُھڑانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جو ندیم پوری نہیں ہونے دے رہا تھا۔حیدر تو خوشی سے جھوم گیا تھا "نِک وہ دیکھو !نِک نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ندیم نازی کا ہاتھ چھوڑنے کی غرض میں نہیں تھا وہ شرم سے سر جھکا گیا حیدر کے کان کے قریب بولا ایسے مومنٹس نہیں دیکھتے نہ !!حیدر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا جو نیم مسکرا رہا تھا "وہاں چھوڑ کر آؤ مجھے !!اسکے چیخ کر کہنے پر وہ ویل چیئر دھکیلتا اسے ڈائنگ ٹیبل

تک لے آیا"گُڈمارننگ!!شاہ اور ندیم نے ایک نظر مسکرا کر اسے دیکھا"گُڈمارننگ کیسے ہو حیدر رہو!!"اسنے اثبات میں سر ہلایا شاہ کی پوری توجہ اپنے بابا پر تھی جس پر حیدر اور بھی زیادہ خوش ہو گیا اور کچھ ہی دیر میں ڈائننگ ٹیبل انکے قہقوں سے گونج اٹھا رو با اور حیدر کے چہرے پر سکون تھا اس بات سے انجان کہ ایک نیا طوفان آنے والا ہے سکینہ کی زندگی میں۔۔۔

⊙⊙⊙⊙

وہ اپنے کمرے میں لائٹس آف کیے سو رہی تھی۔کھلی کھڑکی کا فائیدہ اٹھا کر ماسک پہنے دو لوگ اندر کو دے ایک نظر سکینہ کو دیکھا رومال نکال کر اس پر کلوروفوم لگایا اور اسکی جانب چل دیے اس سے پہلے کہ وہ رومال ناک پر رکھتے سکینہ جاگ گئی اسنے بے ساختہ اسکا ہاتھ پکڑ لیا"کون ہو تم؟اسکے سوال پر وہ ہونکوں کی طرح اسے دیکھنے لگے اس آدمی نے بہت کوشش کی رومال ناک کے قریب کرنے کی مگر نکام وہ اٹھ کھڑی تھی سفید کرتہ پجامہ دوپٹے سے عاری کھلے بال وہ کسی کی نیت بھی اس وقت خراب کر سکتی تھی مگر جو سامنے تھے انھیں ہاتھ لگانے کی کب اجازت تھی انھیں تو

بس اسے اٹھانا تھا" چور!! چور!!! اسنے شور مچانا شروع کیا تو وہ اور ڈر گئے بھاگنے کی کوشش کی تو اسنے ایک آدمی کو پکڑ لیا" ابو امی!!! چور چور!!! اسکی آواز اتنی بلند تھی کہ وہ لوگ جاگ گئے تھے اوپر کی جانب بھاگے اچانک دوسرے آدمی نے اپنے ساتھی کو بچانے کے چکر میں چاقو سکینہ کے پیٹ میں گھُسا دیا پے درپے دو وار کیے جانے پر وہ بے ہوش ہو کر گر گئی اور وہ بھاگ گئے عاشر صاحب جب تک وہاں پہنچے تب تک شاید دیر ہو گئی تھی سامنے کا منظر قیامت سے کم نہیں تھا سفید کپڑے سُرخ ہو چکے تھے شہلا بیگم کی چیخیں پوری حویلی میں گونج رہی تھیں۔عاشر صاحب نے ایمبولنس بلائی اسے باہوں میں اٹھائے وہ بھاگے ایمبولینس میں ڈالنے کے بعد ذیشان کو کال کی "ہیلو ذیشان!!! وہ نیند سے بوجھل ہوتے وجود کو سنبھال کر انکی بات سن رہا تھا" ذیشان سکینہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے!!" وہ ایک دم آٹھ بیٹھا" کیا !!!" کلک۔۔۔ کونسا ہوسپیٹل!!! ایڈریس بتانے کے بعد وہ جس حالت میں تھا اسی حالت میں بھاگ گیا۔

⊙⊙⊙⊙⊙

ایمر جنسی کے باہر وہ تمام لوگ بیٹھے ڈاکٹر کے انتظار کر رہے تھے شہلا بیگم کو ذیشان کی والدہ سنبھال رہی تھی عاشر صاحب بھی سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھے۔ایک ٹانگ فولڈ کر کے دیوار سے لگائے وہ کمرے کے باہر ڈاکٹر کا ویٹ کر رہا تھا اسنے کئی بار اپنے آدمیوں کو فون کیا جو اٹھا نہیں رہے تھے اسکا میٹر حد تک شاٹ ہوا پڑا تھا ملو تم لوگ تمہارا قتل میرے ہاتھوں ہو گا!!" تھک کر وہ جا کر عاشر صاحب کے ساتھ بیٹھ گیا ڈاکٹر باہر آئیں تو اسکے علاوہ سب ہی لپکے وہ ابھی بھی سر جھکائے بیٹھا تھا" چاقو انکے پیٹ میں بہت اندر تک دھنس گیا تھا جو۔۔۔۔۔۔۔جو بچہ دانی کو بھی پھاڑ گیا مجھے افسوس سے کہنا پڑے گا وہ اب کبھی ماں نہیں بن سکتی! اسنے مٹھیاں بھینچ کر آنکھیں ضبط سے بند کر لیں نا چاہتے ہوئے بھی ایک آنسوں آنکھوں سے بہہ ہی نکلا وہ ضبط کر کے باہر چلا گیا۔

کھلی ہوا میں بھی اسکا دم گھُٹ رہا تھا جب اسکے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا اسکی والدہ اسکے گلے سے لگی رونے میں مصروف تھی اور وہ بغیر کسی تاثر کے انھیں چپ کروا رہا تھا اسکا چہرا بلکل سپاٹ تھا نہ غم۔نہ غصہ نہ دکھ نہ ملال کچھ بھی نہیں" یہ کیا ہو گیا

تمہارے ساتھ ذیشان کیا ہو گیا ابھی تو خوشیاں شروع بھی نہیں ہوئیں تھی!" اسنے آرام سے انکے آنسو پونچھے "میرے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوا امی وہ میری منگیتر تھی بیوی نہیں جو میری بھی زندگی بی ایکساتھ برباد ہو جائے!" وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی" ذیشان یہ تم کیا کہہ رہے ہو!"

"پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے!!! نرس کی بات سنتے ہی وہ اپنی والدہ کو لیکر اندر آگیا اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر ایک نظر اسے دیکھا جو غیر مرائی نقطے کو گھور رہی تھی دروازہ ہلکا سا کھول دیا جس سے آواز اندر جا سکے "میں کیا کہہ رہا ہوں امی سمجھے میں کیسے ایک ایسی لڑکی سے شادی کر سکتا ہوں جو مجھے اولاد نہیں دے سکتی! چیخنے کی آواز پر اسنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں شیشے سے ذیشان نظر آرہا تھا۔" ذیشان خدا کے لیے آہستہ بولو وہ سن لے گی!"

"سنے دیں امی اسے بھی تو پتہ چلا جو الفاظ دوسرے کے لیے استعمال کیے ہوں اپنی ذات پر کیسے محسوس ہوتے ہیں اور کمی تو کمی ہوتی ہے نہ اور خامی زدہ چیز کون اپناتا ہے مرد ایک عورت لاتا ہے اپنی نسل بڑھانے کے لیے جو یہ نہیں کر سکتی میں کیا کوئی

بھی مرد کرنے سے پہلے سو بار سوچے میرا اتنا بڑا ظرف نہیں میں ایک ادھوری عورت کو اپنالوں مجھے معاف کردیں!!"ہاتھ جوڑ کر وہ انگوٹھی وہیں چیئر پر رکھ کر آگے بڑھ گیا"ایک التجا ہے تم سے؟عاشر صاحب کی آواز پر اسنے پلٹ کر انھیں دیکھا"پرسوں حیدر کا آپریشن ہے تب تک اگر یہ بات اسے نہ پتے چلے تو اچھا ہوگا!!"سر جھکائے نہایت ضبط سے وہ یہ الفاظ ادا کر رہا تھا۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر باہر آگیا گاڑی میں بیٹھ کر ماتھا سٹئیرنگ سے ٹکالیا یہ وہی جانتا تھا یہ الفاظ اسنے کیسے وہاں بولے ہیں کیسے خود کو مارا تھا اسے یہ احساس دلاتے کہ مکافاتِ عمل اسی دنیا میں ہے۔مگر اب اسکا ضبط جواب دے گیا تھا اسلیے رو دیا۔۔۔۔

کیوں خوابوں پے تیرے سائے ہیں۔۔۔

دل کیوں ہے تنہا میرا۔۔۔۔۔

کیوں خاموش ہے زباں میری۔۔۔۔

لفظوں میں کہہ پاؤں نہ۔۔۔۔

کیوں درد ہے اتنا۔۔۔۔۔

تیرے عشق میں۔۔۔۔۔

رباوے۔۔۔۔رباوے۔۔۔۔۔

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

یہ کیاہو گیاعاشر صاحب ہماری سکینہ !!!ضبط سے لال ہوتی آنکھوں سے انھوں نے " شہلا بیگم کو دیکھا" مکافاتِ عمل !!!ہو سپیٹل کی ساری آوازیں مدھم پڑگئی تھیں سوائے اس لفظ کے جو ہتھوڑے کی طرح سکینہ کے کانوں میں پڑرہا تھا۔اسنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا مگر اندر سے اٹھتی آوازوں کو کون چپ کرواسکتا۔تھا مکافاتِ عمل تو اٹل ہے جیسا بو گے ویسا کاٹو گے جیسی کرنی ویسی بھرنی حیدر کی عارضی کمی کو دیکھ کر اسنے دھکامارا۔تھا اسلیے مکافات میں اسے تاابد کے لیے ادھوری عورت قرار دے دیا تھا بنجر۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک اسکی نظر اپنی انگلی میں موجود انگوٹھی پر پڑی جسکو اسنے اتار کر پھینک دیا مسلسل رونے کی وجہ سے پیٹ سے خون پھر بہنے لگا تھا مگر اب اسکا درد کہاں تھا درد تو دل کا تھا جس کا کوئی علاج نہیں تھا اور پھر اسی درد کے ساتھ وہ پھر بے ہوش ہو گئی۔

⚙⚙⚙⚙⚙⚙⚙

دو دن بعد۔۔۔۔۔۔۔

حیدر اور روبا ہوسپیٹل کے روم میں بیٹھے آپریشن کی کال کا انتظار کر رہے تھے دونوں کا دل اندر سے ڈر رہا تھا آج یا تو آر تھا یا پار یا تو حیدر چلتا یا ہمیشہ کے لیے ویل چیئر پر آ جاتا مگر انھیں امید تھی کہ انکا خدا انکی دعائیں ضرور قبول کرے گا وہ گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھی تھی "حیدر آج جو بھی ہو مگر میرے لیے آپکی ویلیو وہی رہے گی آپ چلنے لگے یا نہیں یہ خدا کی مرضی ہے مگر میں آپکے ساتھ رہوں گی یہ میری مرضی ہے تو ڈرنا نہیں میرے یقین پر یقین رکھیں آپ!" اسکے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے وہ اسے حوصلہ دے رہی تھی جب ندیم آیا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا "ڈرنا مت فکر مت کرنا سب ٹھیک ہو گا انشاللہ تم چلنے لگو گے چلو!!" وہ اسے لے گیا تھا آپریشن تھیٹر کے باہر روبا انتظار کی سولی پر لٹک گئی تھی تقریباً تین گھنٹے تک وہ وہیں آیت الکرسی پڑھتی رہی ایک لمحے کو بھی اسکا ورد رُکا نہیں تھا ایسے تھا جیسے حیدر کے ساتھ اسکی زندگی بھی آپریشن تھیٹر میں بند ہو گئی ہو آخر لائٹ آف ہوئی تو اسنے گہرا سانس لیکر دروازے

تک گئی" ندیم اور ایک سینئیر مسکراتے ہوئے باہر آرہے تھے کچھ لمحے بات کرنے کے بعد وہ روبا کی طرف مُڑا" آپریشن تو کامیاب ہوا ہے باقی جب حیدر کو ہوش آئے گا تو پتہ چلے گئے ہوپ فور گُڈ!!!ایک اور انتظار ابھی کتنا ہجر کتنا انتظار باقی تھا دو گھنٹے مزید گزر چکے تھے اسے جنرل روم میں شفٹ کیے ندیم اور روبا دونوں ہی منتظر تھے اسکی آنکھیں کھُلنے کہ آخر وہ پل آہی گیا جب اسنے دھندلی آنکھوں سے چھت کو گھورا اور پھر منہ سے ایک دردناک آہ نکلی

دونوں بھاگ کر اندر آئے "حیدر کیا ہوا؟" روبا کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے اسکا لال ہوتا چہرا دیکھ کر درد ہورہی ہے بہت درد ہورہی ہے ٹانگوں میں برداشت نہیں ہورہی! ندیم نے ہاتھ کی مدد سے اسکا گھُٹنا فولڈ کرنے کی کوشش کی تو ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز کے ساتھ درد بھری سسکی بھی منہ سے نکلی "ڈونٹ وری حیدر مبارک ہو تم اب بلکل ٹھیک ہوں یہ درد چند دنوں میں ٹھیک ہو جائے گا تم چلنے لگوں گے بس اب محتاجی ختم!! وہ حیرت انگیز نظروں سے ندیم کو دیکھ رہا تھا پھر اپنے پیر کو جو درد سے بھر اپڑا تھا جو سیدھے رہ رہ کر تھک گئے تھے انھیں حرکت چاہیے تھی انھیں کام

چاہیے تھا جس سے وہ پہلے جیسے ہو سکیں اسنے پوری طاقت لگا پیر کی انگلیوں کو ہلانا چاہا جو ہلکا سا ہل کر ساکن ہو گئی مگر وہ لمحہ تو جیسے ان دونوں کی آنکھوں میں جم سا گیا"

آہ۔۔۔حیدر ا بھی نہیں ایک دم انھیں پریشر ائز مت کرو اہستہ اہستہ مطلب سمجھ لو تمہیں ابھی انگلی پکڑ کر چلنا سیکھنا ہے خود سے چلنے کی کوشش کرو گے تو گر جاو گے اور دھیان رہے ریڑھ کی ہڈی پر پریشر نہین ڈالنا آرام سے ٹھیک ہے سو تم دونوں یہ مومنٹ سیلیبریٹ کرو میں آیا" فون نکالتا باہر آیا جہاں نازی کی بے شمار کالز تھیں مسکرا کر نمبر ری ڈائل کی "ندیم !!"

بولو جاناں !!! "

ندیم آپریشن کیسا ہوا حیدر بھائی کیسے ہیں کامیاب ہوا نہ حید بھائی ٹھیک ہو گئے نہ "

۔۔۔۔۔!" اسنے مسکرا کی فون کی سائیڈ بدلی "ہاں آپریشن کامیاب ہو گیا اور حیدر بلکل ٹھیک ہے انفیکٹ وہ تو آج سے ہی میرا تھون میں حصہ لینے کا سوچ رہا ہے لے بھی سکتا چلنے جو لگے گا۔۔۔!!" نازی کا ہاتھ بے ساختہ ہی منہ پر آ گیا تھا وہ اتنی خوش تھی کہ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیا کہے "روبا سے بات کرائیں !"

"!! انھیں اکیلے رہنے دو اتنی بڑی خوشی پر انکا پہلا حق ہے "

۞۞۞۞۞

حیدر پچھلے بیس منٹ سے اپنی انگلیاں ہلا کر دیکھتا پھر کوشش کرتا پھر کوشش کرتا اور حیران ہو جاتا روبا اسکا عمل دیکھ کر روتے ہوئی بھی مسکرا آدی "میں ٹھیک ۔۔۔۔ٹھیک ہو گیا روبا!" اسنے اثبات میں سر ہلایا تو حیدر نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگالیا "تت۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہی یہ ممکن ہوا میں نے تو امید ہی چھوڑ دی تھی میں تو موت مانگنے لگا تھا لیکن تم نہیں ٹوٹی تمہارا یقین نہیں ٹوٹا اور آج دیکھو میں ٹھیک ہو گیا میرے پیر درد محسوس کر رہے ہیں یہ درد کی شدت سے بھرے پڑے ہے جو شاید مجھے کبھی محسوس نہیں ہوئے لیکن اب ہو رہا صرف تمہاری وجہ سے کون ہوں تم اینجل ہو فرشتہ مسیحا ہو مدد گار ہو کیا ہو تم....,!" وہ نرمی سے اس سے الگ ہوئی "میں ان میں سے کچھ بھی نہیں میں صرف آپکی دکھ درد خوشی غمی کی شریک ہوں آپکی زندگی کا آدھا حصہ ہوں جسکا فرض آپکی خدمت کرنا آپکا ساتھ دینا آپکا ہر جذبہ باٹنا آپکی اصطلاح کرنا میں آپکی بس شریک حیات ہوں اور آج میرا مقصد پورا

ہو گیا جو آپکو واپس زندگی کی طرف لانا تھا میں کھینچ کر واپس لائی اب ان پستیوں میں دوبارہ نہیں گرنا اب سے ایک نئ زندگی کا آغاز ہو گا سب کچھ بھلا کر ایک لمبے سفر کا آغاز اپنے ہمسفر کے ساتھ !" حیدد نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما" صرف تمہاری ساتھ

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

سکینہ ہوسپیٹل کی در و دیوار کو اجنبیوں کی طرح گھور رہی تھی وہی سفید کمرا دیواروں پر لگے عجیب بیماروں اور ڈھانچوں کی معاملات ایک بوسیدہ سا کیلنڈر سائیڈ ٹیبل پر موجود سامانِ جراحی کے ساتھ ڈھاکا ہوا ایک پانی کا گلاس ہوا سے اڑتے سفید پردے بلکل ویسا ہی منظر تھا جیسا حیدر پر گزرا تھا جب اسکے ساتھ زندگی نے کھیل کھیلا تھا اسکے سامنے حیدر کے ساتھ کیا گیا تمام رویہ گھوم رہا تھا" میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے ! میں ساری زندگی ایک اپاہج انسان کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی

"!!! میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے امی کہ میں ایک ادھوری عورت کو اپنا لوں "

".... , امی میں ایک ایسے انسان سے شادی نہیں کر سکتی جو چل بھی نہ سکتا ہوں "

امی آپ سوچ بھی کیسے سکتی ہیں کہ میں ایسی لڑکی سے شادی کرلوں گا جو مجھے اولاد " "نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔۔

"میں کیا کوئی بھی لڑکی ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گی۔۔۔ "

کوئی بھی مرد سو بار سوچے گا!!!! اپنے اور ذیشان کے کہے گے جملے آج یکساں لگ رہے تھے جو اسنے حیدر کے لیے کہا تھا وہ آج ذیشان اسکے لیے کہہ کر گیا تھا دنیا گول ہے جو جہاں سے شروع کرتا ہے وہیں آکر رُک جاتا ہے مکافاتِ عمل جیسا تھپڑ جسکے منہ پر پڑتا ہے وہ یا تو سُدھر جاتا ہے یا مزید ہار جاتا ہے اب سکینہ پر اسکا کیا اثر ہوا تھا وہ چند لمحوں میں پتہ لگنے والا تھا ڈاکٹر اسکا چیک اپ کرنے کے لیے اندر آئی تو بلیڈ پکڑے اپنی نس کاٹنے والی تھی پر بروقت اسنے اسکا ہاتھ پکڑ لیا" پاگل ہو گئی ہیں !"

ہاں پاگل ہو گئی ہوں میں میں کسی قابل نہیں ہوں میں محبت کا کوئی حق ادا نہیں " کر پائی میں وفا نہیں نبھا پائی میں غمگسار نہیں بن پائی مین نے حیدر کو دھکا مارا تو خدا نے مجھ سے عورت ہونے کا حق چھین لیا بنجر ہوں کیا دے سکتی ہوں کسی کو مجھے مر جانا

چاہیے مرنے دے مجھے پلیز!!!! مگر ڈاکٹر اسکے ہاتھ سے بلیڈ لیکر کِٹ اٹھا کر باہر آ گئ

"! اور اسکی والدہ کو اندر بھیج دیا" سکینہ یہ کیا حرکت تھی

اور کیا کروں میں تھک گئ ہوں میں ذیشان کبھی بھی مجھ سے محبت نہیں کرتے "

تھے وہ ہمیشہ سے حیدر کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور اب تو موقع مل گیا انھوں نے منگنی توڑ

ہی دینی تھی اچھا ہوا نکاح کے بعد چھوڑتے اختلافات رہتے تو ساری زندگی روتی اب

چند دن سوگ منا کر خاموش ہو جاوں گی اور اب تو آپکے پاس ہی رہوں گی آپ تو

رکھے گے نہ نکال تو نہیں دیں گے جو کچھ میں نے کیا میں حیدر کے بھی پیر پکڑ کر معافی

مانگ لوں گی اسکا آپریشن تھا وہ ہو گیا ہو گا مجھے تین دن ہو گئے ہیں یہاں آج تھا فون

کریں کیسا ہوا!!" شہلا بیگم نے تڑپ کر اسے گلے لگایا" حیدر کا آپریشن کامیاب ہوا ہے

وہ ٹھیک ہو گیا اور چند ہفتوں تک اپنے پیروں پر چلنے بھی لگے گا!!" وہ ایکدم اس سے

الگ ہوئی" سچی امی روبا کی محنت اسکی خدمت رائیگاں نہیں گئ اللہ صبر کرنے والوں کو

پھل ضرور دیتا ہے میں نے وہ پھل کھو دیا مگر مجھے بہت خوشی ہے کہ روبا اور حیدر

ایک نارمل لائف گزاریں گے انھیں میرے بارے میں تو نہیں بتایا؟ بتائے گا بھی

"! نہیں ناراض ہیں پر پریشان ضرور ہونگے۔ پلیز انھیں کچھ مت بتائے گا

⊙⊙⊙⊙

ذیشان اپنی والدہ کے گلے لگ کر مسکرا رہا تھا" جی امی وہ اب بلکل ٹھیک ہے چل سکتا ہے آگے بڑھ سکتا ہے اب سب کچھ ٹھیک ہے روبا کی خوشی میرے لیے بہت اہم ہے جو اسے مل گئی ہے خدا انھیں ہمیشہ خوش رکھے۔" اسکی ماں نے کھوجتی نظروں سے

"!! اسکا چہرا دیکھا" تو سچ میں یہ سب کر کے خوش ہے وہ مر رہی ہے ذیشان

وہ جو بھگت رہی ہے اسکا اپنا کمایا ہے یہ جب بخشش مل جائے گی اسکے حصے کی "

"!! خوشیاں خدا اسے دے دے گا

⊙⊙⊙⊙

یہ تو بتاؤ سفیان یہ مٹھائی تم بانٹ کیوں رہے ہو !! ہاتھوں میں ٹوکری پکڑے وہ اپنے " گاؤں میں مٹھائی بانٹ رہا تھا سب حیرت سے اسکا منہ دیکھ رہے تھے " کہیں تمہاری

"!! شادی تو نہیں ہونے والی

اس سے بڑی خوشی آئی ہے چچا میرا بھائی ٹھیک ہو کر واپس آرہا ہے!!! لڈو انکے ہاتھ میں رکھتا وہ آگے بڑھ گیا اور وہ لوگ اس جملے کو دیکھتے رہ گئے لیکن سفیان اور حیدر کا "رشتہ وہ کیا سمجھتے۔

۞۞۞۞۞

" یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے میری دعاؤں کی لاج رکھ لی اس بچی کو اسکے صبر کا اجر دے دیا تو صابرین کے لیے غفورو رحیم ہے اور ظالموں کے لیے ذوالجلال میں نے اپنے ہی گھر میں تیرے دونوں روپ دیکھیں ہیں مگر یا اللہ وہ بچی ہے اسکے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہ کر میری ایک اولاد کو کھو چکا ہوں میں دوسری کا دُکھ ساری زندگی نہیں اٹھا سکتا اسکی سزا کم فرما دے میرے مالک تیرا ایک عاجز اور نادم سا بندہ تجھ سے التجا کر تا ہے مجھے خالی ہاتھ مت لوٹانا میرے مالک!!! عاشر صاحب ہوسپیٹل کے نماز پلیس پر نماز ادا کر رہے تھے

۞۞۞۞۞

حیدر کو تین دن اوبزرویسشن مین رکھنے کے بعد لے آیا گیا تھا جہاں اسکا استقبال شاندار طریقے سے ہوا تھا وہ ابھی ویل چئیر پر تھا ایکدم اپنی ٹانگوں پر سارا وزن وہ ڈال نہیں سکتا تھا جسے کم سے کم بھی ایک دو ہفتے اسے ویل چئیر سے ہلنا بھی نہیں شاہ ندیم روبا نازی سب ہی خوش تھے ہر طرف ایک خوشی کا ماحول تھا جب اچانک ندیم بیچ میں سے غائب ہو گیا۔ حیدر شاہ کے ساتھ کھیل رہا تھا اور روبا نازی سے باتوں میں مشغول ہو گئی تھی جب کافی دیر بعد دروازے پر بیل ہوئی "نازی نے روبا سے بات کرتے دروازہ کھولا تو سامنے موجود شخصیات کو دیکھ کر اسنے بہ مشکل اپنی چیخ روکی "امی! نہایت شفقت زدہ چہرا پر نور پر وقار شخصیت وہ آج بھی ویسی ہی تھیں جیسے روبا سے ملاقات کے وقت تھی نازی کی آواز پر وہ بھی دروازے کے جانب بڑھی تو آسیہ بیگم نازی سے مل رہی تھیں انھیں دیکھ کر وہ بے ساختہ ہی ان سے لپٹ گئی کتنی ہی دیر وہ انکے گلے لگی رو رہی تھی "میں آپکو بتا نہیں سکتی میں آپکی کتنی شکر گزار ہوں آج آپکی وجہ سے اس مقام پر ہوں میں اور حیدر ایک ہیں حیدر ٹھیک ہے میں خوشحال ہوں بہت شکریہ!! انکی ہاتھ کی پُشت کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا تو ندیم عروج نازی حیرت سے انھیں دیکھتے رہ گئے "میں صرف ان سے محبت نہیں کرتی بلکے عقیدت

کرتی ہوں میری ماں نہ ہوتے ہوئے بھی ماں ہونے کا پورا حق ادا کیا انھوں نے!"
آسیہ بیگم مسکرا کر اسکی باتیں سن رہی تھیں شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا "میں نے وہی کیا جو ایک اللہ کے بندے کو دوسرے اللہ کے بندے کے ساتھ کرنا چاہیے بھلائی کا حیدر سے تو ملواو میں بھی تو دیکھو کس نے میری اللہ میاں کی گائے کو پاگل کیا ہوا ہے!!" اثبات میں سر ہلا کر انھیں اندر لے آئی تھی اسکے جوش کو دیکھ کر ندیم اور نازی خود ہی دو قدم پیچھے ہو گئے تھے۔
حیدر شاہ کے ساتھ کھیل رہا تھا آپریشن کی وجہ سے اب وہ اسے گود میں نہیں بیٹھا سکتا تھا اسلیے ٹیبل پر سر جھکائے وہ اسکے ساتھ کلرز کر رہا تھا جب بالوں میں کسی کا ہاتھ محسوس ہوا سر اٹھا کر دیکھا تو بزرگ وار مسکراتا چہرا اسے دیکھ رہا تھا "اسلام علیکم آپ آسیہ آنٹی ہیں نہ؟" اثبات میں سر ہلا کر انھوں نے روبا کو دیکھا "بہت خوبصورت ہے !!" جس پر وہ شرما کر نازی کے پیچھے ہو گئی حیدر کبھی اسے دیکھتا کبھی آسیہ آنٹی عروج تو آتے ہی شاہ کی ہو گئی تھی۔ سربراہی کرسی پر بیٹھی آسیہ بیگم نے ایک طائرانہ نظر سب پر ڈالی ندیم نازی کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا جو کبھی شرما رہی تھی تو کبھی

اسے گھور رہی تھیں۔ حیدر روبا کو چوری چوری فلائنگ کسز بھیج رہا تھا اور روبا اسے یہ سب بند کرنے کا کہہ رہی تھی

عروج وہاج کے ساتھ فون پر باتوں میں مگن تھی اور شاہ ماتھے سے بال ہٹانے کی انتھک کوشش کر رہا تھا ایک زور دار ہنکارا ابھر کر انھیں مخاطب کیا" یہ آوارہ عاشقوں والی حرکتیں بند ہو سکتی ہیں!" ندیم کو ایک دم ہی ٹھسکا لگ گیا تھا حیدر کا ہاتھ اپنے منہ پر ہی چپکا رہ گیا اور عروج نے فون بنا بند کیے ہی رکھ دیا تھا جس میں سے وہاج کے ہنسنے کی آواز آرہی تھی نازی اور روبا شرمندگی سے نظریں جھکا گئیں آسیہ بیگم نے انھیں دیکھا اور پھر پلیٹ پر جھک گئیں" کھانا کھاؤ!" سکھ کا سانس لیکر انھوں نے خود کو نارمل کیا اور پھر ایک سنجیدگی کے ساتھ کھانا کھایا جانا لگا روبا اور نازی سب کو سرو کرنے لگی جب اچانک اسنے حیدر کا ہاتھ پکڑ لیا اسکا کھاتا ہاتھ روکے وہ کوئی بات ختم کر کے اسکی جانب مُڑی" یہ نہیں کھانا اس میں ٹماٹر ہے ٹماٹر منع ہے آپکو!!! اور نازی بھابھی ندیم بھائی کو دیکھ لیں وہ چاٹ کے باؤل میں چمچ ڈال رہے ہیں!!! ندیم کا ہاتھ وہیں رُک گیا تھا ندیم کو زیادہ مرچ مصالحے سے تکلیف رہتی تھی اسلیے نازی اسکا خیال

رکھتی مگر وہ آنکھ بچا کر کچھ نہ کچھ کھا ہی لیتا مگر آج روبا نے اسے پکڑوا دیا تھا۔وہ شرمندہ سا ہو کر چمچ ٹیبل پر رکھ کر منہ بنا کر بیٹھ گیا جب نازی نے اسکی جانب چمچ بڑھایا" تھوڑا تو چلتا ہے!"

⊙⊙⊙⊙⊙

اسے کمرے میں چھوڑ کر جانے کے بعد روبا باہر نازی کی مدد کرنے چلی گئی باقی تمام لوگ بھی کمروں میں چلے گئے تھے۔حیدر اپنی ہمت مجمع کر کے ویل چیئر سے اٹھنے کی کوشش کرتا پھر درد کی شدت اور کپکپاہٹ کی وجہ سے پھر بیٹھ جاتا پھر کوشش کرتا پھر وہی سب ہوتا آخری بار گر کر وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابل رہی تھیں۔روبا اندر آئی تو اسکی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئی "حیدر کیا ہوا آپکو؟" اسنے ایک نظر روبا کو دیکھا پھر مسکرا دیا کیونکہ وہ اپنے دوپٹے سے اسکا پسینہ صاف کر رہی تھی جسے اسنے روک دیا اور اپنے سامنے بیٹھا لیا" کچھ نہیں ہوا مجھے اتنا نہ ڈرا کریں اب نہیں مرنے والا!"روبا نے خفگی نظروں سے اسے دیکھا" حیدر ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟"

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

سچ ہی تو ہے تبھی آئی تھی واپس جب آخری سانسیں لے رہا تھا شکر ختم ہونے سے "
پہلے واپس آگئی!" ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر دوسرا اسکے ہاتھ پکڑ کر وہ آسانی سے خود
بیڈ پر بیٹھ گیا جس پر روبا اسے دیکھتی رہ گئی "یقین سا نہیں آرہا نہ کل تک جو ہل بھی
نہیں پا رہا تھا آج وہ چل سکتا ہے!" روبا کی آنکھیں پھر بھر گئی تھی حیدر نے پیار سے
اسکے آنسو پونچھے "اب رونے کا وقت گیا اب سے خوشیوں کا آغاز ہو گا گھما کر اسکی
پُشت کر سینے سے لگایا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں وہ بھی آنکھیں
" بند لیے لیٹی تھی "حیدر اگر میں آپ سے پہلے چلی گئی تو؟

تو میں بھی تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا تم اور میں الگ کب ہیں!" وہ ایکدم اٹھ بیٹھی "
" نہیں حیدر ہم میں سے جو بھی پہلے چلا گیا دوسرا نہیں جائے گا دوسرا زندہ رہے گا
اپنے بچوں کے لیے انکی محبت کے لیے وعدہ کریں اگر میں پہلے مر گئی تو آپ میرے
ساتھ نہیں مریں گے ہمارے بچوں کے لیے زندہ رہیں گے۔" اسنے ایکدم اسکا چہرا
" ہاتھوں میں بھرا "یہ کیوں کہہ رہی ہو؟

کیونکہ موت اٹل مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے الگ ہونے سے ایک موت ہی تو ہے جو " ہمیں الگ کر سکتی ہے !!" اسکی باتوں سے حیدر کا بھی دل گھبرا گیا تھا پھر بھی وہ سنبھل گیا" موت کل ہے آج زندگی ہے کل کی موت کا سوچ کر آج کی زندگی کی قربانی غلط نہیں ہے تمہارا میرا ساتھ جہاں تک رہے گا اٹل رہے گا سمجھی میری زندگی ہو تم میرا عشق میری محبت میرا پیار احساس جنون حسرت عادت لت سب کچھ تم ہو کیونکہ تم وہ ہو جس نے مجھے دوسرا جنم دیا ہے میری زندگی بچائی ہے اور زندگی بچانے والی کی امانت ہوتی ہے میں اس میں اب خیانت نہیں کروں گا اسلیے کوئی ایسا کام میں اب نہیں کروں گا جس میں جان کا خطرہ ہو اور تم بھی وقت کی تہ اتنی مت چڑھا لینا کے سب مندمل ہو جائے ہمیں کئی صدیاں گزارنی ہیں ساتھ سمجھی بچوں کی ماں بن کر مجھے مت بھولنا پلیز !!" اسکا چہرا ہاتھوں میں تھامے وہ اسکے ہے قریب چلا گیا اور پھر وہ ایک دوسرے کی قربت میں سب بھول گئے۔

عروج اور آسیہ بیگم کو آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اور اس ایک ہفتے میں گھر قہقہوں سے گونجتا رہا تھا شاہ بھی بڑھ چڑھ کر شرارتیں کرنے لگا تھا حیدر اور عروج کے ہوتے اسے کوئی کچھ کہہ ہی کب سکتا تھا روبا اور نازی کچن میں کھانا بنا رہی تھیں حیدر اور ندیم لان میں تھے آسیہ بیگم کمرے میں قرآن شریف پڑھ رہی تھیں اور عروج چھت پر اپنے میاں سے بات کر رہی تھی "وہاج مجھے کیوں لگ رہا ہے آپ نے میٹھا کھایا ہے!" اسکی بات سنتے ہی وہاج نے سامنے پڑی پیسٹری کو پرے دھکیل دیا اور منہ صاف کیا" نہیں بیگم کک۔۔۔کب کھائی آپ کھانے ہی نہیں دیتی!

پھر تو پکا کھائی ہے کیونکہ آپ یہ کک۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔کک۔۔۔کون تبھی " کرتے ہیں جب کچھ چھپا رہے ہوں میں کل ہی واپس آرہی ہوں آپ شامت بلائیں اپنی!!" اسنے فون بند کر دیا اور ارے ارے کرتا ہی رہ گیا اسنے چھت سے نیچے دیکھا تو ایک خوشی در آئی تھی اور بھاگ کر نیچے آئی کچن میں روبا کو کھینچا" حیدر بھائی کو دیکھیں!" اسے کھینچ کر وہ باہری دروازے تک پہنچی جہاں سامنے حیدر لڑکھڑاتا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہا تھا وہ پہلی دفعہ اسے چلتے دیکھ رہی تھی اسکا قد بھی پہلی

دفعہ ہی دیکھا جو ندیم سے زرا اونچا تھا بھرا بھرا جسم وجاہت سے بھرپور چہرا دھوپ سے چندھیا آنکھیں وہ پوری کوشش سے آگے بڑھ رہا تھا جہاں آگے ندیم اسے چیئر اپ کر رہا تھا" گُڈ ویری گُڈ حیدر آرام سے جلد بازی نہیں! وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا کہ اچانک درد کی شدت سے پیر لڑکھڑایا اور وہ گر گیا۔ روبا بھاگ کر جانے لگی تو آسیہ بیگم نے اسے وہیں روک دیا" اسے گرنے دو بچے جب چنا سیکھتے ہیں گرتے ہیں پھر نئے عزم سے اٹھتے ہیں اسے سہارا مت دو خود اُٹھنے دو!! اسنے سامنے دیکھا جہاں وہ زمیں پر بیٹھ تھا اور ندیم اسے اٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا" ایک سال ان ٹانگوں نے بہت آرام کیا ہے انھیں تھوڑی مشکل ہو گی مگر ہار نہیں ماننی!! ہاتھوں کا مکا بنا کر اسنے زمیں پر رکھا سارا وزن ہاتھوں پر ڈال کر اوپر اٹھنے کی کوشش کی دو تین بار ہارنے کے بعد آخر وہ کامیاب ہو ہی گیا۔ تمام خواتین اسکی ایفرٹ دیکھ کر تالیاں بجا رہی تھیں مگر اسکی نظر روبا پر ہی تھیں جسکے ہاتھ سب سے اونچے تھے جسکے دانت سب سے سے زیادہ نکل رہے تھے۔ پھر سانس لینے کی غرض سے بیٹھ گیا۔ اس روز حیدر یونہی چلنے کی کوشش کرتا کبھی گرتا کبھی سنبھلتا پھر گرتا چلتے چلتے روبا کو دیکھ کر لڑکھڑا جانا تو معمول ہو گیا تھا جو روبا نے بھی محسوس کیا تھا اسلیے جب بھی وہ پریکٹس

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

کرتا روبا وہاں جاتی ہی نہیں تھی چوری چوری اسے دیکھتی تھی مگر وہ پھر بھی گرتا تھا جس سے وہ اداس ہو جاتی۔

⊙⊙⊙⊙⊙

کام سے فارغ ہو کر وہ کمرے میں آئی تو وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اب تو وہ خود ہی یہ سب کر لیتا تھا وہ سیدھا لیٹا تھا" حیدر میں آپکی کروٹ.... مگر اس سے پہلے ہی وہ کروٹ بدل کر دونوں ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے اسے دیکھنے لگا جس پر وہ مسکرا کر سر جھکا گئی "میں بھول جاتی ہوں آپ ٹھیک ہو گئے ہیں!" وہ ابھی بھی مسکرا کر اسے دیکھے جا رہا تھا جو صوفے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسکی نظر چھپکلی پڑی اسنے چیخ ماری تو وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اُترا اسکی جانب بھاگا تو لڑکھڑا کر گر گیا۔ روبا نے مُڑ کر اسے دیکھا" اُٹھیں حیدر!! وہ جو درد کی شدت سے لال ہو گیا تھا اسے دیکھنے لگا" اُٹھیں کچھ نہیں ہوا!!" آپ نے وعدہ کیا تھا جب چلنا شروع کریں گے اپنے پہلے قدم میری جانب لیں گے وعدہ پورا کریں اپنا میں آپکی مدد نہیں کروں گی اُٹھیں! بالوں کا جوڑا بناتی وہ ادا سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ شدید درد کے باوجود وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا" وعدہ پورا کریں

حیدر میری جانب آئیں میں یہ وعدہ بخشوں گی نہیں!!! پختہ لہجے میں کہتی وہ صوفے سے اٹھ کر کھڑکی کے جانب چلی گئی تھی کیونکہ حیدر اٹھ کر لڑکھڑاتا اسکے تھوڑا پاس آگیا تھا چاند کی روشنی میں منور روبا کا چہرا ہڈیوں میں سرایت کرتی ٹھنڈی ہوا سے اُڑتے بال اور اسکا سمٹتا وجود بازوؤں اپنے گرد لپیٹتی وہ اسکی جانب مُڑی تو حیدر کو مزید بے چین کر گئی لڑکھڑاتا وہ آہستہ آہستہ اسکی جانب بڑھنے لگا کھڑکی کے پاس پہنچ کر اسے چھونا ہی چاہا تو گھوم کر واش روم کے دروازے کے پاس چلی گئی "بس اتنا ہی میں تو یہاں کھڑی ہوں آئیں میرے پاس!" حیدر کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی مضبوط قدم اٹھاتا وہ اسکی جانب بڑھا اس بار لڑکھڑاہٹ کم تھی وہ جہاں اسکے پاس پہنچتا وہ گھوم کر کہیں اور ہو جاتی چلتے چلتے اسکے قدم پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے تھے اس وقت بھی وہ بیڈ کے پاس کھڑی تھی جب وہ اس تک پہنچا وہ گھوم کر جانے لگی مگر اس بار اسنے بازو سے کھینچ کر اسے بیڈ پر گرا دیا اور خود اس پر جھک گیا وہ آنکھیں موندیں گہرے گہرے سانس لے رہی تھی آوارہ کچھ لٹیں اسکے چہرے پر بکھری تھیں۔ اسکے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھتے انگلیوں کے پوروں سے بال چہرے

سے ہٹائے۔روبانے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ دیوانوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا"

"!حی۔۔۔حیدر

میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اب تمہاری باری تم نے کہا تھا جس دن تمہیں خود بیڈ پر لیکر " آؤں گا تم تب آؤ گی اب تمہاری باری اب مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت!! جس پر اسنے نفی میں سر ہلایا اسکے پہلو میں دراز ہوتے وہ چھت کو گھورنے لگا" یاد ہے روبا جب تم پہلی دفعہ آئی تھی تو کیسے نیچے بیٹھے رو رہی تھی تم نے میرے پیر پکڑے تھے اور میں انھیں پیچھے نہیں کر پایا تھا تب مجھے بہت برا لگا تھا مگر تب مجھے سکینہ کی وجہ سے ہر عورت پر غصہ تھا اسلیے تم سے بھی بہت بُرے لہجے میں بات کی تھی۔"روبا نے کروٹ بدل کر سر اسکے سینے پر رکھا اور آنکھیں بند کرلیں وہ منظر آنکھوں میں اتر آیا تھا(کیا تم روں ابند کر سکتی ہو اپاہج ہوں بیساکھی کے سہارے بھی نہیں چل سکتا !)اسکے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آگئی تھی۔

حیدر کی نظروں میں بھی وہی منظر چل رہا تھا جب اسنے پہلی دفعہ روبا کو دیکھا تھا تب اسے اس پر غصہ تھا اسنے کب سوچا تھا یہ لڑکی اسکی زندگی بدل دے گی سانسوں کی جگہ اپنا آپ بھر دے گی۔۔

اک پیار کا نغمہ ہے۔۔۔

موجوں کی روانی ہے۔۔۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔

تیری میری کہانی ہے۔۔۔

اک پیار کا نغمہ ہے۔۔۔

موجوں کی روانی ہے۔۔۔

حیدر پھر اگلی صبح آپکو کیا ہو گیا تھا تب آپ بہت پولائٹ ہو گئے تھے جب میں " قرآن نکال رہی تھی؟" بند آنکھوں میں اب وہ منظر اتر آیا تھا (یہ دراز تھوڑا پھنس کر نکلتا ہے آئندہ دھیان رکھیے گا اسلیے نہیں کہ میری نیند خراب ہو گی اسلیے کہ آپکو

https://winapster.com/urdu-novels/ https://www.facebook.com/winapster.novels

چوٹ نہ لگ جائے!") بولیں نہ؟ اسکے بولنے پر اسنے مزید خود میں بھینچا" کیونکہ میں ساری رات یہی سوچتا رہا تھا کہ اس میں آپ کا کیا قصور اپکے ساتھ بھی تو غلط ہوا تھا اسلیے نرم ہو گیا تھا اور روبا تمہیں یاد ہے اپکا مجھ سے پہلا سوال جب آپکو پتہ چلا تھا کہ میں دعامیں موت مانگتا ہوں!" روبا نے مسکرا کر اسے دیکھا (مگر یہ گناہ ہے مایوسی ہے ؟)

"! جی اور آپ نے تب سے میرے سوالوں کے جواب نہ دینے کی قسم کھائی تھی"

اب دوں گا نہ سارے سوالوں کے جواب اپنے انداز میں!! اسکے بالوں میں چہرا " چھپاتے خمار آلودہ لہجے میں بولا تو وہ خود میں سمٹ گئی۔" یاد ہے روبا جب آپ نے پہلی دفعہ میری مدد کی تھی میری کروٹ بدلنے میں تب میرے دل میں آپ کے لیے بہت عزت آگئی تھی۔ از منظر کو یاد کرتے روبا کی آنکھیں بھر گئی تھیں تب ہی تو پہلی بار اسنے حیدر کے چہرے پر شرمندگی دیکھی تھی تشکر دیکھا تبھی تو وہ ڈری تھی اور غلط فیصلہ کر لیا تھا۔ حیدر کے گرد اپنے گرفت مضبوط کرتے وہ رو دی تھی۔ وہ

احساس ہی جان لیوا تھا کہ اسنے حیدر کو تقریباً کھو ہی دیا تھا مگر بھی اسنے وقت سے حیدر کو چُرا ہی لیا تھا۔

کچھ پا کر کھونا ہے۔۔۔

کچھ کھو کر پانا ہے۔۔۔

جیون کا مطلب تو۔۔۔

آنا اور جانا ہے۔۔۔۔

دو پل کے جیون میں اک عمر چُرانی ہے۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں تیری میری کہانی ہے۔۔۔۔

اک پیار کا نغمہ ہے۔۔۔۔۔

جب میں نے تم سے پہلی بار تمہارا نام پوچھا تھا تو سفیان نے تمہیں روبائشہ کی بجائے " زیبائشہ کہا تھا اسے تمہارا نام سمجھ نہیں آیا تھا۔" وہ ہنس دی تھی۔ جب میں تمہیں وینڈو سے دیکھ رہا تھا تو تم مجھے بہت اچھی لگ رہی تھی دھوپ سے کھیلتی پھر تمہیں

اچانک کیا ہوا تھا جو مجھے دیکھ کر تم بھاگ گئی تھی۔!اس یاد کو یاد کرتے وہ ضبط کی انتہا پر آگئی تھی اسنے سر اونچا کر کے حیدر کی آنکھوں میں دیکھا"جو منظر میں نے خواب میں دیکھا تھا بلکل ویسے ہی آپ مجھے شیشے سے نظر آرہے تھے اپنے خواب کی تعبیر سے ڈر گئی تھی۔"حیدر نے اسکے گال پر ہاتھ رکھا" اتنا ڈر گئی کہ چھوڑ کر ہی چلی گئی !!"اسکے سینے پر سر گرائی وہ ٹوٹ گئی تھی حیدر نے پیار سے انگلیاں اسکے بالوں میں گھنسادی "سوری ایم رئیلی سوری !!"

اسکے بعد یوں لگا جیسے میں اس دنیا کے سب سے بیکار انسان ہوں کوئی مجھے اپنانا " نہیں چاہتا تب سمجھ آیا ساری دنیا حُسن پرست ہے اور میرے پاس نہ حُسن ہے نہ پیسہ سکینہ نے بھی میری خامی کو دیکھ کر چھوڑا اور آپ نے بھی زندگی بھر کے بوجھ سے جان چھڑالی "

نہیں حیدر میں حسن پرست نہیں تھی مجھے آپکی بیماری سے ڈر نہیں لگتا تھا مجھے آپکی " شرمندگی اپکے شکر گزار ہونے سے ڈر لگتا تھا میں آپکے چہرے پر شرمندگی نہیں دیکھ پاتی تھی مگر آپ کو کھو کر میں نے کیا پایا تھا کچھ بھی تو نہیں اللہ تک کو کھو دیا گھر کھو

دیا سب سے دور ہو گئی مجھے بھی تو سزا ملی تھی۔" حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا"شکر آپکو اپنی غلطی کا احساس وقت سے پہلے ہو گیا ورنہ تھوڑی دیر بھی کرتی تو شاید صرف قبر ہی دیکھ پاتیں !!"

پلیز ایسی باتیں نہ کریں! حیدر نے ہنس کر آنسو صاف کیے اور چہرا اسکے قریب کر لیا اچھی باتیں کرتے ہیں یاد ہے جب آپ واپس آئیں تھیں اور عاشر چاچو سے بحث کے بعد انھوں نے آپکو کمرے میں سامنے دھکیلا تھا اس وقت جس طریقے سے آپ مجھے دیکھ رہی تھیں مجھے آپ سے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے گلہ دبا کو مارنے تو نہیں آئی! اسنے خفگی سے اسے دیکھا" لیکن اسکے بعد اپکا اظہار کرنا اففف!! اسنے مسرت سے آنکھیں بند کہ اس منظر کو یاد کرتے "(کیونکہ میں محبت کرتی ہوں آپ سے) ایک لمحے کو تو دل بند ہو گیا تھا میرا یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی لڑکی میری حقیقت جانے کے باوجود بھی یہ الفاظ مجھ سے کہہ سکتی اسلیے تو چند لمحے شاک رہ گیا تھا میں اور جب ہوش ایا تو چاچو اور سفیان کو دیکھ شرم بھی آئی اپکو نہیں آئی تھی۔" جس پر روبا

نے ڈھیٹو کی طرح سر نہ میں ہلا دیا"جی آپ کافی بے شرم ہیں!!"روبا نے غصے سے اسکا ناک پکڑا جس پر وہ ہنس دیا۔۔

تو دھارے ندیا کی۔۔۔۔

میں تیرا کنارا ہے۔۔۔۔

تو میرا سہارا ہے۔۔۔

میں تیرا سہارا ہوں۔۔۔۔

آنکھوں میں سمندر ہے۔۔۔

آشاوں کا پانی ہے۔۔۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں تیری میری کہانی ہے۔۔۔

اس کے بعد تو آپ اپنی رنگ دکھانے لگی افففف کبھی کبھی آپ کی باتیں مجھے " شرمانے پر مجبور کر جاتی تھی اپکا نہ ڈرے میرے قریب آنا حق جتنا محبت بھری باتیں

کرنا۔۔۔۔روبانے ایک دم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا"حیدر بس کریں مجھے شرم آرہی ہے!"اسنے حیرت سے ہاتھ ہٹایا" آپکو اور شرم اچھا مذاق تھا

تب تو آپکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہتی تھی ویسے مجھ میں بہت حیا ہے!"حیدر نے محبت سے اسکا گال سہلایا"میں جانتا ہوں میں نے آپکی کی حیا کے سارے رنگ دیکھے ہیں اسلیے تو مجھے رنگ دیا اپنے رنگ میں۔۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے ایک بات سے آپ پر غصہ ہے!اچانک ہی وہ اس سے دور ہو گیا تھا جس پر تڑپ کر اٹھی"کس بات پر؟"

!! آپ نے مجھے کام چور کہا تھا"

ہاہاہا!!روبا کی کھنکتی ہنسی پورے کمرے میں گونج گئی تھی"وہ تو میں آپکو جوش دلا رہی تھی اس وقت آپ درد سے چور تھے اپکا دھیان بٹانا ضروری تھا اسلیے وہ بحث شروع کی تھی مگر اسکا فائدہ بھی ہوا تھا آپ بھول کر بحث کرنے لگے تھے ویسے آپ لڑنے کے لیے تیار رہتے ہیں!!!"اس بات پر وہ بھی ہنس دیا تھا"یاد ہے میں نے جب

تم پر اُلٹی کر دی تھی تب میرا دل کر رہا تھا زمیں میں گڑھ جاؤں اتنی شرمندگی ہوئی تھی !"

حیدر جب میں واپس آئی تھی تب آپ گھر پر نہیں تھے کہاں گئے تھے ؟

وہ تو میں میرے ماموں زاد بدر کی شادی پر گیا تھا۔۔۔۔

اور حیدر وہ جو جملہ ادھورا چھوڑا تھا کہ کی امید کروں کہ میں آپکو۔۔۔۔اس بات پر حیدر نے مسکرا کر گہری نظروں سے دیکھا "کہ تم مجھے اپنی سُپر نیچرل پاور سے ٹھیک کر دوگی !!۔۔۔۔روبا حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی "نہیں مطلب سچ میں سُپر نیچرل پاور وہ کہاں سے آئی میرے پاس !!!!اس بات پر وہ ہنس دیا "ویسے ہی جیسے میں نے یہاں سے جاکر تمہارے لیے آم چرانے ہیں !اب ہسنے کی باری روبا کی تھی۔

ایک میرا سوال اور تھا حیدر ؟۔۔۔۔حیدر نے پُر شوق نظروں سے اسے گھورا "مجھے تمہاری ذات کا ہر پہلو بہت اچھا لگتا ہے تمہارا بنا ہچکچائے میرے قریب آنا مجھ سے محبت بھری باتیں کرنا میرے بال سنوارنا مجھے کھانا کھلانا مجھ سے ضد کرنا اپنی بات منوانا ہر پہلو روبا نے محبت سے پھر اسکے ماتھے سے بال ہٹائے "آئی لو یو !!اچھا روبا یاد

ہے۔۔۔۔۔۔اور جب۔۔۔۔۔۔بیتی باتوں کو یاد کرتے کرتے وہ ایک دوسرے کو پہلو میں بس گئے تھے رات گزر گئی تھی مگر باتیں ختم نہیں ہو رہی تھیں اور شاید اب تا حیات ختم ہونی بھی نہیں تھیں۔حیدر اور روبا کی زندگی میں طوفان آکر تھم گیا تھا انکے ثابت قدم وہیں جمے تھے اور انھوں نے اپنا آشیانہ پھر بسا لیا تھا۔اچانک ان دونوں کی نظر ویل چیئر پر پڑی جو بند کرکے ایک کونے میں رکھ دی گئی تھی یہ وہ نشانی تھی جو شاید حیدر کو روبا کی قدر ہمیشہ یاد دلاتی رہے گی۔حیدر اور ویل چیئر کا رشتہ بھی ایک کہانی بن گیا تھا۔

طوفان کو آنا ہے۔۔۔۔

آکر چلے جانا ہے۔۔۔۔۔

بادل ہے یہ کچھ پل کا۔۔۔

چھا کر ڈھل جانا ہے۔۔۔۔

پر چھائیاں رہ جاتی۔۔۔۔

رہ جاتی نشانی ہے۔۔۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں تیری میری کہانی ہے۔۔۔

اک پیار کا نغمہ ہے۔۔۔۔

موجوں کی روانی ہے۔۔۔

زندگی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔

تیری میری کہانی ہے۔

وہ سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے روبا اور نازی ہمیشہ کی طرح کھانا سرو کر رہی تھی خالی کرسی دیکھ کر ندیم نے روبا کو دیکھا "حیدر؟"

"!وہ جاگ تو رہے تھے پھر پتہ نہیں کیوں نہیں آئے ابھی تک"

"!!!اسے دیکھ لینا تھا ایک دفعہ کہیں کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اب مجھے کچھ نہیں ہو گا!!!ندیم کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی گئی تھی ان سب نے " ایک ساتھ اسے دیکھا اور دیکھتے رہ گئے وائٹ ٹی شرٹ پر جیکٹ بلو جینز ماتھے پر بکھرے گیلے بال پیروں میں جوگرز ویل چیئر کے بغیر وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہر کسی کو

اپنی طرف متوجہ کر گیا احتیاط سے قدم اٹھاتا وہ ندیم کے پاس آیا جو حیرت اور خوشی سے اسے دیکھ رہا تھا حیدر دوستانہ طریقے سے بغل گیر ہوا "تھینک یو ڈاکٹر ندیم آج آپکی وجہ سے میں ایک بار پھر اپنے پیروں پر کھڑا ہوں اگر آپ میرا علاج نہ کرتے تو شاید اسی بیڈ پر پڑا میں پنجر ہو جاتا لیکن آپکی امید اور آپکا علاج مجھے پھر سے اس مقام تک لے آیا ہے تھینک یو سو مچ!!! ندیم نے مسکرا کر اسکی پیٹھ پر تھپکی دی "گُڈ مائے بوائے!!! ندیم کے بعد وہ آسیہ بیگم کی طرف گیا جنہوں نے محبت اور شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا" آپ ہماری مسیحا ہیں جنہوں نے روبا اور حیدر کو ایک کیا شکریہ مجھے روبا واپس لوٹانے کے لیے میری چلتی سانسوں میں کچھ ہوائیں آپکی بھی ہیں میں ساری زندگی آپکا شکر گزار رہوں گا خون کا رشتہ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنوں جیسی محبت ملی ہے مجھے یہاں سے بڑا بھائی بڑی بہن جیسا خیال ایسا ہے نہ نازی باجی آپ نے میرا اور روبا کا بہت خیال رکھا ہے اس گھر میں گزارا گیا ہر وقت میری زندگی کا سب سے خوبصورت وقت ہے!! نازی نے مشکل سے خود پر قابو کیا تھا رونے سے خود کو روکا تھا۔ شاہ کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے پیار کرنے بعد مسکرا کر دیکھا" آج فٹ بال کھلیں گے سارا دن!!!" جس پر وہ اچھل پڑا تھا روبا خود پر قابو کرتی کچن

میں آگئی جہاں نازی اور عروج اسکے پاس آئی "مبارک ہوں روبا بہت مبارک ہو!!" سب کی مبارک بادیں سمٹتی اسنے حیدر کو دیکھا جو کُرسی پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔"میں "کتنے دن تک گھر واپس جا سکتا ہوں؟

کچھ دن تک تمہارے ایک دو ٹیسٹ ہے اور کلیر ہو جائیں پھر تم جا سکتے ہوں!" اسنے "!" ہنس کر اثبات میں سر ہلایا

⊙⊙⊙⊙⊙⊙⊙

سامنے کتابوں کا انبار لگائے وہ ایک ایک کتاب کو صاف کر کے شیلف میں لگا رہی تھی دو دن سے سکینہ نے نوکروں کو پاگل کر رکھا تھا حیدر اور روبا کے کمرے کو اپنے ہاتھوں سے سجاتی وہ تھک بھی نہیں رہی تھی۔ایک مہینہ ہو گیا تھا اس واقعے کو اور اتنے وقت میں اسنے خود کو اتنا مصروف کر لیا تھا کہ وہ دوائیاں کھانا بھی بھول جاتی تھی حیدر کی ایک ایک چیز کو اپنے ہاتھوں سے سجا رہی تھی اسلیے نہیں کہ وہ اسے دوبارہ پانا چاہتی تھی اسنے مکافاتِ عمل سے زندگی سنوارنے کا فیصلہ کیا تھا اپنا دل صاف کر لیا

تھاان دونوں کے کپڑوں کو استری کر کے ہینگ کرنے سے لیکر پردے بدلنے تک ہر کام اسنے خود کیا تھا زخم کتنا سہی ہوا تھا یا نہیں اس بات کا بھی اسے ہوش نہیں تھا اچانک اسکے ہاتھ میں حیدر کی سکیچ بُک تھی اپنی تصویر دیکھ کر اسکی آنکھیں بھر گئی تھیں اسنے کیا کھو دیا تھا مگر وہ میری قسمت ہوتا تو وہ حادثہ ہی کیوں ہوتا وہ تو روبا کا ہی تھا ہمیشہ سے آنسو صاف کر کے بُک دراز میں رکھی شیلف ٹھیک کرنے کے بعد وہ ڈسٹنگ کرنے لگی تو سائیڈ ٹیبل پر خون کی جمی بوند دیکھ کر رفعت کو گھورا "یہ صفائی کرتی ہو تم یہ دیکھو!!" رفعت نے دیکھا تو نفی میں سر ہلا دیا "یہ تو ہمیشہ یہی رہتا ہے حیدر بھائی نے منع کیا ہے اسے صاف کرنے کے لیے۔۔۔۔!!" سکینہ کے ماتھے پر بل آگئے تھے جب سفیان آیا وہ اکثر آیا کرتا تھا سکینہ کی میڈیسن لیکر ویسے بھی عاشر صاحب نے اسے فیملی ہی کہا تھا اسلیے اسے روک ٹوک نہیں تھی "یہ روبا آپی کا ہے جب وہ آخری بار گئی تھیں تو یہ تب لگا تھا حیدر بھائی نے اسے صاف کرنے سے منع کر دیا تھا!" سکینہ نے حیرت سے اسے دیکھا "لیکن اسے کیسے پتہ تب تو روبا بہت جلدی گئی تھی سب سو رہے تھے!"

ان دِنوں حیدر بھائی سوتے کب تھے!!!سکینہ کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی" "یعنی روبا کو جاتے حیدر نے دیکھا تھا کیا بیتی ہو گی ان پر؟؟

بس رونا باقی تھا جو انھوں نے نہیں کیا!!درازوں سے دوائیاں نکال کر باسکٹ میں پھینکتے وہ بول رہا تھا" رفعت آپا انھیں پھینک دیں اب انکی ضرورت نہیں ہے! مسکرا کر باہر چلا گیا پیچھے جہاں کبھی حیدر نے اپنا سکون ڈھونڈا تھا وہیں آج سکینہ تھی ونڈو کے پاس شیشے کے پار ڈھلتے سورج کو دیکھنا پتوں کو پیروں کے نیچے مسلتے دیکھنا ہوا سے جھولے کا ہلنا سرمئی شام میں پرندوں کا گھر لوٹنا شیشے پر پڑتے سورج کی آخری کرنیں پل پل ڈوبتا سورج دور کہیں کوئل کی اداس کوک پتوں سے عاری درخت کی وحشت اب یہی سب اسے سکون دیتا تھا وہ گھٹنوں ونڈو کے پاس بیٹھی انھیں دیکھتی رہتی وہ زیادہ وقت حیدر اور روبا کے کمرے میں ہی گزارتی تھی بیڈ کے پاس آنے پر ایک بار اسے چھوا" یہ وہ سیج تھی جو میں کبھی سجا نہیں پائی!!! حیدر کی تصویر کو ہاتھوں میں لیا" یہ وہ محبت جو مجھے کبھی راس نہیں آئی!!" آئینے کے قریب گئی اپنا عکس دیکھا وہ تنہا

کھڑی تھی "یہ وہ عکس جو ہمشہ ادھورا رہے گا ہمیشہ !!!" منہ پر ہاتھ رکھتی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی وہاں کوئی نہیں تھا جو اسے سینے سے لگا کر دلاسہ دیتا۔۔۔

⊙⊙⊙⊙⊙

حیدر کے اگلے ٹیسٹ بھی بہترین آئے تھے وہ بلکل ٹھیک ہو گیا تھا امریکہ میں اسکا ڈھائی ماہ کا قیام اسکی زندگی بدل گیا تھا اور آج وہ لوگ واپس پاکستان جا رہے تھے صبح سے ہی گھر میں ایک اداسی سے چھائی تھی حیدر گھنٹہ بھر سے شاہ کو گود میں لیے بیٹھا تھا انکی فلائٹ رات کی تھی روبا اترے منہ کے ساتھ ہر کام کر رہی تھی نازی بھی اداس ہی تھی مگر ایک دوسرے کے سامنے وہ سب ٹھیک تھے ندیم ایک مضبوط اور حالات سے سمجھوتہ کرنے والا انسان تھا اسلیے شاید اسے کم ہی فرق پڑتا حیدر کے ساتھ انکی فیملی کا جو بھی بونڈ بن گیا تھا حقیقت میں تھا تو وہ اسکا پیشنٹ ہی نہ جسے اسنے اسکے پیروں پر کھڑا کر دیا تھا آسیہ بیگم نے بعد میں جانا تھا کچھ ماہ ٹھہر کر عروج حیدر لوگوں کے ساتھ ہی جا رہی تھی وہاج کی طبعیت کچھ خراب تھی۔شام ہو گئ تھی حیدر تیار ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا روبا بجھے دل کے ساتھ بیگ گھسیٹتی باہر آئی تو سب اسکی

جانب متوجہ ہوگئے۔"سب چیزیں رکھ لی نہ کچھ بھول تو نہیں گئے!" جس پر اسنے سر جھکائے ہاں میں سر ہلا دیا۔نازی نے بازو سے کھینچ کر اسکا رُخ اپنی جانب کیا" جاتے ہوئے نظر بھی نہیں ملاؤ گی!!" یہی وہ وقت تھا جب اسکے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا نازی کے گلے لگی وہ رونے لگی تھی" یہ وقت جو آپ نے مجھے دیا ہے انمول تحفہ بن کر رہے گا میں کبھی بھول نہیں پاؤں گی آپکو وعدہ کریں مجھ سے کراچی آئیں گی تو ہم سے ملنے ضرور آئیں گی!نازی نے آنسو پونچھ کر ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا" میں تمہیں کیسی بھول سکتی ہوں روبا تم لوگوں کی وجہ سے میں نے ندیم کو پایا بس تم لوگ خوش رہنا اور خدا تم لوگوں کو پھر کسی مصیبت میں نہ ڈالے !

آسیہ بیگم نے نا جانے کیا کچھ ان پر پڑھ کر پھونک دیا تھا ندیم انھیں چھوڑنے ائیر پورٹ گیا تھا۔"حیدر تم میرے یادگار مریضوں میں سے ایک رہوں گے فیملی کی طرح ہمیشہ اپنا خیال رکھنا چھے مہینے تمہیں اپنا بہت خیال رکھنا ہو گا وزن نہیں اٹھانا خود کو تھکانا نہیں ہے اور چند ایک چیزیں ہیں جن سے چھے مہینے تمہیں پرہیز کرنا ہے باقی تم سمجدار ہوں سمجھتے ہو میں کیا کہنا چاہتا ہوں! سنجیدہ چہرے سے اسنے اثبات میں سر

ہلایا" کیا ہوا؟" روبا کی اواز پر وہ دونوں مسکرا ادیے کچھ نہیں میں کہہ رہا تھا چھے مہینے اسکا مکمل خیال رکھ لو پھر اسے چاہے کونے میں پھینک دینا زنگ بھی نہیں لگے گا اسے

....

ہاہاہا!!! قہقہوں کی چھاؤں میں وہ لوگ امریکہ کو خیر باد کہہ گئے تھے حیدر نے ایک نظر اس زمین کو دیکھا جسنے اسے کیا کچھ نہیں دیا تھا ایک نئ زندگی ایک نئ فیملی ایک نئ پہچان اور سب سے بڑی بات.. اسنے مسکرا کر روبا کا ہاتھ پکڑا" روبا کا ساتھ "!!!!

⊙⊙⊙⊙⊙⊙

کراچی ائیر پورٹ پر قدم رکھتے ہی اپنائیت بھری لہر اسکے دل میں گُھس گئ تھی اپنی زمین پر پہلا قدم رکھتے ہی اسکا دل بھر گیا تھا جھک کر وطن کی مٹی کو چھوا وہ وطن جسنے اسے گود دی تھی وہ وطن جسنے اسے جوانی میں سنبھالا وہ وطن جس پر وہ قربان ہو گیا تھا۔ عروج کو لینے وہاج آیا تھا وہ دونوں ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے جب زور زور سے ہاتھ ہلاتا کوئی نظر آیا اس سے پہلے حیدر اس پر غور کرتا وہ اسکی جانب بھاگ آیا اور پھر ٹرالی چھوڑ کر حیدر بھی اسکی جانب بھاگ آیا گلے لگنے کے بعد کتنی ہی دیر وہ الگ

نہ ہوئے "ذیشان تم!!اسے بازوں سے تھامے ذیشان نے سر سے پیر تک اسے دیکھا اور پھر زور سے گلے لگالیا" میں نے کہا تھا تم ایک دن پہلے جیسے ہو جاوگے دیکھا ہو گئے نہ!"

"کیسے ہو تم سکینہ کیسی ہے چلو چھوڑو وہ گھر جاکر دیکھ ہی لوں گا ویسے گھر سے کوئی نہیں آیا!!ذیشان روبا کے ہاتھ سے ٹرالی لیکر دھکیلتا انکے ساتھ ہی باہر آگیا جب سامنے عاشر صاحب جلد بازی میں آتے دکھائی دیے انھیں دیکھ کر ذیشان کے قدم وہیں رُک گئے تھے پھر دبے قدموں پیچھے ہٹ گیا اور عاشر صاحب حیدر کو دیکھ کر ساکن ہو گئے بلیک ڈنر سوٹ میں اپنی پوری وجاہت سے باہیں پھیلائے انکے سامنے کھڑا تھا اور صرف کھڑا نہیں تھا تیز قدم اٹھاتا انکی جانب آ بھی رہا تھا اور پھر وہ ان سے کب لپٹا پتہ ہی نہیں چلا" چاچو آئی مِس یو سو مچ دیکھیں مجھے میں ٹھیک ہو گیا اور دیکھیں میں لگ رہا ہوں نہ بابا جیسا جب بھی وہ کہیں سے واپس آتے تھے تو ایسے ہی باہیں پھیلا کر کھڑے ہو جاتے تھے نہ لگ رہا ہوں نہ بابا جیسا!!اسکے ہلانے سے عاشر

صاحب ہوش میں آئے اسکا چہرا ہاتھوں میں بھرا ماتھے پر بوسہ دیا"ہاں بلکل رضا بھائی جیسے وہ بھی اپنی خوشی ایسے ہی ظاہر کرتے تھے۔"

آپکو پتہ ہے جب چلنے لگا تھا میرا اتنا دل کیا بچپن کی طرح بھاگ کر آپکے گلے لگ جاؤں مگر آپ اتنے دور تھے! اسنے کھینچ کر روبا کو ساتھ لگایاء" یہ آپکا بہترین فیصلہ اسکی وجہ سے سب ٹھیک ہو گیا!!" عاشر صاحب نے ایک نظر روبا کو دیکھا"شکریہ

آپ مجھے بیٹی نہیں مانتے کیوں شکریہ کہتے رہتے ہیں مجھے میں نے یہ کوئی تعریف حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا آپکو یاد ہے آپ نے کہا تھا کہ میرا فیصلہ ہے کہ حیدر کو۔زندگی کی طرف واپس لانا ہے اب یہ میں نرس بن کر کروں یا شریکِ حیات مجھے دوسرا آپشن زیادہ بہتر لگی یہ اب صرف آپکے نہیں میرے بھی ہیں!" عاشر صاحب نے خوشدلی سے ہاتھ اسکے سر پر رکھا"سارے راستے حیدر بولتا آیا تھا اپنے اندر بھریں ساری باتیں کہہ دینا چاہتا تھا عاشر صاحب اور روبا اسے سن سن کر خوش ہو رہے تھے۔"سفیان یا چاچی میں سے کوئی کیوں نہیں آیا !!"

وہ تینوں اتنے خوش ہیں کہ انکی پوری کوشش ہے کہ حویلی کی کوئی دیوار رہ نہ جائے " جہاں پھول نہ لگے ہوں !!"

روبا ہنستی باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

میری آنچل میں خواب کچھ رہ گئے۔۔۔۔

جن کی تعبیریں نہ ہوں تو بہتر ہے۔۔۔۔۔

میری حسرت کی اُڑوں پنچھیوں کے ساتھ۔۔۔۔

اب دل کرتا ہے کہ جی لوں زندگی اپنے سنگی ساتھیوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

خاموشی کی دیوانی تنہا اک رات سہانی کی حسرت۔۔۔۔۔

اب خواہش ہے کہ سنتی رہوں تجھے تاحیات۔۔۔۔۔۔

مجھے الجھن تھی ہر وقت کی فنکاری سی۔۔۔۔۔۔

لیکن عشق ہو گیا مجھے تیری اداکاری سے۔۔۔۔۔۔

پرندوں سے آوارہ میری زات۔۔۔

اب ہو گئی منسلک تیری چار دیواری سے۔۔۔۔۔۔

باہر کے منظر پھیکے لگ رہے تھے ا

سبزہ بھی رنگین دنیا اُچاٹ لگنے لگی تھی اسلیے پھر سے گردن موڑ کر حیدر کو دیکھنے لگی جو نا جانے کس کی نقلے اتار رہا تھا

میرے آنچل میں چند خواب رہ گئے۔۔

جن کی تعبیریں نہ ہوں تو اچھا ہے۔

اسنے اپنا ہر خواب حیدر کے ساتھ جوڑ دیا تھا اپنی ساری خواہش توڑ مروڑ کر حیدر کے مطابق کرلیں تھی جیسے وہ زندگی جینا چاہے گا وہ ویسے رہے گی اسکی خوشی میں خوش اسکے دکھ میں دکھی اسکی ساتھی ہمسفر اسکی زندگی باٹنے والی اسکے غلط کو سہی کرنے والی اسکی خدمت اس سے محبت کرنی یہی تھی روبا کی کہانی یہی تھی حیدر کی شریک حیات کی کہانی۔۔۔۔۔

وہ لوگ حویلی پہنچے تو سارے ہی انکے منتظر دروازے میں کھڑے تھے روبا کی فیملی بھی وہیں تھی زیبو اور بختو بے چینی سے دیکھ رہے تھے روبا کے اُترتے ہی وہ لپک پڑے تھے مگر روبا انھیں دیکھ کر ڈر گئی تھی "تم دونوں حویلی کیوں آئے ہو؟

انھیں شہلا بیگم نے بلایا ہے! اسنے حیرت سے عاشر صاحب کو دیکھا "تم لوگوں کے جانے کے بعد بہت کچھ بدل گیا تھا !!

حیدر کی طرف جو لپکا تھا وہ سفیان تھا جسے دیکھ کر حیدر مخالف سمت میں بھاگ گیا تھا

"!!! ۔سفیان حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا" حیدر بھائی

ایکس فوجی ہوں میں اتنی جلدی نہیں پکڑا جاؤں گا!!!سفیان بھی ضد میں آکر اسے پکڑنے لگا تھا اسے یوں بھاگتا دیکھ کر روبا گھبرا گئی تھی اسے تھکنا نہیں تھا" حیدر بس کریں پلیز !!"

نہیں روبا مجھے محسوس کرنے دو اس زمین کو عرصہ ہوا اسکی نرماہٹ محسوس نہیں کی پتھروں کی چبھن محسوس نہیں کی جلن نہیں ہوئی یہ پیر ٹھنڈ سے سُن نہیں ہوئے اوس نے انھیں گیلا نہیں کیا مجھے محسوس کرنے دو اس زندگی کو۔۔۔!باہیں

پھیلائے چہرا آسمان کی طرف اٹھائے وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جب سفیان نے پیچھے سے پکڑ لیا" پکڑے گئے نہ!! حیدر نے گرم جوشی سے اسے گلے لگایا"اب تمہیں میرا بوجھ نہیں اٹھانا پڑے گا میں خود چل۔ سکتا ہوں !"

جی ماشاللہ ماشاللہ!!! اللہ نہ کرے آپکو دوبارہ میری ضرورت پڑے۔ فرزانہ بیگم اور " شہلا بیگم ایک ساتھ ہی کھڑی تھیں جنہیں دیکھ کر وہ دونوں چند لمحے حیران رہ گئے تھے "کچھ غلطیوں کو معاف کر دینا چاہیے نہ؟"شہلا بیگم نے روبا کی سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ انکا منہ ہی دیکھتی رہ گئ ایک سکینہ کے حادثے نے سب کچھ بدل دیا تھا ۔رشتوں محبتوں کے معنی بدل دیے تھے۔ شہلا بیگم کا حیدر کے گلے سے لگ کر رونا یشمان کو یاد کرنا پوری حویلی میں ایک لمحے کا سوگ چھا گیا تھا ہر آنکھ اشکبار ہو گئ تھی عاشر صاحب بھی آج ٹوٹ گئے تھے اوپر سے سکینہ کا دُکھ "چاچی آپ کا بیٹا گیا تھا دوسرا تو نہیں جو ہر امید کھو دی تھی میں جانتا ہوں کہ تب جو میری حالت تھی کوئی بھی میرے بچنے کی امید نہیں کر سکتا تھا مگر اللہ پر یقین تو رکھتی میں یشمان کی جگہ نہیں لے رہا پر میں بھی آپکا بیٹا ہی ہوں!"اسکا منہ چوم کر شہلا بیگم دوبارہ اس سے

لپٹ گئی تھیں "ہاں میرا بیٹا ہے!!" سب تھے سب رشتہ دار نانا جان ماموں سب سوائے سکینہ کے وہ کہاں تھیں حویلی کی اندر نظر دوڑائی جائے تو ڈرائنگ روم سے بائیں جا کر پہلا دروازہ کچن کا کھلتا تھا جہاں وہ بالوں کو جوڑے میں قید کیے نوکروں کی فوج کے ساتھ پانی کے گلاس بھر رہی تھی "جلدی جلدی کروا نھیں ناشتہ بھی دینا ہے اور حیدر کے لیے جو بتایا تھا وہی بنایا ہے نہ اس میں نمک مرچ کم اور ٹماٹر تو ڈالنا ہی نہیں تھا اور کھیر میں الائچی مت ڈالنا حیدر کو پسند نہیں اور روبا کے لیے الگ سے چائے بنائی نہ تیز پتی والی !!!

۔انھیں تنبیہ کر کے پانی لیکر باہر آئی تو روبا کے ہونٹ اسے دیکھ سُکڑ گئے لاغر جسم آنکھوں کے ڈارک سرکل مرجھایا چہرا کملایا رنگ حیدر خود حیران رہ گیا تھا۔اسنے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور روبا کی جانب مُڑ گئی جسے دیکھ وہ کھڑی ہو گئی اور اگلہ عمل حیران کن تھا جب سکینہ نے مسکراتے ہوئے روبا کو گلے لگایا "مبارک بہت مبارک ہوں اللہ تم لوگوں کو ہمیشہ خوش رکھے تمہیں بھی بہت مبارک ہو حیدر!!!اور حیدر کا پانی تو پہلا منظر دیکھتے ہی باہر آگیا تھا سب کو پانی دینے کے بعد وہ ناشتہ لگانے کی تیاری

کرنے لگی تھی شہلا بیگم بھی اسکی مدد کے لیے گئی روبا بھی نہ ہی رہ سکی اور چلی کچن میں آتے ہی سب اسکے گلے پڑ گئے تھے تم کیوں آئی جاؤں آرام کرو ہم کرلیں گے !!روبا نے شہلا بیگم کو باہر بلایا" آنٹی سکینہ کیا بیمار رہی ہے اتنی کمزور ہو گئی ہے کچھ ہوا تھا ہمارے بعد ؟"اسکے سوال پر شہلا بیگم کا سارا صبر ڈھے گیا تھا چادر منہ پر رکھتی وہ پھوٹ کر رو دیں اور سارا کچھ روبا کے گوش گزار کر دیا جس پر اسکے قدم لڑکھڑا گئے تھے وہ صدمے سے شہلا بیگم کو دیکھ رہی تھی" اتنی بڑی بات ہو گئی اور آپ نے ہمیں بتایا ہی نہیں اور آج بھی سب نارمل کیوں ؟؟"

حیدر کے آپریشن سے تین دن پہلے ہوا تھا یہ سب کچھ عاشر صاحب نے منع کیا تھا " تاکہ تم لوگ پریشان نہ ہو حیدر ٹھیک ہو کر گھر اجائے پھر بتائیں گے !"انکے گلے لگ کر وہ بھی سکینہ کے غم میں آنسو بہا رہی تھی" اتنی تکلیف میں رہے آپ لوگ اور بتایا بھی نہیں یوں پرایا کر دیا ہمیں ایک بار بتاتے تو سہی !!"

ناشتے کے ٹیبل پر بھی سکینہ کے علاوہ صرف حیدر کے بولنے کی آواز آرہی تھی روبائشہ اداس چہرے کے ساتھ پلیٹ میں چمچ گھمارہی تھی اسکا دل ایکدم سے ہر چیز سے اُچاٹ ہوگیا تھا وہ جب جب سکینہ کو دیکھتی خود پر قابو کھونے لگتی تھی اسلیے حیدر کے پوچھنے پر طبعیت خراب ہونے کا بہانہ بنا کر اُٹھ گئی۔اسکی طبعیت کا سن کر حیدر کی باتوں کو بریک لگی تھی ذہن میں بس وہ رہ گئی تھی ناشتے سے فارغ ہو کر حیدر کو آرام کرنے کا کہہ دیا گیا تھا اور یہی وقت تو وہ چاہتا تھا وہ کمرے میں آیا تو بیڈ کروان سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔حیدر نے نرمی سے اسکا ہاتھ پکڑا جس پر وہ بوکھلا کر اٹھی "آرام سے میں ہوں طبعیت کیسی ہے کیا ہوا ڈاکٹر کے پاس چلیں!" جس پر اسنے نم ہوتی آنکھوں کر روک نفی میں سر ہلایا لیکن وہ حیدر تھا اسکی رگ رگ جاننے والا" کیوں روئی کسی نے کچھ کہا چاچی نے یا پھر سکینہ؟؟"

وہ اب کسی کو کچھ نہیں کہہ سکتی حیدر کیونکہ جو کچھ انھوں نے آپکے ساتھ کیا تھا وہ انکے ساتھ بھی ہو چکا ہے!!" روتی وہ اس سے لپٹ گئی تھی جس پر چند لمحے شاک رہ گیا پھر ایکدم خود سے الگ کیا" کیا ہوا سکینہ کو بولو کیا ہوا؟"

آپکے آپریشن سے پہلے سکینہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات ختم " ہونے تک حیدر بلکل بُت بن گیا تھا ہونکوں کی طرح روبا کا چہرا دیکھتے رہ گیا تھا" ذیشان نے یہ سب کیا مجھے سن کر حیرت ہے ذیشان اتنا گھٹیا کیسے ہو سکتا ہے مجھے شرم آتی ہے کسی وقت میں نے اس انسان کے لیے کچھ محسوس کیا تھا مگر اللہ ہمیشہ بندوں کو بچالیتا ہے مجھے بچالیا اور سکینہ کو بھی اسکے شر سے ورنہ پتہ نہیں وہ سکینہ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ذیشان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا حیدر کچھ بولیں!!!! اسکے ہلانے پر وہ اسے دیکھنے لگا آنکھوں سے آنسو ٹپک کر گر گیا" میں نے کبھی سکینہ کے لیے مکافاتِ عمل نہیں مانگا تھا میں نے کبھی یہ دعا نہیں کی تھی کہ اللہ اسے سزا دے "!

اللہ کا وعدہ ہے حیدر کہ وہ ہر کسی کو اسکی بُرائی کی سزا دے گا ہم معاف کر دیں تو تو " وہ ہمارا عمل ہے ہمارا رحم ہے جو اللہ کو پسند ہے مگر وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں جاتا چھوٹی یا بڑی وہ سزا دے کر ہی رہتا ہے آپ نے سکینہ کو معاف کیا تھا لیکن اللہ نے نہیں اسنے وعدہ پورا کیا اسنے سکینہ کو سزا دی آپکو دھتکارنے کی چھوڑنے کی اور لالچ سے پلٹنے کی میرا حق چھیننے کی مگر پھر بھی آج سکینہ کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے

بہت دُکھ ہو رہا ہے بہت زیادہ!!!" حیدر نے روبا کی بات سنتے ایک نظر اپنے فون کو دیکھا جہاں ذیشان کی کال آرہی تھی پھر بند کر دیا اسے اس وقت نفرت ہو رہی تھی اس سے۔۔۔

⊙⊙⊙⊙⊙

آہستہ آہستہ سارے مہمان گھر کو جانے لگے تھے "عاشر مجھے فخر ہے تم پر تم نے اپنا وعدہ پورا کیا اور حیدر کی زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ تو تم نے روبا کی شکل میں کیا جو سب دیکھ چکے قسمت والا ہے وہ جسکی زندگی میں ایسی لڑکی آئی ہے! نانا جان جاتے ہوئے عاشر صاحب سے ملنے آئے تھے سکینہ کے حادثے کے بعد انکی صحت بھی گرتی جارہی تھی جسے دیکھ کر حیدر کو بہت دُکھ ہوا تھا اور اس سے زیادہ شرمندگی نانا جان کے جانے کے بعد وہ آنکھیں موند کر لیٹ گئے جب کچھ دیر بعد اپنی ٹانگوں پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا آنکھیں کھولیں تو حیدر انکی ٹانگیں دبا رہا تھا" حیدر بیٹا یہ تم کیا کر رہے ہو آرام کرو !!!

ایک سال بہت آرام کیا ہے چاچو اب تو آرام لفظ سے بھی چڑ ہونے لگی۔۔۔!" "

اسکی بات پر وہ مسکرا کر لیٹ گئے "سکینہ کے ساتھ اتنا سب کچھ ہو گیا بتایا نہیں ہمیشہ کے لیے بھیج دیا تھا جو اتنا اجنبیوں والا رویہ کیا میرے ساتھ۔۔۔!" اسکی بات پر

"چونک کر اٹھے ءکس نے بتایا؟

جس نے بھی بتایا آپ نے تو نہیں بتایا نہ چاچو ذیشان اتنا گھٹیا کام کرے گا مجھے امید "نہیں تھی۔۔۔

حیدر اسنے کچھ غلط نہیں کیا اسکی جگہ میں ہوتا تو کئی بار سوچتا خیر کوئی بات نہیں میری " بیٹی ہے دھکا تو نہیں دے سکتا نہ چلو اسی بہانے سہی ساری زندگی میرے پاس تو رہے گی مجھے یہ غم تو نہیں کھائے گا کہ میری بیٹی کس حالت میں ہے!!" انکے صبر پر حیدر انھیں دیکھتا رہ گیا تھا" چاچو میں سکینہ سے دوسرا نکاح۔۔۔۔!!!

"حیدر!! اچانک انکا چہرا لال ہو گیا تھا" کیا سوچ کر یہ بات کہی تم نے؟ "

آپکا سوچ کر آپ نے باپ بن کر دکھایا ہے مجھے میں کیسے آپکو زندگی بھر اس دکھ " میں دیکھ سکتا ہوں !!"

میں ٹھیک ہوں حیدر مجھے سکینہ کی فکر تب ہوتی جب اکیلا ہوتا اب تو تم ہو روبا ہے "
مجھے پورا یقین ہے کہ اسے کچھ نہیں ہوگا اور ویسے بھی اسکے لیے کوئی رشتہ مل جائے
گا۔"

کسی ایسے مرد کا جسکا یا تو طلاق ہوا ہوگا یا اسکی بیوی مرچکی ہوگی وہ اس قابل تو نہیں "
!!"انھوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا" کوئی بات نہیں اللہ سب خیر کرے گا اور یہ
بات کرنے سے پہلے تم نے روبا سے پوچھا تھا۔ء

اسی نے تو کہا تھا یہ کرنے کے لیے !!!" عاشر صاحب چند لمحے اسے دیکھتے رہے " "
بہت بڑا ظرف ہے اس بچی کا مگر میں اتنا خود غرض نہیں ہوں اسنے تمہیں پایا ہے
حیدر میں تمہیں بانٹنا نہیں چاہتا تو اس بارے میں زیادہ مت سوچو آرام کرو اور خوش
رہو تمہاری لیے خوشیاں منتظر ہیں!" اسے تنبیہ کر کے وہ لیٹ گئے تھے۔

⊙⊙⊙⊙⊙

ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام خوش گپیوں میں مصروف تھے عاشر صاحب بھی انکے
درمیان ہی خاموش مسکرا کر انکی شرارتیں دیکھ رہے تھے حیدر کے ٹھیک ہونے کی

خوشی میں تقریب کا انعقاد کیا جا رہا تھا جسکی پلاننگ سکینہ کر رہی تھی۔" گراؤنڈ میں موجود سارے درختوں پر لائٹس لگائیں گے انکی بہت ساری اچھی اچھی تصویر بنا کر انکے کٹ آؤٹ بنا کر رکھیں گے اور چاندنی نہیں لگائیں گے اوپن میں آسمان کے نیچے سارا ارینجمنٹ کریں گے اور پھر ہو گئی انکی اینٹری !!!ہاتھوں سے اشارے کرتی وہ الُٹے قدم لیتی پیچھے جا رہی تھی جب کسی سے ٹکرا کر رُک گئی تھی دماغ میں جھمکے ہوئے وہ پہلے بھی ٹکرائی ہے اس سے جب چائے گری تھی جب وہ جاگنگ کر کے آیا تھا اسنے پلٹ کر دیکھا تو وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا تمام افراد کھڑے ہو گئے تھے سوائے حیدر کے جو سر جھکائے بیٹھا تھا" تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

اسے میں نے بلایا ہے چاچو یہ آپ لوگوں سے کچھ کہنا چاہتا ہے !عاشر صاحب بے یقینی سے حیدر دیکھ رہا تھا جو ذیشان کو دیکھ رہا تھا۔

..... گزشتہ رات

وہ عاشر صاحب کے کمرے سے باہر نکلا تو کب سے بجتا فون اسنے آخر اٹھا ہی لیا" کیا تکلیف ہے تجھے ؟" حیدر کے لہجے پر اسنے گہرا سانس لیکر ضبط کیا" میں جانتا ہوں تجھے مجھ سے نفرت ہو رہی ہو گی لیکن مجھے تجھ سے بات کرنی ہے !"

لیکن مجھے تجھ سے کوئی بات نہیں کرنی کبھی نہیں سوچا تھا تم ایسے نکلو گے تمہیں اسے چھوڑنا ہی تھا تو پوشیدگی میں چھوڑتے یوں ذلیل کر کے شرم نہیں آئی ...!!!"

" حیدر حویلی کے باہر آؤ مجھے بات کرنی ہے !!"

مجھے نہیں کرنی !!! وہ فون بند کرنے لگا جب اسکی آواز رُکنے پر مجبور کر گئی "سکینہ پر حملہ کرنے والوں کا سچ بتانا ہے !" اسنے فون کان سے لگایا" کہاں ہے تو؟"

" حویلی کے باہر ہوں جلدی آ۔۔۔۔ اسکے باہر آنے کے بعد وہ اسے حویلی سے تھوڑی دور لے آیا تھا حیدر نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا جو گاڑی سے ٹیک لگائے سگریٹ پی رہا تھا" میں یہاں تیرا ایٹیٹیوڈ دیکھنے نہیں آیا چوروں کے بارے میں بتا!" سگریٹ پیروں کے نیچے مسل کر اسنے اسے دیکھا" انھیں میں نے بھیجا تھا سکینہ کو اغواہ کرنے کے لیے !!!" حیدر کے بندھے ہاتھ بے جان ہو کر کُھل گئے تھے ذیشان

کے منہ سے نکلتے لفظ اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح بج رہے تھے بات مکمل ہونے تک ذیشان کا چہرا ضبط سے لال ہو گیا تھا حیدر کا پورا جسم غصے سے کانپ رہا تھا اور اگلے ہی لمحے ایک تھپڑ ذیشان کو پڑ چکا تھا پھر دوسرا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرتا گرتا بچا پھر تیسرا تھپڑ پڑنے سے پہلے ہی وہ زبردستی حیدر کے گلے لگ گیا تھا "سوری یار مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے!! "

"کبیرا صغیرا گناہ کہہ جسکی معافی نہیں ہے تو نے کسی کی زندگی برباد کی ہے جب میں نے اسے معاف کر دیا تھا تجھے کیا پڑی تھی میرے بدلے کی۔۔۔۔۔"

"تو دوست ہے میرا دکھ ہوا تھا مجھے!! "

"اور تجھے دکھ اس بات کا بھی تھا کہ روبا میرے پاس کیوں ہے اگر سکینہ نہ نہیں کرتی تو روبا سے میرا نکاح ہوتا ہی نہیں اصل تکلیف یہ تھی تجھے تو نے اسے داغ دار کرنے کا سوچ لیا بغیرت انسان!! "

"میں اسے صرف نکاح والے دن چھوڑنا چاہتا تھا مگر یہ تو سوچا ہی نہیں تھا اتنا بڑا نقصان ہو جائے گا لیکن مجھے کفارہ کرنا ہے حیدر مجھے ڈر لگ رہا ہے اسنے تجھے تیری کمی

کی وجہ سے چھوڑا تھا تو اللہ نے اسی اتنی بڑی سزا دی تو میں بھی گناہ کیا ہے مجھے کیا سزا ملے گی مجھے اللہ سے بڑا خوف آتا ہے !!"

یہ خوف تب کہاں تھا جب اسے برباد کرنے کا سوچا تھا!! سر پکڑے وہ گاڑی سے ٹیک لگا گیا" تب شیطان سوار تھا ہو گئی نہ غلطی پلیز میرا نکاح کروا دے اس سے ورنہ میں پاگل ہو جاوں گا سوچ سوچ کر جیسے اب ہو گیا دیکھ میں سگریٹ پینے لگا ہوں پھر شراب کی لت لگ جائے گی پھر سب ختم میں ختم نہیں ہونا چاہتا پلیز میں ہاتھ جوڑتا ہوں میرا نکاح کروا دے امی بھی ناراض ہو گئی ہیں وہ بھی بات نہیں کرتیں ابو نے مارا تھا یار پلیز !!" اسنے حیرت سے اسے دیکھا" تیری فیملی کو پتا ہے؟

آج ہی بتایا انھوں نے ہی کہا میرے ساتھ بھی مکافات عمل ہو گا اس سے پہلے کفارہ کر لو میں کفارا کرنا چاہتا ہوں پلیز وعدہ کرتا ہوں کبھی کوئی دکھ نہیں دوں گا اسے بہت خیال رکھوں گا اسکا وعدہ۔۔۔۔"

اور محبت ؟؟ حیدر نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا جہاں صرف پشیمانی تھی اسنے ماتھے سے بال پیچھے کو دھکیلے "ہو جائے گی پکا ہو جائے گی تو نکاح کروا دے میرا

۔۔۔۔۔!!"حیدر نے گہرا سانس لیکر اسے دیکھا یہ بات اسنے روبا سے بھی کی تھی جس پر اسے بہت ڈانٹ پڑی تھی آپ ملنے کیوں گئے اس سے۔۔۔

کمینہ انسان اور پتا نہیں کتنی گالیوں سے نوازا گیا تھا ذیشان کو مگر آخر اسنے سکینہ کے لیے منا ہی لیا اسے اور آج صبح سے ہی وہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔

"... حال

عاشر صاحب کی گھورتی نظروں کو محسوس کرتا وہ بیٹھ گیا شہلا بیگم بھی حیرت سے اسکی منتظر تھیں اور سکینہ روبا کے پیچھے چھپی کھڑی تھی "انکل ائم سوری!! مجھے اس وقت بہت غصہ آگیا تھا مجھے دھچکا اتنا بڑا لگا تھا!!"حیدر نے اسے منع کیا تھا کہ اس راز کو اب راز ہی رہنے دو ورنہ سکینہ سے نکاح بھول جاؤ عاشر صاحب نے کرے تیوروں سے

"اسے دیکھا "اب کیا چاہتے ہو؟

"!! بس۔۔سکینہ سے۔۔۔نکاح "

زبان سنبھال کر بات کرو!!وہ غصے سے کھڑے ہو گئے تھے حیدر بھی ساتھ کھڑا "

!! ہو گیا تھا"چاچو آرام سے

سکینہ حیرت سے کنگ رہ گئی تھی مگر شہلا بیگم کو خوشی ہوئی تھی۔ حیدر نے انھیں بیٹھا

"دیا" مجھے جو کہنا تھا میں نے کہہ دیا اگر تو منظور ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ اُٹھا کر لیجاوں گا؟!"

ذیشان!!! حیدر کی دھاڑ کو بھی نظر انداز کرتا وہ چلا گیا۔ "

تم نے دیکھا حیدر کتنا بد تمیز ہے یہ پہلے میری بیٹی کو ذلیل کیا اور اب اس سے نکاح "

کرنا چاہتا ہے!!" سکینہ روتی اندر بھاگ گئی تھی روبا اسکے پیچھے.

چاچو ٹھنڈے دماغ سے سوچے اسنے مجھ سے کہا وہ کفارہ کرنا چاہتا ہے وہ اس وقت "

آپے سے باہر ہو گیا تھا اسکے لیے اسنے مجھ سے بہت معافی مانگی وہ اور یہی اس کے لیے

بہتر بھی ہے پلیز چاچو مان جائیں !"

مان جائیں نہ عاشر صاحب ہماری سکینہ کا سچ جانتے ہوئے واپس آیا ہے روبا بھی تو "

آئی تھی اسے بھی تو موقع ملا تھا!" روبا کی بات ہر حیدر نے خفگی سے شہلا بیگم کو دیکھا"

ایک دن میں نے آپکے یقین پر یقین کیا تھا اور اپنی زندگی آپکو سونپ دی آج آپ

میرے یقین پر یقین کرلیں انشاللہ مایوس نہیں ہونگے یہ ایک بیٹے کا وعدہ ہے!!" عاشر

صاحب نے شہلا بیگم کو دیکھا۔" شہلا بیگم روبا کا حیدر کی زندگی میں واپس آنا یا نہ آنا

میرا فیصلہ نہیں تھا وہ تب بھی حیدر کا ہی تھی اور آج وہ فیصلہ سکینہ ہی لے گئی جیسے وہ کہے گی ویسا ہی ہو گا!" عاشر صاحب کی بات پر شہلا بیگم سکینہ کے کمرے میں آئی روبا اسکی کمر سہلا رہی تھی جو اوندھے منہ پڑی رو رہی تھی "میری بات سنو سکینہ !"

!! نہیں امی مجھ سے کچھ مت پوچھیں مجھے نہیں پتہ میں کیا جواب دوں گی پلیز "

حیدر بھی یہی چاہتا ہے اور وہ اس بات کی ضمانت لیتا ہے کہ ذیشان تمہارے لیے اچھا رہے گا اسے اس بات پر پورا یقین ہے! روبا نے حیرت سے شہلا بیگم کو دیکھا تو اسنے کل جو کہا تھا وہ کر ہی دیا سکینہ نے آنسو پونچھ کر انھیں دیکھا "حیدر نے کہا ہے اگر میری زندگی کا فیصلہ حیدر اپنے یقین پر لے رہا ہے تو مجھے اسکے یقین پر یقین ہے مجھے منظور ہے!" شہلا بیگم تو خوشی سے نہال ہو گئی تھیں اسکا چہرا چوم کر روبا کو گلے لگا کر وہ باہر چلی گئی "میں نے ٹھیک فیصلہ لیا نہ ؟" جس پر روبا نے مسکرا کر اسے دیکھا

"ہاں مجھے بھی حیدر کے یقین پر یقین ہے !"

عاشر صاحب مبارک ہو سکینہ نے ہاں کر دی!" حیدر نے اب جا کر سُکھ کا سانس " لیا تھا" تو ٹھیک ہے جس دن روبا اور حیدر کی تقریب ہو گی اسی دن انکا نکاح بھی ہو جائے گا۔

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

تمام تیاریاں

مکمل کر لی گئیں تھیں سب خوش تھے آج حیدر اور روبا کا ایک حساب کا ریسیپشن تھا اور ذیشان سکینہ کا نکاح ذیشان خوش تو تھا مگر ڈر بھی رہا تھا کہ وہ اسکا سامنا کرے گا کیسے مگر حیدر مست اسے کس بات کی پریشانی اسکی روبا مجنڈا کلر کے لہنگے میں پاس جو بیٹھی تھی نکاح ہو چکا تھا لیکن سکینہ کو ابھی تک لایا نہیں گیا تھا دو دن پہلے ہی زیبا اور سفیان کی بھی منگنی ہوئی تھی۔کچھ دیر بعد جب سکینہ کو لا کر بیٹھایا گیا تو ذیشان گہرا سانس لیکر رہ گیا کیونکہ وہ ساتھ بیٹھی کانپ رہی تھی

ہلہ گُلہ مستی سب ہو رہا تھا جب ذیشان نے مائیک میں سب کو مخاطب کیا" پلیز میری بات سنے سب!!" سب حیرت سے اسے گھورنے لگے جب ذیشان نے ہاتھ میں گٹار

پکڑی "ویسے تو مسز حیدر ابھی آپ اسکے بہت سے پہلوؤں سے نا آشنا ہیں مگر آج ایک راز ہم بھی کھولے دیتے ہیں تو ہمارے پیارے حیدر رضا اپنی وائف کے لیے ایک اچھا سا گانا گائیں گے !مائیک قریب کرتے وہ جھکا"روبا کی قسم ہے تجھے!"اب یہ کیسے ٹالتا چیئر منگوا کر ذیشان گٹار سنبھالے بیٹھ گیا اور بجانے شروع کر دی اور اسی کے ساتھ حیدر نے روبا کو دیکھا " This one's for you my love !

ہو ہو ہو ہو۔۔۔

تمہیں سے دن ہیں میرے۔۔۔۔

تاروں بھری رات بھی تو۔۔۔۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانس سانس تجھ سے ہے۔۔

تو صرف شریکِ حیات نہیں حیات بھی تو۔۔۔

تو صرف شریک حیات نہیں حیات بھی تو۔۔۔۔

ذیشان محبت سے سکینہ کا ہاتھ پکڑ کر سب کے بیچ لے آیا تھا میوزک ڈی جے بجا رہا تھا اور حیدر چٹکیاں بجاتا گا رہا تھا روباشا کی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کتنا اچھا گاتا تھا وہ مجھے تو کبھی سنایا نہیں اچانک اسکی آنکھیں نم سی لگی اسے پھر سر جھٹک کر ذیشان اور سکینہ کو دیکھنے لگی جو کپل سٹیپس کر رہے تھے۔

زمانہ ہم کو فقط غم ہی غم ہی دے تیری قسم۔۔۔

جہاں سے ملتی ہیں خوشیاں وہ کائنات بھی تو۔۔۔۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانس سانس تجھ سے ہے۔۔۔

تو صرف شریکِ حیات نہیں حیات بھی تو۔۔۔۔

مائیک وہیں چھوڑ کر اسے لیے وہ بھی سٹیج سے نیچے آگیا اور دیکھا دیکھی سفیان بھی زیبا کے ساتھ وہیں تھا ہر طرف کاملیت تھی خوشیاں تھیں محبتیں تھی اور ساتھ سمندر پار بھی کوئی یہی سب کر رہا تھا۔نازی شاہ کو سُلا کر سوتے ہوئے ندیم کے پاس آئی"ندیم! اسکی کان میں سرگوشی کرتی وہ اسے اٹھانے میں کامیاب ہوگئی اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو منہ پر انگلی رکھنے کا اشارہ کر کے اسے باہر لے آئی۔اسکی آنکھوں پر

ہاتھ رکھے وہ اسے لان میں لائی آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے تو ندیم منہ کھولے دیکھتارہ گیا ایک چھوٹا سا ٹنٹ جس میں ایک چھوٹا ٹیبل لگا تھا اچانک اسے اپنے عقب سے آواز آئی "ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے ڈئیر ہبی،ہیپی برتھ ڈے ٹو یو!!!ہاتھوں میں چھوٹا سا کیک پکڑے وہ لائٹوں اور پھولوں سے سجے ٹینٹ میں گھس گئی اور اسے بھی آنے ک اشارہ کررہی تھی جس پر وہ مسکراتا اندر آگیا"یاد تھا؟"

اب نہیں بھولنے کی قسم کھائی ہے میں نے!!" مسکراتا ہوا وہ کیک کاٹ رہا تھا اور وہ " برتھ ڈے سونگ گارہی تھی اسنے محبت سے پہلا پیس اسکی طرف بڑھایا" آئی لو یو !

قدم قدم ہے یہ دل تیرا۔۔۔

بات بات پر جو مہکائے وہ ایک بات بھی تو۔۔۔۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانس سانس تجھ سے ہے۔۔

تو صرف شریکِ حیات نہیں حیات بھی تو۔۔۔۔

دو سال بعد۔۔۔۔۔

اب تو زیادہ درد نہیں ہے وہ زخم پر کھچاؤ کی وجہ سے ہوا ہو گا!!! ذیشان اسے ہاسپیٹل " سے واپس لیکر جا رہا تھا جنوری کی ٹھنڈ میں اسکے گرد اپنی شال لپیٹے وہ اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا دو سال پہلے اپنی شادی کی پہلی رات میں اسکے سوال نے اسے بہت شرمند کیا تھا" کیوں کی مجھ سے شادی میں آپکو کچھ نہیں دے سکتی اولاد نہیں دے سکتی میں ادھوری ہوں!!" اسنے نرمی سے اسکا چہرا اتھاما" نہیں تم اور میں مکمل ہیں اور دُنیا میں اتنے بچوں کے ماں باپ نہیں ہیں ہم بن جائیں گے انکے ہم بچہ اڈاپٹ کر لیں گے ۔اور آج دو سال بعد بھی وہ کمی جان لیوا تھی اسنے اسے ہر خوشی دی تھی مگر یہ دُکھ وہ کبھی نہیں مٹا پایا تھا جب وہ بچوں کو دیکھ کر روتی تھی۔ابھی بھی وہ ویرانی سے باہر دیکھ رہی تھی جب ایدھی فاؤنڈیشن کی طرف سے رکھے گئے جھولے میں کوئی بچہ ڈال۔کر بھاگا" ذیشان وہ۔۔۔۔وہ جھولے میں کسی نے بچہ ڈالا ہے وہاں!! گاڑی سے اتر کر وہ جھولے کی طرف بھاگی جھولے میں ایک نامولود بچہ سو رہا تھا پنک پنک نہایت کمزور اور چھوٹا سا اسنے اسے اٹھا کر سینے سے لگایا ساتھ ایک خط بھی تھا" یہ گناہ ہے کسی کا جسے کوئی اپنا نام نہیں دے گا لیکن میں اس معصوم کو مار بھی نہیں سکتی اسلیے چھوڑ کر جا رہی ہوں..." ذیشان نے خط جھولے میں پھینکا" کسی کی ناجائز۔۔۔۔

نہیں ذیشان اسے ایسے مت کہیں یہ تو اللہ کی نعمت ہے یہ تو پاک ہے دیکھیں اسنے " تو آنکھیں بھی نہیں کھولیں ناجائز وہ رشتہ تھا یہ نہیں اس میں اسکا کیا قصور اسے کیوں مشکلوں سے گزرنا پڑے گا ذیشان اسے اسکی ضرورت نہیں ہے مگر ہمیں تو ہے اللہ نے ہی دیا ہے مجھے بخشش کے طور پر ورنہ کیوں میری نظروں کے سامنے وہ اسے چھوڑتی ہم رکھ لیتے ہیں نہ پلیز !!"

لیکن !!۔۔۔ذیشان پلیز میرے لیے....." اسنے ہتھیار ڈالتے اندر جانے کا فیصلہ " کیا بچہ کا چیک اپ ہو رہا تھا اور وہ کاغذی کروائی کر رہے تھے " یہ لیں اسے انجیکشن لگ گیا ہے اب یہ بلکل ٹھیک ہے ویسے نام کیا رکھیں گے اپنے بیٹے کا!" ان دونوں نے پیار سے اسے دیکھا " بیٹا تو یہ بیٹا ہے کیسے وقت بیٹے کو بھی دھکے مار رہے ہیں " اسکا نام شیث شیث ذیشان احمد ہو گا !!"

✦✧✦✧✦✧✦✧✦✧

حیدر کب سے بیڈ پر نیم دراز ہوا گیم کھیل رہا تھا اصل میں وہ روبا کا انتظار کر رہا تھا چاکلیٹی براؤن تھری پیس میں وہ پہلے سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا جب روبا باہر آئی " ہو

ہائے حیدر ساری استری خراب کرلی کپڑوں کی! اتنی اونچی آواز پر ایکدم ڈر کر اٹھ بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا شائنگ بلیک میکسی جو گلے تک بند تھی وائٹ جیولیر کمر تک بڑھے لمبے اور ہائی ہیلز ہائے!! وہ دل پر ہاتھ رکھتا کھڑا ہوا اور اسکے قریب جا کر کھڑا ہو گیا قتل کرنا ہے کیا! "

حیدر منائے نہ مجھے آپ نے ساری استری خراب کرلی!! اسنے شرمندگی سے بالوں " میں ہاتھ پھیر اسوری!!! جس پر روبا ہمیشہ کی طرح ہنس دی پھر اچانک حیدر نظریں گھمانے لگا" کسی کے رونے کی آواز آرہی ہے؟ "

کسے کے نہیں آپکے اپنے بیٹے کی رونے کی آواز ہے یہ جو کہہ رہا ہے ہم نکاح کے " لیے لیٹ ہو رہے ہیں!" حیدر نے آگے بڑھ کر یشمان کو اٹھایا اور روبا کا ہاتھ پکڑے باہر آگیا آج سفیان اور زیبا کو نکاح تھا جو اچھے سے ہو گیا۔

✦✧✦✧✦✧

عاشر صاحب کا گھر خوشیوں سے بھرا تھا روبا نے سفیان اور زیبا کو کھانے پر انوائیٹ کیا تھا جہاں ذیشان اور سکینہ بھی شیث کے ساتھ آئے تھے جواب کافی ہیلتھی ہو گیا

تھا عاشر صاحب اور شہلا بیگم بچوں اور بچوں کے بچوں میں گھرے بیٹھے تھے حیدر روبا کے ساتھ مل کر سب کو چائے سرو کر رہا تھا جب اچانک اسکی ٹانگوں سے کوئی لپٹ گیا اسنے جھک کر اسے دیکھا تو منہ کھلا رہ گیا"شاہ زمان!!اسے پیار کرنے کے بعد اسنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں ندیم اور نازی اپنی چھوٹی سی اینجل کے ساتھ آئے ہوئے تھے"سرپرائز!!!خوشی دوگُنی ہوگئی تھی ہر طرف نظر گھما کر عاشر صاحب نے یشمان کی تصویر کو دیکھا اور آنکھیں نم ہوگئی کہ اچانک حیدر اور سکینہ نے شیث اور چھوٹے یشمان کو انکی گود میں رکھا اور ان سے لپٹ گئے یک بلند آواز پر انھوں نے سامنے دیکھا جہاں بختو کیمر پکڑے کھڑا تھا"سمائیل!!اور اسی کے ساتھ یہ خوشیاں ہمیشہ کے لیے کیمرے میں بند ہوگئی۔

اگر جو کبھی چاہو تم کو۔۔

تو سنو مجھ سے دور نہ جانا۔۔۔۔

کہ ہجر کی راتیں بڑی لمبی ہوتی ہے۔۔۔

میں نے دیکھا ہے سولی پر۔۔لٹکے پُتلوں کو۔۔۔۔۔

بند سانسیں کھُلی آنکھیں کسی کی منتظر ہوتی ہے۔۔

میری سانسوں میں خوشبو ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔

میری آنکھوں میں عکس ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔

میرے ہونٹوں پر تمہارا شباب ہے۔۔۔۔

سنو مجھے خود میں سمٹ لینا۔۔۔

کہ محبتوں پر رقیبوں کی نظر ہوتی ہے۔۔۔

ہم دونوں نے مل کر جو آشیانہ بنایا ہے۔۔۔

کوئی تیسرا نہ آنے پائے۔۔۔۔۔۔۔

سنہرے آنگن کو جالے نہ پڑ جائیں۔۔۔

محبت کی حسین شامیں نہ ڈھل جائیں۔۔۔۔

کہ میری شدتیں بھول نہ جانا۔۔۔۔

اگر جو کبھی چاہو تم کو۔۔۔تو سنو مجھ سے دور نہ جانا۔۔

ختم شدہ